

! اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا  
تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

<https://www.zubinovelszone.com>

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری  
پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

[ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM](mailto:ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور ویس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں  
وہاں سب پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

<https://wa.me/923444499420>

<https://www.facebook.com/Zubi.Novels.Zone.10>

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

<https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone>

# مکمل ناول

## اختیار

### ایس مروہ مرزا

"آہاں، تو جانے کی مکمل تیاری ہو گئی"

مہرہاتھوں میں کئی شاپنگ بیگز لیے لب و لہجے میں مقدور سی خلش بسائے اندر  
کمرے میں ہی آگئی تھی، یوں لگ رہا تھا کہ وہ ابھی مارکٹ سے آئی تھی۔ مقابل کوئی  
اپنی تمام تردد لکشی کے سنگ مسکرایا تھا۔ لہجے میں اک طرف اداس کر دیتی اداسی نے

عود کر جتا تو دوسری سمت وہ نیلی آنکھیں فوراً سے بیشتر مسکراہٹ معدوم بھی کر گئیں۔

"یس ایٹ لاسٹ، تم لوگوں کی 'مینال' نامی بلا سے جان چھوٹنے والی ہے" وہ اپنے نام کی شاید ایک ہی تھی۔ کھلکھلا کر ہنسا تو شاید اس نے چھوڑ دیا تھا، ہر چیز میں اعتدال پسندی اپنانے والی 'مینال' مرتضیٰ اب برائے نام ہنستی اور جیتی تھی۔ کمال کی ادائے بے نیازی اپنے لہجے کی سرد مہری میں چھپائے وہ ساحرانہ سے تبسم کو پھر سے اپنے ہونٹوں سے چھوئے بولی۔

ھائے بلامت کہو لڑکی، تم بھی ایسا جواب دیتی ہو کہ اگلا تمہیں تمہاری اہمیت "بتائے بنا نہیں رہ پاتا

مہر نے اپنے مسکراتے اور شرارت سے بھرے لہجے میں کہہ کر پھر سے مقابل کو ہنسا یا تھا۔

وہ کیا ہے ناں کہ یہاں رہ کر اپنی اہمیت بار بار جاننے کی عادت سی ہو گئی ہے۔ خیر " یہ سب کیا ہے میڈم، لگتا ہے میرے جانے کی خوشی میں پوری مارکٹ لوٹ لائی ہو "

مینال نے مسکراتے ہوئے مہر کے ہاتھوں میں شاپنگ بیگز دیکھتے ہوئے پہلے اپنی بگھڑتی عادت کا بتایا اور پھر خاصے شیر انداز سے کہا تو اب شرارت نے ہجرت کر کے مہر کے چہرے پر براجمان ہونا پسند کیا۔

"بس ایسا ہی سمجھ لو، بہت یاد آو گی۔ ویسے فلائٹ کتنی دیر تک ہے تمہاری؟" مہر شاپنگ بیگز سے چیزیں نکال کر اسکے سوٹ کیس میں ڈالتے ہوئے آنکھوں میں نثار ہوتی چاہ لیے بولی تھی، لہجے میں اک خلش اور اداسی بھی عود آئی۔

"دو گھنٹے تک "

مہر نے محسوس کیا کہ مینال اداس سی ہو گئی تھی۔ شاید یہ ہجرت چیز ہی ایسی ہے، من پسند ہو یا نا پسند، اسکے باعث دل کارنجیدہ ہونا فطری تھا۔

"اداسی کس لیے میری جان "



مہرا سکے چہرے کے ساتھ اپنی ہتھیلی لگائے اسے اپنے روبرو کر چکی تھی، بے حد چاہ میں لیٹے وہ اسکی بجھی صورت پر نگاہیں جمائے ملائم پن سے بولی۔

پتا نہیں مہر یہ کیسا احساس ہے جو مجھے اداس کر رہا ہے۔ پانچ سال میں تم لوگوں کے ساتھ رہی ہوں اور سچ پوچھو تو مجھے عادت سی ہو گئی ہے۔ یہاں سب چھوڑ کر "واپس اپنی الجھنوں میں لوٹ جانا اب مشکل لگ رہا ہے

گو لہجے میں پرانی سی یاسیت تھی مگر مہر کو لگا آج یوں مینو جانے پر از سر نو اداس اور ویران ہو گئی ہے۔ اک کٹھن مشکل مرحلے کا آغاز مینو کے چہرے پر قطعیت پھیلائے ہوئے اسے اپنے ارادے کو بدل دینے کی ترغیب دے رہا تھا۔

اس سے پہلے کے مینو کی یاسیت میں لیٹی اس بات پر مہر کچھ تسلی بخش سا کہتی، وہ دونوں ہی کمرے میں آنے والے حسین سراپے کو دیکھ کر مسکرا دی تھیں۔

"ہمارا بھی تو اداسی سے یہی حال ہے لڑکی"

عادل بھی اپنی دلفریب مسکراہٹ لیے اندر آچکا تھا، بات میں گواشتیاق تھا پر وہ بھی تو اس خاص الخاص سے حصے کی جدائی پر کہیں دل سے الجھا اور مایوس تھا۔

"جی تو ہماری جان آج فائنلی چھوٹنے والی ہے"

وہ مینال کی طرف دیکھ کر شرارت لیے بولا جو بدلے میں اسے ہی مدھم تبسم عنایت کرتی دیکھ رہی تھی، تمام تر جبر کے بھی وہ مسکرا نا اور مسکراہٹ دینا جانتا جو تھا۔

"یس فائنلی"

مینال کی آنکھوں کی اداسی عادی بھی بآسانی دیکھ سکتا تھا، یہی دو تو اسے سب سے زیادہ جانتے تھے۔

چلو تم دونوں باتیں کرو، میں جلدی سے کھانا لگا دیتی ہوں۔ عادی تم اسے پلیز "وقت پر چھوڑ آنا

مہر نے مسکراتے ہوئے دونوں پیاروں کو ہدایت دی اور دونوں کو میٹھی نگاہوں میں مرکوز کرتی کمرے سے باہر چلی گئی۔

..\_\_\_\_\_..

ارے واہ، آج لگ رہا ہے کہ یہ حمدان مرتضیٰ کی حویلی ہے۔ نہایت شاندار"  
"سجاوٹ کروائی ہے تم نے حنوط میاں

پیارے سے ہنس مکھ، عمر کے بڑھتے دریا کو پار کرتے ہوئے اک شفیق سے جناب،  
رضوان نے پورے گھر کو کمال کی ستائشی نظروں سے سراہتے ہوئے داد دیتے انداز  
میں سجاوٹ کو سراہا۔ جس سے مخاطب تھے وہ بھی مسکرا کر منظر قید کر دینے والا  
ساحر تھا، ایسا ساحر جو کسی پر بھی اپنا جادو چلانے کی قوت رکھتا تھا۔

سجاوٹ بہترین کیوں نہیں ہوگی۔ آخر پانچ سال بعد اس گھر کی رونق واپس آرہی"  
ہے۔ ہم سبکی جان آرہی ہے، سچ کہوں تو ڈیڈ میں اتنی ایکساٹڈ ہوں کہ بتا بھی نہیں  
"سکتی"

اک اور آپسراء، میٹھے نقوش والی چہکتی اور نثار ہونے کے فن سے واقف سی لڑکی، دانیہ کی پر جوشی اور خوشی بھی قابل دید تھی، جس پر سب مسکرا دیے۔ یہ خوشی کیوں نہ ہوتی، آج تو سب پر پورے استحقاق سے خوش ہونا فرض کیا گیا تھا۔ واقعی سہی کہا، ہمارے حمدان کی آخری نشانی۔ آنکھیں ترس گئی ہیں اسے دیکھنے کے لیے

رضوان مرتضیٰ تو بھتیجی پر قربان تھے لیکن اس گھر کا ہر فرد ہی 'مینال مرتضیٰ' کا دیوانہ دیکھائی دے رہا تھا۔ لہجے میں سرمستی اور اشتیاق تھا، کسی کی طویل کمی ان سب کی آنکھوں میں آج ارمان بنی دیکھائی دے رہی تھی۔

"بائے داوے، تمہیں زیادہ خوشی مینو کے آنے کی ہے یا اہم اہم"

حنوط نے دانیہ کی کچھ دیر پہلے والی ایکسائٹمنٹ پر بھینسا شریر مسکراتے ہوئے دانیہ کے کان میں سرگوشی کی جیسے سن کر وہ باقاعدہ جھینپے سے انداز میں ہنس دی تھی۔

"دونوں کی"

دانیہ کہہ کر محترم کے قریب رکی نہیں تھی، وہ بھی اس دل کو گدگدی دیتے فرار پر مسکرا سا دیا۔

"بھئی کب تک آئے گی ہماری لاڈلی"

رضوان صاحب بے چینی سے صوفے پر نیم دراز ہو چکے تھے، جبکہ نادیہ چائے وغیرہ وہیں لے آئی تھیں۔ جناب پیارے سے شفیق رضوان صاحب کی ان جیسی شوخ زوجہ، وہاں بھی اک مسکان درج تھی۔

"بس شام تک پہنچ جائے گی"

حنوط نے نادیہ چچی سے چائے کا کپ لیتے ہوئے انکو اطلاع دی۔

بس ہمارے اس گھر کو کسی کی نظر نہ لگے "وہ دل سے دعا گو تھے اور سب نے بیک وقت آمین کہا تھا۔

"ان شاء اللہ سب اچھا ہوگا"

حنوط نے چہرے پر اطمینان لاتے ہوئے دعا کو مزید بڑھاتے کہا جس پر وہ مطمئن انداز میں سر اثبات میں ہلا چکے تھے۔

..\_\_\_\_\_..

"یہ تمہارے ڈاکو منٹس"

عادل ہاتھ میں پکڑی فائیل مینال کو دیتے بولا، اسکی نظریں اور چہرہ اب دونوں  
سنجیدہ تھے۔ کچھ دیر پہلے کی جبر زدہ اور دنیا داری کا رنگ اوڑھتی مسکان کا وجود  
منہدم ہو چکا تھا۔

"ارے انکی تو یاد ہی نہیں رہی"

وہ اپنے بھلکر پن پر ہنس دی، گو یہ ہنسی نہایت سطحی سی تھی۔

"دیکھو ہمیں بھی بھول مت جانا"

مینال نے بے ساختہ عادی کی جانب دیکھا اور اسکی یہ بے وجہ ہنسی معدوم ہوئی اور  
وہ سنجیدہ ہو گئی تھی۔

"پھر کب آوگی؟"

عادل کی سنجیدگی برقرار تھی، مینال نے ایک نظر اسے دیکھا اور نظر جھکالی۔ وہ اسکی خاموشی پر چپ نہ رہ پایا، کم از کم آج اسکا چپ ہونا بنتا نہیں تھا۔

"دیکھو، زندگی پھر کب در بدر کرتی ہے"

عادل جانتا تھا وہ مایوس نہیں ہے مگر پھر بھی وہ کبھی کبھی ایسی ناامیدی کی باتیں کر دیتی تھی، عادل کی نظریں مینال کے چہرے کی تلخی کو جانچتی ہوئیں اسکی بے آس آنکھوں سے جا ملیں۔

"باتوں میں تم سے کوئی نہیں جیت سکتا"

عادل یہ جملہ اسے کئی بار کہہ چکا تھا۔ تب تب جب وہ اسے لاجواب کرتی تھی۔ پہلی

ملاقات میں بھی وہ اسے یہی کہہ چکا تھا جب وہ نیویارک کی بیسٹ یونیورسٹی میں

ایڈمیشن کے لیے آئی تھی۔ اپنے کئی خوابوں کو پیچھے چھوڑ کر اس نئی اور اجنبی دنیا

میں اسے عادل اور مہر جیسے دو اپنے ملے۔ جن کے ساتھ اس نے ان پانچ سالوں کی

ہر تلخی اور خوشی شئیر کی تھی۔ اگریوں کہا جائے کہ مہر اور عادی اسے سب سے بہتر سمجھتے اور جانتے تھے تو یہ غلط نہ ہوگا۔

عادی کا جتنا، ان کہے سے شکووں کی ترجمانی کر رہا تھا۔

کاش مجھے باتیں کرنی آتیں، میں تو ہر چیز میں اپنی باتوں سے ہی ہاری ہوں عادی۔"

"میں ناکام ہوں

یک دم مینال کی آنکھیں خلش کی گرد سے بھر گئیں، وہ اسکی اس بات پر کتنے لمحے حسب منشا سی خاموشی میں لپٹا لفظ ڈھونڈتا رہ گیا اور وہ عادی کی خود پر جی نگاہوں کے بدلے نگاہیں جھکائے بس اپنے سفر اور اگلی منزل کا سوچ رہی تھی۔

یہاں کی بیسٹ یونی کی ٹاپر کہہ رہی ہے کہ وہ ناکام ہے، عادل کے دل پر حکمرانی"

"کرنے کے باوجود تم ہاری ہوئی ہو کیا؟

وہ بے ساختہ اسکی زخمی سی تاسف زدہ بات پر مسکرائی تو وہ بھی بدلے میں مسکا دیا۔

دونوں نے اک دوسرے کی آنکھوں میں کمی دیکھی، اک طرف محبت کی اور دوسری سمت دوستی کی۔



دل والی اس بات پر 'مینال مرتضیٰ' ہمیشہ ہی مسکرا دیتی تھی۔ اب بھی اور تب بھی جب عادل نے اسے اپنے دل کے جذبات سے آگاہ کیا تھا۔ وہ ہر بار اپنے انکار اور فرار پر مسکرائی تھی، کیونکہ دل تو 'مینال مرتضیٰ' کے پاس تھا ہی نہیں۔

بہت لمبا سفر ہے عادی، معلوم نہیں اُس پار کوئی منزل ملے گی بھی یا نہیں۔ لیکن "ہر صورت میری قسمت یہی سفر ہے۔ میں بھاگنا چاہوں بھی تو میرا اختیار نہیں عادل کو وہ بے بس سی لگی تھی، ایسی تھکی ہاری جو بس مسماری کی جانب گامزن ہو۔ وہ اسے یوں تلخ اور بجھا ہوا اپنی خوشی سے نہیں دیکھتا تھا۔

"اگر اُس پار کوئی منتظر نہ ہو تو تم مجھ تک لوٹ آنا"

کتنی حسرت تھی ان آنکھوں میں، جو کسی کے لوٹ جانے پر اداس تھیں۔

عادی ضروری نہیں کہ تمہاری نظر میں کچھ نہ ہو نا میرے لیے بھی کچھ نہ ہو۔ "بعض منزلیں تو بس ویرانی اور خالی پن لیے ہوتی ہیں۔ یقین مانو، مجھے تمہارے ہر \_\_\_\_\_ احساس کا بخوبی احساس ہے اور میری اولین ترجیح بھی۔ مگر عادی

وہ جانتی تھی کہ وہ اسکی ادھوری باتیں بھی سمجھتا ہے۔ تبھی وہ یہ حسرت بھری کہانی ادھوری ہی چھوڑ دیا کرتی تھی اور پھر شاید عادل کو لگا اسے خاموش ہو جانا چاہیے۔ کیونکہ اسکے جذبات دونوں کے لیے درد کا باعث بن رہے تھے۔ ایک ناچاہتے ہوئے بھی چاہت دے نہیں پار ہا تھا اور ایک دینا ختم نہیں کر پار ہا تھا۔ یہ تو وہی بات ہوئی کیا کیجئے کہ بات نہیں اختیار کی۔



..\_\_\_\_\_..

Zubi Novels Zone

"اگلی بار جلدی آنا، تمہارے بغیر ہمیں رہنے کی عادت نہیں رہی مینال"

مہر نے اسے گلے لگائے بھرپور مان اور چاہت سے قربان ہوتے انداز میں کہا تھا وہ واقعی اسے بہت مس کرنے والی تھی۔

"ان شاء اللہ اپنا اور اس پاگل کا خیال رکھنا مہر۔ میں پہنچ کر کال کروں گی"

مہرا سے دروازے تک چھوڑنے آئی تھی جہاں عادی اسکا سامان گاڑی میں رکھ رہا تھا۔ مینو نے عادی کی حفاظت جب مہر کو سوپنی تو یہ لمحہ مہر اور مینو دونوں کے دل میں اتر اٹھا، اک ان کہی خلش چہروں پر ابھرتی چلی گئی۔

"آ بھی جاو مینال، فلائٹ نکل جائے گی"

عادی کچھ دور سامان رکھنے کے بعد مسکرا کر دونوں سہیلوں کا پیار دیکھتے بولا تو بدلے میں وہ بھی مسکرا دیں۔

"خیر سے جاو، اللہ تمہاری ہر مشکل آسان کرے میری جان"

مہرا سے خود سے الگ کیے اسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرے تاسف کے سنگ د عادی بولی اور تب تک وہ ان دونوں کو دیکھتی رہی جب تک وہ گاڑی میں نہیں بیٹھ گئے۔

"تم آؤ نہ آؤ، مجھے تمہارا آخری دم تک انتظار رہے گا مینال"

عادی اسے پھر سے وہی سب دہرا کر لاجواب کر رہا تھا اور وہ جانتی تھی کہ وہ چاہ کر بھی کبھی لوٹ نہیں پائے گی۔ آئیر پورٹ تک کاراستہ ان دونوں نے اس ادھوری چاہ کے جواب کی الجھن میں خاموشی سے کاٹا تھا، عادی اسکی خاموشی سمجھتا تھا۔  
 "تمہاری منزل آگئی"

وہ اسے بغیر کوئی تاثر لیے سنجیدگی سے کہہ رہا تھا اور مینال نے ایک بے جان نظر اس انسان پر ڈالی۔ شاید یہ اسکے لیے بے بس ترین لمحہ تھا، مگر سامنے عادل تھا اسکی ہر بے بسی پر اپنی محبت کا رنگ اوڑھ دینے والا۔

"\_\_\_\_\_ اپنا خیال رکھنا عادی"  
 یہ پہلی ہدایت تھی جو آج مینال نے اسے کی، وہ مسکرایا تھا۔  
 "رکھوں گا، تم بھی رکھنا"

وہ دونوں ہی ایک سے چہرے لیے باہر نکل آئے تھے۔ عادی نے اسکا سامان باہر نکالا اور اسکے روبرو آکر کھڑا ہو گیا۔

جارہی ہوں عادی ہو سکے تو مجھے میری ہر زیادتی کے لیے معاف کر دینا۔ اینڈ یونو"

"مجھے تمہاری دوستی بے حد عزیز ہے

وہ اپنی نیلی آنکھیں پھیلائے چہرے پر سنجیدگی اور تاسف رقصاں کیے بولی اور وہ تو جیسے اسکی آنکھوں کے حصار میں بندھ گیا تھا۔ یہ چند فقرے ہی عادی کی ویران زندگی میں خوشبو کا وجود برقرار رکھنے والے تھے، ورنہ وہ تو محض اک گلاب تھا، اسکی خوشبو تو یہ بے چین روح والی لڑکی تھی جو اسے بے قرار چھوڑ کر بھی بے قرار رہنے نہ دے رہی تھی۔

"مجھے بھی، جاواب۔ اللہ کی امان میں دیا"

وہ اسے نجانے کس ضبط سے جدا کر رہا تھا اور وہ اس اجازت پر ہلکان ہوئے اسے دیکھتی رہ گئی تھی۔

چند قدم کا اپنے اور عادی کے بیچ کا فاصلہ طے کرتی وہ اپنے دونوں ہاتھ اس کے سینے پر رکھے اپنی رنجور سی آنکھیں عادی کی آنکھوں میں ڈالے بنا کہے اسے سب کہہ گئی۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ بچھڑتے بچھڑتے اپنا کوئی نیا نقصان کروالے، تبھی بس اک تھکی

سی مسکراہٹ دیے اسے اجازت کا منسب تھمائے سر جھکا گیا اور وہ بھی اپنے بے ربط سانس کو بحال کرتی پھر سے بیچ کا فاصلہ قائم کرتی دور ہوئی۔

نظر جھکائے ایک سر د سانس خارج کرتی وہ تیز تیز قدموں سے اندر کی جانب بڑھ گئی۔ وہ نمی جو وہ بڑی مشکل سے ضبط کیے کھڑا تھا، اسکی آنکھوں میں سمٹ آئی۔ یوں لگا کسی بادل نے چھاؤں کا کونہ چن کر برس جانے کی سازش کی ہو۔

"جانے والوں کو یوں رخصت نہیں کرتے عادی، بی بریو"

اس نے گویا خود کو تسلی دی اور وہ اسے اندر جاتا دیکھ کر جبراً دلخراش سا ہنسا، ضبط کے باعث آنکھوں میں نمی کا جہاں مزید جا گزریں ہوا۔

مینال کے نظروں سے او جھل ہوتے ہی وہ بھی گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔

..\_\_\_\_\_..

"جلدی کرو تم لوگوں کی تیاری نہیں ہو رہی۔ دانیہ پلیز ہم لیٹ ہو رہے ہیں"

حنوط چہرے پر ان نگوں کی پچھلے کتنے گھنٹوں کی تیاری پر خفیف سا بگھڑتے ہوئے

زرا سختی سے تاکید کرتا تھا ہوا۔

مکمل سیاہ پینٹ شرٹ کے اوپر ڈارک گرے کوٹ پہنے آج تو وہ غضب ڈھارہا تھا۔

اوپر سے جناب من کی ہوش ربائی، دل آرائی اور اس وقت منصوبی ڈانٹا انداز ہر

شے پر حاوی تھا۔

"بس حانی دومنٹ"

دانیہ نے مسکراتے ہوئے اپنا بیگ لیتے ہوئے معصومیت سے تیاری مکمل کی جبکہ

دائم اور نیلم بھی برہم سر کی دینگ آواز پر بالکل ریڈی ہو کر آچکے تھے۔

"لو آگئی"

دانیہ نیلے رنگ کی ہلکی ہلکی کڑھائی دار سوٹ میں نہایت جاذب معلوم ہو رہی تھی۔

حنوط نے ایک نظر اسے سر تا پا دیکھا اور ستائشی انداز میں مسکرا دیا، وہ تھی بھی

خوبصورت اور اس پر یہ رنگ بھی کمال دیکھائی دے رہا تھا۔ البتہ دوسرے دو افلاطون اس وقت جینز شرٹس میں ایک دوسرے سے ممتھا لگائے پتا نہیں کونسے جنگ میں ملوث تھے کہ سب کی توجہ اب دو کی بسوری شکلوں پر جاتے ہی ماحول خوشگوار کر گئی۔

"ماشاء اللہ۔ پوری فوج تیار ہو گئی ہے"

نادیہ سبکو چائے سرو کرتے اس ریڈی شیڈی ٹیم پر نظر ڈالے نہیں۔

"بھئی آہی اتنا سپیشل ممبر رہی ہے کہ فوج تو بنتی ہے ناں"

دانیہ کے چہرے پر مینو کے آنے کی بے حد خوشی واقع تھی، سب مسکرا دیے، حنوط مرتضیٰ بھی۔

ٹھیک ہے بچو۔ خیر سے جاو اور سنو۔ خبردار جو تم سب ایئر پورٹ سے کہیں اور"

"رفو چکر ہوئے۔ جو مستی کرنی ہے وہ گھر آ کر۔۔۔ سمجھ گئے ہوناں

رضوان صاحب نے اجازت کے ساتھ اس شریر ٹولے کو خاص تاکید کی کیونکہ وہ اپنے بچوں کی شرارتی عادتوں سے بخوبی واقف تھے۔



"جی جی پاپا یو ڈونٹ وری"

دائِم نے شرارتی انداز میں حنوط کو آنکھ ماری جواب ہنس رہا تھا۔ سب سے ناٹی اور شرارتی صاحب جنگی شراتوں سے ہی یہ حویلی آباد لگتی تھی، محترم جنٹل مین تو تھے ہی ساتھ آفت بھی تھے۔

"حنوط۔۔۔ تم پر ساری ذمہ داری ہے"

گھر کی سب سے تگڑی تاکید، اس گھر کے سائبان، مہران مرتضیٰ۔  
اب کی بار مہران اپنے پورے رعب کے ساتھ اس پلٹون کی ذمہ داری سب سے ذمہ دار جناب کو سونپتے ہوئے بولے تھے۔ گویا شرارتی ٹولے کی ساری ذمہ داری بچارے حنوط پر ڈال دی گئی، دانیہ دائِم اور نیلم کے دانت باہر آچکے تھے۔  
"جی بابا۔۔۔ چلیں ہم نکلتے ہیں پھر"

تمام افراد سے ہاں میں سر ہلا کر اجازت طلب کرتے وہ سب فوراً ہی نکل گئے تھے کیونکہ فلائیٹ کا ٹائم ہو چکا تھا۔

"بیگم صاحبہ چائے کے ساتھ کچھ مزے دار سالے آئیے"

بچوں کے نکلتے ہی رضوان صاحب زوجہ صاحبہ سے فرمائش کیے مسکرائے اور ان کی بات پر نادیہ مسکراتی ہوئی اندر کی جانب بڑھ گئیں۔

مرتضیٰ خاندان کے سب سے بڑے چشم و چراغ، مہران مرتضیٰ تھے۔ اپنے الگ انداز اور رعب کی وجہ سے وہ ہمیشہ ہی ممتاز رہے تھے۔ انکے لہجے میں ہمیشہ ہی ایک دھیمہ پن اور چہرے پر سنجیدگی رہی تھی۔ اللہ نے ہمسفر جلد لے لی مگر دو بہت پیارے اور فرما بردار بچوں سے نوازا۔ حنوط اور نیلم۔ منجلے صاحبزادے، رضوان مرتضیٰ جن کی ہمسفر نادیہ تھیں۔ نہایت خوش مزاج ہونے کے ساتھ ساتھ بچہ پارٹی کے دوست سمجھے جاتے تھے۔ اللہ نے انکو بھی دو بچوں سے نوازا تھا۔ دائم اور دانیہ اور سب سے چھوٹا حمدان مرتضیٰ جو اس دنیا میں نہیں تھا۔ بہت سالوں پہلے ایک کار ایکسیڈنٹ میں دونوں میاں بیوی اس دنیا فانی سے کوچ کر گئے، بچ گئی وہ نیلی آنکھوں والی بچی 'مینال مرتضیٰ'۔۔۔ اپنے نام جیسی بے حد پیاری اور حساس سی وہ بچی جسے ماں باپ کے علاوہ ہر کسی کا بے پناہ پیار ملا۔

جان نچھاور کرنے والے دو تیا جان، بڑی تائی جان تو بہت پہلے وفات پا گئیں مگر چھوٹی تائی جان سے بے پناہ پیار لینے والی مینال اپنی اکلوتی پھپھو ماہین کی بھی جان تھی۔ بے حد عزیز دوست حنوط اور دانیہ جن کے لیے وہ اس دنیا میں شاید سب سے خاص تھی۔ بہترین پارٹنرز نیلم اور دائم جو اسے اپنی بہن سے بڑھ کر چاہتے تھے۔ کیا نہیں تھا اس کے پاس، پرائے دیس میں بھی مہر اور عادل جیسے اپنوں کی محبتیں وہ سمیٹ چکی تھی۔ اس سب کے باوجود وہ حنوط اور دانیہ کے لیے ہمیشہ سے ٹچی رہی تھی۔ وہ بھی اپنی اس نیلی آنکھوں والی مینو کے دیوانے تھے، بچپن سے لے کر جوانی تک مینال نے اپنے سارے لاڈ انہی دونوں سے اٹھوائے تھے۔ ویسے بھی بڑے بچے ہونے کی وجہ سے وہ نیلم دائم اور مینو سے ہمیشہ محبت اور شفقت سے پیش آئے تھے۔ حنوط کنسٹرکشن کے بزنس سے وابستہ تھا جبکہ اس میں دانیہ اسکا ساتھ دیتی تھی۔ جبکہ دائم اور نیلم ہم عمر ہونے کے ساتھ ساتھ یونی میں ایک ہی رینک میں تھے۔ حنوط، نیلم سے دس سال بڑا تھا جسکی وجہ سے وہ بابا اور بھائی دونوں کی لاڈلی تھی اور مینال مرتضیٰ تو جیسے ہر فرد کے لیے اہم حصہ تھی۔ وہ

شباہت میں بالکل حمدان جیسی تھی۔ خوبصورتی شاید اس پر ختم ہو جاتی تھی۔ وہ اپنی نکھری رنگت، نیلی آنکھوں اور براؤن شیڈ دیتے بالوں کی وجہ سے سب سے الگ دیکھائی دیتی تھی۔ پانچ سال پہلے وہ اپنی سٹڈی کے لیے نیویارک گئی تھی اور آج پاکستان اسکی واپسی تھی۔

..

..

"اوہ۔۔۔۔۔"

وہ لوگ بس ایئر پورٹ پہنچنے ہی والے تھے جب حنوط کے سیل پر کوئی میسج آیا جیسے دیکھ کر وہ تھوڑا بے چین ہوا۔

کیا ہوا بھیا "نیلیم کی فکر مندی کے ساتھ دانیہ اور دائم بھی متوجہ تھے۔"

ایک ضروری کام آگیا ہے۔ بابا بھی گھر پر ہیں لہذا مجھے جانا ہو گا۔ جو پرسوں نئی "زمین لی ہے اسکے پیپرزنک سے رجسٹر کروانے ہیں حنوط نے گاڑی روکتے ہوئے انھیں اپنی بے تابی کا سبب بتایا تو سب کے منہ لٹک گئے۔

"اف کیا مصیبت ہے۔ تم کوئی بہانہ کر دو حانی کیا سوچے گی وہ" دانیہ کا تو سارا موڈ ہی خراب ہو گیا تھا، خود حنوط کو نسا جانا چاہتا تھا۔ آج کا دن تو ان سب نے ویسے بھی مینال کے لیے بالکل فری کر رکھا تھا۔ کچھ نہیں سوچے گی، دل تو میرا بھی چاہ رہا ہے پر یہ کام بھی اہم ہے۔۔۔ یہاں آؤ" "دانیہ، تم سب اسے گھر لے آنا میں وہیں جوائن کرتا ہوں وہ تمام تر اداسی سے بے نیاز جانے کو تیار ہوتے گاڑی سے اترتے دانیہ کو سیٹ سنبھالنے کا بولا اور اسکے اترتے ہی دانیہ نے منہ بسورے سیٹ سنبھال لی۔

"حانی بھیا کیسے جائیں گے آپ"

نیلیم نے گاڑی کی کھڑکی سے سر نکالے ادھر ادھر دیکھا کیونکہ دور دور فی الحال کوئی گاڑی نظر نہیں آرہی تھی۔

"نہ بندہ نہ بندے دی ذات"

دائم نے تو دانتوں کی نمائش کرتے ویرانی کو دیکھا مگر حانی کوئی بندوبست کر ہی لینے والا تھا۔

"ارے ڈونٹ وری، میں کر لوں گا بندوبست۔ تم لوگ نکلو"

حنوط نے انھیں بے فکری سے تسلی دیے روانہ کیا اور خود کوئی کال ملانے لگا۔

"آفس سے گاڑی منگوانی پڑے گی"

حنوط نے ادھر ادھر دیکھتے سوچا اور پیدل چلتا ہوا فون کان سے لگائے آگے بڑھ گیا۔

..\_\_\_\_\_..

وہ اسے سامنے ہی نظر آ گئے تھے، ایک دلفریب سی مسکراہٹ مینال کے پورے چہرے پر پھیل گئی تھی۔ مینال بھی تیزی سے ان تینوں کی جانب لپکی، دانیہ نے تو اسے خود سے لپٹا ہی لیا تھا جبکہ دائم اور نیلم بھی اس والہانہ انس لٹاتی سہیلوں پر فدا ہوئے۔

"میںو۔۔۔ میری جان کیسی ہو"

دانیہ تو اس پری پر قربان ہی ہو گئی تھی، کتنا مس کیا تھا ان سب نے اس نیلی آنکھوں والی پری کو جو کسی کی جان ہونہ ہو، دانیہ کے تو قرین تر تھی۔

"میں ٹھیک دانیہ، آپ سب کیسے ہو؟"

مینال کے چہرے پر جو رنگ تھے وہ بہت نئے تھے، پانچ سالوں میں وہ کافی خود میں قید سی ہو گئی تھی۔ اسکی شرارتیں کم ہو کر سنجیدگی کا اعلیٰ لیول بن چکی تھیں۔

"ہمیں بھی ملنے دیں دانیہ آپ"

نیلم بھی آگے بڑھ کر مینال کو گلے لگا کر ملی جبکہ دائم نے مسکراتے ہوئے اسکی گال کھینچی اور سر پر ہاتھ رکھ دیا، جس پر وہ کھلکھلا سی گئی۔



"تم سے دو سال بڑا ہوں مینو، ٹھیک ہے ناں"

دائم کی شفیق سی محبت اور شرارتی بات پر وہ تینوں ایک سا ہنس دیں۔

"یہ بتاؤ سفر کیسا تھا، سچ پوچھو تو تمہیں دیکھنے کو آنکھیں ترس گئی تھیں میری"

دانیہ کی تو خوشی ہی قابل دید تھی، وہ سب گاڑی تک آگئے جبکہ دائم اسکا سامان گاڑی میں رکھوا رہا تھا۔ جبکہ مینال نے کسی کی کمی محسوس کی، اسکی نظریں تو شاید کسی کی شدت سے متلاشی سی تھیں۔

"سفر اچھا اور میں نے بھی آپکو بہت مس کیا دانیہ"

مینال کی بات پر دانیہ مسکرا کر پھر سے مینال سے لپٹ گئی۔

"وہ کیوں نہیں آئے دانیہ؟ کہیں مجھ سے ڈر کر چھپ تو نہیں گئے؟"

مینال نے مسکراتے ہوئے خاصی فکر سے پوچھا تو دانیہ نے اسے عین ٹائم پر آنے والے کام کے متعلق بتایا مگر نجانے وہ مطمئن نہ ہو سکی۔

"ڈونٹ وری مینو، بھیا کہہ رہے تھے وہ گھر پر تمہارا ویکم کریں گے"



نیلیم اور دائم آگے جبکہ دانیہ اور مینال کچھلی نشستوں پر بیٹھیں۔ نیلیم نے مینو کی اداسی بھانپ کر یہ بات کہنا ضروری سمجھی۔  
"اچھا۔۔ مان لیتی ہوں"

مینال کی آواز کے سنگ اسکی گہری آنکھیں بھی بولیں۔  
بھئی بچو، اب تھوڑی پیٹ پوجا ہو جائے مینو کو بھی بھوک لگی ہوگی۔ دائم یہاں "  
"کچھ آگے کسی ریسٹورینٹ میں لے چلو، پھر گھر چلتے ہیں  
دانیہ کا خیال سبکو ہی پسند آیا تھا، وہ سب مسکرا دیے۔ مینال بھی شاید مسکرائی تھی،  
مگر اسکے چہرے پر اور بھی کئی الجھے اور اداس سے رنگ پھیل چکے تھے۔

..\_\_\_\_\_..



"ارے حنوط، تم اکیلے ہی آ گئے۔ باقی کہاں ہیں"

رضوان صاحب کو اپنے کام کو کرنے کا جنون تھا آج تو انہوں نے بھی مینو کے لیے آف لے رکھا تھا۔ حنوط کو شش کر کے ان سب سے پہلے گھر پہنچ گیا تھا، اور اسے اکیلا آتے دیکھ کر وہ خاصے حیران سے استفسار کر رہے تھے۔

"چاچو میں آفس چلا گیا تھا، وہ تینوں گئے ہیں مینو کو لینے"

حنوط کو آتے نادیدہ نے چائے دی تو وہ بھی وہیں چاچو کے ساتھ ہی ساتھ آ کر براجمان ہوا۔

"مطلب \_\_ دنیا کے ذمہ دار ترین لوگوں کو بھیج دیا تم نے برخوردار"

رضوان شرارتی انداز میں آفت پلٹوں کی قصیدہ گوئی کرتے ہنستے تو وہ بھی ہلکی سی میانہ روئی کے سنگ مسکرایا، اسی دوران گاڑی کے ہارن کی آواز آئی۔

"خیر سے بچے آگئے"

نادیہ اور ماہین دونوں ہی بھرپور خوشی سے دروازے کی سمت لپکیں جبکہ مہران صاحب بھی اپنے رعب دار اور سب سے منفرد انداز میں لاونچ میں تشریف لے آئے تھے۔

ایک ایک کر کے اندر داخل ہوتے نفوس کے درمیان وہ انوکھی اور پیاری پری جسکو دیکھنے کے لیے حمدان حویلی کے ہر فرد کی آنکھیں تشنہ تھیں، اپنے ویسے ہی منفرد انداز سے اندر داخل ہوتے ہی سب کو دیکھ کر نہ صرف خود مسکرائی بلکہ سب منتظر پیاروں کے چہرے پر بھی مسکراہٹ لے آئی۔

"ماشاء اللہ، میرا پیارا بچہ آیا ہے"

سب سے پہلے رضوان آگے بڑھے تو مینال بلا جھجک پورے مان سے انکے گلے لگ گئی، چھوٹے تایا جان کی محبت لوٹنے کے بعد ان سے الگ ہوئی تو سامنے بڑے تایا جان کی سمت بڑھی۔ سب کی نظریں مینال پر تھیں، گویا پانچ سال بعد ان سب کی آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں، کوئی تھا جو مینو کے اس انداز پر دل سے مسکرا رہا تھا۔

"کیسے ہیں ہنڈ سم؟"

مہراں نے بھی مسکرا کر مینو کو خود سے لگالیا، گویا چھوٹے بھائی کے وجود کا یہ حصہ خود انکے دل کی فرحت تھا۔

"بالکل اچھا، ہمارا پیارا بچہ"

وہ بھی اپنی سنجیدگی بھلائے اس پر اپنا پیار پنچا اور کرتے ہوئے مسکرائے تھے، مینال، ماہین اور نادیہ سے ملنے کے بعد پیچھے مڑی وہ اسے ہی بڑی توجہ سے دیکھ رہا تھا جو اسکی پگلی سی مینو اب سیانی ہو کر لوٹ آئی تھی۔ مینال نے بھی اسے دیکھا، دل نے مہکنے کی تیاری پکڑی وہ پہلے سے زیادہ گریس فل ہو چکا تھا، نگاہوں کے اس دیدہ زیب ملاپ پر دونوں کے ہونٹوں پر ایک سا تبسم جاگا۔

"اور آپ؟"

وہ پراسرار سی حانی سے مخاطب تھی جواب اپنے کان کو ہاتھ لگائے مسکرا رہا تھا، اور وہ ہنس دی تو باقی سب بھی مسکرا دیے۔

ایک دم فٹ، لوکان پکڑ لیے سوری لینے نہیں آسکا۔ بندہ ہر سزا کے لیے تیار ہے، "تم کیسی ہو؟"

حنوط اپنے ساحرانہ انداز میں گدگدی دیتے تبسم کو یک لخت معدوم کیے گویا ہوا تھا اور وہ کھلے دل سے معاف کیے اتر کر سر اثبات میں ہلا گئی تھی اور حانی کا جان دار مسکرا کر اس بات کی خوشی میں تھا معذرت قبول ہو گئی تھی۔

"اچھی ہوں"

سب کے چہرے ہی جگمگاٹھے تھے، وہ خود ان سب کے درمیان آ کر خود کو بہت ہلکا محسوس کر رہی تھی۔

"بھئی اب جیسا کہ ہماری لاڈلی آئی ہے تو اسی خوشی میں پارٹی تو بنتی ہے ناں" رضوان بھی بچوں کے ساتھ بچے بن جایا کرتے تھے، سب ہی متفقہ انداز میں مسکرا دیے۔ مینال کے لیے ان پانچ سالوں میں کچھ نہیں بدلا تھا، سب ویسے ہی تھے بلکہ وہ سب کی محبت شاید گنی محسوس کر رہی تھی۔ فرق بس اتنا تھا کہ اب وہ

پانچ سال پہلے والی پاگل اور بیوقوف مینو نہیں رہی تھی۔ وہ ایک سنجیدہ اور حالات سے سمجھوتہ کرنے والی مینال بن چکی تھی۔

..\_\_\_\_\_..

"میں ابھی کال کرنے ہی والی تھی"

وہ فریش ہو کر واش روم سے باہر نکلی تو عادی کی کال آتی دیکھ کر مسکرا دی اور فون کان سے لگا لیا۔ ڈارک پریل سنپل شارٹ شرٹ اور ٹراؤزر میں اسکے کھلے سنہری بال اسکے گرد شام پھیلا رہے تھے اور چہرہ ہر مصنوعی حسن سے عاری ہو کر بھی آکھیوں کے نیلے عکس میں جاگزیں محسوس ہو رہا تھا۔

"پر کی تو نہیں، جاتے ہی یوں پرانی ہو جاو گی امید نہیں تھی"

وہ کافی کامگ لیے مسکراتا ہوا شکایت کیے ٹیرس پر گھوم رہا تھا، شکایت ہی سہی پر  
مقابل اک اچھوتی مسکان لے آئی تھی۔

"اب ایسا بھی نہیں ہے عادی"

وہ جانتا تھا کہ وہ اسے ہنسانے بھی نہیں دیتی تھی۔ اس میں بھیگے خزاں رسیدہ  
ماحول پر اترتی سیاہی ان دو کے دامن میں یاسیت بھرنے لگتی تھی، متغیر صورت  
لیے وہ اک تلخ اور دل گیر مسکان جذب کرتا ہار مان لینا چاہتا تھا۔

"ٹھیک ہے مان لیا"

وہ بھی ہمیشہ مان جانے والوں میں سے تھا، پگلا کہیں کا۔

"تم بتاؤ کیا ہو رہا ہے اور مہر کو بھی بتا دینا کہ مینال اپنے ٹھکانے پر پہنچ گئی ہے"  
مینال بھی بیڈ پر بیٹھے بولی، وہ ساتھ اپنے بال بھی ڈرائے کر رہی تھی۔ لہجے میں اک  
محسوس کن حد تک تھکن اڈ رہی تھی۔

میں تمہارے چلے جانے کا یقین خود کو دلاتے ہوئے کافی پی رہا ہوں اور ٹھکانے " والی بات کے جواب میں بس اتنا کہوں گا کہ زندگی اب تمہیں کبھی در بدر نہ ہونے دے

بات میں چھپی اداسی ظاہر کیے وہ اب بھی اسے لاجواب کر رہا تھا، جدائی کا یقین کرنا واقعی ایک کٹھن امر ہے۔ اور ایسی جدائی جس میں پھر سے ملنے کے آثار بہت قلیل ہوں، وہ تو روح پر بوجھ بنتے دیر نہیں لگاتی۔

"عادی"

مینو کی آواز کی لرزش اور شکایت نے عادل کو اپنے دل کے جذبات کو دل میں قید کرنے کا حکم سادیا، پر یہ محبت اور اسکی بے اختیاری بہت ہی عجیب شے تھی۔ "عادی ہے لڑکی، آمین کہو"

عادی نے اپنے درد کو اپنے اندر اتار کر دانستہ ہلکا پھلکا انداز اپنایا جو ایک طرح مینو کی اداسی زائل کرنے کا بہانہ تھا۔

"ٹھیک ہے، اپنا اور مہر کا بہت خیال رکھنا"



مینو کے پاس باتیں سامنے ہو کر نہیں ہوتی تھیں اور اب تو وہ سات سمندر پار آچکی تھی۔

"چلو تم اب ریٹ کرو، مہر کو بتادوں گا۔ پھر بات ہوتی ہے"

عادل نے اسکی بات کو تحمل سے سن کر اپنی کہہ کر فون رکھ دیا اور وہ جو سنجیدگی کی سرحد پر کھڑی تھی یک دم اداسی میں لپٹ سی گئی۔

بالوں کو ڈرائے کرنے وہ اٹھ کر آئینے کے سامنے آئی۔

"تم واقعی بدل گئی ہو مینال"

اپنے چہرے کی الجھن اور سنجیدگی دیکھ کر وہ تلخی سے ہنسی تھی، اداس ہو ہو کر جیسے اسکی اجلی رنگت مزید نکھر سی گئی تھی۔ ہونٹوں پے ہلکا سا لپ گلو ز لگائے، پیروں میں نازک چپل پہنے اب وہ باہر جانے کے لیے مڑی تھی جہاں سب اسکے شدت سے منتظر تھے۔

..\_\_\_\_\_..

"لیس جی سب کے لیے مزید ار کافی"

دانیہ پانچ کپ کافی بنا کر لائی تھی، بڑے تو کھانے کے بعد تھوڑی گپ شپ کے بعد سونے جا چکے تھے جبکہ لان کے حسین موسم میں بچہ پارٹی کی رونق ویسی ہی قائم تھی۔

"ارے واہ"

دائم نے فوراً کپ لیتے داد دی، باقی سب بھی مسکرا دیے۔ سب ہی مینال کی طرف متوجہ تھے، حنوط نے محسوس کیا تھا کہ اب وہ بہت ہلکا سا مسکراتی تھی۔ اسے یوں لگا کہ اسکی مینو اب پہلے جیسی نہیں رہی، جس لاڈلی اور حساس مینال کو وہ جانتا تھا اب یہ سامنے بیٹھی پر اسرار لڑکی اسے الجھن زدہ کر رہی تھی۔

کیا بات ہے مینو، تم اتنی خاموش اور چپ چپ تو نہیں تھی پہلے۔ بھئی ہم سب "  
"میں سے باتونی ترین مخلوق تم ہی تھی

حانی پہلے والی مینو مس کر رہا تھا، وہ پھر سے اس خواب جیسی حقیقت پر مسکرائی  
تھی۔

"ہاں میں نے بھی نوٹ کیا ہے، لگتا ہے ہماری مینو بڑی ہو گئی ہے"

دانیہ نے بھی حانی سے متفق ہوئے شرارتی انداز سے کہا۔

نہیں تو ایسی بات نہیں ہے۔ بہت ٹائم بعد ملے ہیں ناں لیکن آپ سب بے فکر "

"رہیں۔ بہت جلد آپکو وہی پہلی والی مینو نظر آ جائے گی

اب کی بار مینال نے یقین دہانی کرانے کی میٹھی سی کوشش کی تھی۔

ہمیں شدت سے انتظار ہے اس مینو کا، ویسے بھی تمہیں پڑھنے بھیجا تھا۔ سنجیدگی کا "

"کورس کرنے نہیں

حنوط بتاکم جتا زیادہ رہا تھا، اور مینو کے چہرے پر رنگ سے لہرائے جسے دیکھنے سے پہلے ہی ماحول بدل گیا کیونکہ نیلم کی برہم آواز اسے اپنے تھکن زدہ خیالات سے نکال چکی تھی جو بچارے دائم پر تپ چکی تھی۔

کتنے بے شرم ہو تم دائم، ابھی تک تم نے اسائنمنٹ سبمنٹ نہیں کروائی، دیکھو سر "کامیج آیا ہے"

سب ہی اس اچانک افتاد پر چونک چکے تھے کیونکہ وہ باقاعدہ دائم پر برس پڑی تھی اور اگلے ہی لمحے دائم کے دانت باہر آچکے تھے اور باقی تینوں بھی ہنس دیے۔

"وہ ناں مجھے یاد نہیں رہا، حانی بھیا دیکھ رہے ہیں اپنی بہن کے ظالم تیور"

دائم بچارا اسکے گھورنے پر منمنایا تو دانیہ اور حانی کے کندھے اچکانے کے ساتھ مینو بھی شریر ہوئی۔

ڈرامے باز۔ چلو تم، سوری گائیزیہ اسائنمنٹ کل لازمی سبمنٹ کروانی ہے "نیلم"  
تو بھاگ کھڑی ہوئی، پڑھائی کے معاملے وہ ایسی ہی تھی

"او کے پیارو، میں بھی جاتا ہوں نہیں تو میری جان نکال دے گی"

دائم بھی ہنستا ہوا اٹھ کھڑا ہوا، وہ تینوں اب مسکرا رہے تھے۔

"یہ دونوں کبھی نہیں سدھر سکتے، ایک پڑھا کو اور دوسرا میرا نالائق بھائی" دانیہ بھی اب کہہ کر ہنس دی تھی، مینال کی نظر حانی اور دانیہ پر ہی تھی۔ نگاہوں میں رشک تھا، وہ دونوں پہلے سے کئی درجے خوبصورت ہو گئے تھے اور دوسرا ان دونوں کو مینو ساتھ دیکھ کر جی اٹھی تھی۔

"تو آپ دونوں شادی کب کر رہے ہیں؟" وہ بظاہر سنجیدہ تھی مگر مسکراتے ہوئے بولی اور اس بات پر وہ دونوں ہی اپنی تمام تر توجہ مینو کی سمت مبذول کر چکے تھے۔

بس تمہارا ہی انتظار تھا، جاتے وقت تم نے وارننگ جو دی تھی کہ خبردار جو"

"میرے آنے تک آپ دونوں نے شادی کا سوچا بھی

حنوط اسی کے انداز میں بولتا ہوا متبسم ہوا تو دانیہ اور مینال دونوں ہی حانی کے اس انداز پر ہنس دیں۔

اور ویسے بھی میری جان، ہم اپنی زندگی کی اتنی بڑی خوشی تمہارے بنا کیسے منا"

"لیتے۔ یو آر ویری امپارٹنٹ فار بوتھ آف آس

دانیہ کے لہجے میں مینال کے لیے ہمیشہ سے ایسا ہی پیار تھا، وہ اپنی اہمیت پر دل سے مسکرائی تھی۔

"اب اس نے اپنی تعریف پر پھیل جانا ہے دانیہ"

حنوط بس اسے ہنسنا چاہتا تھا تبھی شرارتی انداز میں بولا۔

"ویری فنی، نہیں پھیلتی۔۔۔"

وہ بھی اپنا دفاع کرتے اتراتی بولی تو دانیہ بھی ہنس دی۔

"بس دعا ہے ہماری اس دوستی کو کسی کی نظر نہ لگے، کیوں حانی"

دانیہ دل سے دعا گو تھی، حانی کی سمت دیکھ کر وہ مان سے بولی۔

"بلکل۔۔۔ آمین"

مینال جانتی تھی کہ اگر ساری دنیا اس سے کنارہ بھی کر لے تو کم از کم ان دو کی محبت

اس کے لیے ہمیشہ رہنے والی تھی اور اسے اس بات پر مان تھا۔ یہ دو وجود نہیں، مینو

کی زندگی کی وجہ تھے۔ وہ ان دو کو دیکھ کر جیتی آئی تھی اور اب اسے ان دو کو ساتھ دیکھ کر جینا تھا۔

..\_\_\_\_\_..

(ماضی)

مینو میری جان رونا بند کرو۔ چند ایہ سب تمہاری بہتری کے لیے ہے ناں۔ تایا"

جان نے تمہارے لیے کتنے خواب دیکھے ہیں اور ویسے بھی نصیب والوں کو ملتا ہے

"ایسا موقع۔ نیویارک کی بیسٹ یونی میں ایڈمیشن ملنا بہت بڑی بات ہے

پانچ سال پہلے کی وہ رات جب وہ رورو کر ہلکان ہو رہی تھی اور دانیہ اسے مسلسل

قائل کرنے کی کوشش کرتے بولی تھی۔

"نہیں دانیہ مجھے نہیں جانا اتنی دور، میں آپ سب کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں"

وہ مسلسل روئے جا رہی تھی اور دانیہ محبت سے اسکے چہرے پر بہتے آنسو نرمی سے صاف کر رہی تھی۔

مینو تم یوں رو کر میرا دل پریشان کر رہی ہو، تاجا جان کی خواہش ہے کہ تم وہاں جا"

کر اپنی تعلیم مکمل کرو۔ کیا تم ان کی خواہش رد کر دو گی۔ میری جان تم ہم سے بالکل

"دور نہیں ہو گی، ٹیکنالوجی کا دور ہے

دانیہ کو لگا تھا اسے دنیا کا مشکل ترین کام سونپ دیا گیا تھا، مینال کا دردناک رونا تک تو

اس سے دیکھا نہیں جا رہا تھا۔

"دانیہ آپی پلیز"

اب کی بار مینال تاسف سے گزارش کرتے اس سے لپٹ گئی تھی۔

"یہ کیا ہو رہا ہے، مینو تم اتنی بڑی ہو کر بچوں کی طرح رو رہی ہو"

حنوط کے چہرے پر بھی کمرے میں داخل ہوتے ہی ادا سی سی ابھری۔

"حانی مجھے نہیں جانا وہاں پلیز"



وہ جیسے دانیہ کو قائل کرتے کرتے تھک گئی تبھی حنوط سے التجا کر بیٹھی۔  
 "کیوں نہیں جانا، اگر مجھے موقع ملتا تو میں تو چھلانگیں لگاتے ہوئے جاتا"  
 حانی نے مسکراتے ہوئے اسکے قریب جھک کر اسکے چہرے پر آتے مزید آنسو اپنی  
 انگلیوں کی پوروں سے نرمی کے سنگ ہٹائے تو وہ اور رو دی وہ دونوں ہی اسے یوں  
 دیکھ کر پریشان تھے۔

آپ دونوں مجھے کسی نہ کسی طرح بھیجنا چاہتے ہو، جان چھڑوا رہے ہونا۔ مینو"  
 آپ کو بہت تنگ کرتی ہے ناں۔ ٹھیک ہے مینو چلی جائے گی مگر لوٹ کر نہیں  
 آئے گی

دانیہ کی توجیر انگی اور دکھ سے آنکھیں نم ہو گئیں جبکہ حنوط کا دل کیا کہ ایک تھپڑ  
 اسکے منہ پر رسید کر دے۔ وہ غصے سے اسے دیکھ کم گھور زیادہ رہا تھا۔

تم ہمیں یہ کہہ کر بہت تکلیف دے رہی ہو، تم نہیں جانتی کیا؟ کہ تم ہم دونوں  
 کے لیے کیا ہو، بات مت کرنا مجھ سے

وہ شدید برہمی سے اپنی ناراضگی کے پیش نظر کہہ کر رکھا نہیں تھا، وہ پھر سے مزید شدید رودی۔ اسکی آنکھیں بھرنے لگتیں، کنارے تک بھر کر گالوں پر شفق کی مانند سیل رواں گزرنے لگتا۔

ناراض کر دیا ناں، میں بھی ہرٹ ہوئی ہوں مینو۔ تم ایسا کیسے سوچ گئی جان ہو تم " ہماری۔ ہم بس چاہتے ہیں کہ تم بہت آگے جاو

مینال کا ہاتھ تھامے وہ پھر بھی مینو کی سخت بات کو انور کیے محبت سے بولی تھی۔ " میرا دل نہیں مان رہا دانیہ آپنی "

وہ کسی صورت تیار نہ تھی، اسے یہاں سے جانا سوہان روح لگ رہا تھا۔

دل کو مناوگی تو مانے گاناں، ایک بار سوچ لو۔ یہ موقع قسمت والوں کو ملتا ہے " "میری جان

دانیہ اسے ہر ممکن کوشش کر کے قائل کر رہی تھی اور آخر اسے قائل ہونا پڑا تھا۔ ایک وہ دن تھا جب مینال مرتضیٰ یہاں سے جانے پر رورو کر ہلکان تھی، وہ سمجھتی تھی کہ شاید وہ ان سب کے بغیر رہ نہیں پائے گی۔ مگر پھر یہ آج کا دن تھا کہ اسکے

اندر کی ہر خوشی جیسے اپنا اصل رنگ کہیں کھو چکی تھی۔ اسے وہ اپنا پن مل کر بھی محسوس نہیں ہوا تھا۔ اسے لگا جیسے وہ کسی اجنبی جگہ پر آگئی ہو۔ وہ کتنی دیر سے کمرے کی کھڑکی کے ساتھ لگی اپنی سچی خوشی کے متعلق سوچتی رہی، رات اپنے جو بن پر تھی اور اسے بہر حال گزرنا تھا۔ مینال مرتضیٰ خود کو بہت تھکا اور اداس محسوس کر رہی تھی۔



..\_\_\_\_\_..

"گڈ مارنگ"

مینال نے جاگتے ہی آنکھیں کھولیں تو دانیہ کو بیڈٹی کے ساتھ مسکراتا ہوا پایا، مینال بھی خوشگوار حیرت لیے مسکراتی اٹھ بیٹھی۔  
"اٹھ جاو لڑکی صبح کی چائے حاضر ہے"

دانیہ ایک کپ اسے پکڑاتے اور دوسرا خود لیتے اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئی۔ صبح کی چائے وہ پہلے بھی ساتھ پیتی تھیں، مینال نے کپ لے کر سائیڈ ٹیبل پر رکھا۔

"آپکو یاد تھا دانیہ"

مینال کو خوشی ہوئی۔

لو یہ بھولنے والی بات ہے کیا، مینو تم اور تم سے جڑی ہر چیز، ہر یاد میرے دل میں "موجود ہے اور رہے گی۔ کسی اور کا تو پتا نہیں پر دانیہ اور مینو کا دل ہمیشہ سے جڑا ہے "اور جڑا رہے گا۔ ویسے بھی تم کو ہمارے خلوص پر شک ہے کیا لڑکی اس بے حد سچی محبت نے مینو کی ہر ادا اسی وقتی طور پر ختم کی اور آخری بات پر مینال دانیہ کے گلے لگ گئی، اس چاہت پر دانیہ بھی مسکرا دی۔

میں نے آپکو بہت مس کیا دانیہ، آپکا یہ پیار، آپکی کیسے مجھے بہت یاد آتی تھی۔ میں "

"اتنی محبت کے قابل تو نہیں ہوں لیکن ہر چیز کے لیے تھینک یو

آج پہلی بار وہ دانیہ کو واقعی میں بدلی لگی، کبھی بھی شکریہ اور سوری نہ کہنے والی مینو آج کتنے آرام سے دانیہ سے دل کی بات کہہ رہی تھی۔ اسے خوشی سی ہوئی کہ مینو دل کی باتیں کہنا سیکھ گئی ہے مگر ایسا کبھی بھی نہیں ہو سکتا تھا۔

میں نے بھی مس کیا میری جان۔ چلو تم فریش ہو کر نیچے آ جاؤ اب، ناشتے کی میز پر"

"ایک زبردست خبر ملنے والی ہے

مینو کو خود سے الگ کیے اب وہ شرارتی انداز میں اسکی گال سے ہتھیلی ملائے پیار کرتی اٹھ کھڑی ہوئی تھی جبکہ مینو ضرور چونکی تھی۔

"وہ کیا"

مینو نے تجسس سے پوچھا۔

"بھئی آ جاؤ پہلے، پتا چل جائے گا"

دانیہ اسے سسپینس میں چھوڑے ہی کہتی ہوئی کمرے سے نکل گئی جبکہ مینال کا دل چاہا پھر سے سو جائے مگر وہ چائے کا کپ سائیڈ سے اٹھا کر پینے لگی۔ نظر فون پر گئی تو مہر کی مس کال لگی تھی، البتہ عادی کا کوئی میسج یا کال نہیں تھی۔۔

"مہر کو کال کروں گی آج، کیا سوچے گی کہ مینو جا کر پرانی ہی ہو گئی"  
مینال فون رکھتے ہوئے سوچ رہی تھی پھر وہ دوبارہ چائے پینے لگ گئی۔

..\_\_\_\_\_..

"ہمارا بچہ اٹھ گیا"

مینال ناشتے کی میز پر آئی تو رضوان شاید آفس کے لیے نکلنے والے تھے کیونکہ وہ اپنا  
ناشتہ ختم کیے اب کوٹ پہن رہے تھے۔

جی تایا جان لیکن یہ کیا، آپ آفس جا رہے ہیں "مینال نے بیٹھتے ہی حیرت اور"  
اداسی سے کہا تو وہ مسکراتے ہوئے اس کے سر پر ہاتھ رکھ چکے تھے۔

بس چند آج ایک ضروری میٹنگ ہے۔ ہم کل اپنی گڑیا کے ساتھ ہی ناشتہ کریں"  
گے

وہ پلٹے ہی تھے کہ مہران صاحب بھی ناشتہ کرنے وہیں چلے آ رہے تھے، انکو اور باقی سب کو خدا حافظ کہتے ہوئے رضوان نکل گئے۔

"!اسلام و علیکم میرے بچو"

مہران صاحب نے بیٹھتے ہی مسکرا کر سب کی توجہ اپنی سمت مبذول کرتے کہا تو سب نے بیک وقت جواب دیا اور مسکرا کر وہ مینال کی طرف متوجہ ہوئے جواب ماہین کی طرف متوجہ تھی جو اسے کچھ سرو کر رہی تھیں۔

"مینو تمہارے لیے آج خاص ناشتہ بنایا ہے"

مینال کو خوشبو سے کچھ اندازہ ہو چکا تھا، بھئی اتنے سالوں بعد مینو واپس آئی تھی لہذا وی آئی پی پروٹوکول تو بنتا تھا۔

"یقیناً آلو والے پر اٹھے ہوں گے پھوپھو"

وہ اندازہ لگانے میں کامیاب ہو چکی تھی۔

"یس مائی ڈیر"

ماہین سمیت باقی بھی مسکرا دیے۔

"بی"

مینال کے منہ میں تو دیکھ کر ہی پانی آچکا تھا، بہت عرصے بعد وہ یوں ماہین کے ہاتھ کے آلو کے پراٹھے کھانے والی تھی۔ وہ نیویارک میں بھی مہر سے فرمائش کر کے بنوایا کرتی تھی، وہ بہت اچھے بناتی تھی۔

سب متوجہ ہو جائیں۔۔۔ دراصل میں سوچ رہا ہوں کہ اب حنوط اور دانہ کی "منگنی کی رسم ادا کر دی جائے، ویسے بھی اب مینال بھی آچکی ہے۔ کیا خیال ہے آپ "سب کا۔۔۔"

مہران صاحب کی کچھ دیر کے توقف کے بعد کہی بات پر سب بچہ پارٹی کے کان اور آنکھیں متوجہ ہو چکی تھیں۔

جی بھیا، بالکل ٹھیک سوچا آپ نے۔ بھئی اب کیا دیر کرنی ہے۔ میں تو کہتی ہوں کہ "پر سوں حانی کی سالگرہ ہے ہم اسی دن انکی منگنی بھی رکھ دیتے ہیں، پھر ایک دو ماہ "تک خیر سے شادی۔۔۔"

ماہین نے اپنی طرف سے بہترین رائے دی تھی۔



"کیوں ناد یہ۔۔۔ ٹھیک ہے ناں"

ظاہر ہے لڑکی کی والدہ کی رائے بھی اہم تھی۔

"جی بھائی صاحب، ایک دم بہترین ہے۔ بسم اللہ کریں"

ناد یہ نے بھی خوش دلی سے رضامندی دی اور انکی اور رضوان کی رضامندی ایک ہی تھی۔

"شکر ہے اس گھر میں بھی کسی کی شادی کا ذکر جاگا ہے"

دائم کی دل سے اٹھتی شدید حسرت پر سب ہی ہنس چکے تھے، حتیٰ کہ سنجیدہ رہنے والے مہران بھی۔

"نکمے۔۔۔ بس تیرا بھی کچھ سوچتے ہیں ہم"

اب کی بار مہران صاحب نے سنجیدگی ہٹائے دائم کو ڈپٹا تو وہ دانتوں کی نمائش میں لگ گیا۔

ٹھیک ہے بچو پھر طے ہو گیا۔ تیاریاں پکڑ لو، ہم پر سوں یہ نیک فریضہ سرانجام"

"دے دیتے ہیں۔ کیوں بھئی تم دونوں بتاؤ ٹھیک ہے ناں"

اب مہراں صاحب دانیہ اور حنوط سے مخاطب تھے جو یہ ساری بات بڑی توجہ اور اطمینان سے خاموشی کے سنگ سن رہے تھے۔  
"جی بابا بالکل ٹھیک ہے"

حنوط نے مسکرا کر گویا فیصلے کے سہی ہونے کی تصدیق کی تھی جس پر دانیہ بھی متفقہ مسکرا دی۔ جبکہ مینال بھی دھیمی سے خاموش مسکراہٹ لیے اپنے ناشتے کی طرف دوبارہ متوجہ ہو چکی تھی۔



"واو دانیہ کتنا مزہ آئے گاناں، آخر وہ دن آ ہی گیا"  
مینال ناشتے کے بعد دانیہ کے ساتھ الماری سیٹ کروا رہی تھی اور باقاعدہ خوشی ہمکتے انداز میں مسکرا بھی رہی تھی۔

یس واقعی ہی۔ مزہ تو آئے گاناں۔ اس گھر کی پہلی شادی ہے، تم سب تو خوب "

"انجوائے کرو گے لیکن ہم بچارے تو انجوائے بھی نہیں کر سکیں گے

دانیہ نے اب کی باری تھوڑی مایوسی سے کہا تو مینال نے اس کے گرد چاہت اور لاڈ سے باز و حائل کر لیے۔

اوھو، ڈونٹ وری دانیہ۔ ہم اس معاملے میں آپکو بالکل بور نہیں ہونے دیں گے۔"

اب وہ دور گیا جب دلہاد لہن چپ کر کے سیٹج پر بیٹھا دیے جاتے تھے، ہم آپ

"دونوں کو انجوائے کا پورا موقع دیں گے

دانیہ کو لگا وہی نٹ گھٹ سی مینو واپس لوٹ آئی ہو اور اسے اس بات کی بے حد خوشی تھی۔

"زبردست ہے پھر تو، چلو میں اب آفس کے لیے نکلتی ہوں۔ تم چلو گی"

کام سمیٹ کر اب وہ چینج کرنے کے لیے ڈریس نکالتے بولی تھی۔

نہیں دانیہ میں کیا کروں گی جا کے۔ میں آج گھر پر ہی رہوں گی۔ ویسے بھی صبح"

"دائم اور نیلم کہہ رہے تھے کہ آج وہ یونی سے جلدی آجائیں گے

مینال نے رسائیت سے منع کرتے کہا تو دانیہ اسکی گال سہلائے اسے محبت سے دیکھنے لگی۔

"ٹھیک ہے میری جان۔ پھر بھی اگر تم بور ہوئی تو آجانا"

دانیہ جاتے جاتے اسکا گال کھینچے بولی تو وہ مسکرا کر سر ہلائے باقی کپڑے الماری میں رکھنے لگ گئی۔



..\_\_\_\_\_..  
Zubi Novels Zone

دانیہ کے آفس جانے کے بعد مینال نے دیر تک ماہین اور نادیا کی کمپنی انجوائے کی۔ پھر وہ دونوں شاپنگ پے نکل گئیں۔ ظاہر ہے بیچ میں ایک دن تھا اور سسکی شاپنگ، کپڑے، جیولری اور دوسری چیزیں لانا بھی ان لیڈیز کے ذمے تھیں۔

انکے جاتے ہی مینال سو گئی تھی۔ پھر اٹھی تولان میں چلی گئی جہاں مالی بابا پورے  
انہماک سے پودوں کے ساتھ مصروف تھے۔  
"مہر سے بات کرتی ہوں"

وہ کرسی پر بیٹھ کر خود کلامی کیے بولی اور کال ملا دی، دوسری سمت مہرا بھی کچن سے  
باہر آئی تھی۔ مینو کی کال آتی دیکھ کر اسکے چہرے پر خوشگوار سی روشنی اٹھ آئی تھی۔  
"زہے نصیب، بڑے بڑے لوگوں کا فون آیا ہے"  
وہ مسکراتی ہوئی بولی، لہجے میں شرارت اور محبت کا ملا جلا تاثر مینو کو بھی ہنسنے پر مجبور  
کر گیا۔

"ہاھا میں اور بڑی؟ اچھا جوک تھا، کیسی ہو؟"  
وہ مہر کے انداز پر کھل سی اٹھی تھی، لیمن کلر کے نفیس سے کرتے جینز میں مینال کا  
سرخ مائل سفید رنگ مزید نکھر ادیکھائی دے رہا تھا۔ لہجے میں اس بڑے پن پر وہ  
عاجزی سے مسکراتی ہوئی اگلے ہی پل مہر سے اسکا حال دریافت کرتی بولی۔

کیا بتاؤں کے کیسی ہوں، تمہارے جانے سے ایک دم اداس۔ سب ویران اور "

"سنسان کر گئی ہو، مس یو یار

مہر کے دل کی گہرائیوں سے سچ کہا تھا اور مینال جیسے اتنی محبت پر شرمندہ سی ہو گئی تھی۔

"مس یو ٹو۔۔۔"

مینال نے بھی شدت جذبات کے سنگ ویسی ہی چاہت اور مان سے جواب دیا۔

"اچھا جی اور کیسا ہے وہاں سب "

مہر مان جانے کے انداز میں وہیں صوفے پر بیٹھتے بولی تھی۔

یہاں ان پانچ سالوں میں کچھ نہ بدل کر بھی سب بدل گیا ہے۔ پتا نہیں کیوں مہر، "

ایسا لگتا ہے کہ میں بہت غلط وقت پر آ گئی ہوں۔ یا تو بہت جلدی یا پھر ہمیشہ کی طرح

"دیر سے

مینال اپنے دل کی اداسی مہر سے نہ چھپا سکتی تھی نہ چھپانا چاہتی تھی، وہی تو تھی اسکے

دل کے حال کی راز دان۔

"ہمم، حانی اور دانیہ کی شادی ہو رہی ہے کیا"  
مہر کا اندازہ لگانا کمال تھا، وہ ویسے بھی ان پانچ سالوں میں مینو کی رگ رگ سے  
واقف ہو گئی تھی۔

"ہاں پر سوں!۔۔۔ سنگیجمنٹ ہے۔ یہاں تو سب ابھی سے تیاریوں میں گم ہیں"  
مینال نے ایک ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے ہوئے سرد مہری کو ہر ممکنہ حد تک چھپاتے  
کسی غیر مرئی نقطے پر اپنی نیلی آنکھیں جمائے بتایا مگر مہر اسکی بات میں چھپا ہر مفہوم  
اچھے سے جان گئی تھی۔

"تم بھی گم ہو جاؤنا، اچھا فیل کرو گی"  
مہر نے جان بوجھ کر ہلکے پھلکے انداز میں اک پیاری دوستانہ نصیحت کی تو مینال اداس  
سا مسکرا دی۔

"اب یہی کرنا پڑے گا اور عادی کیسا ہے۔ رات سے نا جانے کہاں گم ہے"  
مینال کی کل اس سے بات ہوئی تھی، اسکے بعد سے عادی کا کوئی میسج تک نہیں آیا  
تھا۔ اور وہ عادی کے لیے ایسی ہی فکر مند رہتی تھی جتنی اسکی بہن مہر۔

ہاں اسے دراصل رات ہی سنگاہ پور بھیج دیا اسکے آفس والوں نے۔ بچار ایک دم "مصرف ہو گیا ہے، تم بس یہ دعا کرو کہ وہ شادی کے لیے مان جائے مہر کے لہجے میں فکر مندی کا سمندر سا اٹھ آیا اور اختتام تک اک آن کہا سا خدشہ تھا جو تاسف بن کر مینو کے آگے گزارش کی صورت پیش کیا گیا۔

"ارے زبردست، ہاں اسے اب شادی کر لینی چاہیے"

مینال کے چہرے پر ہلکا سا طمینان ابھرا، وہ مہر کی بات سے عجیب غائب دماغی سے متفق لگ رہی تھی۔

ہاں ناں سوچ رہی ہوں یہیں کوئی اچھی سی پاکستانی لڑکی دیکھ کر اس کی شادی کر "دوں، رضی کے بھی کچھ جاننے والے ہیں یہاں

رضی مہر کے شوہر تھے، جوان دنوں پاکستان گئے ہوئے تھے۔ جبکہ عادل کی وجہ سے مہر اسکے ساتھ بندھی تھی، وہ اسے اس پرائے دیس میں اکیلا چھوڑنے پر رضا مند نہ تھی۔

"ان شاء اللہ سب اچھا ہوگا، میں دعا کروں گی"



مینال کے لہجے میں تسلی تھی مگر مہر کا بھی اب اس تسلی سے گزارہ مشکل تھا۔  
دعا کے علاوہ اسے تھوڑا سمجھا بھی دینا مینو۔ میری سنتا ہی کب ہے وہ، ہو سکتا ہے "  
تمہاری سن لے

مہر نے اپنی مجبوری بتاتے ہوئے مینو کی اہمیت کا بھی تذکرہ چھیرتے کہا کہا اور کچھ  
لمحے کو مینال کے چہرے پر ایسی اہمیت سے سفیدی پھیل گئی۔  
"ٹھیک ہے، میں عادی سے بات کروں گی۔ فکر مت کرو"

مینال نے کہہ تو دیا تھا پر وہ بے یقین سی تھی۔ جانتی تھی وہ پگلا تو اسکے لیے وقف ہو  
کر پچھلے پانچ سال سے انتظار کی سولی لٹک رہا ہے، اب وہ کیسے اس پیارے انسان کو  
ایک اور تکلیف سونپ دیتی۔ مینو کے دل نے رفتار مدھم کر لی، وہ اپنی بے بسی پر  
تھک چکی تھی۔ ایسا گھن کھایا زینہ تھی جو چر مرا کے بس گر جانے کے مرحلے میں  
تھا۔

"کر لینا یار، چلو پھر بات ہوگی۔ اپنا خیال رکھنا اور ہاں اپنے دل کا بھی"

آخری بات پر ناچاہتے ہوئے بھی مینال کا چہرہ تاریک ہو گیا، ایسی نیک تاکید پر وہ چاہ کر بھی عمل نہیں کر سکتی تھی۔ اسکا جودل بمشکل ڈھرکتا تھا، وہ بھی اس سوہان روح عمل سے رک جاتا۔

"اوکے کوشش کروں گی"

تھکی آواز میں کہہ کر مینال نے فون بند کر دیا، اور وہ دوبارہ سے خالی اور بے مراد آنکھیں پھیلائے مالی بابا کو کام کرتا دیکھنے لگی۔

"لگتا ہے دائم اور نیلم آگئے"

دھیان بٹاتی گاڑی کی آواز آئی تو مینال نے باہر دیکھتے اندازہ لگایا مگر وہ حنوط تھا جو واپسی پر ماہین اور نادیہ کو ساتھ لے آیا تھا کیونکہ انکی مارکٹ سے واپسی پر گاڑی خراب ہو گئی تھی۔ جس کے بعد انہوں نے حانی کو کال کی تھی کہ وہ انھیں گھر ڈراپ کر آئے۔

"او فو یہ گاڑی کو بھی آج ہی خراب ہونا تھا"

وہ دونوں حانی کے ساتھ وہیں لان میں جھنجھلائی سی آرہی تھیں، ماہین کے ہاتھ میں کافی شاپنگ بیگز تھے جسکا مطلب یہ تھا کہ خواتین کافی کام نمٹا کر لوٹی تھیں، اپنی سمت آتیں دونوں پیاری اور ہلکان سی لیڈرز کو آتا دیکھ کر مینال نے اپنی آنکھوں اور چہرے کی ہر ادا سی پس پشت ڈال کر مسکان ہونٹوں پر سجائی۔ نگاہیں اسی ساحر پر جا ٹکیں جو کافی سنجیدہ سا انہی کے ساتھ آتا ہوا ان خواتین کے مسائل سے تھوڑا برہم برہم تھا۔ ویسے بھی یہ شاپنگ وغیرہ والے کام اسے نہایت بورنگ لگتے تھے۔

بھئی ایک تورش اتنا تھا اور دوسرا ریٹس تو آسمان کو چھو رہے تھے۔ پر خیر اچھی " چیزیں مل گئیں ہیں

نادیہ کے ہاتھ میں بھی شاپنگ بیگز تھے جو وہ پہلے ہی حانی کے سپرد کر چکی تھیں، جو اب اس پر خاصی معصومیت سے منہ بنا چکا تھا۔

"ہر بار قربانی مجھ غریب کو ہی دینی پڑتی ہے"

حنوط نے بھی شرارتی انداز میں بیگن ملازم کو دیتے ہوئے شکایتی انداز میں کہا جواب انکو لیے اندر کی طرف بڑھ گیا تھا۔  
"بھئی دولہا تم ہواب بھگتو بھی"

ماہین بھی شرارت لیے ہنسیں، گو مقصد حانی سے چھیڑ چھاڑ تھی۔ مینو بھی یک دم اداسی کے خول سے باہر نکلتی ہوئی مسکرا رہی تھی۔  
"میں چائے بنواتی ہوں۔ حانی تم پیو گے"

حانی اب وہیں کرسی پر تھکے انداز میں نیم دراز ہو چکا تھا جب نادیہ کے پوچھنے پر سر ہلا کر مسکرا دیا۔

"بھئی میں تو اب آرام کروں گی، تم بچے باتیں کرو بیٹھ کے"  
ماہین تو زیادہ ہی تھکی لگ رہیں تھیں، جبکہ انکے جاتے ہی نادیہ حانی اور مینو سے چائے کا پوچھتی میز پر دھر اپنا بیگ لیے مسکراتی ہوئی اندر جانے کو مڑیں۔  
"تم پیو گی مینو"

نادیہ اپنا بیگ کندھے پر ڈالے مینال سے پوچھ رہی تھیں، اس دوران حانی بڑی کھوجتی نگاہوں سے مینو کی بھینی بھینی سنجیدگی جانچ رہا تھا۔  
 "جی تائی جان۔۔۔ اب حانی کو کمپنی بھی تو دینی ہے ناں"

مینال نے اثبات میں سر ہلا کر حنوط کی اپنی سمت ڈٹی نگاہوں سے نگاہیں ملائے شگفتگی اور کمال کی اداسے حانی کو سمائیل دی جس پر نادیہ دونوں بچوں کو نثار ہوتی نظر سے دیکھتیں اندر چائے بنوانے چلی گئیں۔

"تو تم بور تو نہیں ہوئی ناں، سوری یار کیا کریں سب کے اپنے اپنے دھندے ہیں"  
 حانی نے معذرت زدہ لہجے میں سب کی مصروفیت پر قدرے اداسی سے کہہ کر مینال کو متوجہ کیا جو بدلے میں رسائیت سے سر ہلا چکی تھی۔  
 "جانتی ہوں، لیکن ڈونٹ وری۔۔ مینو اکیلے بور نہیں ہوتی اب"

وہ بھی بدلے میں اس تبدیلی پر مسکرا دیا تھا، حالانکہ اگر یہاں پہلی مینو ہوتی تو سب کی مصروفیت دیکھ کر سب کا بینڈ بجا دیتی۔ حانی کو عجیب لگا کہ مینو تھوڑی نہیں، بہت زیادہ بڑی ہو گئی ہے۔

"دیٹس گڈ۔ چلو اگر بور ہوئی بھی تو بتانا، تمہاری بوریت بالکل غائب کر دیں گے" حانی کے لیے وہ آج بھی اتنی ہی اہم تھی، اتنی ہی عزیز اور اتنی ہی انمول جتنی بچپن میں تھی۔ وہ اسے پہلے جیسانٹ گھٹ دیکھنے کی حسرت بہت شدت سے محسوس کر رہا تھا اور مینال خود پر حانی کی مٹھاس اور کہیں کہیں حیرت زدہ سی آنکھوں کے باعث ہوتی چھاؤں سے متاثر ہو رہی تھی۔

مینال، تم کتنی بدل گئی ہو۔ کچھ تو ہے جو اب پہلے جیسا نہیں ہے۔ دیکھو میں نے "جائے ہوئے اسی شرط پر اپنی ناراضگی ختم کی تھی کہ تم بالکل نہیں بدلو گی، ہمیشہ ایسی ہی رہو گی"

حانی سنجیدہ تھا اور اسکی آنکھوں میں شکوہ سا بھی تھا۔ اسکے لہجے میں اک ان کہی تاسف کی لہر نے مینو کو کچھ لمحے لاجواب کیا تھا۔

کب بدلی ہوں، ویسی ہی تو ہوں۔ ہاں شاید بڑی ہو گئی ہوں، اب ساری زندگی "بچپن میں تو نہیں گزر سکتی"

وہ بھی حنوط کی آنکھوں میں جھانکتی اس کے شکوے کا حسین تر جواز پیش کرتی ہوئی  
اب حانی کو لا جواب کر چکی تھی۔

"باتیں بھی عقل مندوں والی، ناٹ فیسر"

حانی چہرے پر شرارت لیے دانستہ منہ پھلائے معصومیت سے بولا تو وہ بھی بے  
ساختہ ہنس دی تھی۔ یہ پہلی ہنسی تھی جو خود حانی کو بے حد سچی اور ہر جبر سے پاک  
لگی، اور شاید خود مینو کو بھی۔

ہاھا حانی آپ بھی ناں، اچھا یہ بتائیے کیسی فیملنگز ہیں۔ فائنلی آپ کی شادی دانیہ سے  
"ہو رہی ہے"

اسی دوران ملازمہ چائے بھی رکھ گئی تھی جواب مینو بناتے بناتے شرارت زائل  
کرتی بنا حانی کو دیکھے پوچھ رہی تھی، مقابل اک سنجیدگی تھی مگر وہ سنجیدگی پر  
منصوعی شرارت چڑھانا خوب جانتا تھا۔

ارے اب کہاں رہی وہ عمر فیملنگز والی، تمہارے آنے کے انتظار میں میں غریب  
"بڈھا ہو گیا ہوں"



حانی نے کمال روتو سے دل جلے انداز میں آہ بھری تو مینال کے دانت خود ہی باہر آ گئے۔

حانی اسکی یہی مسکراہٹ مس کر رہا تھا، اسکا دل چاہ رہا تھا وہ ہنساتا رہے اور وہ یو نہی بچوں کی طرح بے دم ہوتی ہنستی چلی جائے۔

پھر سے خود پر حانی کی نگاہوں پر وہ مسکرانا بھول کر تھوڑی مصنوعی شرارت اپنے اوپر سجائے کپ اسکی سمت بڑھا چکی تھی۔

اچھا! میں دانیہ کو بتاتی ہوں، زرا آپکی شامت آئے تاکہ فیلنگز والی عمر لوٹائی جا " سکے

اب کی بار وہ بھی مینال کی بات پر ہنس دیا تھا، نہایت سچی اور مہکتی ہنسی جس پر مینو نے اس ہنسی کی سلامتی کی دل میں دعا کی۔

تم اگر میری شامت پر یوں مسکرا نے کا وعدہ کرو تو میں اس کے لیے بھی تیار " ہوں، بلکہ ہر چیز کے لیے



وہ مینال سے چائے لیتا ہوا اسے دیکھ کر سنجیدہ سا بولا، ان کہے سے مفہوم کو مینونے پر اسرار سے ضبط کیے ایک آنکھ اٹھا کر حانی کا چہرہ دیکھا۔  
 "اچھا۔۔۔ ایسا ہے کیا؟"

وہ بے یقینی میں مان کا رنگ ملائے بول پڑی، اس طرح جیسے وہ اس سوال کو کرنے کا ارادہ بالکل نہیں رکھتی تھی۔

"بلکل، تمہیں حنوط مرتضیٰ کی بات پر شک ہے؟"  
 وہ بڑے مان اور فخر سے استفسار کر رہا تھا، مینونے مدھم سے تبسم میں لپٹ کر معصومانہ سانس میں سر ہلایا۔

حنوط مرتضیٰ کی بات پر تو کوئی شک نہیں۔ ہاں حانی صاحب کی اکثر باتیں ہوا میں "  
 "فائر ہی ثابت ہوتی ہیں

اب کی بار وہ کھلکھلا کر ہنسی تھی، اور حانی مینو کی پرانی موہوم سی جھلک پر بھی راضی دیکھائی دیا تھا۔

الزام ہے مجھ غریب پر، لیکن چلو اسی بہانے تم ہنسی تو۔ ہنستی رہا کرو۔ جانتی ہوناں "

"کہ تمہاری سنجیدگی اور خاموشی سے مجھے ڈر لگتا ہے

حانی کے لہجے کی سچائی اسے کچھ پل کو پتھر کر گئی تھی، وہ اتنا سچا تھا کہ کتنی ہی دیر وہ خاموشی سے اسے دیکھتی رہی۔ کیا بتاتی کہ مینال مرتضیٰ کو اب خود اپنی مسکراہٹ سے ڈر لگتا ہے کہ وہ جتنا ہنستی ہے پھر قسمت اسکے حصے میں اتنی ہی مشکل درج کر دیتی ہے۔

حانی اسکے چہرے کے بدلتے رنگ اور یک لخت اوڑھ لی جانے والی سنجیدگی اور خاموشی با آسانی دیکھ چکا تھا، خاموشی تو کئی لمحے وہاں بھی پھیلی تھی، یوں جیسے دونوں طرف کہنے کو کچھ باقی نہ رہا ہو۔

"کیا ہوا مینو"

مینال جیسے کسی مانوس لمس پہنچاتی آواز پر اپنے حواس میں واپس لوٹی۔ وہ اسکی بوکھلاہٹ پر تھوڑا الجھا ہوا لگا۔

کچھ نہیں ہوا، آئی تھنک اب آپکو آفس جانا چاہیے۔ اس سے پہلے کے دانیہ آپکو"

"بلانے پوری ٹیم بھیج دے

وہ فوراً سے دوبارہ خود کونار مل کیے مسکرا دی، حانی کے چہرے پر بھی کہنے کو کچھ

اطمینان سا آیا۔

"ہا ہا رائیٹ چلو پھر انجوائے کرو۔ شام کو ملتے ہیں"

وہ چائے ختم کیے اٹھ کھڑا ہوا اور مینال اسے جاتے ہوئے شفق آمیزی اوڑھتی

آنکھوں سے دیکھتی رہی۔

Zubi Novels Zone

..\_\_\_\_\_..

دل کو بہلانے اور تازہ ہوا لینے کے لیے وہ شام کو گھر سے باہر نکل آئی تھی، گھر سے

وہ کار لے کر نکلی تھی۔ راستے میں اسے خوبصورت سی بیٹھنے کی جگہ نظر آئی تو مینال

وہیں جا کر ایک بیچ پر بیٹھ گئی۔ دور دور تک ہر سمت چھائی خاموشی۔ چٹا میدان اور پتھروں کے اس جانب درختوں کے جھنڈ، آسے یاد آیا کہ وہ پہلے بھی کئی بار یہاں آچکی ہے۔

پہلی بار تو وہ سب کے ساتھ پکنک پر یہاں آئی تھی، ان سب نے یہی جگہ منتخب کی ہے۔

دوسری بار وہ دانیہ اور حانی کے ساتھ آئی تھی، اور پھر کئی بار۔۔۔ کبھی اکیلی اور کبھی ذہن اور دل کے کئی خیالات لے کر وہ کسی بھولے بھٹکے آہو کی طرح یہیں آنکلتی تھی۔

سب نا جانے کیوں سمجھتے ہیں کہ میں بدل گئی ہوں، میں تو بالکل ویسی ہوں۔ حانی "بھی یہی سمجھتے ہیں"

وہ ادا سی لیے خود کلامی کر رہی تھی، لہجہ بجھا ہوا اور اسکا گلاب چہرہ یاسیت کی گرد سے مرجھایا ہوا تھا۔

ہاں مینو! سب ہی تو بدل گیا ہے، تمہارے اندر بھی اور باہر بھی۔ مجھے یہ بدلاؤ "  
 ظاہر نہیں کرنا، مجھے پہلے جیسا ظاہر کرنا ہوگا۔ مینال تمہیں سنبھلنا ہوگا  
 وہ جیسے خود سے عہد لیتی ہوئی خود کو رنجیدہ سی تاکید کر رہی تھی اور پھر اسے وہ  
 پکنک کا دن اور اس سے جڑی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

(ماضی)

"یہ کیا فالتو جگہ ہے، مجھے آپ سے اسکی امید نہیں تھی حانی"  
 سب ہی اس خوبصورت جگہ کو ستائشی نظروں سے دیکھ رہے تھے سوائے منہ  
 پھلائے کھڑی مینال کے، دانیہ نے دور دور تک نظریں گما کر ایک نظر اس دل کو  
 فرحت دیتی خوبصورتی کو دیکھا اور ایک حیرت زدہ نظر اس جگہ میں کیڑے نکالتی  
 مینو کو جسے ہمیشہ کوئی نہ کوئی نقص نکال کر ہی کھانا ہضم ہوتا تھا۔  
 "کیا جگہ ہے حانی، کتنا سکون ہے یہاں"

دانیہ نے مسکراتے ہوئے جان بوجھ کر کن آکھیوں سے محترمہ کا سو جھامنہ دیکھ کر حانی کی چواڑ کو سراہتے ہوئے کہا تو مینو کا منہ مزید غبارے جیسا پھول چکا تھا۔ اس بے ذوق لڑکی کو کبھی کچھ پسند بھی آیا ہے کیا، اسے تو حنوط مرتضیٰ کی پسند پر "بھی اعتراض ہے"

حانی تو یوں اتر آیا کہ اسکی پسند اس دنیا کی بہترین پسند ہو، سب کے دانت نمائش کے لیے حاضر ہو چکے تھے۔ نیلم اور دائم تو باقاعدہ یہاں بھی آنکھوں اور زہریلے تیوروں سے ایک دوسرے کو چڑا رہے تھے۔ "ھاھا ویسے اتنی بھی خاص نہیں جگہ"

اگلے ہی لمحے نیلم اور دانیہ دونوں ہی مینو کی سائیڈ ہوتے ہنسیں، کیونکہ دانیہ اپنی پرنس کی ادا سی کیسے دیکھ سکتی تھی۔ اب بچارے حانی کی شکل پر بارہ بجے دیکھ کر خود مینو شرارت سے ہنس دی۔

لوجی سب نے پارٹی بدل لی، تم سے تو میں ہوں ہی ناراض مینو۔ کبھی تو بندہ "تعریف کر دیتا ہے"

حانی نے منصوعی بھڑکتے ہوئے اس نا انصافی پر آواز بلند کرتے ہوئے خفا ہوتے کہا،  
مینو تو چاہتی ہی یہی تھی کیونکہ وہ منہ بنائے بہت پیارا لگتا تھا، اسکے چہرے کی  
خوبصورتی دگنی ہو جاتی تھی۔

"ہائے میں صدقے جاؤں، ارے میں ہوں نایار"  
دائم نے حانی کے گرد بازو پھیلائے کافی سارا مکھن ایک ساتھ لگاتے ہوئے دادی  
بننے میں اک سیکنڈ نہ لگایا۔

"لوجی اس سال کاسب سے بڑا ڈرامہ"  
نیلیم نے بمشکل ہنسی دبائی، دائم نے کوسنے دینے کے انداز میں نیلیم کو گھورا۔  
"پتا نہیں یہ لڑکیاں جلنا کب چھوڑیں گی، جل کو کڑیاں"  
دائم کے کالر اٹھا کر نخوت پن سے کہنے کی دیر تھی کہ نیلیم نے تقریباً ٹوکری اٹھا کر  
اسے مار ہی ڈالی تھی مگر وہ ڈھیٹ عین وقت پر پہنچ سے بچ چکا تھا، دانیہ تو مسلسل ان  
پر ہنس رہی تھی، جبکہ مینو کامنہ ویسا ہی سڑا ہوا تھا۔  
"اوائے ظالمو۔۔۔ کوئی تو بچائے ان جلادوں سے"

اب کی بار دائم نے رونی شکل بنائے کہا تو خود حانی بھی ہنس دیا، پھر نظر مینال پر گئی تو اسے مزید ہنسی آئی۔

"تم کیا آنکھیں پھاڑ کر دیکھ رہی ہو"

حانی نے منہ سجائے کھڑی مینال کو دیکھ کر ڈپٹ کر پوچھا تو مینال نے کانوں سے دھواں نکلتے پوز میں نیچے پڑی ٹوکریوں کی سمت دیکھ کر حانی کی بتیسی دیکھی۔

"سوچ رہی ہوں میں کونسی ٹوکری اٹھا کر آپکے سر پہ ماروں"

دانیہ اور نیلم دونوں کی ہی بتیسی باہر آچکی تھی، جبکہ ان لڑکیوں کے ظالم تیوروں پر دو بچارے شیر جوان پر غمال بنے صاف صاف معصوم لگ رہے تھے۔

"ارے اتنا آسان سوال، میں بتاتا ہوں"

دائم نے فوراً سے پارٹی بدلتے ہی ٹوکری اٹھانی چاہی مگر اگلے ہی لمحے دائم نے دوڑ لگا دی جبکہ حانی اسکے پیچھے بھاگ کر اسے فوری دبوچ چکا تھا، اب تو مینال بھی دائم کی ہنستی دھاڑوں پر ہنس رہی تھی۔

"یہ ابھی تو میری سائیڈ پے نہیں تھا؟"



سب کے ایک ساتھ قہقہے بلند ہوئے اور پھر اچانک سے مینال واپس حال کی سمت لوٹی۔

وہ سب آوازیں خاموش ہو گئی تھیں، مگر جاتے جاتے مینال کے چہرے پر ایک دھیمی مسکراہٹ ضرور چھوڑ گئی تھیں۔

..

..

"یہ مینو کہاں ہے؟"

نیلیم اور دائم نے تو یونی سے آتے ہی اسکا پوچھا تھا، آج وہ لوگ جلدی آنے کے بجائے زیادہ لیٹ ہو گئے تھے۔ کیونکہ عین وقت پر انکی ایکسٹرا کلاسز آگئی تھیں، مینال نے پورا دن شام گزرے لمحوں کو ایک بار پھر جینے میں لگا دیا تھا۔

وہ اوٹنگ کے لیے نکل گئی تھی، کرتی بھی کیا؟ تم بتتمیزوں نے اسے گھر بور "ہونے کے لیے اکیلا جو چھوڑ دیا تھا

ماہین شام کی چائے سرو کرتے ہوئے ان کی کٹ بھی لگاتے بولیں، وہ صاف صاف اپنی بھتیجی کی بورئیت پر ان سب کو ڈانٹ سی رہی تھیں۔  
"اکیلی ہی چلی گئی، آ لے زرا"

دائم نے چہرے پر دوسو والٹ کی افسردگی لائے کچن سے جھانکتے ہوئے کہا تو سب ہنس دیے کیونکہ وہ ایسی ہی بندر والی حرکتیں کر کے رونق پھیلاتا تھا۔ حانی بھی فریش ہو کر نیچے ہی آ رہا تھا، ہاف بازو والی سفید ٹی شرٹ اور بلیک ٹراؤزر پہنے آج وہ بالکل دائم جیسا جنٹل مین لگ رہا تھا۔ خوبصورتی اور دلکشی تو تھی ہی اس پر ختم، اپنی گریس فل سی بڑھتی عمر کی چاشنی تو فطری تھی پر ساحرانہ ادا اس نے مہران سے لی تھی۔ مہران مرتضیٰ اس فیملی کے سب سے گریس فل ممبر تھے، حنوط مرتضیٰ بھی ان جیسا ہی تھا۔ دائم بھی ہنڈ سم تھا اور اسکے چہرے پر ہمیشہ ہی ہنسی اور شرارت اسے مزید پیارا بنادیتی تھی۔ رضوان مرتضیٰ بھی ویسے ہی تھے پر وہ شفیق لگتے تھے۔

نیلیم بالکل حانی کی ہم شکل لگتی تھی، جبکہ دانیہ کے چہرے پر ہمیشہ ہی دلکش سی شفقت اور مسکراہٹ رہتی تھی۔ سب ہی ایک دوسرے سے بڑھ کر پیارے تھے لیکن مینال مرتضیٰ کا مقابلہ پھر بھی کوئی نہیں کر سکتا تھا۔ اسکی ماں ایک بریٹش تھی جو بعد میں مسلمان ہوئی تھی، مینال کے گولڈن شیڈ دیتے بال اسے سب سے الگ بنادیتے تھے اور پھر اسکی حمد ان مرتضیٰ یعنی اسکے مرحوم ڈیڈ جیسی نیلی آنکھیں تھیں۔

"دائم، ایک کپ کافی بنادے یار"

دائم کچن میں اپنے لیے کافی بنا رہا تھا، لگے ہاتھوں حنوط نے بھی حکم صادر کر دیا۔  
"جو حکم سرکاراں"

وہ آگے سے پھلتے ہوئے بولا تو باہر تو سب ہنسنے ہی تھے، حانی کے بھی دانت اس چو نچلے بندے کے جواب پر نمایاں ہوئے۔

"\_\_\_\_\_ گدھا"

حانی کچن سے باہر لاؤنچ میں آیا تو جیسے ایک مینال کی کمی سی محسوس ہوئی۔

"یہ مینو کہاں ہے بھی"

حانی بھی اسی کا پوچھتے نیم دراز ہوتے بولا۔

"گئی ہے پاکستان کے دورے پر"

دائم دوبارہ سے کچن سے منہ نکالے اطلاع دیتے بولا، اسے تو پھپھے کٹنی کا خطاب تک اکلوتی پھپھو جانی سے مل چکا تھا۔ کبھی کبھی تو سب کو لگتا کہ وہ اس گھر کی تیسری عورت ہی ہے۔

"ہاں، تم بھی افریقہ کے دورے پر چلے جاؤ۔ ہمیں تو چین آئے"

اب حانی ہنسی دباتا سنجیدہ اور پکا منہ بنائے کچن کی سمت ہانک لگائے بولا تو دائم صاحب منہ بنانے کے بجائے آنکھیں پھاڑے سر سمیت باہر تھے۔

"یہ جونک آپ سسکی جان نہیں چھوڑے گی"

دائم نے سر جھکائے ڈھیٹ پن سے سر کو خم دے کر فخر سے کہا تو اندر کی جانب آتی مینال بھی مسکرا دی۔

"لوجی مینو آگئی"

دانیہ نے مسکراتے ہوئے آتی ہوئی مینو کو دیکھ کر خوشی ظاہر کی، وہ بھی سب کو ایک ساتھ بیٹھا دیکھ کر وہیں لاونچ میں آگئی۔

"اسلام و علیکم ایوری ون"

مسکراتی ہوئی مینو وہیں لاونچ کی طرف آکر نرمی سے سلام دیے بولی تو سب نے بیک وقت جواب دیا۔

"و علیکم السلام، ہو گیا تمہارا دورہ مکمل پھر"

دانیہ نے ہنستے ہوئے اسکو پاس ہی بیٹھاتے پوچھا جس پر وہ معصومیت سے منہ پھلائے کیوٹ لگی۔

"کدھر کوئی آج تو بس گھومتی رہی، اصل دورہ تو آپ سب کے بنا ممکن نہیں ہے"

وہ دوسری سمت رضوان صاحب کے ساتھ بیٹھی تو انہوں نے مسکراتے ہوئے اسے خود سے لگا لیا۔

بچو کل سے آفس بند تم لوگوں کا، بھئی مینو کو گھماو پھراو۔ خبردار جو کسی نے اسے "بور کیا، ویسے بھی پرسوں منگنی ہے۔ کل تم بچے گھوم پھراؤ۔ حانی دیکھ لو ساری ذمہ داری تمہاری ہوگی

اگلے ہی لمحے سب کے چہرے روشن ہو چکے تھے، مینال بھی اب خوشی سے مسکرا دی تھی۔ کسی سے اسکی ادا اسی تو دور بوریت تک دیکھی نہ جارہی تھی۔

"بلکل ٹھیک کہار ضوان نے، جاو اور گھومو پھرو۔ یہی دن ہیں"

مہران بھی اپنے رعب دار اور شفیق انداز میں سب بچوں کے نیچ لاونچ میں آچکے تھے، رضوان کی تجویز اور اس پر سب کے مسکراتے چہرے دیکھ کر وہ بھی مسکرا سے دیے۔

"جو حکم، اب تو بڑی سفارش آگئی ہے"

حانی فرما برداری سے حسین انداز میں اقرار کیے مسکرایا۔

"مما، پھپھو آپ بھی چلیں ناں"

اب دانیہ رخ پھیرے خواتین سے مخاطب تھی جنکے منہ پر صاف ناں تھی۔

ارے دانیہ ہم بوڑھیاں کیا کریں گی جاکر، بھئی یہ سیر سپاٹے تم بچوں کو مبارک " ہوں۔ ویسے بھی اتنی تیاریاں پڑی ہیں، وہ کون کرے گا۔ بھئی میں اور نادیا یہ تو کل "باقی کی شاپنگ پر نکلنے کا سوچ رہے ہیں

ماہین نے بڑے مصروف انداز میں اپنی روٹین کے بڑی ہونے کا کہہ کر لال جھنڈی ہی دیکھا دی، سب ہی انکی پیاری سی اتراہٹ پر تبسم میں لپٹ گئے۔

یہ تو اور گڈ ہے، بائے داوے آپ کو کس نے کہا آپ بوڑھی ہیں۔ بوڑھے ہوں " آپکے دشمن، ویسے آپس کی بات ہے ماہین پھپھو۔ آپ تو دانیہ سے بھی چھوٹی لگتیں ہیں

حانی نے کمال کا فخر یہ انداز اپنائے کئی کلو خون بڑھایا اور آخری بات رازدار نہ انداز میں کہی تو ساتھ بیٹھی دانیہ سمیت ماہین بھی ہنس دیں۔

"چل ہٹ، لگتا ہے تو نے مار کھانی ہے دانیہ سے اور مجھے بھی پروائے گا"

ماہین بھی اپنی بات پر خود ہنس پڑیں۔

"ہائے اب تو انکی مار بھی سر آنکھوں پر"

حانی کے حسرت زدہ ہو کر کہنے کی دیر تھی کہ ماہین دوبارہ منہ پر ہاتھ رکھے حانی کی سرد آہ کو ملاحظہ کیے ہنس پڑیں۔

"جور و کاغلام بننے کی پوری تیاری ہے یعنی"

اب کی بار حانی بھی ہنسا تھا، خوشگوار سا ماحول تو واقعی طبعیت بشاش کر چکا تھا۔

"ٹھہر جاو آپ دونوں، میرے خلاف کونسی سازش ہو رہی ہے یہاں"

کافی کا مگ حانی کے سر پر باقاعدہ وار تے ہوئے دائم انٹری مار چکا تھا، اسکی ان حرکتوں میں ہی سب کی جان تھی۔

"تجھے افریقہ بھیجنے کی پلاننگ ہے جنگلی گھوڑے"

حانی نے مگ لیتے شرارت سے ماہین پھپھو کو آنکھ مارتے کہا تو اب تو بچارا جنگلی

گھوڑے پر دو کلو کا منہ سجا چکا تھا۔ سامنے بیٹھی نیلم اور مینو بھی منہ پر ہاتھ رکھے اسی گھوڑے پر ہنس رہی تھیں۔

"دیکھو ہنسو نہیں مجھ پے، مجھے بھی ہنسی آ جاتی ہے پھر"



پہلی بات بڑے ہی سنجیدہ منہ سے کہتے ہوئے آختی پر سب اس لطیفے پر مسکرا دیے  
البتہ دانیہ نے اپنے باولے بھائی کے سر پر ہلکی کی چت لگائی اور اسکے منہ کا زاویہ دیکھ  
کر سنجیدہ نہ رہ سکی۔ کیونکہ دائم کے ہوتے ہوئے کسی کا سیریس رہ جانا ممکن تھا۔  
سب مسکرا رہے تھے، اور مینال بھی دانیہ اور حانی کو خوش دیکھ کر۔

..

..

"کدھر رہ گئی تھیں آپ"

دانیہ کافی دیر بعد کمرے میں آئی تو مینو کی بے چینی دیکھ کر مسکرائے بنانہ رہ سکی، لاڈ  
الگ اٹھ آیا۔

ارے آج تو میری جان یہاں ہے، وہ دراصل میں تایا جان کا بی پی چیک کر رہی "

"تھی۔ ہلکا سا آگے پیچھے تھا تو میڈیسن دے کر آئی ہوں

دانیہ نے تکیہ گود میں رکھا اور بیٹھتے ہوئے فکر اور محبت سے بتایا۔  
 اوہ، کیا ہوا ہنڈ سم کو ٹھیک ہیں ناں، دانیہ یہ دیکھیں آپکی منگنی کا ڈریس۔ ابھی"  
 پھوپھو دے کر گئی ہیں، وہ آج آرڈر دے آئے تھے تو شاپ والوں نے ابھی کچھ دیر  
 پہلے بھجوا دیا

پہلے لہجے میں وہ بڑے بابا کے لیے ہلکان ہوئی جس پر دانیہ نے اب انکے بی پی کے  
 بہتر ہونے کی تسلی دی اور پھر پیچ کلر کا نہایت خوبصورت گلابی اور گولڈن کام والا  
 جوڑا اٹھا کر پر جوش انداز سے گویا ہوئی۔  
 "ارے واہ، کافی اچھی چوائزز ہے پھوپھو کی"

مینال نے ڈریس نکال کر دانیہ کو دیکھایا تو دانیہ نے ستائشی نظروں سے دیکھتے ہوئے  
 سراہا جس پر مینو کا چہرہ شرارت کی ترجمانی کرتا دیکھائی دیا۔  
 "ہا ہا یہ پھوپھو کی نہیں، حانی محترم کی چوائزز ہے جناب۔ وہ جب انکو لینے گئے تھے"  
 تو اچانک ہی انکی نظر اس پر پڑی اور آرڈر دے آئے۔ آج بھی انکی پسند لا جواب  
 ہے"

بہت سانس اور چاہت لیے وہ دانیہ کی سمت نثار ہوتی نگاہیں لیے بولی اور مینال  
آخری بات پر دانیہ کا کھلا چہرہ دیکھتے مسکرائی تھی۔

"اسکی پسند کا ثبوت، مجھ سے بڑھ کر کیا ہوگا"

دانیہ بھی بدلے میں شیریں سی ہو کر اتراتی ڈریس دیکھتے ہنسی۔

"بلکل یہ تو ہے۔ آپ سے ایک بات پوچھوں دانیہ؟"

وہ مان لیتے انداز میں سو فیصد متفق تھی مگر پھر ساتھ ہی مینال کے سوالیہ انداز پر دانیہ  
حیران ہوئی تھی۔

"مینو! تم کچھ بھی بلا اجازت پوچھ سکتی ہو۔ پلیز فار مل مت ہوا کرو مجھ سے"

دانیہ شفیق انداز میں اس کے چہرے سے ہتھیلی جوڑے محبت سے چور انداز میں بولی۔

ٹھیک ہے "وہ بھی ہنس دی"

"گڈ، پوچھو اب"

دانیہ ہمہ تن گوش ہوئی۔

کیا حانی نے کبھی کہا کہ وہ آپ سے پیار کرتے ہیں، میرا مطلب کہ اظہار میں بہت "

"کنجوس جو ٹھہرے

سوال اسے خود لگا تھوڑا عجیب ہے تبھی یک دم سے مینو نے لہجہ بدلا، دانیہ اسکی بات پر دلکش سا مسکرا دی۔

یہ تو کبھی خیال ہی نہیں آیا، سچ پوچھو تو کبھی اظہار کی نوبت ہی نہیں آئی۔ بچپن کا "

ساتھ کب دوستی سے محبت تک پہنچا احساس ہی نہیں ہوا اور پھر ہم ایک دوسرے کا ہونے کو راضی ہو گئے۔ جہاں تک زبان سے کہنے کی بات ہے تو نہ کبھی حانی نے کہا اور نہ میں نے۔ محبت تو ہماری یونہی دیکھائی دیتی ہے، شاید تبھی ہم دونوں نے ایک "دوسرے کو کچھ کہنے کی کوشش تک نہیں کی

دانیہ کسی خوبصورت سے خواب میں کھو کر بتاتی ہوئی مسکرائی تھی، کبھی ہنس دیتی تو کبھی حانی کا تصور اسکی آنکھوں میں نور کی طرح چمکنے لگتا۔ مینو نے دانیہ کی خوشی کی ہمیشہ نظر اتاری تھی اور آج بھی یہ فرض خود پر فرض کیا۔

"واو، سچ آبیوٹی فل ریلیشن"

بے حد مسکراہٹ لیے مینو نہایت رشک میں ڈوب کر دانیہ کو دیکھتے ہوئے بولی۔  
وہ میرے لیے بہت اہم ہے، شاید میں اس کے بنادھوری رہتی۔ یوں سمجھ لو کہ وہ"  
"لازمی حصہ ہے میرا

دانیہ کی مسکراہٹ، سنجیدگی میں بدلی تھی۔ مینال بڑی توجہ سے اسے سن اور دیکھ  
رہی تھی، پل پل وہ ان دو کی محبت کی سلامتی کی دعا مانگتی جا رہی تھی۔  
"اسکا مطلب آپ حانی سے بہت پیار کرتی ہیں"  
مینو نے مسکراتے ہوئے مزید پوچھا۔  
"یس بہت"

دانیہ بھی مسکرائی اور اگلے ہی لمحے مینال اس سے لپٹ سی گئی۔ شدت بہت زور کی  
تھی، اور مینو کی ایسی چاہ پر دانیہ صدقے چلی جاتی تھی۔  
"آپ ہمیشہ یو نہی ہنستی رہیں، میں آپ کے لیے بہت خوش ہوں دانیہ"  
وہ اس کے ساتھ ہنوز لپٹے پوری سچائی سے اعتراف کر رہی تھی، چہرے پر ایک  
انتشار پھیلائے پھر یک دم وہ خود پر تلخ سی ہنس دی۔

"صرف میرے لیے؟ اور حانی کے لیے؟"

دانیہ نے شرارت لیے استفسار کیا تو مینو اس سے الگ ہوئی اور مدھم سا مسکرا دی۔  
"آپ دونوں کے لیے"

اب کی بار وہ دونوں ایک سی خوشی میں پیوست محسوس ہو رہی تھیں۔

..

..

تم نے تو دوبارہ زحمت ہی نہ کی کہ مینو کو کال ہی کر لوں، سوچا یہ فرض خود ہی ادا"  
"کردوں

مینو کی گلہ کرتی آواز میں شکوے کے باوجود میٹھاس تھی اور عادل دوسری طرف  
خوشگوار سی مسکراہٹ لیے منتظر تھا، اسے امید نہیں تھی کہ وہ دوبارہ کبھی مینو کو

دیکھ پائے گا۔ وہ وڈیو کال پر تھے اور وہ بستر میں دہکی بیٹھی تھی، ابھی کچھ دیر پہلے دانیہ اسے چائے دے کر گئی تھی۔

"بس تمہیں تنگ نہیں کرنا چاہتا تھا، کیسی ہو؟"

یک لخت جیسے عادل سنجیدہ اور اجنبی سا ہوا جس پر مینال اداس سی ہوئی۔

"میں ویسی ہی، تم زرا سنگاپور جاتے ہی تبدیل لگ رہے ہو"

شاید وہ اسے جتنا ہی تھی اور وہ اب پھر مسکرا دیا، گو مسکراہٹ میں یہ واقع تھا کہ وہ اسے بہت مس کر رہا ہے۔

"تو تمہارا سنگاپور ٹرپ کیسا جارہا ہے، مہر نے بتایا تھا"

تمام تر ادا سی کو پرے کیے وہ دانستہ ہلکا پھلکا انداز اپنائے عادل سے پوچھنے لگی جو اسے ہی دیکھنے میں گم سا تھا۔

ارے ہاں یار، مت پوچھو۔ اتنا مصروف ہو گیا ہوں کہ خود تک کہ لیے وقت "نہیں ملتا

وہ اپنی اچانک سے بڑھتی مصروفیت بتاتا ہوا اپنے خیالات سے نکل آیا۔

مصروفیت بے حد اچھی چیز ہے۔ مجھ سے پوچھو، دو دن میں ہی فارغ رہ کر تھک " گئی ہوں

پہلے اک رشک تھا اور آخر تک وہ چہرہ بجھائے خود عادی کو فکر مند کر گئی۔  
کیوں تم تو اپنے کزنز کے ساتھ ہونا، تمہاری فیملی ہے وہاں۔ کیا وہ تمہیں بور کر رہے ہیں

اسکی ادا اسی پر عادل اس سے فکر مندی لیے پوچھ رہا تھا، جیسے وہ اس کی فکر میں پل بھر میں آدھا ہو گیا ہو۔

وہ سب تو مجھے بور نہیں کرتے، لیکن یو نو مجھے تھکن پسند ہے۔ کچھ وقت خاموشی " سے خود کے ساتھ گزارنے کا موقع مل جاتا ہے  
مینو کے لہجے میں ان کہی خلش نے دونوں کے چہرے سپاٹ اور سنجیدہ کر دیے۔  
"ہممم۔۔۔ آئی نو"

مقابل بھی جیسے وہ تلخی سے متفق ہوا تھا۔



اور سنو! مہر بتا رہی تھی کہ تم پھر سے شادی کے لیے ٹال رہے ہو۔ کیوں "  
"عادی؟

مینو کی خفا نظریں عادل پر مرکوز تھیں اور یوں محسوس ہوا جیسے اس سمت خاموشی  
پھیل گئی ہو۔

:وہ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے "

زندگی بھر کی شناسائی چلی جائے گی

"گھر بسالوں کا تو تنہائی چلی جائے گی

محترم کوئی بڑا شاعر بنتے ہوئے بولے تھے اور یقیناً مخفل لوٹ کر لے گئے تھے، اب  
مینال کی ادا سی دور کرنا بھی تو اس کا فرض تھا۔

"ہا ہا تم تو شاعر بھی بن گئے، کیا انداز اور انتخاب چنا ہے مجھے ٹالنے کو "

گو بات گہری تھی پر مینو نے مسکرا کر کہہ دی، ایک پل کو عادی کا چہرہ سفید سا پڑ  
گیا۔

"ابھی تو نا جانے کیا کیا بننا باقی ہے، دیکھتی تو جاو۔۔۔ آگے ہوتا ہے کیا "

وہ بہت خوبصورتی سے بات ٹالنے کا ہنر رکھتا تھا، اگلے کو لا جواب کرنا بھی ضروری تھا۔

عادی! باتوں کو کب تک ٹالتے رہو گے، ہو سکے تو مہر کی بات سمجھنے کی کوشش کرو۔ وہ تمہارے لیے بہت فکر مند رہتی ہے

مینال نے بھی اس پاراسکی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے ریکوسٹ ہی کر دی، اور عادی کو لگا اسکے دل پر گراں سا بوجھ آ پڑا ہو۔

"جس دن اپنی لڑائی ہار گیا اس دن مہر کے آگے ہتھیار بھی ڈال دوں گا" وہ بلا کا سنجیدہ پن لیے مینو کو اسکا وہی جواب ایک بار پھر دے چکا تھا جو پچھلے پانچ سال سے دیتا آیا تھا۔

"تم یہ کہنا چاہ رہے ہو کہ اب میں تمہاری ہار کی دعا کروں۔۔۔۔۔"

اسے وہ ظالم لگی، حقیقت میں وہ بھی ظالم تھا جو سراب کے پیچھے خواری کو اپنی قسمت بنا کر مست تھا۔

"کر لو، اگر کر سکو"

ہنوز وہی لہجہ، مینو ناامید سی عادی کا جبر دیکھ کر مزید دلبرداشتہ سی ہوئی۔

"ٹھیک ہے، رکھتی ہوں اب"

وہ نظریں چرائے وڈیو کال آف کرنا چاہتی تھی، کیسے وہ اب مزید عادی کو دیکھتی۔

"ٹھیک ہے۔ سی یو، ٹیک کیئر"

عادی بھی نزاکت سمجھ چکا تھا تبھی فوراً کہہ گیا اور اسکے کہتے ہی اس نے کال بند کر دی اور ایک سرد آہ بھری۔ آنکھوں میں تیرگی نے قدم جمائے۔

صبح کے نو بج چکے تھے، دس بجے تک سب آج گھومنے نکلنے والے تھے لہذا اب اسکا

ارادہ فریش ہو کر ریڈی ہونے کا تھا۔ اپنی آنکھوں سے ہلکی سی شفق جو ناچاہتے

ہوئے بہہ نکلی تھی اسے مینو نے بے دردی سے ہٹا کر خود کو پھر سے جبر کے سنگ

مضبوط کیا اور فریش ہونے چلی گئی۔

..\_\_\_\_\_..

"بھئی پانی رکھا ہے تم لوگوں نے؟"

دائم نے گاڑی میں سامان رکھتے ہوئے کسی اعلیٰ پائے کے ذمہ دار بندے کا فرض نبھاتے ہانک لگاتے یاد دہانی کروائی، انکار ارادہ گھومنے کے ساتھ پکنک کا بھی تھا۔  
 "یس تم ٹنشن نہ لو، تم سے زیادہ سمجھدار ہیں ہم"

نیلیم نے سر پر پہنی ہیٹ کو کمال ادا سے گماتے اسے منہ بسور کر کہا جس پر وہ دانت نکال چکا تھا، وہ کسی سے کم نہ تھا یہ یاد رکھیے۔

"ہا ہا یہ بندر والی ٹوپیاں کیوں پہن رکھی ہیں ذمہ دار صاحبہ"

دائم نے تینوں لڑکیوں کے سر پر پہنی کیپ کی جانب دیکھتے قہقہہ لگایا، اور اب لڑکیوں کا پارہ تو ہائی تھا البتہ حانی ہنس دیا تھا۔

"کیونکہ دو بندر بھی ساتھ جارہے ہیں"

دانیہ کی موقع پر چوکے جیسی نایاب بات پر بڑے بھی ہنس دیے سوائے بچارے منہ بنا کر بستی فیل کرتے حانی اور دائم کے۔

اووونکل بھی جاوتم لوگ، ایک توتیاریاں نہیں ختم ہو رہیں تم سب کی۔ اور ہاں، " شام تک واپسی ہو جانی چاہیے

نادیہ ناشتے کے بعد سب کے لیے کباب بیک کر کے لائیں جن میں سے فورادائم اٹھا کر منہ میں ڈال چکا تھا۔ کتنی دیر سے وہ ان نمونوں کی تیاریاں دیکھ رہی تھیں جو ٹشن مارنے کے چکر میں ابھی بھی یہیں منڈلاتے دیکھائی دے رہے تھے۔

اوکے ماماڈونٹ وری، میں جارہا ہوں ناں۔ سب کو وقت پے لے آؤں گا، تسی " ٹنشن نی لینی

دائم نے کباب کھانے کے بعد اب اپنی پیٹ کے پائچے فولڈ کرتے ہی جواب ارشاد فرمایا، جیسے اس کا نام تو ذمہ دار لوگوں کی فہرست میں ٹاپ پر درج تھا۔ "تم جارہے ہو ساتھ، تبھی تو فکر ہے بچے"

ماہین بھی ہنسی دبائے اسکی کٹ لگانا نہیں بھولیں تھیں، سب ہی اب دائم کی بستی انجوائے کرتے دیکھائی دیے۔

"بھئی کیا ہم کسی دریا کو عبور کرنے جارہے ہیں؟"

حانی نے بھی پانچوں سے پیٹ فولڈ کر رکھی تھی، مینال نے ہنستے ہوئے دونوں  
ہنڈ سم مرد حضرات سے پوچھا۔  
"یہ اسٹائل ہے لڑکی"

دائم نے کالر جھارے اطلاع دی، آخر کو سب سے زیادہ حاضر جواب وہی محترم جو  
تھے۔

"ہاھا اور یہ تو دنیا کا پہلا سٹائل آئیکن ہے، اسے ہر فیشن کا علم ہے"  
نیلیم کی بات پر مینو سمیت باقی بھی ہنستے اور وہ منصوعی خفا آنکھیں نکال کر اسے دیکھ  
کم گھور زیادہ رہا تھا، خود نیلیم بھی زبان نکالے دائم کی ہنسی نکال چکی تھی۔  
ہم جلتی ہی رہے گی دنیا، ویسے حانی بھائی یہ اچھا کیا کہ آپ نے لگے ہاتھوں یہ منہ"  
کا جنگل کم کر دیا۔ ہن لگ رہے ہونا جنٹل ینگ مین، بھی پتا لگے ناں کہ جوانوں  
"کی ٹیم جارہی ہے"

دائم نے نیلیم کو منہ چڑھانے کے بعد توپوں کا رخ مسکین حنوط کی سمت کیے کہا اور  
پھر مکھن لگا لگا کر حانی کی تعریف میں قصیدہ گوئی کی گئی۔

مینو نے حانی کو دیکھا تو وہ بھی ہنس رہا تھا، آج نہایت ہلکی شیو میں وہ پہلے سے زیادہ ہی دلکش لگ رہا تھا۔

"ایک تو میرا بچہ اور اسکی شوخیاں"

نادیہ اب دائم کی پھپھے کٹنے والی عادت پر سر تھام چکی تھیں مگر اگلے ہی لمحے دائم نے انھیں اتنی زور سے دبوچ کر گمایا کہ بچاری ہل ہی گئیں۔

اف جو تا کھائے گا تو، کتنی بار کہا ہے یہ مت کیا کر۔۔ پتا نہیں ایک دم کونسے لاڈ"

"پھوٹے ہیں تجھ میں

نادیہ کی معصومانہ خفگی اور بوکھلاہٹ دیکھ کر سب ہی لوٹ پوٹ ہو رہے تھے، وہ بھی ہنسی دبائے شرارت لیے مماجانی کی نزاکت پر دانت نکال چکا تھا۔

"ھائے میری نازک پرنسس"

دائم بھی چونچال پن لیے آنکھ مار کر بولا تو اب کی بار وہ بھی جو برہم سی اسکا کان مڑونا چاہتی تھیں، اس بات پر ہنس دیں۔

"اوکے آ بھی جاواب، بیٹھو سب۔ پورے ہوناں؟"

حانی نے باہر جاتے ہی ایک نظر پیچھے سب کو دیکھ کر کہا، پھر وہ مسکراتے ہوئے گاڑی میں بیٹھ گئے۔

آگے حانی اور دائم جبکہ پیچھے وہ تینوں یعنی مینو، دانیہ اور نیلم بیٹھ چکی تھیں۔  
"میوزک ہو جائے"

گاڑی چلتے ہی دائم نے میوزک پلیئر آن کیا اور اگلے ہی لمحے گاڑی مکمل میوزک خانہ بن گئی، پیچھے والیوں نے تو اس دائم کے ذریعے برآمد شدہ بے سرے گانے پر کانوں میں ہاتھ ٹھونس لیے۔

Zubi Novels Zone

..\_\_\_\_\_..

"یہ وہ جگہ ہے جہاں میں تم لوگوں کو لے کے آنا چاہتا تھا"



حانی نے کسی سڑک کنارے گاڑی روکتے ہوئے باہر نکل کر رشک کے سنگ ساری ٹیم کو بتایا۔

موسم یک دم ہی بادلوں والا ہو گیا تھا اور دھوپ نہ ہونے کے باعث وہ جگہ جیسے مزید خوبصورت ہو گئی تھی۔ ہر چیز مہکتی اور تروتازہ دیکھائی دے رہی تھی، حانی انہیں سبز پانی کی ایک خوبصورت سی جھیل دیکھانے لایا تھا۔ کچی راہداری کے ساتھ ہی ملحقہ راستے کی اوپری جانب کئی چھوٹے چھوٹے درخت تھے۔ دوسرے کنارے پر بڑے بڑے بھاری پتھر رکھ کر جھیل کا کنارہ بنایا گیا تھا۔ وہ ایک چھوٹی چوڑائی جبکہ لمبائی میں کافی لمبی سبز جھیل تھی، سڑک سے گزرتی اکا دکا گاڑیوں کے شور کے علاوہ اس جگہ دوسرا اور کوئی شور نہ تھا۔ بہت خاموشی اور پرسکون کی ایک لہر جو وہ پانچوں ہی محسوس کرتے باہر نکل چکے تھے۔

"!واو"

ان چاروں نے بیک وقت پر جوش اور اس حسن کے سحر میں غوطہ زن ہوتے کہا تو حانی بھی سامنے دیکھتے مسکرا دیا۔

"سچ آبیوٹی فل پلس"

دائم تو فور اسے بیشتر کنارہ پار کیے جھیل کے اندر چلا گیا تھا، پینٹ اسکی پہلے ہی گھٹنوں تک فولڈ تھی۔

دھوپ میں یہاں کا منظر اور دل کش ہوتا ہے جب سورج کی تیز کرنیں اس سبز "پانی پر پڑتی ہیں"

حانی کنارے پر دھرے بڑے سے پتھر پر بیٹھتے ہوئے انھیں بڑے مزے سے بتا رہا تھا۔

"ارے کیا مزے دار ٹھنڈا پانی ہے، یا ہو"

دائم نے پانی میں جاتے ہی کاکوں کی طرح پر جوشی لیے سب کنارے پر کھڑے باشندوں کو بتایا تو وہ سب بھی اسکی خوشی پر تبسم زدہ ہوئے۔

"ارے سچ میں، رکو ہم بھی آتے"

دائم کی آفر اور سرمستی دیکھ کر نیلم اور دانیہ بھی کنارہ پار کرتیں جھیل کے اندر چلی گئیں۔

"تم بھی جاوناں"

حانی نے مسکرا کر بڑے غور سے جھیل دیکھتی ہوئی مینال کو کہا۔

"حانی۔۔ کیا اس جھیل میں مچھلیاں بھی ہیں؟"

حنوط اسکے پر سوچ سوال پر پہلے تو حیرت زدہ ہوا اور پھر ہنس دیا۔

ہاں ناں، یہاں وہیل مچھلی ہے اور شارک بھی۔ جو تمہیں کھانے کو تیار بیٹھی ہے"

حانی کی مصنوعی پکے منہ سے بتاتی کم ڈراتی زیادہ بات پر مینو کے بھی دانت باہر آئے، وہ بھی حانی کے اشارے پر اسکے ساتھ والے بڑے سے پتھر پر بیٹھ گئی۔

"ویری فنی، ویسے آپکی پسنداب تھوڑی سی بہتر ہو گئی ہے"

مینال نے 'تھوڑی' پر زور دیتے ہوئے خاصی کنجوسی سے کام لیا اور حانی دل سے خوش سا ہوا۔

ہاھا تمہاری یہی بات تو دل کو لگتی ہے، باقیوں کی طرح کھل کر تعریف بھی نہیں"

"کرتی ہو"

حانی کو مسکراتا دیکھ کر بے ساختہ وہ بھی مسکرائی، جیسے اسے مسکرانے کے لیے حانی کی ایسی مسکان تا عمر درکار ہو۔

ویسے یونو، میں کیا سوچ رہا ہوں۔ ہنی مون پر کسی اور ملک جانے کے بجائے ایسی "نئی اور خوبصورت جگہوں پر جایا جائے

حانی ان تینوں کو جھیل کے پانی سے کھیل کر مسکراتا دیکھ کر اسے بتا رہا تھا، مینو نے چونک کر حانی کے رشک سے مزین حسین چہرے کو دیکھا۔

ناٹ بیڈ اس طرح تو دانیہ بالکل بور بھی نہیں ہوں گی اور پاکستان کی نئی نئی جگہیں "بھی دیکھ لیں گے آپ دونوں

مینال کو بھی تجویز بہت پسند آئی تھی، تبھی تو وہ حانی کی بات سے بات ملائے بولی۔ "یہ تو ہے، تم تو ساتھ ہی جاو گی ناں ہمارے"

یک لخت سامنے دیکھتا حانی شرارت اور بھینسی بھینسی ہنسی دبائے مینو کو دیکھ کر بولا تو وہ بہت ہی زیادہ ہنسی۔

بہت عرصہ پہلے جب وہ انکی نازاٹھوانے والی مینال ہوا کرتی تھی۔ تب اس نے ایک دن حکم سنایا تھا کہ آپ دونوں جہاں جائیں گے، مینو ساتھ ساتھ جائے گی۔ ماضی کی اس یاد نے دونوں ہی کو دلفریب سا لمحہ دیا تھا۔

"ہاھا کیوں حانی، کہیں آپ اور دانیہ نے مجھے آڈیٹ کرنے کا تو نہیں سوچ لیا؟" اب کھل کر ہنسنے کی باری حنوط کی تھی، کتنی ہی دیر دونوں ہی پگلوں کی طرح ہنستے چلے گئے۔

"ویسے خیال برا نہیں"

آنکھوں میں شرارت لیے حانی نے ایک بار پھر مینو کی سمت دیکھ کر کسی گدگدی دیتے تبسم کی ترجمانی کی۔

"میں اب بچی نہیں رہی حانی، بڑی ہو گئی ہوں۔ کچھ بھی کہتے ہو آپ"

وہ ابھی تک منہ پر ہاتھ دھرے ہنس رہی تھی اور اب حانی اسے دیکھ کر مسکرا دیا۔ یہ مسکراہٹ اسے بھی زندگی دیتی تھی جس کا اعتراف حانی پورے دل سے کر رہا تھا۔



..\_\_\_\_\_..

وہ سب لوگ رات کو واپس آئے تھے، خوب گھومنے اور مستی کرنے کہ بعد اب تو سب ہی تھکے بھی لگ رہے تھے۔ رات کا کھانا بھی انہوں نے ریسٹورنٹ میں کھا لیا تھا۔ آج کا دن ان سب نے ہی بہت ٹائم بعد اتنا انجوائے کیا تھا۔

خاص کر مینال کے لیے یہ دن کسی عید جیسا ہی تھا، وہ اب ویسے بھی چھوٹی چھوٹی یادیں تک اپنے پاس قید کر لیا کرتی تھی کیونکہ اسے یہی تو آتا تھا۔ وہ اب ان چیزوں پر زیادہ خوش رہتی تھی جو خواب جیسی تھیں، بنا کوئی وجود رکھے وہ اسے خوشی دیتی تھیں کیونکہ شاید حقیقی خوشیاں تو وہ خود پر کئی سال پہلے ہی بند کر چکی تھی۔ سب ہی اپنے اپنے کمروں کی طرف چلے گئے تھے۔ حانی بھی فریش ہو کر آیا تو مہراں صاحب کو اپنے کمرے میں آتا دیکھ کر مسکرا سا دیا۔

"آئیے نابابا"

وہ ادب سے کھڑا ہوتے بولا تو وہ مسکرا کر رشک میں لپٹے حانی تک پہنچے۔

"بیٹھو بر خوردار، مصروف تو نہیں تھے"

وہ اسکے ساتھ ہی صوفے پر براجمان ہوتے ہوئے نرمی سے بولے تھے، حانی نے نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں تو، آج تو مصروفیت کو چھٹی دے دی"

وہ جیسے واقعی کل کا سوچ کر مسکرایا تھا، یہ شاید یہ مسکراہٹ دنیا داری کا حصہ تھی۔

"یہ تو بہت اچھا ہے، خوب گمایا پھر تم سب نے مینال کو یا نہیں؟"

اب وہ شفیق سے انداز میں مینو کا ذکر کرتے بولے، جیسا انکو حانی عزیز تھا ویسی ہی مینو دل کا گوشہ تھی۔

"ہم نے تو اپنی پوری کوشش کی ہے، میرا خیال ہے اس نے آج کافی مزہ کیا ہے"

حانی بھی انداز الگاتے ہوئے جواب دیے بولا۔

"زبردست، دراصل میں نے تم سے ایک بات کرنی تھی"



مہراں پھر جیسے یک دم سنجیدگی اوڑھ کر دھیمے اور شفیق لہجے میں لوٹے، حنوط بھی ہمہ تن گوش ہو چکا تھا۔

"ارے بابا آپ حکم کریں"

حانی اٹھ کر انکے قدموں میں آکر بیٹھا تو وہ دلکش سی ہنسی لیے مسکرا دیے، حانی کے اس انداز پر انھیں ٹوٹ کر پیار آتا تھا۔

"اتنے بڑے ہو گئے ہو، ابھی تک تمہاری یہ عادت نہیں بدلی"

وہ حانی کے اس قدر توجہ اور اپنائیت سے بات سننے کی طرف اشارہ کرتے مسکرائے۔

کچھ عادتیں، محبت کا حصہ بن جاتی ہیں اور جو چیز محبت کا حصہ ہو، وہ امر ہو جاتی۔  
"کبھی نہیں بدلتی۔۔۔ خیر کہیے آپ

مہراں کو ہمیشہ سے حانی پر فخر اور غرور تھا، اس نے آج تک انکو اس قدر عزت اور مرتبہ دیا تھا کہ وہ کبھی کبھی حانی کی اتنی توجہ پر ہنس دیا کرتے تھے

وہ بچپن سے ہی ایسا تھا، اپنی بات منوانے اور بتانے دونوں کے لیے وہ ان قدموں کی جگہ ہی چنتا تھا اور یہ چیز مہران کو ہمیشہ ہی نہال کر جاتی تھی۔ وہ حانی کے اس انوکھے انداز پر فدا سے ہو جاتے۔

ویسے تو مجھے امید کے ساتھ ساتھ یقین ہے کہ تم مطمئن ہو، مگر دل نے کہا ایک "بار تم سے پوچھوں۔ کیا تم خوش ہو حانی

مہران صاحب نے شفیق انداز میں استفسار کیا، ایسا سوال جو حانی کو ہلا گیا مگر اس نے محسوس نہ ہونے دیا۔

"کس بارے میں؟"

اب تو مہران صاحب نے حیرت سے اسکی غائب دماغی پر غور کیا، یہ سراسر جان بوجھ کر کیا گیا سوال لگا۔

"بھئی تمہارے اور دانیہ کے رشتے کے بارے میں، تم اس سے خوش ہونا؟"

وہ جیسے اپنا سوال دہرا رہے تھے، اور اسکے بعد حانی چپ سا ہوا۔ ایسی چپ جسکے مفہوم کھوجنے کا ہنر کسی کے پاس نہ تھا، حانی کی چپ پر وہ مزید گویا ہوئے۔

سچ پوچھو تو مجھے ایک دم ہی خیال آیا کہ میں نے تو تم سے پوچھا ہی نہیں، بس اس " لیے آج آیا ہوں۔ چپ کیوں ہو حانی؟

اب کی بار مہران کو تھوڑی تشویش ہوئی، لہجے میں بے پناہ نرمی ملائے وہ حانی کی گال چھو کر بولے تو جیسے وہ بھی اپنے خیالات سے باہر نکل آیا۔

مجھے کوئی اعتراض نہیں، دانیہ میں وہ سب خوبیاں موجود ہیں جو ایک اچھے لائف " پارٹنر میں ہوتی ہیں۔ یقیناً ہم اچھی زندگی گزاریں گے

حانی نے بغیر تاثر لیے انکو مطمئن کرنے کی پوری کوشش کر ڈالی تھی، یہ الگ بات تھی کہ ہر کوشش کامیاب نہیں ہوتی۔

ٹھیک ہے، اب تسلی سی ہو گئی ہے۔ تمہارے یہ الفاظ اور تمہاری سوچ جان کر "

مجھے ایک بار پھر تم پر فخر ہوا ہے۔ یو آر مائی پراوڈ سن، بڑوں کے فیصلوں کو ہمیشہ اہم " قرار دینے والا میرا شیر حنوط مرتضیٰ

مہران صاحب بہت کم سہی مگر دلکش سا مسکراتے تھے، حانی بھی جیسے لیے دیے انداز میں انکا ساتھ دینے کو مسکرایا تھا۔ پر یہ مسکراہٹ اتنی کھوکھلی تھی کہ خود حانی کو اپنی حالت پر خود کو یکجا کرنے کی ضرورت پیش آئی۔

"جی باباجان"

ایک بار پھر سے وہی مسکراہٹ، وہی انداز جو زرا سی یاسیت اپنے اندر سموئے ہوئے تھا۔

"ٹھیک ہے، اب تم آرام کرو۔ میں چلتا ہوں"

وہ اپنی بات مکمل کرتے ہی اٹھ گئے، حانی بھی فرش سے اٹھ کر کھڑا ہوا اور انھیں دروازے تک چھوڑنے کے بعد واپس بیڈ تک آیا، یک دم جیسے اس چہرے پر اندھیرا سا لہرایا۔

میں خوش ہوں کیا؟ آپ نے آج ایسا سوال کر دیا بابا جس کی جرت میں نے کبھی "خود بھی نہیں کی"

حانی کا چمکتا چہرہ جیسے بالکل ویران ہو گیا تھا، کسی انہونی شے نے اس کے ہنستے مسکراتے کھلے چہرے کا رنگ اچک لیا۔

سب کچھ اپنے ہاتھ میں ہونے کہ باوجود تم ایک بندھے ہوئے ناکام شخص ہو، "

"بزدل کہیں کے

حانی خود کو تضحیک ملائے زہر خند لہجے میں کہہ رہا تھا اور اب کی بار اسکی آنکھوں میں خود کے لیے غصہ اور بے بسی تھا۔ کچھ تو تھا جو آج حنوط مرتضیٰ کے اندر ٹوٹا تھا۔۔۔۔۔ پر نا جانے کیا؟؟؟؟

Zubi Novels Zone

..\_\_\_\_\_..

ارے میرے بھائی، چوتھی دفعہ بول چکا ہوں کہ ان پھولوں کو دونوں طرف گما "

"کر لگاؤ۔ سمجھ نہیں آرہی؟

دائم بیزار قسم کا منہ بنائے ور کر کو ہدایت دے رہا تھا جو سجاوٹ کر رہے تھے۔  
حمدان حویلی کے پورے احاطے میں سجاوٹ کا کام مکمل ہو چکا تھا، اب بس  
سیڑھیاں باقی تھیں۔

دائم بس اپنی نگرانی میں فائنل ٹچ دلوں رہا تھا، اسے سیڑھیوں کے جنگلوں پر لگے  
پھول کچھ کم لگ رہے تھے۔

"قسم سے یہ سجاوٹ والا کام آئندہ مجھے نہ دینا حانی بھائی"

دائم کی کوفت پر باہر آتا حانی بھی اسکی دہائی پر ہنس دیا۔ دونوں ہی سفید سوٹوں میں  
شہزادے لگ رہے تھے، دائم تو پینٹ شرٹ کے علاوہ کچھ پہنتا ہی نہیں تھا تبھی آج  
کچھ زیادہ ہی غضب لگ رہا تھا۔

"کیوں بھئی، ابھی تیری شادی باقی ہے۔ اس پے بھی یہ کام تو ہی کرے گا"

حانی نے کندھے اچکاتے ہوئے گویا اسکی کمر تھپک کر ایک اور ٹارچر کی سمت توجہ  
دلوائی مگر دائم صاحب کا منہ دو سو والٹ کے بلب کی طرح چمک اٹھا تھا۔

”ھاھا ارے تب آپ میری پھرتیاں چیک کرنا پھر، ہر پھول اپنے ان نازک“  
 ”ہاتھوں سے لگائے گا دائم“

اسے تو موقع ملنا چاہیے تھا پھیلنے کا، بے شرمیوں کی طرح دانت نکالے ارشاد کیا گیا  
 جس پر حانی نے ہنس کر اسکو دبوچا۔

ارے میرے شہزادو! یہ میٹھا چیک کر دو۔ کوئی میری مدد بھی کر دے، حلوائی“  
 ”کب کا آیا بیٹھا ہے“

ماہین، میٹھائی اور سوئیٹ ڈش کی پلیٹ تھا مے ان دونوں کی طرف ہی آگئیں، تبھی  
 دائم صاحب آج حانی کی ظالم گرفت سے جلد رہائی پا گئے۔  
 ”ہمم۔۔۔ پر فیکٹ ہے“

حانی نے ہی یہ فریضہ سرانجام دیا، کیونکہ دائم مزید کام ملنے کے ڈر کے سنگ منظر  
 سے کھسک چکا تھا۔

اوئے دائم، ادھر آ میرا بچہ۔ یہ دانیہ، مینو اور نیلم کو پار لرتو لے جا۔ ڈرائیور کو میں“  
 ”نے کسی کام سے بھیجا ہے۔ آج شاہاش

نادیہ کا حکم تو جیسے دائم کو بڑا ناگوار گزرا، کام کی ایک اور ڈوز نازل ہوئی تھی، منہ تو اسکا ایسا لٹکا کہ سب ہنس دیے۔

یعنی یہ تو وہ حساب تھا کہ آسمان سے گرا کچھور میں اٹکا۔

لوجی، ممانکو بھیجیں ناں۔ منگنی انکی ہے نا، ویسے بھی کونسا ان تینوں نے پار لرا جا کر "مس والد بن جانا ہے، بھوتنیاں کہیں کی

دائم کی ڈھٹائی اور خفگی پر خود دائم کے دانت نکلے جبکہ اب نادیہ ضرور کان پکڑنے اسکی سمت بڑھیں۔

شرم کروہ دلہا ہے، آج کے دن بھی کام کرتا اچھا لگے گا کیا؟ چل میرا سوہنا شہزادہ "اور سن! آتے ہوئے ماہین کا سوٹ بھی لے آنا درزی سے

اب تو نادیہ اور ماہین بھی دانت نکالے اسکی مسکین شکل دیکھ رہی تھیں، اسکا تو منہ یوں تھا گویا کوئی پہاڑ ٹوٹ گرا ہو۔

ناں اور بھی دے دیں دس بارہ کام، مفت کا غلام حاضر جو ہے،"

"اللہ پوچھے آپ کو، اتنا ظلم مجھ معصوم اور غریب پر



دائم کی روتی دہائی پر سب ہی خوشگوار سے انداز میں لیٹ چکے تھے، سب کو مسکراتا دیکھ کر مینال بھی مسکراتی ہوئی وہیں آگئی، دائم کی باتیں سب کو ہی ہنسا رہی تھی۔  
 "چل چل"

اب آگے منہ بنائے دائم تھا اور پیچھے پیچھے ماہین اور نادیہ۔ اچھا اونٹ پہاڑ کے نیچے آیا تھا۔

"بلکل نہیں بدلا دائم"

اب حانی ورکز کی سمت متوجہ تھا جو تقریباً اب سجاوٹ کا کام مکمل کر چکے تھے۔ حانی نے دیکھا وہ اسکے ساتھ آکر کھڑی تھی، ہلکے گلابی اور سفید ڈھیلی سی شارٹ شرٹ اور جینز کے ساتھ، بال ویسے ہی گولڈن شیڈ دیتے ہوئے۔ اور ہنستی ہوئی خاموش سی وہ نیلی آنکھیں، اور اسکا گداز سا انداز جس کے سنگ وہ ابھی بھی مستیاں کر کے ماما اور پھپھو سے شرارتی ڈانٹ کھاتے دائم کو دیکھ رہی تھی۔

ایسا ہی ہے، یہاں کی رونق ہی تم اور دائم تھے۔ ہنسنے ہنسانے والے، اب تو تم بھی "کھو سی گئی ہو"

وہ نارمل سے لہجے میں اپنی تیز نگاہیں مینو کے چہرے پر مرکوز کیے بولا تو وہ کچھ پل سر جھکائے چپ سی ہو گئی۔

ہو جاؤں گی پہلے جیسی جلد، ویسے قمیص شلوار میں بہت ہنڈ سم لگ رہے ہیں آپ"

"برتھ ڈے بوائے"

بات کو بہت کمال طور سے ٹالے وہ اسکی تعریف کرنے لگی اور لگے ہاتھوں وہ اسے اسکی برتھ ڈے بھی وش کر چکی تھی۔ حانی نے تبسم عطا کیے اس عنایت پر سینے پر ہاتھ رکھ کر شکریہ پیش کیا۔

بہت شکریہ جناب، بس آج آفس ڈے کی چھٹی تو سوچا زرا انسانوں کے روپ میں"

"آ جاؤں۔ اینڈ برتھ ڈے مین بولا کرو اب۔۔۔۔ بوائے کدھر سے رہ گیا میں بچارا

خوب سے انداز میں تشکر اور پھر خوبصورتی پر تعریف گوئی کا حق ادا کرتا وہ شریر ہو گیا۔

حانی کی شرارت پر دونوں ہی ایک دوسرے کی سمت دیکھ کر مسکرائے تھے، پھر  
یک دم حانی کی آنکھیں بوجھل سی ہوئیں جس کے باعث وہ مینو پر سایہ فلکن نظریں  
ہٹا گیا۔

کیا ہوا آپ اداس کیوں ہو گئے، کہیں آپ کو اس بات کا غم تو نہیں کہ منگنی کی جگہ "  
ڈائریکٹ شادی کیوں نہیں ہو رہی

شاید وہ بھی اسے اب ہنسنا چاہتی تھی اور وہ ہنسا بھی تھا۔

"ٹھیک پہنچی ہو، ویسے شادی کو نسا دور ہے۔ ایک ماہ بس۔۔۔۔۔"

مینال کو نا جانے کیوں لگا کہ حانی نے یہ بات بتائی کم اور جتنائی زیادہ تھی، وہ بھی لمحہ  
بھر کو پتھر سی ہوئی مگر پھر کسی آواز پر دونوں چونکے۔

"بھائی، اندر آئیں۔ آپکے لیے لینڈ لائن پر کوئی کال ہے"

اندر کمرے سے نیلم کی آواز نے دونوں کو حقیقی دنیا میں واپس لایا تھا۔

"میرے لیے۔۔۔ کون ہے؟"

حانی حیرانگی سے استفسار کرتا بولا تو نیلم فون ہاتھ میں ہی پکڑے باہر آ گئی۔

"دیکھ لیں نا، کوئی ضروری کال ہو سکتی ہے"

وہ حانی کو فون دیتے بولی تو حانی اس سے فون لیتا ہوا مینو پر سرسری سی نگاہ ڈالتا اندر چلا گیا۔

مینو چلو، دائم کہہ رہا پار لر چھوڑ آؤں۔ جلدی چلو یہ نہ ہوا سکی محدود مدت کی آفر"

"غائب ہو جائے"

نیلیم نے ہنسی دبائے کھوئی سی اندر جاتے حانی کو دیکھتی مینو کا ہاتھ پکڑ کر اندر لے جاتے کہا تو وہ بھی مسکراتی ہوئی نیلیم کے ساتھ اندر بڑھ گئی۔

..\_\_\_\_\_..

"ایس، کون؟"

حانی نے اندر آتے ہی فون کان سے لگائے پوچھا اور پھر جیسے اگلے ہی لمحے حانی کا چہرہ د لگرب مسکراہٹ سے روشن ہو گیا۔

"اوہ مائی گارڈ، اٹس یو۔۔۔۔ مجھے یقین نہیں آ رہا کہاں تھے تم"

حانی کی پر جوشی قابل دید سی بن کر اسکے چہرے پر اتر آئی، یقیناً مقابل کوئی بہت عزیز جان من سا انسان تھا جسکی آواز سن کر ہی حانی کا چہرہ اجلا ہو گیا۔

"یس آٹس می"

دوسری طرف تھری پیس میں ملبوس، ہلکی ہلکی داڑھی رکھے۔ بہترین ہیر کٹ کے ساتھ چہرے پر دلکش سی مسکراہٹ لیے، کوئی بھاری سی آواز میں بولا تھا

پھر جیسے وہ چہرہ منظر عام پر آیا تھا، اسکی نیلی آنکھیں بھی ہنستی دیکھائی دیں۔ ایک اور نیلی آنکھوں والا ساحر، مدھم مٹھاس سے بھرا ہوا اک آشنا۔

"بس میرے دوست، کہیں کھو گیا تھا یہ بندہ"

مقابل کی دلکشی کچھ اور مدھم اور پیاری ہوئی، کیا ادا تھی۔ حانی تو بے تاب تھا یہ جاننے کو کہ وہ کہاں کھو گیا تھا۔

"ویسے بہت برے ہو تم، یوں کوئی کرتا ہے"

حانی کے چہرے پر خفگی اور شکایت واقع تھی، جس پر مقابل زرا خجالت سی بھینی تبسم کی کرن چمکی۔

ارے یار دل تو کرتا تھا تمہیں روز یاد کروں لیکن پھر مجھ سے سب کے نمبر زکھو"

"گئے، بہت مشکل سے جا کر تمہارے گھر کا نمبر ملا ہے

بے حد پرکشش اور مسکراتی آواز میں جواب آیا تھا، حانی اور اسکی کافی گہری دوستی معلوم ہو رہی تھی۔

ہاں ہاں کر لو بہانے، یہ بتاؤ تم واپس کب آئے اور مجھ سے ملنے کب آرہے ہو"

"بے شرم۔ میں تو کہتا ہوں آج ہی یہ فریضہ سرانجام دو

اب تو حانی بھی ہنستے ہوئے صوفے پر نیم دراز ہوتے بولا، تمام شکوے بھی جیسے

ہٹ گئے۔ ہر شکایت کی گرد سے پاک آواز لیے کہا گیا تو دوسری طرف بھی قہقہہ

لیے مسکراہٹ ابھری۔

ہاھا ایک ہفتہ ہو گیا ہے اور تین چار دن تو تمہارا نمبر ڈھونڈنے میں لگ گئے۔"  
 پاکستان کہاں آنا تھا یا میں نے، یہ تو بی جی کی بے حد ضد پر ہتھیار ڈالنے پڑے۔ یونو  
 "ایک ہی فکر ہوتی ہے ماؤں کی کہ بیٹے کی شادی ہو جائے

وہ مسکراتے ہوئے سب بتاتا جا رہا تھا اور حانی بھی ویسے ہی مزے سے سن رہا تھا۔  
 ہاھا بالکل، چلو بھئی تم آج ہی آرہے ہو۔ دراصل آج میری منگنی ہے۔ میں"

"ایڈریس ٹیکسٹ کرتا ہوں نمبر بتاؤ، اینڈ بی جی کو لازمی لانا  
 اب تو شک ہونے کی باری مقابل کی تھی، تو گویا محترم سہرا باندھنے کی تیاریوں  
 میں تھے۔ اک خوشی تھی جس میں مقابل والے حسین صاحب جاگزیں دیکھائی  
 دیے۔

"او خیر، مبارک ہو جناب۔ بس پھر میں سمجھو پہنچ گیا۔ نمبر لکھو"  
 دوسری طرف بھی اچھی خاصی پر جوشی ابھری، بے تابی کا عنصر زیادہ تھا۔  
 "بس آجاؤ، مجھے انتظار رہے گا"

پرانے دوست کایوں اچانک ملنا یونہی خوشگوار ہوتا ہے، فون رکھتے ہی دونوں طرف پھر سے پیاری سی مسکراہٹ ابھری تھی۔

بس جب دیکھو اس کلموئے فون کے پیچھے لگا رہتا ہے اور ادھر دیکھ۔ یہ دانت کس "خوشی میں نکلے ہوئے ہیں

حبیبہ نے ایک خفاسی نظر سے اپنے لخت جگر کو کمرے میں انٹر ہوتے ہی ڈپٹا، وہ ایک عمر رسیدہ سی سادہ عورت تھیں۔ ہلکے سے گرے نفیس سوٹ پر کندھے کی ایک طرف پھیلا یا ہوا دوپٹہ لیے وہ آذان کے روبرو منصوبی برہمی سے آکر کھڑی ہوئیں اور آذان انکی انکے اس دبنگ سٹائیل پر انکو شابوں سے پکڑ کر ساتھ بیٹھاتا مسکرا دیا۔

"بی جی، آپ کو پتا ہے ابھی میری بات حانی سے ہوئی"

آذان نے انکو بیٹھاتے ہی بڑی خوشی سے بتایا تو حبیبہ کچھ لمحے کو سوچ میں پڑھ گئیں۔

"ارے وہ اپنا حنوط، یہ تو اچھی بات ہے"



یاد آنے پر وہ جیسے مسکرا دیں، آذان نے بھی سر اثبات میں ہلایا۔

"یقیناً شادی ہو گئی ہو گی اسکی، بلکہ چار پانچ بچے بھی ہوں گے"

اب تو آذان، والدہ کی پھرتیوں پر ہنس چکا تھا۔

ھاھاہا جی یہی تو مزے دار بات ہے، آج جا کر منگنی ہو رہی ہے اسکی اور آپکو پتا"

"اس نے ہم دونوں کو بلایا ہے

وہ حبیبہ کو کندھوں سے پکڑے ساتھ لگائے مسکرا کر بولا تو وہ بھی مسکرا سی دیں۔

ضرور چلیں گے، یعنی اب تک دونوں نکلے کے نکلے ہی ہو۔ چلو اسکی شادی کے اثار تو"

ہیں، لیکن تو! پتا نہیں وہ دن کب آئے گا جب میں تیرے سر پر بھی سہرا دیکھوں

گی"

خوشی جیسے یک دم اداسی بن گئی، ماں تو پھر ماں تھی ناں۔

"میرے پیاری سی والدہ جان، فکر کیوں کرتی ہیں۔ اب کوئی مل ہی جائے گی"

پھر جیسے وہ بات کرتے ہوئے کہیں کھویا تھا، ذہن کے درپچوں میں کوئی نسوانی سا

خاکہ سا ابھرا۔ وہ نیلی آنکھوں والی پری، پھر جیسے وہ رنگین تبسم میں نہا سا گیا۔

کیا تھا اس انسان کی مسکراہٹ میں جو کسی کے یاد آنے پر اس قدر دلنشیں ہوئی کہ حد ختم ہو گئی، لمحے پاگل ہو کر شیدائی ہو گئے۔

"اللہ کرے مل ہی جائے"

بی جی بھی اب حسرت لیے دعا گو تھیں، شاید انکی تو اولین اور آخری خوشی ہی آذان کی شادی تھی۔

"ضرور، چلیں آپ جا کر تیاری کریں۔ میں بھی تب تک ریڈی ہوتا ہوں"

آذان نے رسائیت سے بی جی کو تیاری پکڑنے کی ہدایت کی جس پر حبیبہ فوراً ہی تیاری کرنے اپنے کمرے کی سمت بڑھ گئیں گئیں۔ انکے او جھل ہوتے ہی پھر سے وہی نیلی آنکھیں پھیلائے مسکراتا ہوا آذان کسی خوش نما سی یاد میں کھویا ہوا منظر معطر کر چکا تھا۔

..\_\_\_\_\_..

حمدان حویلی میں جیسے جشن کا سماں تھا، پورا لان مہمانوں سے جگمگا رہا تھا۔ دائم نے اپنی ذمہ داری بخوبی نبھاتے ہوئے تینوں خواتین کو بروقت پار لرا اور پھر وہاں سے گھر پہنچا دیا تھا۔ سب ہی بے حد پرکشش اور غضب لگ رہے تھے مگر محفل کی جان تو فی الحال گرے تھری پیس میں ملبوس حانی تھا جو آج سحر زدہ اور ہوش رہا سا دیکھائی دے رہا تھا۔ مکمل بلیک میں تو آج دائم اپنے رنگ پھیلاتا کبھی ادھر اور کبھی ادھر گھومتا دیکھائی دیا جبکہ مینو اور نیلم اب مسکراتی ہوئی دانیہ کے پاس کھڑی تھیں۔ دانیہ بہت سمپل سا تیار تھی، پنک اینڈ تیج گاؤن ڈریس میں، تب بھی اپنی گریس فل پر سنالٹی کے باعث سب پر بھاری تھی۔ نیلم بھی بلیک اینڈ گولڈن ڈریس میں تھی جبکہ مینال بلو جینز پر سفید بہت خوبصورت سی شارٹ فرائیڈ پہنے ہوئے تھی، جس پر کئی کلر کا بہت نفیس کام تھا۔ اسکے گولڈن شیڈ دیتے سنہری مائل

رڈ ہلکے ہوئے تھے اور پھر اسکی ناقابل فراموش نیلی آنکھیں، پ بال اسکے کندھوں جو دیکھتا بس تھم ہی جاتا اور پھر حانی کی نظر دور سے ہی ایک اور نیلی آنکھوں والے سے ملی تو وہ مسکراتا ہوا آذان کی سمت بڑھا۔ وائیٹ اینڈ بلیک میں محترم ماحول پر چھا جانے والی حد تک اچھوتے اور جاذب لگ رہے تھے۔

بی جی اسکے سر پر دست شفقت رکھتی ہوئیں اب باقی فیملی کی طرف بڑھ گئی تھیں۔ آذان اور حانی سکول اور کالج کے دوست رہ چکے تھے، جس وجہ سے دونوں کی فیملیز بھی ایک دوسرے کو جانتی تھیں۔ آذان اکلوتا تھا، والد کی اچانک وفات اور پھر پاکستان کے بزنس کے خسارے کے بعد وہ اچانک ہی انگلینڈ چلے گئے تھے۔ وہاں بھی انکا چھوٹا موٹا بزنس تھا۔ لیکن یک دم خسارے نے اسے بھی ختم کر دیا۔ ڈاکٹری کی پڑھائی کام آگئی تھی، وہ وہاں ایک بہت بڑے ہو اسپتال میں سرجن تھا۔ تقریباً چھ سات سال بعد اسکی اور حبیبہ کی پاکستان واپسی ہوئی تھی۔

اتنے عرصے بعد تم سے مل کر دل کو ٹھنڈک سی پڑھ گئی ہے، پرانے دوستوں سے "ملنا واقعی بے حد حسین ہوتا ہے" خود حانی کو بھی سر جن بننے کا بہت شوق تھا مگر قسمت میں انسٹرکشن انجینئر بننا ہی لکھا تھا، دونوں کے چہروں پر ملتے وقت ایک پرچوش اور ہشاش بشاش رنگ آویزاں ہوا۔

بلکل تم نے ٹھیک کہا "حانی اسے کو لڈ ڈرنک دیتے مسکرایا اور اگلے ہی لمحے آذان" کی نظر سامنے کھڑی تین خوبصورت سی لڑکیوں پر پڑی، نادیہ ماہین اور حبیبہ بھی اب انکے پاس ہی کھڑی تھیں، سامنے دانیہ اور نیلم تھیں جبکہ مینو کا آدھا چہرہ دیکھائی دے رہا تھا۔

اچھا یہ بتاؤ، ان میں بھا بھی کونسی ہیں "آذان نے بڑے شرارتی انداز میں سامنے" کی جانب دیکھتے پوچھا تو حانی نے آنکھ سے اس طرف اشارہ کیا۔

وہ وائٹ فرائڈ والی \_\_\_\_\_؟ "پھر جیسے یک لخت خود آذان کی زبان بند ہو" گئی، مینال رخ پھیرے اپنی نیلی آنکھیں پھیلائے اب مسکرا کر چہرہ روبرو کیے باتیں

کر رہی تھی۔ بھورے شیڈ دیتے بال، بے حد سادہ سی۔ بے حد معصوم۔۔ آذان کو لگا جیسے وہ اپنے ہوش و حواس سے بیگانہ سا گیا ہو، بہت سالوں پہلے اس نے مینال مرتضیٰ کو دیکھا تھا، اتنے سالوں بعد تو وہ بے پناہ خوبصورت ہو چکی تھی۔

نہیں، پیچ والی دانیہ ہے، وائٹ میں مینو ہے "حانی کی آواز پر وہ جیسے اپنے حسین" اور دلفریب خیالات سے باہر آیا تھا، نظر تو مینو سے ہٹی ہی نہیں تھی، پر اسے ہٹانی پڑی۔

آہاں، ماشاء اللہ۔ بیوٹی فل کیل "آذان نے تعریف کرنا اپنا فرض سمجھا تھا گو وہ" مینال کے سوا کسی اور کو دیکھ ہی نہیں پایا تھا۔  
تم ہی وہ ہو مینال \_\_\_\_\_ "آذان اب حانی کی مسکراہٹ دیکھنے کے بعد کسی گہری سوچ میں خود سے مخاطب تھا۔

مینال کو تو تم جانتے ہی ہوناں، ساتھ بلیک میں نیلم ہے میری سسٹر۔۔۔ انکے " ساتھ دائم ہے، دانیہ کا بھائی " حانی اسے سبکے نام بتا رہا تھا، اتنے سالوں میں سب ہی بدل گئے تھے۔

سب بڑے ہو گئے ہیں، وقت بھی تو کافی گزر گیا ہے " آذان نے ایک بار پھر اس " پیاری سی مینو پر نظر ڈالتے ہوئے کہا تو حانی بھی سر ہلا کر مسکرا دیا۔  
آوناں۔۔ ملواتا ہوں تمہیں " اگلے ہی لمحے حانی اسے ساتھ لیے انکی طرف بڑھ گیا۔

Zubi Novels Zone

..\_\_\_\_\_..

حنوط، آذان کو سب سے ملوانے لے گیا تھا۔ سب ہی اتنے ٹائم بعد آذان کو دیکھ کر اور اس سے مل کر بہت خوش ہوئے تھے۔ کئی بار آذان کی نظریں اس نیلی آنکھوں



والی پری تک پہنچی تھیں۔ یعنی یوں کہنا چاہیے کہ دونیلی آنکھوں والے آمنے سامنے تھے۔ خود مینال نے بھی اس بندے کی نظریں خود پر محسوس کیں اور اسے خاصی بے چینی ہوئی مگر پھر جیسے آذان کو اپنی حرکت کا احساس ہو گیا تھا، خود کو ڈپٹتا ہوا اب وہ باقی سب کی طرف متوجہ ہونے کی کوشش میں نہایت معصوم لگ رہا تھا۔ منگنی کی رسم بہت خوبصورتی سے طے پائی تھی، دونوں ہی کہ چہروں پر بہار سی مسکراہٹ تھی۔ حانی کی نظر مینو سے ملی تو جیسے وہ اسکے چہرے پر پھیلی مسکراہٹ دیکھ کر رہ گیا، سب سے زیادہ تو وہی خوش دیکھائی دے رہی تھی۔ کیوں نہ ہوتی۔ اسکے دونوں پیاروں کے لیے بہت بڑا دن تھا، کھانے کے بعد وہ سب پھر سے باتوں میں مصروف تھے۔

سب کتنا بدل گیا ہے، چھوٹے چھوٹے دیکھا تھا تم سب کو۔ اب تو ماشاء اللہ "آذان" کا اشارہ دائم، نیلم اور مینال کی جانب تھا۔



بلکل ٹھیک کہا آپ نے آذان بھائی، ویسے ہم تو سمجھے تھے کہ آپ کہیں پکے غائب ہو گئے ہیں۔ آج شاید سات آٹھ سال بعد آپ کو دیکھا ہے "دائم بھی خوشگوار سی مسکراہٹ کے سنگ ذہن کو بیچ کے عرصے کی گنتی پر لگاتے بولا تھا۔

ایسا ہی ہے، یہ زندگی کب کسے غائب کر دے، پتا ہی نہیں چلتا۔ کب کہاں پٹخ دے "اسکی بھی گارنٹی نہیں۔ یوں بھی زندگی کا سفر بس ایک صورت ہی کاٹا جاسکتا، کہ مسلسل چلتے رہیں "آذان کی مسکراہٹ یک دم سنجیدگی میں بدلی، مینال نے دیکھا اسکی آنکھیں بھی نیلی تھیں اور ان میں شاید کچھ تھا پر وہ اس پر توجہ دیے بنا نظر ہٹا چکی تھی۔

سرجن کے ساتھ ساتھ فلا سفر بھی بن گئے ہو کیا "حانی نے کندھے پر ہاتھ دھرے اسے چھیڑا تو جیسے ہر سو مسکراہٹ پھیلی۔

صاھا ابھی تو نا جانے اور کیا کیا ہوں "وہ سحر زدہ سے انداز میں خود اپنی بات پر ہنسا"  
 تھا، حبیبہ کی تو جیسے باتیں ہی ختم نہیں ہو رہی تھیں۔ ماہین اور نادیا نے انھیں  
 بھرپور کمپنی دے رکھی تھی، آذان خود والدہ کی مسکراہٹ پر مسکرا رہا تھا۔  
 آذان، کیا خیال ہے برخوردار چلیں "حبیبہ بھی ماہین اور نادیا کے ساتھ بچوں کے"  
 گروپ کی طرف وہیں آگئیں، رضوان اور مہران صاحب بھی کچھ ہی فاصلے پر  
 کھڑے مسکرا رہے تھے۔  
 ارے حبیبہ آپارک جائیں یہیں۔ یہ بھی تو آپکا اپنا گھر ہے ناں؟ "حبیبہ تو ایسی"  
 اپنائیت پر دل سے مسکرائیں تھیں بلکہ قربان ہو گئی تھیں۔  
 یہ سب تو آپکی محبت ہے ماہین، ان شاء اللہ اب تو ہم یہیں ہیں۔ آنا جانا تو لگا رہے"  
 گا "انکی پیاری سی اس بات پر سب ہی متفق انداز سے مسکرائے تھے۔

بہت اچھا لگا تم سب سے مل کر گائز، اینڈ فیوچر مسز حنوط مرتضیٰ۔ شادی کے بعد"  
 پہلا ڈنر آپ اور حانی نے ہمارے ساتھ کرنا ہے "آذان اپنی خوش مزاج طبعیت

کے باعث سب کو امپریس کر چکا تھا سوائے سنجیدہ سی مینو کے، وہ ایسا ہی تھا۔ ٹھہرا  
ہو اس انسان، دانیہ تو اس فرحت بخش سے نام پر بے ساختہ مسکرا دی تھی، حانی بھی  
باقاعدہ اسکی پھرتیوں پر ہنس دیا۔

جی جی ضرور "وہ تو جیسے تیار بیٹھی تھی۔"

اللہ حافظ، ان شاء اللہ پھر ملاقات ہوتی ہے "باقی مہمانوں کے ساتھ ساتھ وہ بھی"  
اجازت لیے نکل چکے تھے، فنکشن تو ویسے بھی کمال تھا۔ مگر آذان اور حبیبہ کے  
آنے سے جیسے مزید رونق دو بالا ہو گئی تھی۔

Zubi Novels Zone

..\_\_\_\_\_..

میں اندر آ جاؤں ہنڈسم "مینال چیخ کر کے اب ڈھیلے سے سفید اور پنک ڈریس"  
میں آچکی تھی، وہ دروازے سے اندر جھانک رہی تھی جہاں مہراں صاحب کسی

کتاب کو پڑھنے میں مصروف تھے۔ آج دانہ کی جگہ وہ انھیں میڈیسن دینے آئی تھی، اسے دیکھ کر وہ مسکرا سے دیے۔

ارے آجائے میرا بچہ، کیسی ہو؟ "مینو کے لیے بھی انکے لہجے اور دل میں بے حد" شفقت تھی، جس پر وہ کھکھلا سی دی۔

میں تو اچھی، ویک تو مجھے آپ لگ رہے ہیں "وہ دودھ کا گلاس اور میڈیسن سائیڈ" ٹیبل پر رکھتے انکے روبرو بیٹھتے بڑی فکر مندی سے بولی۔

بچہ یہ تو عمر کا تقاضا ہے نا، ویکنس تو چلتی رہے گی "وہ بھی کتاب بند کیے اب دھیمے" شفیق لہجے میں مصالحت سے گویا ہوئے تھے، لہجے میں اک پختگی تھی۔

سب دل بہلانے کی باتیں ہیں بڑے بابا جان، دل جوان ہونا چاہیے۔ پھر دیکھیے گا "یہ ویکنس کہاں بھاگتی ہے "وہ خود ہی اپنی بات پر ہنس دی، تھی ہی اتنی پیاری کے مہراں خود اسے دیکھ کر اپنی آنکھیں اور جگر ٹھنڈا ہوتا محسوس کر رہے تھے۔

بھی بچے جوان ہو جائیں تو والدین کو خود ہی بوڑھا ہو جانا چاہیے " وہ بھی اب دانستہ " ہلکے پھلکے انداز میں شیر سے ہوئے اور مینوانکی اس انوکھی منتق پر ہنس دی۔  
 ہاھاٹھیک ہے ٹھیک ہے، چلیں دوالے لیں۔ اور دانیہ کہہ رہی تھیں کہ کل آپکا " میڈیکل چیک آپ بھی ہے " مینال مسکراتے ہوئے انھیں گلاس دیتے بولی اور میڈیسن نکالنے لگی۔

ٹھیک ہے بچہ، دانیہ نے ویسے تمہیں بھی اس کام پر لگا دیا۔ کتنا کہتا ہوں اسے کہ " میں بچہ تھوڑی ہوں۔ خود دوالے سکتا ہوں۔ مانتی ہی نہیں " مہران صاحب اپنی اکلوتی پیاری بہو کا ذکر کرتے سے نہال سے لگے، مینو کا رشک بھی بڑھ سا گیا۔  
 بھی ہنڈ سم، یہ تو انکا اور بلکہ ہم سب کا فرض ہے ناں۔ آپ بس اپنا بہت سا خیال " رکھا کریں، جانتے ہیں ناں اس گھر کا سب سے اہم حصہ ہیں آپ " وہ تاجا جان کا ہاتھ تھامتے ہوئے بہت ثار ہوتی نگاہیں انکے چہرے پر ڈالتے بولی تھی، مہران نے گلاس رکھتے ہوئے اسکی گال پر ہاتھ دھرا اور مسکرا دیے۔

جیتا رہے میرا پیارا بچہ " اور یہی شفقت تو مینال نے ان پانچ سالوں میں مس کی " تھی، دل تو بھر آیا تھا پر وہ یہ نمی آنکھوں تک نہیں لانا چاہتی تھی۔

چلیں اب آپ ریسٹ کریں، ریڈنگ مت سٹارٹ کر دیجئے گا۔ ٹھیک ہے ناں " " مینال نے اٹھتے ہوئے بہت پیار سے میٹھی سی ہدایت دیتے کہا تو وہ بھی اسی انداز میں سر ہلاتے ہوئے مسکرا دیے۔ مینال انکے کمرے کا دروازہ بند کرتی ہوئی باہر نکل آئی اور خود ساختہ وہ آنکھیں نم سی ہوئیں۔ ناجانے کیوں اسے اپنے مٹی ڈیڈ کی بہت یاد آرہی تھی، ماں باپ کا نہ ہونا جیسے اسے آج اپنی سب سے لازوال کمی محسوس ہو رہی تھی۔ کاش وہ بھی اپنے دل کا غبار کسی کو کہہ پاتی۔

کاش میرے اختیار میں ہو کہ میں اپنی آنکھوں کی یہ نمی ہمیشہ کے لیے ختم کر دوں، یہ مجھے مضبوط نہیں ہونے دے گی۔ پلیز اللہ میری مدد کریں " اپنے کمرے تک آتے آتے شاید وہ ویرانی کی حد کو چھو آئی تھی، تاسف زدہ کسی شدید ہارے

انداز میں وہ دروازہ بند کیے بیڈ پر جاتے ہی لیٹ گئی، کچھ دیر چھت کو گھورنے کے بعد اس نے ہاتھ بڑھا کر لیمپ بھی بجھا دیا۔

..\_\_\_\_\_..

ویسے میں تو بہت خوش ہوئی آج، کتنے ملن سار لوگ ہیں۔ کچھ بھی نہیں بدلا، نہ "ان سب کا مزاج نہ ہی مہمانوں کو دینے والی عزت۔ واقعی خاندانی لوگوں کا پتا انکے طور اطوار سے ہی چلتا ہے" تو گویا حبیبہ بھی امپریس ہو چکی تھیں، آذان تو بی جی کی پر جوشی اور مسکراہٹ دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔ وہ انھیں اب خود کے ساتھ لگائے ہوئے انکے کمرے میں لے آیا تھا۔ آذان کے منع کرنے کے باوجود وہ کاموں سے باز نہیں آتی تھیں اور پھر اپنی طبیعت خراب کر لیتی تھیں۔



اچھا جی، ایسا ہی ہے "انھیں بیڈ پر بیٹھائے اب وہ مسکراتا ہوا انکے روبرو بیٹھا تھا۔"  
 بلیک ٹی شرٹ اور ہاف وائٹ ٹراؤزر پہنے، چہرے پر ہلکی ہلکی تھکن بھی واقع تھی۔  
 سچ پوچھو، میں تو بہو ہی ڈھونڈتی رہی "حبیبہ اب خود ہی ہنس دیں، اور ایسی گد گدی"  
 لاحق کرتی شرارت پر آذان کے چہرے پر بھی حسن کی اضافی لکیر جاگی۔  
 کیا بات ہے بی جی آپکی، ایسا کریں میرے گلے میں ایک بینر بنا کر ڈال دیں۔ ہو"  
 سکتا ہے ایسے جلدی مل جائے "اب تو وہ منہ پھلائے معصومیت سے شکایتی انداز  
 میں بولا تو وہ پھر سے مسکرا دیں۔

ہاں ہاں ماں کو دے الٹے مشورے۔ تو ماں نہیں ہے نا، اس لیے ایک ماں کی فکر"  
 نہیں جان سکتا۔ میری تو ایک ہی خواہش ہے کہ بس اب جلدی سے تیرے سر پر  
 سہرا سجادوں۔ پھر چین سے مر تو سکوں گی ناں "اب ماں ہو اور ماں والا حربہ نہ  
 استعمال کرے، ایسا تو ممکن ہی نہیں۔ بچار امنہ پھلائے اس جذباتی بلیک میلنگ پر خفا  
 سا ہو چکا تھا۔



اففف بلیک میلنگ، کیوں کرتی ہیں ایسی باتیں۔ جلد آپکو آپکی بہو مل جائے گی "تو"  
گویا آذان نے بھی اس ملاقات کا ثمر پاتے ہی ہتھیار ڈال دیے تھے اور حبیبہ کے  
چہرے کی دو سو والٹ والی خوشی اور مسکراہٹ قابل دید تھی۔

سچ۔۔۔۔۔ بتا مجھے کون ہے۔ جلدی بتا "حبیبہ کی بے چینی اور بے قراری گویا"  
اپنی پیک پر تھی، وہ بھی ہنسنے بنا نہ رہ سکا۔

بتا دوں گانا۔۔۔۔۔ "ایک دبی سی مسکراہٹ گویا ان نیلی آنکھوں کے سنگ"  
جگمگائی تھی۔

آذان۔۔۔۔۔ بتا رہا ہے سیدھے سے یا۔۔۔۔۔ "حبیبہ آنکھیں نکال کر تنبیہی طور"  
سے ڈام کی طرح گھوری تھیں اور آذان کے پاس بچ نکلنے کا راستہ نہ بچا تھا۔

بی جی او کے بتاتا ہوں۔ لیکن پہلے آپ تحمل سے میری بات سنیں گی، دراصل وہ"  
جو حانی کی کزن ہے۔ آپکے بیٹے کو امپریس کر گئی ہے اور امید ہے کہ بات بھی بن

سکتی ہے "حبیبہ نے مسکراتے ہوئے جیسے اسکے چہرے کو امیجن کیا اور پھر اگلے ہی لمحے دلکش مسکراہٹ لیے مسکرا دیں۔

آہاں، وہ جسکی نیلی آنکھیں ہیں۔ بہت پیاری بچی ہے۔ بنا والدین کے بھی ایسی " شاندار تربیت ہے کہ رشک آجائے۔ سب نادیدہ، مہران اور رضوان بھائی کا کمال ہے کہ اپنے بچوں کے ساتھ ساتھ انہوں نے مینال کی بھی بہترین تربیت کی "تو گویا وہ کافی انفارمیشن لے چکی تھیں، آذان جیسے کچھ پل کو سنجیدہ ہوا۔  
بلکل "وہ جیسے اعتراف کر رہا تھا، کیا بتاتا کہ وہ تو ایک عمر سے ان آنکھوں کا اسیر " ہے۔

پھر دیر کس بات کی ہے، میں تو کل ہی جا کر بات کر لوں گی۔ اور ہاں۔ بات بننے " کی فکر تو مت کر میرے لال۔۔۔ تیری ماں ہے ناں "بی جی کی تیزیاں اب تو واقعی آذان کو حیران کر چکی تھیں۔

صاھابی جی۔۔۔ اتنی بھی جلدی نہیں کرنی۔ پہلے دانیہ اور حانی کی شادی ہو لینے " دیں، اسکے بعد "وہ انھیں ہنسی دباتے ہوئے سمجھاتے بولا تھا، مسکرا بھی دیا۔  
اففف مت پوچھ میں کتنی پر جوش ہوں " حبیبہ کے چہرے پر تو جیسے بہار آگئی " تھی۔

جی جی نظر آرہا ہے جناب، چلیں اب زرا اس ایکسائٹمنٹ کو تھوڑی سائیڈ پے کر " کے آرام کریں " آذان کی بات پر اب تو فرما برداری سے سر ہلانا بنتا تھا۔  
ٹھیک ہے۔۔۔ تو بھی جا کے ریسٹ کر " ماں سے ماتھے پر بوسہ لیے وہ بھی " فرما برداری سے مسکراتا ہوا باہر آگیا، چہرے پر الگ ہی رنگ لیے، جیسے اسے اپنی جیت پر پورا یقین تھا۔

..\_\_\_\_\_..

ارے تم اٹھ گئی، آجا وناشتہ ریڈی ہے "مینال فریش ہو کر باہر آئی تو ناشتہ کی میز پر صرف دانیہ موجود تھی۔ وہ مسکراتی ہوئی آکر بیٹھ گئی، رات نا جانے وہ کب سوئی تھی تبھی آنکھ کھلنے میں دیر لگ گئی تھی۔

گڈ مارنگ، یہ آج باقی سب کہاں ہیں "مینو گلاس میں پانی ڈالتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔

بھئی آج جیسا کہ سنڈے ہے تو سب خواتین و حضرات کی روٹین بھی الگ ہے۔" ماما اور پھپھو تو آج پھر شاپنگ پر روانہ ہو چکی ہیں۔ نیلم ابھی تک اٹھی نہیں۔ بابا آج اپنے کسی دوست کے ساتھ اوٹنگ پر گئے ہیں اور تایا جان ابھی حانی کے ساتھ ڈاکٹر کی طرف سے ہو کر آئے ہیں۔ اب روم میں ہیں "دانیہ نے کسی نیوز کے نمائندے کی طرح مسکراتے ہوئے اسے تمام صورت حال سے آگاہ کیا تو مینو بھی ہلکا سا مسکرا دی۔ ساتھ وہ اسے ناشتہ بھی دے رہی تھی۔

آہاں، تایا جان کو کیا کہا ڈاکٹر نے؟ "مینو کے لہجے میں فکر مندی ابھری۔"

یہی کہا ہے کہ دل ٹھیک ہے اب، بہت سا خیال رکھنے کو بولا ہے "دانیہ نے" تھوڑی اداسی کے سنگ بھر پور تسلی ملائے بتایا تو مینو کی فکر مندی کم ہوئی۔ زبردست اور یہ دائم اور حافی کدھر ہیں؟ "مینال نے باقی کے دو باشندوں کے متعلق پوچھا۔

وہ دونوں آج باہر لان کی تباہی کر رہے ہیں، کھیلا جا رہا ہے "دانیہ نے ہنسی دبائے" مزید ارموڈ میں اطلاع دی تو وہ بھی ہنس دی۔

ارے واہ مطلب آج دونوں میں چیمپئن گھسا ہوا ہے، دیکھنا پڑے گا "مینال" بھی ناشتہ کرتے مسکرائی۔

ہاں، ناشتہ کرو پھر ہم بھی انکو جوائن کرتے ہں "دانیہ اپنی چائے پیتے نرمی سے" نیوز پیر ٹولتے بولی تو مینال نے سر ہلا دیا۔

ویسے دانیہ، میں سوچ رہی ہوں کوئی جاب کر لوں۔ فارغ رہی تو زنگ لگ جائے "گا" مینال کچھ سوچتے ہوئے لمحے بھر کی حسب منشاء خاموشی کے بعد بولی جس پر اب دانیہ چونک کر متوجہ ہو چکی تھی۔

بھی مینو اپنا آفس موجود ہے۔ تم جب چاہے آ جاؤ "دانیہ نے گویا مشکل ہی حل " کردی تھی۔

ھاھا مجھے کنسٹرکشن کی کوئی سمجھ نہیں، میں تو حساب کتاب اور سپر مٹیسٹیکس " ٹائپ بندی ہوں " اب تو دانیہ بھی ہنسی تھی۔

ہر آفس میں ہر طرح کا کام ہوتا ہے جان، ہم تمہیں تمہارے ٹائپ کا کام ہی دیں " گے۔۔۔ باقی تم بتایا جان سے پوچھ لو۔ اگر کہیں اور کرنا چاہو تو تب بھی نوپرا بلیم " دانیہ نے مسکراتے ہوئے حل بتایا تو وہ مسکرا دی۔

ٹھیک ہے سوچتے ہیں پھر " وہ بھی سر ہلا چکی تھی۔

چلو میں دائم اور حانی کے لیے کافی بنالوں، پھر چلتے ہیں باہر " دانیہ اب کہہ کر کچن " کین کی طرف بڑھ گئی تھی جبکہ مینال اب اپنے لیے جو س ڈال رہی تھی۔

..\_\_\_\_\_..

ناٹ فئیر، یہ تیسری بار تھا۔ آپ گول مان ہی نہیں رہے "دائم کی رونی شکل دیکھ"  
کردانیہ اور مینودونوں ہی ہنس رہی تھیں البتہ وہ دوہانپتے شیر بھی واقعی چیمپئن  
بنے ماحول بنا کر کھیل میں مگن تھے۔

واہ جی واہ، گیم تو بڑی دھماکے دار چل رہی ہے۔ جیت کون رہا ہے؟ "دانیہ کافی"  
کے مگ ٹیبل پر رکھتی ہوئی پر جوشی سے پوچھتے بولی۔ بیڈ مینٹن کا زور و شور مقابلہ  
جاری تھا، دونوں ہی ٹی شرٹس اور ٹراؤزرز میں بینک بوائے لگ رہے تھے۔

مسلسل بے ایمانی کیے حانی صاحب جیت رہے ہیں "بیچاری مسکین صورت بنائے"  
دائم کی آواز بلند ہوئی۔

ہر گیم میں رونا ڈال دیتے ہو، ہمت ہے تو سچی والا گول کرو اور جیت کے دیکھاؤ"  
اناڑی "حانی نے فل چھنپ لگا کر اونچی شارٹ کھیلی جو دائم بچارے سے مس ہو

گئی، مینو نے حانی کے جیتنے پر تالیاں بجائیں تو وہ اسے مسکرا کر دیکھنے لگا، دانیہ بھی باقاعدہ ساتھ دے چکی تھی۔

اف، آپ سے جیتنا بہت مشکل ہے حانی بھائی۔۔۔۔۔ یارا انھیں کوئی ہر اے ""  
دائم ہاف بازو کو بھی مزید اوپر چڑھاتا ہوا کر سی پر تھک کر دہائی دیتا ڈھے چکا تھا، جبکہ حانی بھی ہنستا ہوا ریکٹ گماتا ہوا وہیں آگیا۔

کتنے سالوں سے تم میرے ساتھ کھیل رہے ہو، نکلے ابھی تک تمہیں کھیلنا نہیں "  
آیا۔ بس رونا ڈلو الو تم سے، مینال تم بتاؤ۔ کھیلنا یاد ہے تمہیں یا وہ بھی بھول گئی ہو "  
حانی بھی اب کافی کا مگ لیے بیٹھتے ہوئے پہلے دائم کی کٹ لگائے شریر ہوا پھر اپنی تمام تر توجہ مینو کی سمت مبذول کیے بولا تو وہ مسکرا دی۔

ٹرائے کر سکتی ہوں، ویسے کبھی کبھار سنڈے کو میں، مہر اور عادی کھیلتے تھے۔ مہر "  
اور عادی میرے دوست جن کے پاس میں رہتی تھی۔ میں ان دونوں کو ہر بار ہرا



دیتی تھی "مینال مسکراتے ہوئے بتا رہی تھی، اور سب مینو کے انداز سے بھانپ چکے تھے کہ وہ اپنے دونوں دوستوں کو مس کر رہی ہے۔

بھئی مینو، تم حانی کو پہلے کی طرح ہرا کر دیکھا تو مانیں ہم "دانیہ نے اوپن چیلنج"

بڑے مان سے کر ڈالا تھا اب تو گیم ہونا لازم تھی کیونکہ حانی ہمیشہ مینو کے ساتھ کھیلتے انجوائے کرتا تھا کیونکہ انکا ہمیشہ ٹکڑ کا مقابلہ ہوا کرتا تھا۔ دونوں نے ایک دوسرے کو شرارت سے دیکھا اور پھر مینو نے دائم سے ریکٹ لے لیا۔ مینو اور حانی کی زبردست ٹکڑ والی گیم ہوئی اور امید کے مطابق مینو نے بہت اچھا کھیلا تھا۔

پہلے ہی راؤنڈ میں مینو نے چھ گول کیے جبکہ حانی صرف دو کر سکا۔ سب ہی مینال کے جیتنے پر پر جوش تھے، خاص کر دائم جو مکمل مینو کو سپورٹ کرتا دیکھائی دے رہا تھا۔

ہم۔ بہت دن بعد کسی نے حنوط مرتضیٰ کو ہرایا ہے۔۔۔ گڈ جاب "گیم کے"

اختتام پر حانی سنجیدگی سے اسکی نیلی ہنستی آنکھوں میں جھانکے مسکرایا تھا۔

جناب۔۔ اب ہر سنڈے آپکی ایسی ہی پٹائی ہونی، کیوں مینو "دائم کو تو جیسے اپنے"  
حریف کے ہارنے کی الگ ہی خوشی چڑھی تھوئی تھی، دانیہ اور حانی مسکرائے، مینال  
بھی سر ہلائے متفق سی ہنس دی۔



شام تک ان سب کا پلین گاؤں کے لیے نکلنے کا تھا، وہ سب ایک ہفتہ ماہین کے پاس  
رہنے جا رہے تھے۔ آج حانی نے بھی آفس سے چھٹی کی تھی جبکہ نیلم اور دائم بھی  
گھر ہی تھے۔

نہیں یار، یہ ڈیزائن تو بہت اولڈ فیشن ہے۔ کچھ نیا اور فریش سا ہو "حانی اور دائم" اب لیپ ٹاپ پر دیکوریشن دیکھ رہے تھے، حانی کی اولڈ فیشن والی بات پر دائم کے دانت باہر نکل آئے۔

ہائے آپ اب اولڈ ہیں جناب، ویسے کیا عمر ہو گئی آپ کی حانی بھائی۔۔۔۔؟ "دائم" شرارتی انداز میں نازک سوال پوچھتے بولا تو وہ بھی مسکرا دیا۔

تجھے بتاؤں۔ تاکہ تو اخبار میں دے آئے "ایسی ناز کی پر دائم کی ہنسی فوارے کی" مانند پھوٹی تھی، حانی بھی تو لڑکیوں کی طرح عمر چھپانے پر تلا تھا۔

ہاھا تو بہ تو بہ۔۔۔۔۔ مطلب چالیس پار کر گئے ہیں آپ "دائم کی کانوں کو ہاتھ" لگا کر ایسی مبالغہ آرائی پر حانی بھی ہنس دیا۔

جی نہیں۔۔۔۔۔ ابھی تو ہم جوان ہیں "حانی بھی فوری اتر کر نفی کرتا مزے سے" بولا تھا۔

مطلب میں ہوا چوبیس کا، مجھ سے آٹھ نو سال تو بڑے ہیں نا۔ ہائے حانی بھائی "تسی انے پرانے او" دائم ایسی شریرات کہہ کر ہنستے ہوئے حانی کی گرفت میں دبوچا جا چکا تھا۔

ہاھا گدھے، مرد کبھی بوڑھا نہیں ہوتا۔۔۔ ابھی تو کچھ دن پہلے ہی تھری پلس ہوا "ہوں یار، اتنا بھی اولڈ نہیں" حانی کی صفائی دینے والی اس حسین بات پر دائم صاحب ہنستے ہوئے لیپ ٹاپ پیک کر رہے تھے۔

ہاھا چک کے رکھو۔۔۔۔۔ "وہ دانت نکالے اٹھ کھڑا ہوا تھا، لگتا تھا جناب کی "تھوڑی پیکنگ باقی تھی۔

کدھر "حانی نے اسے اٹھتے ہوئے پوچھا۔"

جناب من۔۔۔۔۔ شام ہونے والی ہے اور جیسا کہ آپ کو پتا ہے عین وقت پر اپنے "سارے کام کرنے والے دائم صاحب ہیں اور انہوں نے ابھی اپنا مزید سامان بھی پیک کرنا ہے" دائم کی بات پر وہ بھی اٹھ کھڑا ہوا، سب نے ہی شام تک اپنی تیاری مکمل کر لی تھی۔



خوب مزہ آئے گا۔۔۔ بچلرز ہونے کے ناطے یہ آپ دونوں کا آخری ٹرپ ہو گا" وہ حانی اور دانیہ سے بولی تھی، مینال کی پر جوشی دیکھ کر وہ چاروں مسکرا دیے تھے۔

دیکھو مینو، ایسا نہیں کہتے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ میرا بھی ایز آکنوارہ یہ آخری ہی "ٹرپ ہو" دائم نے کمال شرمیلے انداز میں اپنی بتیسی روکے کہا تو اگلے ہی لمحے وہاں ہنسی پھیل گئی تھی، البتہ نیلم ضرور بھینی بھینی مسکان میں شرمیلا سا مسکاتی پائی گئی۔

ہاھا، اسکا بندوبست کرواتے ہیں۔۔۔ بہت بگھڑ گیا ہے "اس شریربات دانیہ نے" باقاعدہ اسکا کان پکڑے بولا تو وہ بھی ڈھیٹوں کی طرح ہنس دیا، اسے تو چاہیے ہی یہی تھا کہ اسکا بندوبست ہو جائے بس، شو خاب نیلم کو منہ چڑانے میں اوور کیوٹ لگا جس پر نیلم بھی دانت نکالے ہنس دی۔

\*\*\*\*\*

آجاو بھئی رضوان "مہراں کتاب پڑھتے ہوئے سیدھے ہوئے، رضوان اپنے اور"  
انکے لیے خود ہی چائے بنا کر لائے تھے

آپ ابھی تک جاگ رہے ہیں۔ میں اپنے لیے چائے بنانے گیا تھا تو سوچا آپ کے  
لیے بھی بنالوں "رضوان بلیک ٹی شرٹ اور براؤن ٹراؤزر میں جنٹل مین ہی لگ  
رہے تھے، جبکہ مہراں اس وقت زیادہ تر کرتے اور شلوار میں ہی ملبوس ہوتے  
تھے۔

سچ پوچھو تو چائے کی بہت طلب ہو رہی تھی "چائے کا کپ لیے وہ دھیمے سے مسکرا"  
دیے۔

آہاں۔۔۔ بہت خوب۔ آج تک تمہارے ہاتھ کی چائے میں وہی دلکشی ہے ""  
پہلے ہی سیپ پر وہ تعریف کیے بنانہ رہ سکے، رضوان بھی خوش دلی سے مسکرا دیے۔

بس جناب۔۔۔ یہ تو آپکا پیار ہے "وہ جیسے اپنی اس کوالٹی پر اترائے تھے، دونوں "جانب خوبصورت سی مسکراہٹ ابھری۔ دونوں بھائی کبھی کبھی اس وقت بیٹھ کر چائے پیتے تھے اور رضوان کو یہی لگا کرتا کہ وہ بھائی نہیں بلکہ بابا کی کمپنی میں بیٹھے ہیں۔ حسب منشاء سی خاموشی کچھ دیر حائل رہی۔

بچہ پارٹی تو نکل چکی ہے سیر سپاٹوں پے۔ گھر تو ایک دم سونا سونا ہو گیا ہے۔ واقعی "کسی نے سچ کہا ہے کہ گھر کی رونق تو ان بچوں سے ہی ہے "رضوان صاحب کے اعتراف پر مہران بھی متفق نظر آرہے تھے۔

بلکل، آجائیں گی یہ رونقیں واپس۔ بس اس رب سے یہی دعا ہے کہ میرے اس "گھر کی یہ خوشیاں یونہی قائم رہیں "دعا گو ہوتے ہوئے مہران صاحب بولے تھے، لہجہ شفیق اور خوبصورت تھا۔

آمین ثم آمین۔۔۔ میں نے تو حانی کو تاکید کی تھی کہ آتے ہوئے ماہین کو ساتھ ہی "لے آئے۔ اب تو ویسے بھی شادی کو چند ہی دن باقی رہ گئے ہیں۔ وہ آجاتی ہے تو



حمدان حویلی میں جان آ جاتی ہے۔ اس بار تو ارحم کو بھی نہیں لائی تھی "ارحم، ماہین کا اکلوتا اور ایک نمبر کا شرارتی بیٹا تھا، اسکے ذکر پر ہی رضوان مسکرا اٹھے۔

ہاں بھی وہ آفت کا سمندر ہمیں بھی بہت یاد آ رہا ہے۔ "مہران بھی اسے مس کرتے ہوئے بولے۔

ہاھا بلکل سہی کہا آپ نے بھائی۔ خیر سے اب کچھ دنوں تک گھر میں خوب چہل پہل رہنے والی ہے۔ میں تو بہت ایکساٹڈ ہوں "رضوان کا تو بس نہیں چل رہا تھا کہ کب یہ دن گزرتے۔

بلکل۔۔۔ بس اللہ ہر طرف خیر رکھے "مہران صاحب چائے پیتے ہوئے بولے تو رضوان بھی مسکرا دیے۔

آمین۔۔۔ چلیں آپ نے دوا لے لی ہے کیا؟ آپکی طبیعت کا دانیہ حاض خیال " رکھنے کا کہہ گئی ہے، لا پرواہی مت کیجئے گا "اب تو رضوان شرارت لیے انھیں کہہ رہے تھے، لہجے میں بے پناہ انس اور فکر تھی۔



دائم، یہ رات کو تیرا نکلنے کا پلین نہایت بکواس ہے۔ دیکھ نہ بندہ نہ بندے کی ذات " اور خدا نخواستہ کوئی مسئلہ ہو گیا تو تیری خیر نہیں پھر میرے ہاتھوں "وہ لوگ گاؤں کی طرف روانہ تھے، گاؤں کا راستہ ابھی شروع نہیں ہوا تھا۔ وہ فی الحال شہر کے ہی اختتامی ایریا میں تھے۔ یہاں کی سڑک کافی ہموار تھی اور کچھ دیر میں اکاد کا گاڑیاں بھی گزر رہی تھیں۔ دائم کو تو جیسے سنائی ہی نہیں دیا تھا، وہ تو مسلسل کسی اعلیٰ پائے کے بے سرے سنگر کی طرح کچھ گنگنا رہا تھا۔ جبکہ پچھلی نشستوں پر تینوں شہزادیاں بڑے مزے سے آرام فرما رہی تھیں۔

اوائے بے شرم۔۔۔ کان سے اتاریہ "حانی نے اب باقاعدہ جھنجھلا کر اسکے دونوں کانوں سے کھینچ کر ہیڈ فون اتارے تو جیسے وہ نواب صاحب دنیا میں واپس آئے۔ کیا ہو گیا جگر، اس قدر رومانٹک ماحول میں سفر۔۔۔ ہائے اسے بکواس مت " کہیے "دائم کی بات پر حانی نے ایک منہ بسور کر نظر پیچھے سوئی پڑی ان تین خواتین پر ڈالی اور ایک سامنے سنسان سڑک پر۔ دل تو اسکا یہی کیا تھا کہ دائم کو چلتی گاڑی سے دھکادے دے، دائم نے حانی کا سڑا چہرہ دیکھ کر بمشکل ہنسی روکی۔

دل تو چاہ رہا تھا کہ بجائے سیدھالاٹ سے تجھے دھکا دوں۔ اسے کہتے ہیں "رومانٹک" حانی کی بیچارگی پر اب دائم کا قہقہہ نہ ابھرتا تو اسے بھلا چین کیونکر ملتا۔

آپ کہیں تو جگا دیتا ہوں، اہم اہم۔۔ "دائم نے شریف بنے آفر دیتے ہی آنکھ "ماری اور بدلے میں اسے حانی کا تپا ہوا پیچ پڑتے پڑتے رہ گیا تھا پھر بھی وہ ڈھیٹوں کی طرح دانت نکالے جا رہا تھا۔

بھئی بھلائی کا تو زمانہ ہی نہیں رہا "دائم کندھے اچکاتا مسلسل ہنس رہا تھا مگر پتا نہیں "حانی کو کیا خیال آیا کہ اسکا چہرہ بھی شرارتی ہنسی سے بھر گیا۔

دائم ویسے مجھے ایک آئیڈیا آرہا ہے، کیوں نہ ہم تینوں کو ڈرائیں "حانی کے دماغ "میں اول تو ایسی الٹی شرارتیں آتی نہیں تھیں مگر آج وہ بھی مستی موڈ میں تھا اور کچھ اثر دائم صاحب کی شرارتی طبعیت کا تھا۔ دائم کی تو آنکھیں ہی روشن ہو چکی تھیں۔

وااااوو، تھرل بھی ہوگا۔ زبردست حانی بھائی۔ بڑا مزہ آئے گا سچی ان تینوں کو "ڈرانے کا" دائم تو جیسے پہلے ہی عمل دار آمد کے لیے تیار بیٹھا تھا، ہلکی سی سرگوشی کیے فوراً سے بیشتر کھسیانی ہنسی ہنسا۔

لیکن اگر کسی کو دل کا دورا پڑھ گیا تو میں نہیں ہوں ذمہ دار "اگلے ہی لمحے دائم نے" صاف دامن بچانا چاہا تو حانی بھی ہنس دیا

ارے کچھ نہیں ہوگا، ایسا کر یہاں کوئی سنسان جگہ کے قریب گاڑی روک۔" کھائی وغیرہ ہو تو اور مزہ آئے "دائم تو اب یک ٹک حانی کا منہ دیکھ کر حیران تھا، آخر یہ آج سورج کہاں سے نکلا تھا۔ پر خیر، دائم صاحب اپنے کام پر لگ چکے تھے۔ اندھیرا اب آہستہ آہستہ سحر میں بدل رہا تھا۔ گاؤں تک کار راستہ خاصا لمبا تھا۔ کار کی فرنٹ لائٹس سے باہر کا منظر صاف دیکھائی دے رہا تھا۔

وہ دیکھیں حانی بھائی، کتنا عجیب سا درخت ہے۔ وہاں پر اندھیرا بھی کافی ہے "دائم" نے گاڑی کی سائیڈ ونڈو سے سامنے پھلتے بھیانک اندھیرے کی سمت اشارہ کیا تو

حانی کے سر ہلانے پر دائم نے گاڑی بلکل اس درخت کے نیچے جا کر روک دی۔  
دونوں نے ایک دوسرے کو اور پھر ان تینوں کو شرارتی نظر سے دیکھا۔ اور گاڑی کی  
ہیڈ لائٹس تھوڑی دُور سی کیے باہر نکل آئے۔

کیونکہ وہ اتنی روشنی چاہتے تھے جس میں وہ اور گاڑی انکو صاف دیکھائی دیتی رہے۔  
وہ بہت عجیب سا پرانا اور بہت زیادہ رقبے پر پھیلا درخت تھا۔ جیسے کئی صدیوں سے  
یہیں کھڑا ہو۔ ساتھ ہی گہری تو نہیں مگر کافی ساری چھوٹی کھائیاں بنی تھیں۔ ایک  
لمحے کو تو وہ دونوں بھی ٹھٹھک سے گئے، سڑک کی دوسری طرف چھوٹے چھوٹے  
درخت لگے تھے جس کے ساتھ ہی ہلکا پھلکا جنگلی راستہ بنا ہوا تھا۔ دونوں نے اچھی  
خاصی خوفناک جگہ تلاش کر لی تھی۔ دائم اور حانی، کیکر کے ایک بڑے سے  
درخت کے پاس جا کر بیٹھ چکے تھے۔ دونوں کی چکا چوند نظر گاڑی پر ہی تھی۔  
حانی بھائی۔۔۔ سٹارٹ کریں "گو یا دائم صاحب، گرو جی کی اجازت کے طلب"  
گار تھے، حانی کے ہنسنے کی دیر تھی کہ دائم فون پر کوئی کال ملانے لگ گیا۔

\*\*\*\*\*

گاڑی کی پچھلی جانب مسلسل دانیہ کا فون بجے جا رہا تھا، نیلم کی تو نیند ویسے بھی بہت پکی تھی اس لیے وہ تو ہلی بھی نہیں تھی جبکہ دانیہ اور مینو کی آنکھ بیل پر کھل چکی تھی۔

ہم کہاں ہیں؟" مینو نے آنکھیں ملتے ہوئے خمار آلود آواز میں ادھر ادھر دیکھا، "دانیہ بھی آنکھیں مل کر کھولتی بیگ سے سیل نکال رہی تھی مگر مینال کی چیخ پر ہل گئی۔

یا اللہ۔۔۔۔۔ یہ دائم اور حانی کہاں گئے "مینو کی بدحواس چیخ زدہ آواز پر سوئی نیلم "بھی ہڑبڑا کر اٹھ چکی تھی۔ تینوں کے چہروں پر ایک ساتھ خوف طاری ہوا، گویا جسم برف ٹھنڈے ہو گئے۔

۔۔۔۔۔ دائم کی کال آرہی ہے "دانیہ نے سوکھتے خلق سے بمشکل آواز نکالی، اور "ہر اسماں سا مینو اور نیلم کو دیکھا۔



اٹھائیں دانیہ۔۔۔۔" گھبرائی آواز میں مینو نے کہا تو دانیہ نے فوراً کال اٹھائی۔"

بچاؤ بچاؤ۔۔۔ دانیہ آپ۔ میں اور حانی بھائی کھائی میں گر گئے ہیں "دائم نے وہیں" درخت کے پیچھے بیٹھے ایسی مہارت سے ڈری اور دبی آواز نکالی کے حانی تو اسے شاباش دیے بنا نہ رہ سکا، لیکن دوسری طرف ضرور سکتہ چھا گیا تھا۔

کیا۔۔۔۔ تم لوگ کرنے کیا گئے تھے وہاں۔۔۔۔۔ ہیلو "اس سے پہلے کہ دانیہ" گھبرائی اور ڈری آواز میں کچھ دریافت کرتی اگلے ہی لمحے کال کٹ گئی۔ دانیہ کے چہرے پر یک دم پریشانی اور فکر ابھری۔

یا اللہ یہ کیا ہو گیا، وہ دونوں کسی کھائی میں گر گئے ہیں۔ ہمیں انکو ڈھونڈنا"

ہو گا۔۔۔۔ چلو "دانیہ نے غش کھاتے ہوئے پھولے ہاتھ پیروں کے سنگ بتایا جس پر مینو اور نیلم کی شکل دیکھنے والی تھی، نیلم تو باقاعدہ رونے والی ہو چکی تھی جبکہ مینو کا دل بھی سائیں سائیں کر رہا تھا۔



دانیہ اب کیا ہو گا۔۔۔۔۔" مینو بھی آنسوؤں سے بھری آواز میں باہر نکلتے بولی۔  
 وہ تینوں جیسے ہی باہر نکلیں، چپختے چپختے بچیں۔ کیونکہ درخت کی سوکھی اور لمبی  
 سانپ کی ماند لہراتی ٹہنیاں باقاعدہ گلے میں پڑھ رہی تھیں۔ تینوں کے چہروں پر  
 موجود گھبراہٹ اور سناٹا، دائم اور حانی ہنسی دبائے باآسانی دیکھ رہے تھے۔

دیکھو پریشان مت ہو تم دونوں یہیں ہوں گے۔ ہم انھیں ڈھونڈ لیں گے "دانیہ"  
 خود خوفزدہ تھی مگر ان دو کے روتے چہرے دیکھ کر تسلی دیتی مسلسل فون بھی  
 ملائے جا رہی تھی، وہ تینوں اب گاڑی کی دوسری طرف بنے راستے کی طرف جا  
 رہی تھیں۔

بس اب دائم، تینوں کا منہ رونے والا ہو گیا ہے "حانی کو بھی اب فکر مندی سی"  
 ہوئی مگر اس کا بازو پکڑے دائم دوبارہ بیٹھا چکا تھا۔

ابھی تو اصل مزہ آئے گا حانی بھائی، کام کرو تو پورا کرو۔ "دائم تو ابھی کھیل ختم" کرنے کے لیے ہلنے تک کو تیار نہ تھا، دوسری طرف وہ مزید آگے بڑھ رہی تھیں، اب تو حانی پریشانی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

دائم اس طرف کھائیاں ہیں۔ چلو روکتے ہیں انھیں "ان سب کو وہاں سے غائب" ہوتا دیکھ کر حانی نے ہی سخت بیقراری سے دائم کو بازو سے گھسیٹتے ہوئے کہا۔  
تھوڑی دیر پلینز "دائم کی ہٹ ہرامی پر حانی کا دل چاہا اکیلا ہی چلا جائے۔"

دائم۔۔۔۔۔ حانی۔۔۔۔۔ کہاں ہو تم دونوں۔ جہاں پے ہو پلینز ہمیں جواب دو۔۔۔۔۔  
گلا پھاڑتی ہوئی دانیہ کی دور سے آتی آواز ابھری کیونکہ اب تو دانیہ کا بھی پریشانی سے برا حال ہو رہا تھا، خدا نخواستہ کچھ ہونہ گیا ہو دل میں یہی وسوسہ آرہے تھے۔  
دانیہ آپی۔۔۔۔۔ وہ رہیں کھائیاں۔ وہ یقیناً وہیں ہوں گے "مینال نے موبائیل کی" ٹارچ دوسری طرف کی تو سامنے بے شمار چھوٹی بڑی کھائیاں دیکھائی دیں، وہ تینوں اب اس طرف چل رہی تھیں۔

چھوڑ مجھے دائم "اب تو حانی دائم کا ہاتھ زبردستی چھڑواتا ہوا ان تینوں کے پیچھے فوراً" سے بیشر بھاگا تھا۔

افسوس یہ جذباتی بندہ "دائم بھی منہ ٹیڑھا کیے چاروں چار اٹھ کر حانی کے پیچھے ہی" چلا گیا۔

دانیہ آپنی مینال کہاں ہے "اگلے ہی لمحے دانیہ، نیلم کی ہولناک آواز پر ہتھر ہو چکی" تھی، کیونکہ وہ دونوں ہی تھیں اور مینال انکے ساتھ کہیں آس پاس نہیں تھی۔ دانیہ کو لگا کسی نے اسکے پیروں تلے سے زمین کھینچ لی ہو۔

یا میرے خدا۔۔۔ اب یہ مینو کہاں گئی، افسوس میرے اللہ مدد کیجئے "مینو کو" آس پاس نہ پا کر دانیہ کا بھی رونے کا دل کر رہا تھا، چہرے اور پیشانی کا پسینہ صاف کیے اب وہ مینو کو ادھر ادھر آوازیں دے رہی تھیں۔

دائم، حانی۔۔۔ کہاں ہیں آپ "مینال، کھائی کے کنارے پر کھڑی تلووں کے بل" اٹھ کر کھائیوں کی سمت دبے دبے انداز میں آواز دے رہی تھی، اس نے مڑ کر پیچھے دیکھا تو سکتے میں چلی گئی۔

نہ دانیہ نہ نیلم، پیچھے تھا تو طس نا ختم ہونے والا اندھیرا۔

ایک کپکپاتا ہوا سا خوف اور ڈر مینال کے چہرے پر ابھرا اور پھر کھائی کے قریب واپس اندھیرے کی سمت مڑتے ہوئے وہاں پڑے بڑے بڑے پتوں سے اچانک ہی مینال کا پاؤں پھسلا اور زوردار چیخ ابھری جس نے کسی کی چلتی دھڑکن کو روک کر رکھ دیا تھا۔

\*\*\*\*\*

ک۔۔۔۔۔ کون "خود کی سمت پڑتی کسی روشنی پر دانیہ اور نیلم ڈرتی ہوئی" بولیں، بولنے کی کوشش میں ہونٹ کپکپا اٹھے مگر پھر جیسے انکی جان میں جان آئی، سامنے ٹارچ لہراتا ہوا دائم تھا۔

گرلز۔۔۔ میں ہوں دائم "دائم نے دور سے ہی اپنی موجودگی کی اطلاع کے لیے" آواز لگائی تو جیسے ان دونوں کی رکی اور سہمی دھڑکن بحال سی ہوئی۔

دائم۔۔۔۔۔ تم ٹھیک ہو، بھیا۔۔۔۔۔ بھیا کہاں ہیں "دائم کی سمت بیتابی سے لپکتی"  
 نیلم اسکو سلامت دیکھ کر روہانسی ہوئی مگر اگلے ہی لمحے نیلم کی بمشکل آواز نکلی، جبکہ  
 دائم بھی اب پریشان تھا۔ کیونکہ حانی تو اس سے پہلے نکل چکا تھا اور مینو بھی اسے  
 دیکھائی نہیں دے رہی تھی۔

بھائی ابھی تک پہنچے نہیں؟ یہ مینو کہاں ہے "نہ میں سر ہلاتی وہ دونوں ہی اب گر"  
 پڑنے والی تھیں۔

دائم۔۔۔۔۔ خدا کے لیے ان دونوں کو ڈھونڈو، میرا سانس بند ہو جائے گا۔۔۔۔۔ یا"  
 اللہ ان دونوں کی حفاظت کریں "دائم کے چہرے پر واقع پریشانی ابھر چکی تھی،  
 اسے امید نہیں تھی کہ انکایہ مزاق اتنا خوفناک انجام بھی لا سکتا ہے۔  
 سنبھالیں خود کو دانیہ آپی۔۔۔۔۔ نیلم تم پکڑو انکو، میں ڈھونڈتا ہوں "دائم بھی سر"  
 کے بالوں میں ہاتھ پھیرتا اضطرابی حالت میں ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔

دائم کچھ بھی کر کے ان دونوں کو لے کر آو "نیلیم دانیہ کو پکڑ کر حوصلہ دیتی خود"  
بھی سخت پریشان تھی۔

ٹھیک ہے۔۔۔ اچھا تم لوگ گاڑی کی طرف چلو، میں دیکھتا ہوں دونوں کو "دائم"  
ان دونوں کو خود ہی کچھ منٹس کے فاصلے پر کھڑی گاڑی تک چھوڑ کر واپس کھائیوں  
کی طرف چلا گیا۔

آپی پانی پی لیں "نیلیم خود روئے جا رہی تھی مگر دانیہ کا تو یوں لگ رہا تھا رنگ ہی"  
زرد پڑھ گیا ہے، وہ دونوں اسی جانب دیکھ رہی تھیں جہاں دائم گیا تھا، اس وقت  
دونوں کی ہی حالت غیر تھی۔

\*\*\*\*\*

مینال "مینو کو یہی لگا کہ آج اسکا اس روح زمین پف آخری دن ہے، مگر جیسے ہی"  
اسکا پاؤں پھسلا اسے لگا کسی نے اسکی وہی کھائی کی جانب لہرا کر گرتی بازو پوری

شدت سے باہر کی سمت کھینچی ہے اور اس اچانک کی بروقت کاروائی کے باعث وہ  
بری طرح کسی پہاڑ سے جا ٹکرائی۔

یوں تھا کہ اک مدت سے چلتی ست رو دھڑکنیں بے ہنگم ہو کر ہمکلام ہو گئی تھیں،  
کسی مدت کی تشنگی کا تھوڑا سا بھرم رکھ کر پیاس میں کمی کی سبیل کی گئی تھی۔

پری کانپ رہی تھی، اور اسکا مسیحا اپنے دل کو بے جان ہوتا محسوس کر رہا تھا۔

کتنی ہی دیر حافی اسے خود میں حلول کیے، سینے سے لگائے بیتابی سے اسکے وجود کو

محسوس کیے خود کو اس حقیقت کا یقین دلاتا رہا کہ وہ ایک بڑے نقصان اور خسارے

سے بچ گیا ہے۔ اگر ایک سیکنڈ کی بھی تاخیر ہوتی تو مینو آج اس گہری اندھیری کھائی

میں ہوتی، مینال کو لگا جیسے وہ کسی پر سکون اور دلکش سی پناہ میں قید ہو گئی ہے۔ حنوط

مر تضحی اسے ایک پل میں موت کے سائے سے بچانے آ پہنچا تھا، کتنے ہی لمحے گزر

گئے۔ پھر جیسے وہ خود میں واپس لوٹا اور اسے خود سے الگ کیے اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں

کے پیالے میں بھر کر اپنی خوف سے زور ہوئی آنکھیں، مینو کی بھیگی آنکھوں میں

ڈال کر تاسف سے بولا، اسکی آواز تک لرز گئی تھی۔



مینو۔۔۔۔۔ تم ٹھیک ہو؟ "مینال نے ایک نظر اس زرد ہوتے چہرے پر ڈالی جو"

خوف سے بھیگ چکا تھا، ہاں۔۔۔ مینو کو کھونے کا خوف۔ دل تو یہی چاہا کہ کہہ دے

کہ کچھ لمحے پہلے تک ٹھیک تھی یہ مینو جب آپ کی دھڑکن میرے وجود پر بالکل

ویسے اثر کر رہی تھی جیسے برسوں کی پیاسی زمین پر بارش کی چند ٹھنڈی پھواریں

اثر کرتی ہیں۔ شاید وہ لمحہ مینو کو اپنی زندگی کا حاصل لگا، بازو میں اٹھنے والے شدید

درد نے مینال اور حانی کی ظالم آنکھوں کے وصال کا ربط توڑا۔

میں تو آج مرجاتی حانی، تھینک یو۔۔۔۔ میں ٹھیک ہوں "وہ پھر سے لرزتی آواز"

میں کہہ کر اسکے سینے سے لگ گئی، خوفزدہ اور کانپتی ہوئی۔ اسے بھی حانی سے دوری

کا یہ جھٹکا ہراساں کر گیا تھا۔

حانی کی گرفت اب کی بار جذباتیت اور پریشانی کی نرمی میں جا گزری تھی، مینو کا

خوف وہ مٹانے میں کامیاب تھا۔



اللہ کا شکر ہے کہ تم ٹھیک ہو، یہاں آؤ "زمین پر گری فون کی ٹاریچ اسکی سمت " کیے فون کو بغل میں دبائے اب وہ اسے پکڑ کر کھائی سے دوسری طرف لے جا رہا تھا۔

میں نے تمہاری بازو بہت زور سے کھینچی، مجھے معاف کرنا۔ تکلیف تو نہیں ہو " رہی "میں نے ایک نظر حانی کا ہلکا چہرہ دیکھا جواب اسکی بازو پکڑے فکر مند رہی سے پوچھ رہا تھا، وہ لوگ اب کھائی سے تھوڑے فاصلے پر آچکے تھے، حانی اسکی سرخ ہوتی بازو پر اپنا ہاتھ پھیرتا ہوا ان کہے دکھ میں تھا۔

نہیں ہو رہی "ہونے کے باوجود اس نے نہ ہی کہا، کیا بتاتی کہ اسکی ہر تکلیف کہیں " روپوش ہو گئی ہے۔

تم یہاں کھائی کے اوپر کس لیے چڑھی تھی، کوئی اتنا لا پرواہ کیسے ہو سکتا ہے "وہ " اسے بنا دیکھے ڈانٹتا ہوا بے حد پیارا لگ رہا تھا، حانی کے سلجھے بال یک دم بکھرے سے دیکھائی دے رہے تھے۔ وہ روٹھا ہوا ہو کر اسے اور متاثر کر رہا تھا۔

آپ نے یوں بچانا تھا تبھی، آہ "پہلی بات رشک میں لپٹ کر کہتی مینو، حانی کے" بازو دبائے پروہ کراہ اٹھی تھی، حانی نے ایک خفا نظر مینو کو دیکھا اور پھر ٹارچ سے اسکی بازو دیکھی جس پر حانی کی انگلیوں کے نشان برے طریقے سے ثبت ہو چکے تھے۔

مجھے اس کے لیے معاف کرنا، میرے پاس اور کوئی چوائز نہیں تھی "حانی بے حد" افسوس سے کہہ رہا تھا، اسے اپنے سخت جان ہونے پر تکلیف ہوئی۔ دور سے کسی کے بھاگنے کی آواز آئی تو وہ دونوں اس طرف متوجہ ہوئے، دائم بھاگتا ہوا وہیں آ رہا تھا۔ ان دونوں کو دیکھ کر جیسے اسکی اٹکی سانس پھر سے بحال ہوئی۔

شکر ہے مل گئے ہو "دائم کی سانس باقاعدہ پھولی لگ رہی تھی۔"

وہ دونوں ٹھیک ہیں "حانی اور مینو بھی دائم کے ساتھ ساتھ چلنے لگے، وہ اب "گاڑی کی سمت روانہ تھے۔

جی دانیہ آپنی بے حال ہو چکی ہیں "دائم اور حانی نے ایک دوسرے سے نظریں " ملائیں اور چرائیں، دونوں کو ہی اپنی حرکت پر بے حد افسوس تھا۔ چھوٹا سا مزاق آج حنوط مرتضیٰ کی زندگی چھین سکتا تھا، یہ تو اللہ کی مہربانی تھی کہ اس رب نے برے وقت سے بچا لیا تھا، دل تک اس رب کا شکر گزار ہوتا ہوا وہ سوچ رہا تھا۔

چلو جلدی چلو پھر "حانی اب رسک نہیں لینا چاہتا تھا لہذا وہ مینو کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ چکا تھا، وہ لوگ جلد پہنچ گئے۔

دانیہ "مینال تو دانیہ کو دیکھتے ہی اسکی طرف رو ہانسی ہو کر بھاگی۔"

حانی بھائی، ان سب کو پتانہ چلے کہ یہ مزاق تھا۔ نہیں تو ہماری ہڈیاں ہمارے ہی " ہاتھوں میں ہوں گی "دائم بھی پیچھے چلتا چلتا ساتھ آیا اور حانی کے کان میں مسکین آواز لیے بولا، حانی نے فوراً ایک کہنی زدہ ٹھوک کی دائم کو رسید کی جس پر وہ کراہ کر رہ گیا۔

\*\*\*\*\*

اللہ کے شکر ہے، مینو۔۔۔۔۔ حانی۔۔۔ تم دونوں ٹھیک ہو "دانیہ مینال کو خود سے"  
لگائے ساتھ حانی کو بھی پریشانی سے دیکھتے بولی جواب نیلم کو اپنے ساتھ لگا چکا تھا جو  
خود سہمی لگ رہی تھی جبکہ دائم تو ابھی بھی حانی کی کہنی لگنے پر برا منہ بنائے اپنی بازو  
سہلا رہا تھا۔

ٹھیک ہے سب۔۔۔۔۔ ریلکس ہو جاؤ "حانی نے سب کے پھٹے چہرے دیکھ کر تسلی" دی، دیکھ وہ مینال کو رہا تھا جو دانیہ کے ساتھ لگی ہوئی تھی۔

تم لوگ ان کھائیوں کی طرف گئے ہی کیوں تھے۔۔۔ اللہ نے بڑے نقصان سے " بچایا ہے " اب وہ بچارے کیا بتاتے کہ مزاق گلے پڑنے والا تھا، یہ بھی راز رکھنا تھا کیونکہ پھر دونوں کی ہڈیاں انکے ہاتھوں میں لٹکتی دیکھائی دیتیں۔ دائم نے تو اب بمشکل ہنسی دبائی جیسے صرف حانی نے دیکھا اور ایک دفعہ گھورنے پر ہی دائم ہنسی ضبط کر کے منہ پر مسکینی لانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

ہاں بس ہم راستہ دیکھنے گئے تھے تو گر گئے، لیکن کھائی اتنی گہری نہیں تھی اس " لیے اپنی مدد آپ کرتے باہر آ گئے "حانی نے بڑی مشکل سے جھوٹ بولتے کہا اور وہ تینوں اسے سچ سمجھ چکی تھیں۔ حانی کا سارا دھیان مینو کی بازو کی طرف ہی تھا، نا چاہتے ہوئے بھی وہ افسوس میں تھا۔

چلو اب چلتے ہیں، آگے ہی ڈرڈر کر جان آدھی ہو گئی ہے "نیلیم نے سخت اکتائے " انداز سے کہا تو دانیہ اور مینو بھی پیچھے جا کر بیٹھ گئیں۔ دائم نے بھی اپنی جگہ سنبھال لی۔ جبکہ حانی بھی ایک نظر ارد گرد ڈالتا ہوا گاڑی میں بیٹھ چکا تھا۔ سب کے منہ پر فی الوقت بارہنج رہے تھے۔

گاؤں کا راستہ شروع ہونے لگا ہے، یہ سیڈنس ختم کرو گاٹز "دائم نے ہی ماحول " بہتر بنانے کے لیے کہا اور اب کی بار اس نے ایک ڈھنگ کا گانا چلایا تھا۔ ہمیں تم سے پیار کتنا۔۔۔ یہ ہم نہیں جانتے "



سوچ رہا ہوں اب جاب بھی مل گئی ہے تو پکا یہیں سیٹل ہو جاؤں۔ بی جی کا تو ان چھ "سات سالوں میں بس نہیں چلتا تھا کہ اڑ کر پاکستان آ جاتیں، مگر مجبوری تھی۔ بابا کے بکھرے بزنس کو سنبھالنے کی کوشش کے ساتھ اپنی ادھوری پڑھائی مکمل کرتا رہا۔ بزنس تو نہ بچ سکا مگر میں ایک سر جن ضرور بن گیا "حانی بڑے غور سے اسکی تلخ اور ہمت سے بھرپور کہانی سن رہا تھا اور خود حانی بھی آذان کی ہر قابلیت سے بخوبی واقف تھا۔ وہ واقعی ایک ذمہ دار اور محنتی انسان تھا اور اسے اللہ نے اسی کا صلہ دیا تھا۔

بہت اچھا سوچ رہے ہو اور ویسے بھی برتھ پلیس سب کو ہی اٹریکٹ کرتی ہے " آذان۔ اب جب کہ جاب بھی مل گئی ہے تو یہیں رہو۔ کہیں جانے کی ضرورت نہیں " بہت متاثر کن اور مان سے بھرے لہجے میں حانی نے بھی اسکی رائے سے اتفاق کیا تھا۔ دونوں ہی کھانا کھا رہے تھے



بلکل اور نئی سنو۔ اب بی جی میری شادی کے پیچھے لگی ہیں۔ سچی کوئی دن ایسا نہیں " گزرتا جب والدہ صاحبہ ایمو شنل بلیک میلنگ نہ کر لیں " آذان کی بے چارگی اور گدگدی دیتے تبسم پر پر حانی بھی بے ساختہ ہنس دیا۔

تو کر کیوں نہیں لیتے، یہیں کوئی اچھی سی لڑکی پسند کر و اور کر لو شادی۔ بی جی بھی " خوش اور تم بھی سیٹل " مشورہ تو نہایت شاندار تھا، اجی سن تو لیجئے کہ لڑکی کون ہے ماہ بدولت کی نگاہوں میں بسی ہوئی۔

ہاں اب یہی سوچ رہا ہوں، زندگی بھر کا فیصلہ لینے کے لیے کچھ وقت تو سوچنا " ضروری ہے۔ شادی تو اسی سے کرنی چاہیے جس پر آپکا دل راضی ہو " آذان کی بات پر نا جانے کیوں وہ کچھ لمحے کو چونک سا گیا مگر پھر خود کو نارمل کرنے میں کامیاب ہو چکا تھا۔



یہی بات حانی بھی کئی بار سوچتا پرسکے بس میں سمجھوتے کے سوا کچھ نہ تھا۔ زبان کا پاس اور بچپن کی نسبت نبھانا اسے اپنے دل کے جذبات سے زیادہ بہتر اور افضل لگتا تھا۔

تو پھر ہوا کسی پے دل راضی؟ "حانی اب اپنی سوچیں سمیت کر آذان کی سمت دیکھ" کر بولتے ہوئے تجسس میں تھا۔

ہاں۔۔۔۔۔ لگ تو رہا ہے "یہ واقعی حانی کے لیے ایک سر پرانگ نیوز تھی، تبھی" خوشگوار سی حیرت نے چہرے پر پھیلا دیا۔

زبردست، جلدی سے بتا دو پھر۔ تاکہ بات آگے بڑھائی جائے۔ نیک کام میں دیر" کیسی "حانی نے کہا تو آذان اسکی بات پر مبہم سا مسکرا دیا۔

دراصل تمہارا یہ دوست کسی سے امپر لیس ہو گیا ہے اور اس بات کو آگے بڑھانے" میں مجھے تمہاری مدد بھی درکار ہوگی، کیونکہ تم جانتے ہو اسے "اب تو واقعی حانی حیرت میں تھا، ایسی کون تھی جسے حانی بھی جانتا تھا۔

آہاں۔۔۔۔۔ جلدی بتاؤ پھر "اب تو اس سے بھی صبر نہیں ہو رہا تھا، مگر آذان کی" بھینی بھینی چاشنی میں لپٹی مسکان دیکھ کر اسے اتنا توندازہ ہو گیا تھا کہ یہ ضرور محبت کا چکر ہے۔

مینال "اور ایک لمحے کو جیسے حانی پتھر سا گیا، ذہن و دل کے گوشوں سے کسی ستباہ" ہوتی جھنکار کی صدا اسکی سماعت تک پہنچی، آذان کے چہرے کی مسکراہٹ اور مینال کا نام لینا اسے قطعاً پسند نہیں آیا تھا۔

حیران ہو گئے نا، تم بھی سوچ رہے ہو گے کہ یوں چند لمحوں کی ملاقات میں یہ "سب کیسے ممکن ہے مگر آئی ڈونٹ نو، مجھے لگتا ہے جیسے اسے جاننے کی ضرورت ہی نہیں" کیا بتاتا کہ وہ اک عمر مینال کو اپنا بنانے کی خواہش کرتا آیا ہے، حانی کے چہرے کے تاثرات نہایت پیچیدہ تھے۔

ہاں، اچھی پسند ہے "حانی کو بمشکل لفظ تراشنے پڑے۔ اور مسکراہٹ میں آذان کا" ساتھ دیتے ہوئے وہ کھانے میں لگ گیا۔

بس اگر تمہاری سفارش مل جائے تو کمال ہو جائے "آذان کے چہرے کا رنگ"  
 اچانک سے بڑھا تھا، وہ مسکرا کر حانی سے مدد کی خواہش کرتا معصوم سا لگا۔  
 ہممم، ضرور۔ میرے اختیار میں ہوا تو کیوں نہیں "آذان کو بظاہر مطمئن کرتا ہوا"  
 وہ اب کسی گہری سوچ میں تھا۔ آذان بھی اس آسائش پر مسکرا دیا۔

\*\*\*\*\*

وہ جب سے واپس آیا تھا ایک عجیب سی الجھن میں تھا، لان میں مسلسل ٹہلتا ہوا وہ  
 کسی گہری سوچ میں تھا۔

کافی "دانیہ کی آواز پر جیسے وہ اپنے خیالات سے چونکتا باہر آیا۔"  
 تھینکس۔۔۔۔۔ سوئی نہیں؟ "کافی کا مگ لیے وہ نارمل انداز میں بولا تھا۔"

سونے ہی والی تھی، لیکن تم پر نظر پڑی تو سوچا کافی ہو جائے۔ کب سے تمہیں "خاموشی سے ٹہلتے دیکھ رہی ہوں۔ سب خیریت ہے" دانیہ کی کھوج لگانے کی کوالٹی قابل تعریف تھی، مگر وہ بھی حنوط مرتضیٰ تھا۔

ہم کچھ خاص نہیں۔ آج زرا اٹھنے کا موڈ ہو رہا تھا۔ موسم بھی اچھا تھا تو زرا المباٹے "ہو گیا" حانی اسے مطمئن کرنے کے لیے مسکرا کر بتا رہا تھا اور وہ مان بھی گئی تھی۔ چلو پھر ٹھیک ہے۔ ویسے بائے داوے۔ ہم سب نے گاؤں جانے کا پلین بنایا ہے، "ماہین پھپھو کے بے حد اسرار پر" دانیہ نے یک دم پر جوشی سے بتایا، حانی کو فی الحال کچھ بھی اچھا لگنے کی پوزیشن میں نہیں تھا۔

زبردست "وہ بھی ہلکی سی جوابی پر جوشی لیے بولا تھا۔"

ہاں نا۔۔۔ کہہ رہی ہیں کہ ہفتے کے لیے میرے پاس آو سب، خوب مزہ کریں "گے۔۔۔ اینڈ یونو مینو، دائم اور نیلم نے تو پیکنگ بھی کر لی ہے" آخری بات پر وہ دونوں ہی مسکرائے تھے۔

ضرور چلیں گے "تو گویا حانی نے بھی حامی بھری تھی، یہ الگ بات تھی کہ اسکا" لہجہ آج تھکن زدہ تھا۔

اینڈ تم بھی کر لینا کل تک پیکنگ، شادی سے پہلے یہ ہم سب کا آخری ٹرپ ہوگا"" اب دانیہ صرف مسکرائی تھی، اسے تاکید کرتے سے اک محسوس کن خوشی نے اسے اپنی لپیٹ میں جو لیا تھا۔

یہ تو ہے۔۔۔۔۔ سو گئے ہیں کیا سب؟ "وہ دونوں اب ایک ساتھ واک کر رہے" تھے۔

نہیں صرف مینو سوئی ہے، دائم اور نیلم تولڈ و کھیل رہے ہیں۔ امی بابا انکو کمپنی " دے رہے ہیں جبکہ تایا جان بھی سونے جا چکے ہیں "دانیہ نے اسے تمام تر صورت حال بتاتے کہا۔

خیر ہو۔ وہ اتنی جلدی کیوں سو گئی ہے "فکر مندی سے سوال آیا تھا، بلکہ خاصی " زیادہ فکر مندی۔

پتا نہیں، کہہ رہی تھی نیند آگئی ہے۔ ویسے حانی۔ تم نے محسوس کیا ہے۔ وہ اب " پہلے کی طرح ہنستی ہی نہیں " دانیہ کی بات پر حانی کے چہرے پر بھی تاریکی سی ابھری تھی، دانیہ کا چہرہ دیکھتا ہوا وہ یہی سوچ رہا تھا کہ اسکے بدلنے کی وجہ کیا ہو سکتی ہے۔

ہاں، شاید یہ حقیقت پسندی کی نشانی ہو " حانی کا سنجیدہ چہرہ بالکل بے تاثر تھا، اسکے " سپاٹ سے کھوئے انداز پر دانیہ نے بھی اداسی سے اسکی سمت دیکھا۔

ایسی حقیقت پسندی کس کام کی جس نے ہم سے ہماری مینولے لی، خیر ہم اسے " دوبارہ سے ویسا بنانے کی کوشش ضرور کریں گے۔ پہلے کی طرح وہ ہم دونوں سے اپنی باتیں منوایا کرے، حق جمایا کرے، سچ پوچھو تو میں بہت بار اسکی وہ شرارتیں اور ضد مس کرتی ہوں " اب کی بار دانیہ کے لہجے میں کئی ان کہے وسوسے اور خلش دبی تھیں۔

ہاں بلکل "حانی کا دماغ تو شاید آج کہیں اور ہی تھا، کتنی دیر تک وہ باتیں کرتی رہی" اور کتنی ہی دیر حانی کے چہرے پر پھیکا سارنگ لہراتا رہا جیسے وہ اسے آج سن کر بھی سن نہیں پارہا تھا۔

\*\*\*\*\*

ایک ہفتے بعد عادل سنگاپور سے واپس آچکا تھا مگر واپس آنے کے باوجود اسکی مصروفیات کم نہیں ہو رہی تھیں۔ ایک تو وہ خود بھی مصروفیت پسند تھا دوسرا کام کے معاملے میں وہ ہمیشہ سے اپنا بیسٹ دیتا تھا۔ مہر کی شادی پاکستان میں ہوئی تھی مگر وہ عادی کی وجہ سے اپنا گھر چھوڑ کر یہاں موجود تھی، اس پر اے دیس میں وہ عادی کو اکیلا چھوڑنا نہیں چاہتی تھی اور اس معاملے میں اسکے شوہر رضی بہت کا پر یٹو تھے۔ مہر اب عادی کی شادی کروا کے اپنے گھر واپس جانا چاہتی تھی، مگر عادل صاحب کو شادی کے لیے منانا اس دنیا کا مشکل ترین کام تھا۔

خود عادی، مہر کا یوں اپنے گھر بار کو چھوڑ کر اسکے لیے یہاں موجود ہونا اب نہیں چاہتا تھا، تبھی وہ اپنے آفس سے گاہے بگاہے پاکستان والے آفس ٹرانسفر کی ریکویسٹ کرتا رہتا تھا۔ شادی نہ سہی مگر وہ یہ ضرور چاہتا تھا کہ وہ بھی مہر کے ساتھ پاکستان چلا جائے تاکہ مہر اپنے سسرال کی ذمہ داری بھی نبھائے۔ یہاں کے آفس میں اسکا جوئیر باس ایک پاکستانی تھا جسے عادل کئی بار اپنی بات بتا چکا تھا۔ دیکھو عادل تم پہلے بھی کئی بار یہ اپلیکیشن دے چکے ہو، بٹ یہ ابھی ناممکن ہے " وہ باس کے آفس میں تھا، بھورے گندمی رنگ والا یہ میانہ قد آدمی ایک پاکستانی تھا۔

آپ کے لیے ناممکن کچھ نہیں ہے۔ میں بس یہ چاہتا ہوں کہ اگر آپ میرا ریزائن اپروو نہیں کرنا چاہتے تو میری پوسٹنگ پاکستان والے آفس کر دیں، کچھ فیملی ایشو ہے جسکی وجہ سے میرا یہاں مزید رہنا ممکن نہیں " عادی نے جیسے اپنی بات تلخی اور جبر سے دہرائی تھی۔



وہ تو ٹھیک ہے عادل۔ بٹ یو نو کہ ہماری پاکستان والی برانچ فی الحال ٹاپ پر جا رہی ہے، یہاں کی حالت تم جانتے ہو۔ تم ہی واحد ہو جسکی وجہ سے یہاں کا بزنس چل رہا ہے۔ تمہاری وہاں نہیں، یہاں زیادہ ضرورت ہے ہمیں۔ باقی تمہارا فیملی ایشو میں جانتا ہوں، شادی کیوں نہیں کر لیتے تم۔ دیکھو یار ہم پر کچھ ترس کھاؤ۔ ہم تمہارا جانا فورڈ نہیں کر سکتے "دوسری طرف سے تو صاف ناہی تھی، باس اب خود غرضی کی انتہا پر تھا۔ اور شادی والے مشورے پر تو عادی خطرناک حد تک سنجیدہ ہوا تھا۔

ہممم "مایوسی انتہا کی لیے وہ ایک سرد آہ بھر چکا تھا، اسکی پیشانی بھی بریمی سے شکن "آلود دیکھائی دے رہی تھی۔

ہم جلد تمہاری آپلیکیشن پر غور کریں گے، تب تک پلیز تم جانے کا مت سوچنا " اور یو نہی اپنا بیسٹ دیتے رہو "عادی کو اس کمپنی کے ساتھ کانٹریکٹ کرنے پر صرف افسوس تھا، ایک طرح سے وہ خود بھی بندھ چکا تھا اور مہر کو بھی باندھ چکا تھا۔ جسکا حل صرف اسکی شادی تھا، بقول مہر کے۔

چلو مجھے ایک ضروری کام کے لیے نکلنا ہے۔ پھر ملتے "باس کے جاتے ہی وہ بھی" اپنے آفس میں آچکا تھا، وہ ایک اعلیٰ پائے کا انٹیریئر ڈیزائنر تھا۔ جسکے بنائے ڈیزائن یہاں کی ٹاپ لسٹ میں شمار کیے جاتے تھے۔

قسمت کو بھی تمہارا چین منظور نہیں عادی۔ تمہارا امتحان ٹل نہیں پائے گا "بالوں" میں ہاتھ پھیرے جیسے وہ اپنی بے بسی پر تلخی سے ہار گیا تھا۔

\*\*\*\*\*

ارے واہ۔ آج تم سب کچن میں کیسے؟ "دانیہ صبح کچن میں آئی تو دائم، نیلم اور" مینال کو کام میں مصروف دیکھ کر اسے ایک خوشگوار سی حیرت نے گھیر لیا۔ وہ سب ہی کچھ نہ کچھ بنانے میں مگن تھے۔ سب کے چہروں اور کپڑوں کی حالت بتا رہی تھی کہ نئے نئے افراد نے کچن کا رخ کیا تھا۔ دائم کے ہاتھ میں بیلن موجود تھا جس سے وہ پراٹھوں کی خطرناک خطرناک شکلیں ایجاد کیے دانت نکال رہا تھا، نیلم اب

اووون کی جانب گھبرائی سی نظروں سے دیکھ رہی تھی، کہ جیدے کیک بس چھلانگ لگا کر باہر کو د آئے گا جبکہ مینال تو فرش پر بکھری چیزوں سے باقاعدہ کھیل رہی تھی، دانیہ کا تو ی کھلارادیکھ کر ہنس ہنس کر برا حال تھا۔

اففف بے شرمو، یہ میرے کچن کی تباہی کیوں کر دی۔ کیسی اجڑی حالت بنادی " ہے " اندر آنے کے بعد دانیہ تو وہاں کا پھیلاو دیکھ کر سر تھام چکی تھی، مگر اگلے ہی لمحے دائم کے منہ پھیرنے پر سب ہنس چکی تھیں۔

یہ تم کیا بنے ہو دائم؟ "دائم کے آدھے منہ پر آٹا لگا تھا جسکی وجہ سے وہ گورا بابا" معلوم ہو رہا تھا۔ وہ بھی ہنس دیا۔

دانیہ۔ ہم نا آج ناشتہ بنا رہے، آئیڈیا میرا تھا "مینو اب شلیف پر بکھرا میدہ ٹشو" سے صاف کرتے بولی۔

آئیڈیا اسکا تھا مگر اس پر عمل درآمد شیف دائم نے کیا "دائم نے فرضی کالر" جھاڑے کہا تو دانیہ بھی ہنس دی۔

تم کب شیف بنے۔ ویسے اگر کوئی شیف تم لوگوں کو یوں دیکھ لے تو غش کھا کے " گریڑے۔ کیا کیا بنایا پھر شیف حضرات نے "دانیہ نے ایک بار پھر میدے اور آٹے میں آٹے کچن اور ان تینوں کو دیکھ کر ہنسی دبائی اور مزے سے پوچھا۔

دانیہ آپ، دیکھیں ہم نے پراٹھے بھی بنا لیے۔ کیک اوون میں ہے۔ چائے بنا اور " انڈے فرائے کر دیے ہیں اور بریڈ، مکھن جیم اور جوس باہر میز پر لگ چکا ہے اور ویسے بھی اچھے کاموں میں ایسا چھوٹا موٹا نقصان تو ہو ہی جاتا ہے "نیلیم نے لمبی سی سگھڑنامے کی تفصیل بتاتے کہا تو اب تو دانیہ واقعی امپریس ہوئی تھی۔

ارے واہ، چلو میں بھی ہلیپ کرواتی ہوں۔ میں یہ باقی چیزیں رکھ دیتی۔۔۔ آؤ " مینو "دانیہ واقعی حیران تھی کیونکہ انہوں نے مزاق مزاق میں سارا ناشتہ بنالیا تھا اور سب چیزیں ایک دم کمال بنی تھیں۔

ارے واہ آج تو مزہ آگیا، گوپراٹھے نہایت بے ڈھنگے سہی پراف کیا ذائقہ ہے " رضوان صاحب تو دوسرا پراٹھا بھی کھاتے ہوئے شرارت اور تعریف کی ملی جلی

کیفیت کے سنگ بولے، سائز بھی دائم نے عام پراٹھے سے ہاف رکھا تھا داد تو بنتی تھی۔

شکریہ شکریہ۔۔۔۔۔ گو آپ کی تعریف بھی تعریف نہ تھی پر خیر "دائم کی" شرارتی انداز میں کہی بات پر سب ہی دانت نکال چکے تھے۔

یہ ناشتے کی ذمہ داری انہی تینوں کو ہی کیوں نہ دے دی جائے "مہران صاحب" بھی مسکراتے ہوئے گویا ہوئے تھے، بھئی اتنی شرارتوں پر ہلکا سا چٹکلا تو بنتا تھا۔ تایاجان ہم ہیں لیجنڈ ز اور جو لیجنڈ ہوتے ہیں وہ ایسے انوکھے کام کبھی کبھی کرتے ہیں۔۔۔ اب ان شاء اللہ دس سال بعد "دائم کی بات پر مہران صاحب بھی ہنس دیے، اب تو حانی بھی امیپریس دیکھائی دے رہا تھا۔ ماہین کل واپس چلی گئی تھیں اور جاتے ہوئے ان سب بچوں کو گاؤں آنے کی تاکید بھی کر گئی تھیں۔

یقین تو نہیں آ رہا کہ ناشتہ واقعی تم تینوں نے بنایا ہے مگر چلو پھر بھی گڈ جاب "" اب تو وہ تینوں ہی حانی کی کنجو سی پر منہ بنا چکے تھے۔



گے۔ شاپنگ کے کام میں اب مینو نے بھی ساتھ دینے کا سوچ لیا تھا۔ وہ نیلم اور دانیہ کے ساتھ آج بھی شاپنگ پر نکل آئی تھی، نادیاہ کا بھی ساتھ جانے کا پلین تھا مگر انھیں آج کھانے میں کھیر بنانی تھی کیونکہ آج کافی ٹائم بعد مہران صاحب نے کھیر کی فرمائش کی تھی۔ آج ان تینوں کا ارادہ مایوں کے لیے شاپنگ کا تھا۔ ساتھ میں جیولری بھی دیکھنی تھی اور کچھ سوٹ دردزی کو بھی دے کر آنے تھے۔ تاکہ انیں۔ ج شادی تک تمام سوٹ بھی سل

ویسے دانیہ، کیا خیال ہے آج ہم آپکی شادی کا ڈریس بھی سیلکٹ کر لیں "وہ تینوں" اب شاپ میں انٹر ہو رہی تھیں، مینو کی نظر سامنے بہت خوبصورت سے لہنگے پر گئی تو اسے یو نہی خیال آگیا۔

مینو۔۔۔ وہ تو حانی بھائی پسند کریں گے نا "نیلم بھی سامنے لگا لہنگا ستائشی نظروں" سے دیکھتے بولی تو وہ دونوں مسکرا دیں۔

کوئی نہیں۔۔۔۔۔ کچھ تو ہمیں بھی کرنے دیں نا۔ ل "اب وہ ادا سی لیے منہ" پھلائے نہایت پیاری لگی۔



ٹھیک ہے میری جان۔۔۔۔۔ تم سیلکٹ کرو یا حانی، ایک ہی بات ہے "دانیہ نے تو" اسکا دل ہی خوش کر دیا تھا۔

واوووو۔۔۔۔۔ یعنی آپ میری پسند کا ڈریس لیں گی۔ تھینک یو دانیہ "وہ تو اسکے" ساتھ خوشی سے لپٹ چکی تھی۔

اگر ایسی بات ہے بھئی تو یہ سامنے والا کیسا ہے "نیلیم اور مینودونوں کی نظریں" ایک ہی لہنگے پر تھیں، دانیہ بھی مسکرا رہی تھی۔

پرفیکٹ "دانیہ اور مینو نے ایک ساتھ آواز بلند کی اور اگلے ہی لمحے وہ تینوں مسکرا دیں۔

ہاھاٹھیک ہے، کر دیتے ہیں اسکو فائنل۔ لینے ہم حانی بھائی کو بھیج دیں گے "نیلیم" نے گویا مسئلہ ہی حل کر دیا تھا۔

یہ بلیک شرٹ پیک کر دیں "انکے ساتھ ہی کسی مردانہ آواز میں کوئی ریسیپشن پر" کھڑا بولا تھا، فل بلیک میں وہ کوئی اور نہیں آذان ہی تھا



دانیہ تو فوراً پہچان گئی تھی، اپنی نیلی سحر زدہ آنکھوں سے گلاسز اتارتا ہوا وہ بھی مسکرا کر ان تینوں کی سمت متوجہ ہوا۔ نظر ایک بل کو اس پری روح تک پہنچی تو ان شفا دیتی آنکھوں کا طلسم آذان نے اپنے اندر اترتا محسوس کیا۔

ارے آذان آپ "دانیہ نے فوراً ہی مسکراتے ہوئے کہا۔"

جی۔۔۔ اسلام و علیکم لیڈرز "آذان بھی دھیمی سی مسکراہٹ لیے بولا۔"

وعلیکم السلام۔۔۔ کیسے ہیں آپ؟ "دانیہ مسکراتے ہوئے پوچھ رہی تھی مگر آج پھر"

ایک بار مینواسکی آنکھیں دیکھ کر سنجیدہ تھی، نا جانے کیا تھا ان آنکھوں میں۔

میں فٹ فٹ۔۔۔ لگتا ہے شادی کی تیاریاں اپنے عروج پر چل رہی ہیں۔ چلیں جی"

کیری آن، آپ دونوں کیسی ہیں؟ "وہ مسکراتا ہوا اب کچھ سنجیدہ ہوا۔ نیلم نے تو

مسکرا کر سر ہلادیا جبکہ مینو لیے دیے انداز میں بس سر ہلاتے ہوئے جان چھڑوا چکی

تھی۔ یہ بندہ اسے آج بھی پر اسرار سالگ رہا تھا، اوپر سے اسے الجھن میں ڈالتی اسکی

وہ آنکھیں۔

جی یہ تیاریاں تو اب چلتی رہیں گی "دانیہ بھی مسکرا دی۔"  
 یہ تو ٹھیک کہا آپ نے، چلیں جی پھر آپ تینوں جاری رکھیے۔ ان شاء اللہ پھر "  
 ملاقات ہوگی "ایک آخری بار وہ مینو کی جانب دیکھتا ہوا اپنا شاپنگ بیگ لیے اپنے  
 ساحرانہ انداز میں کہتا ہوا باہر نکل گیا۔

کافی اچھے ہیں آذان بھائی، پولائٹ سے "اب تو نیلم بھی امپریس ہو کر بولی تھی "  
 اور دانیہ تو بالکل متفق لگ رہی تھی۔

تم کو کیسے لگے مینو۔۔۔۔۔ ہنسی تو لگتا کسی نے ادھار لے لی تم سے "اب تو دانیہ "  
 بھی ہنسی دبائے مینو کے اڑے تاثرات دیکھ کر شریر ہوئی۔

ہاھا۔۔۔۔۔ ایسا نہیں ہے۔۔۔ دراصل ایک میان میں دو نیلی آنکھوں والے "  
 نہیں رہ سکتے "نیلم کی عجیب ہی متفق پر اب دانیہ کے ساتھ ساتھ مینو بھی بے ساختہ  
 ہنس دی، مگر اسکا دھیان اس عجیب سے بندے کی سمت ہی تھا جسکے دیکھنے سے مینو  
 کو عجیب بے چینی اور بوکھلاہٹ محسوس ہونے لگی تھی۔

\*\*\*\*\*

تم نے باس سے بات کی؟ "مہر کافی کا مگ لیے اسکے روم میں آئی تو وہ لیپ ٹاپ " کھولے سنجیدگی سے اپنا کام کر رہا تھا، چہرے پر ازل کا کٹھور تلخ پن تھا، مہر بھی نرمی سے پوچھتی ہوئی ساتھ ہی بیٹھ گئی۔

پچھلے تین سال سے یہی آپلیکیشن کئی ہزار بار دے چکا ہوں۔ پر کوئی عمل درآمد " ہوتا دیکھائی نہیں دے رہا " وہ خفگی اور بے زارگی سے کافی کا مگ لیتے بولا۔

پتا نہیں یہ مسئلہ کب حل ہوگا۔ دراصل رضی کے پاپا چاہتے ہیں کہ رضی اب انکی " پاکستان کی جائیداد اور بزنس سنبھال لیں۔ جسکی وجہ سے وہ مزید یہاں نہیں رک سکتے۔ " مہر نے بھی سنجیدگی سے اپنا مسئلہ بتایا۔

تو اچھا ہے نا۔ تم بھی چلی جانا۔ میرے لیے یہاں رکنے کی مزید ضرورت نہیں " " اب کی بار عادی نارمل سے انداز میں زبردستی مسکرایا۔

کیسے چلی جاؤں۔ تمہیں یہاں اس اجنبی ملک میں اکیلا چھوڑ کر "مہر تو جیسے خفا ہو" کر بولی تھی۔

تم تو ایسے کہہ رہی ہو جیسے میں ایک چھوٹا سا بچہ ہوں اور اپنا خیال نہیں رکھ سکتا۔  
تم چلی جاؤ مہر۔ تمہاری فیملی ہے وہاں۔ میرے لیے یہاں مزید بندھنے کی ضرورت نہیں "عادل نے جیسے سمجھانا چاہا۔

ہمم بلکل نہیں۔ نہ تو تم شادی کرتے ہو نا ہی پاکستان جانے کا تمہارا کوئی وسیلہ بن رہا ہے، اس غیر دنیا میں تمہیں اکیلا نہیں چھوڑ سکتی۔۔۔ جو بھی ہے، تم میری پہلی ذمہ داری ہو عادی "اب تو اسے مہر پر یک دم پیار سا آیا، مہر کی محبت اور اسکی فکر کا اسے بخوبی اندازہ تھا۔

اتنا پیار مت کرو مہر کہ تمہارے بنا رہ نہ سکوں "تو گویا عادی صاحب بات کو ہر ممکن کوشش کر کے ٹالنا چاہتے تھے۔

بس یہی۔۔۔ بات کو ٹالنا تو کوئی تم سے سیکھے، مجھے نہیں پتا۔ تم باس سے بات کرو "نہیں تو رزائن کر دو۔ تمہارے لیے پاکستان میں نو کریوں کی کمی نہیں ہے "اب تو

مہر جذباتی ہو رہی تھی، الٹا عادی کا لاڈ اسے مزید برہم سا کر گیا اور کچھ اسے اس کے  
باس پر تپ تھی۔

آٹھ سال، آٹھ سنہرے سال دیے ہیں میں نے اس کمپنی کو۔ اور اتنے عرصے "  
میں ایک بے ہنر انسان بھی اعلیٰ پائے کا کارگیر بن جاتا ہے مہر۔ میرے یہاں سے  
جانے کی صرف ایک سبیل ہے کہ اگر وہ میرا سفر اپنی ہی پاکستانی کمپنی میں کر  
دیں۔ کیونکہ دس سال کا کانٹریکٹ سائن ہو چکا ہے، ایسی صورت میں یہاں سے  
جانے کا مطلب یہی ہے کہ میں اپنی آٹھ سالہ محنت خاک کر دوں۔ میں کوشش کر  
رہا ہوں، جلد آ جاؤں گا۔۔۔۔۔ تم چلی جاوے فکر ہو کر "عادی اسے اب سچ میں  
لا جواب کر چکا تھا، مہر نے ایک بے بس اور اداس سی نظر اس پر ڈالی۔  
ٹھیک ہے شادی کر لو پھر "عادی کو مہر سے اسی بات کی توقع تھی، کیونکہ یہ پہلی بار "  
نہیں ہوا تھا۔

اففففف۔۔۔۔۔ ایک تو یہ شادی میرے پیچھے ہی پڑھ گئی ہے۔ گو شادی نہ ہو گئی، " حفاظتی کوور ہو گیا۔۔۔۔۔ پلیز مہر اس ٹاپک کو اب بند کر دو، تم کیا سمجھتی ہو سب کچھ شادی ہی ہے " اب تو وہ بھی خفا سا تھا، سخت انتشار زدہ ہو کر وہ لیپ ٹاپ بند کیے اٹھ کر رخ پھیرے جا کھڑا ہوا۔

میرا طمینان اور تسلی سمجھ لو عادی " وہ جیسے تھک سی گئی، اٹھ کر رخ پھیر کر " کھڑے عادی کی سماعت میں اپنی بے بسی کہتی ہوئی وہ عادی سے زیادہ اداس تھی۔ تم مطمئن ہو کر چلی جاؤ، میں فی الحال ایسے ہی ٹھیک ہوں " اب وہ وہاں سے کہہ " کر سبک روئی سے کمرے سے چلا گیا تھا اور مہر نے سخت بے تابی سے اپنا سر پکڑ لیا۔ کیا کروں میں اس ضدی لڑکے کا۔ یا اللہ مدد کریں " بچاری فکر میں ہلکان تھی، دعا " کے سوا کیا کر سکتی تھی۔

\*\*\*\*\*

آذان صبح صبح ہی ریڈی ہو چکا تھا، آج اسے فائنل انٹرویو کے لیے جانا تھا۔ باہر آیا تو حبیبہ کو ایک دم تیار دیکھ کر حیران ہی تورہ گیا۔ گرے کلر کا نہایت ہی نفیس سوٹ پہنے اور بہت خوبصورت سی سیاہ اور سرخ چادر اوڑھے ہوئے حسین دیکھائی دے رہی تھیں، تیاری بتا رہی تھی کہ بڑا اہم معرکہ سر کرنے جا رہی ہیں۔

آہاں۔۔۔ بی جی۔۔۔ یہ صبح صبح کس سفر کا ارادہ ہے "انکی تیاری دیکھتا اور انکے" مزید اراکسپریشن دیکھتا ہوا کوٹ کے بٹن بند کرتا ہوا متجسس نظریں لیے انکے رو برو تھا۔

کہیں کا نہیں "حبیبہ نے بڑے رازدارانہ انداز میں ہنسی دبائی۔"

اہم اہم۔۔۔ کوئی تو چکر ہے۔ بتائیے نا "وہ بھی انکے ساتھ بیٹھے اب بڑے" تجسس سے مسکرا رہا تھا۔



تیرا رشتہ لینے جا رہی ہوں " اس انکشاف پر بھونچکا ہوا آذان تھا اور اس کا حیرت سے کھلا منہ۔

کیا مطلب، ابھی سے۔۔۔ بی جی۔ آپکو کہا تو تھا کہ کچھ دن رک جائیں " وہ حبیبہ کی پھرتیوں پر واقعی پریشان سا ہوا۔

وہ دراصل آج نا تیرے آبا میرے خواب میں آئے تھے۔ بولے کہ بیگم کیا بیٹے " کو کنوارہ ہی رکھنا ہے، اب اگر نیک کام کا سوچ لیا ہے تو بسم اللہ بھی کر دو " آذان ناچاہتے ہوئے بھی ہنسنے بنا نہ رہ سکا۔ حبیبہ بھی دبی مسکراہٹ لیے شرارت سے بھری ہوئی تھیں۔

ہاھا۔۔۔ بی جی " وہ اب اپنی ہنسی کنٹرول نہیں کر پایا تھا۔

اور کیا۔۔۔ اب تیرے ابا کی بات تو نہیں ٹال سکتی ناں، بس میں جا رہی ہوں "

آج۔ سب پکا کر کے ہی لوٹوں گی " آذان تو اپنی نیلی آنکھوں کے سنگ ہنستا ہوا

انھیں بے حد پیارا لگ رہا تھا اور وہ تو والدہ کے خطرناک ارادے جان کر نان سٹاپ ہنس رہا تھا۔



بی جی۔ جس سپیڈ سے آپ چل رہی ہیں، مجھے ڈر ہے کہیں کل ہی میری شادی نہ " ہو جائے " اماں جان کی بشاش آنکھوں اور مزیدارتاثر کو دیکھتا ہوا وہ بھی آنکھوں میں شرارت لیے بولا تھا۔

ہاں تو۔۔۔ میرے بس میں ہو تو میں ایک لمحہ بھی ضائع نہ کروں " وہ تو آج ہر " صورت تیاری پکڑے ہوئی تھیں، آذان کے دل میں بھی الگ ہی خوشی سراٹھاتی ہوئی محسوس ہوئی۔

دیکھ لیں بی جی، میرے خیال میں تو یہ بہت جلدی ہے۔ باقی آپ کو جو مناسب " لگے " آذان نے گویا تمام تر ذمہ داری بی جی کو سونپ کر خود کو معاملے سے بری کیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

ٹھیک ہے، تو مجھ پے چھوڑ دے۔۔۔ جا تو خیر سے جہاں جا رہا تھا " آذان کی " فرما برداری پر بی جی بھی سنجیدہ ہوئیں۔

ویسے بی جی۔۔۔ خواب والی بات کچھ ہضم نہیں ہوتی " جاتے جاتے وہ کچھ لمحے کو " رکا، اسکا چہرہ گد گدی دیتے تبسم کی نمائندگی کر رہا تھا۔

ہوگی بھی نہیں "اب تو دونوں ہی کے چہرے پر خوشگوار سی مسکراہٹ ابھر چکی"  
تھی اور یہ ہنسی دل کے آباد ہونے کی خوشی میں تھی۔

\*\*\*\*\*

صبح کے آٹھ بجے وہ سب لوگ ماہین پھپھو کے گھر پہنچے تھے، راستے میں جو کچھ ہوا  
تھا اسے خود تک رکھنے کا فیصلہ کیا گیا تھا، کیوں کہ یہ وہی حساب تھا کہ بات نکلے گی تو  
دور تک جائے گی۔

کیسار ہانچو تم سب کا سفر "رزاق بہت خوش مزاج انسان ہونے کے ساتھ ساتھ"  
وہاں گاؤں میں زمین دار کے عہدے پر فائز تھے۔

جی اچھا تھا "بچے کیا بتاتے سفر کا کہ کیا کیا جھٹکے کھا کر آئے ہیں، سب نے مسکین"  
سی صورت بنائے ہنسی میں ٹال سادیا۔۔۔ جبکہ دائم کی تو ہنسی کو بمشکل بریک لگی  
تھی

ماہین اور رزاق کو بہت منتوں اور مرادوں کے بعد ایک ہی اولاد ملی تھی۔۔۔ ار حم دس سال کا تھا۔ بہت ہی شرارتی اور پیارا سا گھولو مولو بچہ۔۔۔ اسکی ایک عدد گال تو تب سے دائم کے ہاتھ میں تھی جب سے وہ آیا تھا۔ جبکہ ماہین اب ملازمہ کے ساتھ مل کر ناشتہ تیار کروا چکی تھی۔

بھئی تم لوگوں کے آنے پر سب سے زیادہ خوش ار حم تھا۔ کل ہی اسے سکول سے "چھٹیاں ہوئی ہیں" ماہین ساتھ ساتھ ملازمہ کو کہہ کر ناشتہ بھی لگوار ہی تھیں اور پر جوش ہو کر ان سب کو بتا بھی رہی تھیں۔

پھپھو اسکو تو آپ نے جو ان کر دیا۔ کیوں رس گلے۔۔۔ کم کھایا کر۔ لگتا ہے دیسی "گھی اور مکھن خوراک ہے تیری۔۔۔۔۔ کیا روئی سی گالیں ہیں۔۔۔ پھٹ جائے گا ایک دن" دائم اور ار حم کی مستی اب نیلم، حانی اور مینو بھی دیکھ کر ہنسنے جبکہ دانیہ اب کچن میں ملازمہ کی مدد میں لگی تھی۔ دائم کی شریر چھیڑ خانی پر ار حم نے بھی نزاکت سے ناک چڑھا کر ہنسی دباتے بولنے کی سعی کی۔

نہیں پھٹتا "ار حم بمشکل بولا کیونکہ دائم اسے مسلسل گد گدی کر رہا تھا۔"

ماشاء اللہ کہتے ہیں "نیلیم نے باقاعدہ دائم کو گھور کر تصحیح کروائی، دائم کے چہرے پر " بھی شریف سے مودب مسکان سج چکی تھی۔

ماشاء اللہ۔۔۔ چشم بددودور۔۔۔۔۔ نظر بددور۔۔۔ اور بھی کچھ رہ گیا ہو تو "نخل" خواری کروا کر جناب کا چونچال پن لوٹ چکا تھا اور اسکی اس قدر ادبی تعریف پر حانی اور مینال کے ساتھ ساتھ ماہین اور دانیہ بھی ہنس دیں، رزاق تو پہلے ہی مسکرا کر یہ کھٹی میٹھی نوک جھوک انجوائے کر رہے تھے۔

ویسے میں نے تو چھوٹو سادیکھا تھا۔۔۔ ارحم تم ماما کے ساتھ کیوں نہیں آئے " تھے "ذہن پر زور دے کر ارحم کو کا کا سایا د کرنے پر مینال بھی اسکی پیاری سی گال پکڑے پوچھ رہی تھے۔

میرے پیپر ز تھے "دبی دبی آواز میں ارحم صاحب کا جو شیلہ جواب حاضر تھا۔۔۔" چلو کوئی بات نہیں۔۔۔ اب یہ ہمارے ساتھ چلے گا۔ ٹھیک ہے نارحم "اب زرا" لاڈ حانی نے کرتے کہا تو وہ دانت نکالے سر اثبات میں ہلا رہا تھا۔۔۔ دائم کا تو بس نہیں چل رہا تھا اسکی گالیں پکڑ کر اتار ہی لیتا۔۔۔ سب ہی ہنس رہے تھے۔

میں آتا ہوں "اسی لمحے حانی کا فون بجا تو وہ سننے باہر کی طرف نکل گیا۔۔۔"

دانیہ تم آتے ہی کام میں لگ گئی ہو۔ بھی اب تم مہمان ہو۔۔۔ یہ رضیہ کر لے گی"

نا" ماہین نے کچن سے چائے لاتی دانیہ کو لاڈ سے کہا تو وہ مسکرا دی۔۔۔ مینو نیلم اور

دائم توار حم کے ساتھ گیوں میں لگ چکے تھے۔۔۔

کوئی بات نہیں جناب۔۔۔ مہمان ہیں تو کیا ہوا۔۔۔ آپکے اپنے مہمان ہیں خیر"

ہے" دانیہ نے مسکراتے ہوئے مان کے سنگ کہا تو ماہین بھی مسکرا دی۔

\*\*\*\*\*

ارے جناب۔۔۔ اتنی دیر لگا دی فون اٹھانے میں "فون کان سے لگتے ہی آذان کی"

شکوے سے بھری آواز آئی۔۔۔ حانی کے چہرے پر اس بار وہ خوشی نہیں تھی جو

آذان سے بات سمے ہونی چاہیے تھی۔ آذان دوسری سمت اپنی گاڑی میں بیٹھ چکا

تھا۔۔ تھری پیس پہنے، بالوں کا نفیس سا اسٹائل بنائے اپنی نیلی آنکھیں پھیلائے وہ مسکرا کر مخاطب تھا۔

ہاں دراصل فیملی میں بیٹھا ہوا تھا۔۔ ہم ابھی گاؤں پہنچے ہیں۔ ماہین پھپھو کی "طرف" حانی چہرے پر ہلکی پھلکی سنجیدگی لائے بتا رہا تھا، انداز خاصا کتا یا سا تھا۔ شاید سہی کہتے ہیں، دل کے جذبوں پر انسان کا اختیار نہیں ہوتا۔ ہم سے جڑے فرد کو کوئی اور دیکھ بھی لے تو اک رقابت قدرتی ظہور پذیر ہونے میں دیر نہیں لگاتی تھی۔

اوہ اچھا۔۔۔ زبردست۔۔۔ تو جناب دلہا صاحب سیر سپاٹے کر رہے ہیں "حانی" کو اسکی مان اور محبت سے کی چھیڑ خانی پر مسکرا کر انا سا پڑا۔۔۔

ہاں بس سب نے پلین بنالیا ایک دم۔۔۔۔۔ ویسے بھی شادی سے پہلے سب کا دل "تھا کہ کہیں گھوم آیا جائے" حانی بھی باہر صحن میں لگے درختوں کی طرف آگیا تھا۔۔۔ ماہین کے گھر کا صحن بے حد خوبصورت تھا۔ کئی طرح کے توگلاب لگا رکھے تھے۔۔۔

یہ تو اچھا ہے "آذان بھی مسکرایا۔"

ہاں۔۔۔ تم بتاؤ۔ کیا چل رہا ہے "حانی پھر سے سنجیدگی اور ڈھچکا تھا۔۔۔"

چلنا کیا ہے۔۔۔۔ یہی بتانے کے لیے کال کی تھی کہ بی جی تو میری سوچ سے "

بھی فاسٹ نکلیں۔ دراصل وہ آج حمدان حویلی جا رہی ہیں۔ میرے لیے مینال کا

باقاعدہ رشتہ لینے۔۔۔ میں نے بہت روکا مگر وہ میری ایک بھی نہیں سن رہیں "

آذان کی بات گویا حانی کو آج سچ میں ناگوار گزری تھی اور اسکے چہرے کا سناٹا اس

بات کا ثبوت تھا۔۔۔

تم نے مینال سے بات کی؟ کم از کم اسے پہلے پتا ہونا چاہیے "آذان اسکی خاموشی "

نوٹس کیے بنا مزید بولا، حانی کے ماتھے پر آیا تناو کسی بڑی الجھن کی ترجمانی کر رہا تھا۔

نہیں آذان۔۔۔ مجھے تو بات کا موقع نہیں ملا۔ ویسے بھی وہ اتنی جلدی شادی نہیں "

کرے گی۔ میں جانتا ہوں اسے "حانی کی بات نے گویا دوسری سمت ادا سی سی پھیلا

دی تھی، حانی کو خود اپنے اس جواب کی توقع نہ تھی مگر وہ ناچاہتے ہوئے بھی کہہ

گیا۔



کیا تم اس تک یہ بات پہنچا کر میری مدد نہیں کر سکتے "حانی کاشدت سے دل چاہا"  
تھا کہ فون کٹ جائے اور اسے اس سوال کا جواب دینا ہی نہ پڑے۔ آذان کا استفسار  
، حانی کا دماغ معاف کر رہا تھا۔

میں کوشش کر سکتا ہوں۔۔ دیکھو کب موقع ملے "حانی نے رکھائی سے جواب"  
دیا تو دوسری طرف کچھ اطمینان پھیلا۔

تھینک یو یار۔۔۔ میں بس اسکی مرضی جاننا چاہ رہا ہوں۔۔۔ اور یقین کرو کہ میں "  
اسکی خوشی کا سب سے پہلے احترام کروں گا۔ اسکا جو بھی جواب ہوا مجھے منظور ہے "  
حانی کو لگا اسکے سر میں ٹھیس سی اٹھ رہی ہے، یہ اسے یک لخت جو اندھیرا خود میں  
دبوچ رہا تھا وہ اس سے خوفزدہ اور ہراساں تھا۔

ٹھیک ہے۔ میری بات ہوگی تو میں تمہیں بتا دوں گا۔۔۔ بیسٹ آف لک "اب"  
کی بار آذان اسکی دی تسلی پر دل سے مسکرایا تھا اور اللہ حافظ کہہ کر فون بند کر  
دیا۔۔۔ حانی کتنی ہی دیر سپاٹ چہرے سے فون کو دیکھتا رہا۔ اب کیا تھا۔۔۔۔۔  
وہ کیوں اپنے آپ کو بے قابو ہوتا محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔۔ جیسے آج اسکے سب



اختیار چلے گئے تھے۔۔۔ ایک مدت سے وہ اس سفر میں تھا مگر اب اتنے عرصے بعد وہ پھر سے اپنے دل کی بغاوت سراٹھاتی محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔۔ مینو کو لے کر وہ آج ایک بار پھر الجھ چکا تھا۔۔۔ اور اب شاید اسے اپنے یہ غلط جانب اٹھتے قدم روکنے کے لیے بہت سی محنت درکار تھی۔

\*\*\*\*\*

حبیبہ کی اچانک آمد خاصی خوشگوار اور حیران کن تھی کیونکہ وہ خالی ہاتھ نہیں آئی تھیں۔ مٹھائی، پھل وغیرہ کے ساتھ پوری تیاری کے ساتھ آئی تھیں۔ ارادہ تو انکا صبح کا تھا مگر پھر انھیں لگا کہ صبح صبح جانا مناسب نہیں لہذا وہ دن کے بعد گئی تھیں۔۔۔ رضوان صاحب کے ساتھ آج مہران صاحب بھی آفس گئے تھے۔۔۔ صبح انھیں تھوڑی گھبراہٹ فیل ہو رہی تھی تبھی انہوں نے گھر سے باہر نکلنے کا ارادہ کیا تھا۔ صرف نادیدہ ہی گھر میں موجود تھیں۔

حبیبہ آپا۔۔۔ اس سب تکلف کی کیا ضرورت تھی۔۔۔۔۔ یہ تو بہت غلط کیا آپ " نے۔۔۔۔۔ آئیے تشریف رکھیے۔۔۔ آذان بیٹا نہیں آیا؟ اسے بھی لے آئیں؟ " نادیدہ پہلے تو اتنے لوازمات پر خفاسی ہوئیں پھر انھیں بہت اپنائیت سے لاؤنچ میں لا کر بیٹھا دیا۔

اپنوں میں کیسا تکلف۔۔۔۔۔ کچھ غلط نہیں ہے۔ بھئی آج میں یہاں ایک خاص " مقصد کے لیے آئی ہوں تبھی اسے ساتھ نہیں لائی۔ ان شاء اللہ اگر بات بن گئی تو اگلی بار ہم دونوں ساتھ آئیں گے " حبیبہ اب اسے تجسس میں ڈالتے ہوئے مسکرائیں، نادیدہ نے خوشگوار سی حیرت سے مسکرانے پر اکتفایوں کیا جیسے جاننا چاہتی ہوں کہ آخر ماجرہ کیا ہے۔

آہاں۔۔۔۔۔ ایسا ہے کیا۔ تو بتائیے پھر۔ دیر کیسی " نادیدہ نے ساتھ ہی ملازمہ کو " کھانے پینے کے لیے کچھ لانے کا اشارہ کر دیا تھا۔۔۔ اب وہ حبیبہ کی جانب استفہامیہ نگاہوں سے متوجہ تھیں۔

دراصل میں یہاں اپنے آذان کے لیے مینال بیٹی کا رشتہ لے کر آئی ہوں۔ یعنی "اس خوبصورت سے پرانی جان پہچان کو ایک پائیدار رشتہ داری میں بدلنے آئی ہوں" حبیبہ کا انداز ہی نہیں بات بھی نادیدہ کو بے حد پسند آئی تھی۔ بھلا اتنا اچھا رشتہ وہ بھی یوں اچانک آنا واقعی ایک اچھی بات تھی۔

آپکی بات اور آپکے جذبات کی بے حد قدر کرتی ہوں آپا۔۔۔۔۔ باقی اس بات کا "جواب تو میں اکیلے نہیں دے سکتی۔ مہراں بھائی اور رضوان ہی آپکو بہتر اور تسلی بخش جواب دے سکتے ہیں۔ اور خاص کر مینال خود" حبیبہ بھی جیسے ایک دم متفق نظر آرہی تھیں، کیونکہ وہ خود یہی چاہتی تھیں کہ جو بھی معاملہ طے ہو وہ مینو کی مرضی سے ہی ہو۔

بلکل۔۔۔۔۔ سب کی باہمی رضامندی ہی درکار ہے۔۔۔۔۔ میں چاہتی ہوں کہ آپ یہ "بات گھر کے باقی افراد سے بھی کر لو۔۔۔ پھر اگر سب کی رضامندی شامل ہوئی تو ہم باقاعدہ رسم کرنے آجائیں گے" تو گویا حبیبہ تو رسم تک کا سوچے بیٹھی تھیں، نادیدہ نے تبسم کے سنگ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے سر کو جنبش دی۔

ان شاء اللہ خیر ہوگی۔۔ میں آپکی بات سب تک پہنچا دوں گی آپا۔ امید تو ہے کہ " کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہوگا مگر پھر بھی بچوں کی زندگی کا فیصلہ انکی خوشی سے ہی ہو تو اچھا ہوتا ہے "نادیہ نے مسکراتے ہوئے سارے معاملے کی مصالحت سے تکمیل پر زور دیتے ہوئے اپنے جذبات کا اظہار کیا۔

بلکل نادیہ ایسا ہی ہے "حبیبہ کی خوشی دیدنی تھی، انکو امید نہیں یقین تھا کہ بات " بن جائے گی۔

رشتہ تو بہت اچھا ہے۔ اب ہوپ سو باقی سب بھی مان جائیں "چائے آچکی " تھی۔۔۔ نادیہ، حبیبہ کو سرو کرنے کے بعد دل ہی دل میں خوشی کے سنگ سوچ رہی تھیں۔

\*\*\*\*\*

شام کو وہ سب گاؤں گھومنے نکلے تھے۔۔۔ انکا چھوٹا پٹا کہ ار حم بھی ساتھ تھا۔۔۔  
 سب سے پہلے تو رزاق انکو اپنی زمینیں دیکھانے لے کر گئے۔۔۔۔۔ کئی اراضی پر  
 پھیلی زمین دیکھ کر ساری بچہ پارٹی حیران تھی۔ ان میں کچھ کھیت تو باقاعدہ سبزیوں  
 کے تھے۔ رزاق اسکے بعد انھیں ار حم کے ساتھ روانہ کیے خود وہیں اپنے اڈے پر  
 ٹھہر گئے۔ ار حم کو گاؤں کا چپا چپا بہت اچھے سے پتا تھا۔ اور بچارے کی پھولی ہوئی  
 گالیں تو پورا راستہ بھی دائم کے ہاتھ میں رہی تھیں۔۔۔ آگے تینوں خواتین تھیں۔۔۔  
 ماہین رات کے کھانے کا انتظام کرنے گھر ہی رک گئی تھیں۔۔۔ مینو، دانیہ اور نیلم  
 ہر انوکھی اور پیاری چیز کو اپنے موبائیلز میں کیچر کر رہی تھیں۔۔۔ اور بھاری سے  
 قدم اٹھاتا حانی بھی انکے پیچھے پیچھے ہی چل رہا تھا۔۔۔۔۔

تم اپنی اس بے بسی سے دستبردار ہونے کا سوچ بھی نہیں سکتے حنوط"

مرتضیٰ۔۔۔۔۔ اگر اب تم پیچھے ہٹے تو سب تباہ ہو جائے گا" وہ خود کو تنبیہی طور  
 سے ڈپٹا ہوا چل رہا تھا، چال میں واقع تھکن اور سوز تھا۔ آگے ان پانچوں نے شور مچا

رکھا تھا۔ ار حم پیچھے بھاگ کر آیا تو جیسے حانی بھی اپنے خیالات جھٹک کر مسکرا دیا۔  
دائم اسے مسلسل تنگ کر رہا تھا۔

تو بچو کیسا لگا ہمارا گاؤں "ار حم کی زبان سٹارٹ ہو چکی تھی، اور سب ہی اس کا سب کو "بچو کہنے پر ہنس دیے۔۔۔ وہ خود بھی شرارتی ہنسی لیے ہوئے تھا۔

بہت اچھا دادا جی "اب تو حانی نے بھی اسکی دونوں گالیں پکڑ کر اسکے قدموں میں بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔ مگر وہ ہنس دیا کیونکہ دائم کی طرح حانی نے زیادہ دبائی نہیں تھیں۔۔۔۔ حانی کے بیٹھنے کی دیر تھی کہ مینو، دانیہ اور نیلم بھی وہیں کھیت کے ساتھ بنی دیوار پر بیٹھ گئیں۔

اففف میری تو ٹانگیں جواب دے گئیں "مینو نے تو باقاعدہ دہائی دی، اتنا کبھی چلی نہیں تھی جتنا ان سب نے چلا چلا مارا تھا۔

میری بھی "نیلم تو باقاعدہ ٹانگیں دبا رہی تھی۔"

ار حم یار۔۔۔ یہ لڑکیاں اتنی تھکو قسم کی ہیں قسم سے۔ یار اپنی اس گھولو صحت کا "راز انھیں بھی بتادے "دائم نے خاصے منہ بسورے انداز میں تفاخر سے اپنی راج

ہنس جیسی گردن موڑ کر تینوں پر نظر ڈال رہے ہوئے ار حم کی گلابی گال پورے زور سے کھینچی۔

دائم۔۔۔ باز آ۔۔۔ یار سرخ لال کر دی ہیں تو نے اسکی گالیں "دائم کے اس ظلم" پر حانی نے باقاعدہ جھاڑتے انداز میں ار حم کو کھڑے ہو کر خود کی طرف کرتے دائم کو گھورا۔ دائم تو پھر سے اسکی طرف دانت نکالے ہوئے لپکا تھا، سہی ڈھیٹ شے تھا۔

ار حم ادھر آ جاو۔۔۔ یہ تو آج تمہاری یہ چیکس اتار دے گا۔ آ جاو "اب تو نیلم نے" ار حم کو فوراً سے اپنے پاس بھاگ آنے کا اشارہ کرتے ہوئے پیار سے کہا جس پر دائم نے مصنوعی ناک سکیرٹی۔

ہاں ہاں۔۔۔ جاو جاو۔۔۔ تھکو پارٹی کے پاس "دائم نے منہ کا زاویہ بناتے ہوئے" نڑوٹھے پن سے کہا جس پر سب پھر سے مسکرا دیے۔



دائم۔۔۔۔۔ تیرا کان کہاں ہے۔۔۔۔۔ ادھر میرے ہاتھ میں دے زرا "اب تو"  
مسلسل چپ چاپ سب کی شرارتوں پر ہنستی دانیہ نے بھی مصنوعی برہمی سے دائم  
کو دیکھتے ہوئے کہا جس پر وہ ہنسی دبائے مسکرا دیا۔

جی وہ کرائے پے گیا ہے۔۔۔۔۔ اسکی گال چلے گی۔۔۔۔۔ ارحم یہ دے زرا "اب"  
تو ارحم آگے تھا اور دائم پیچھے۔۔ جبکہ ارحم اب حانی کے پیچھے چھپ کر بچ چکا  
تھا۔۔۔۔۔ سب ہی ہنس دیے۔

اچھا اچھا اب بس۔۔۔۔۔ چلو گھر چلیں "حانی نے ارحم کا ہاتھ پکڑتے ہوئے سب"  
کو ہی واپسی کی ہدایت کی، وہ تینوں تو ایسے بیٹھی ہوئی تھیں جیسے وہیں جم گئی  
ہوں۔۔۔۔۔

ھاھا کرین لے آئیں انکے لیے "دائم نے تینوں کی تھکن دیکھتے ہوئے کہا تو وہ"  
تینوں اب آنکھیں نکالے اس پر حملے کو تیار تھیں۔۔۔۔۔

تجھے ہی کرین کے نیچے دینا ہم نے۔۔۔۔۔ رک زرا "اب تو دانیہ اٹھ چکی تھی اور"  
دائم ارحم کا ہاتھ پکڑے بھاگ چکا تھا۔۔۔ وہ تینوں بھی ہنستے ہوئے پیچھے پیچھے ہو



لیے۔۔۔ مینو تو ابھی تک بالکل فریش سی گرد و نواح کی تصویریں بنانے میں لگی تھی۔

\*\*\*\*\*

آگئے آپ؟" نادیا کافی دیر سے منتظر تھیں۔ آج رضوان اور مہران صاحب نے آنے میں کافی دیر لگادی تھی۔

کیا ہوا۔۔۔۔۔ سب خیر ہے۔ کافی دیر لگادی۔ اور بھائی صاحب آپ کو کیا ہوا؟""  
رضوان، مہران صاحب کو پکڑے اب صوفے پر بیٹھا چکے تھے جن کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔ جبکہ رضوان ضرور سنجیدہ اور پریشان دیکھائی دے رہے تھے۔

ہو سہل چلے گئے تھے۔۔۔۔۔ بھائی کو اچانک ہی گھبراہٹ اور ہارٹ پین سٹارٹ" ہو گیا تھا" رضوان کے تشویش زدہ ہو کر بتانے پر تو نادیا بھی پریشان ہو چکی تھیں۔

ارے یار کچھ نہیں ہوا۔۔۔ ٹھیک ہوں میں "وہ تو جیسے ایک دم نارمل انداز میں"  
بولے تھے، یہ چھوٹی موٹی تکلیف وہ سنجیدہ نہیں لے رہے تھے۔

جی جی۔۔۔ نظر آرہا ہے۔۔۔ ڈاکٹر نے بائے پاس کا مشورہ دیا ہے۔ کہہ رہے ہیں دل بالکل ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ آپ کو معمولی لگتا ہے بھائی؟ میری تو اس وقت کی جان اٹکی ہوئی ہے "انکی اس لاپرواہی پر رضوان بہت خفا ہوئے تھے۔

دیکھ یا ایک دم فٹ ہوں۔۔ ان ڈاکٹرز کو تو پیسے بٹورنے کا بہانہ چاہیے بس "گویا" اب بھی وہ خود کو بہتر شوکر رہے تھے۔

نہیں بھائی صاحب۔۔۔ آپ کو اپنا خیال رکھنا ہے۔۔۔ یوں لا پرواہی نہیں " کرنی۔۔۔ حانی کو پتا چلا تو۔۔۔۔۔ "نادیہ بھی افسردگی لیے فخر سے اٹے انداز میں گویا ہوئی تھیں۔

ارے ان بچوں کو مت بتانا۔۔۔۔۔ انکے انجوائے کے دن ہیں۔۔۔۔۔ مت فکر کرو۔  
تم دونوں۔ میں اب بہتر ہوں "حانی کو بتانے کا مطلب تھا کہ اپنی شامت لے  
آنا۔۔۔ پچھلی بار بھی جب وہ دل کی تکلیف کی وجہ سے ہو اسپتال گئے تھے تو حانی کی

غیر ہوتی حالت دیکھنے والی تھی۔۔۔ ایک مہران ہی تھے جنکی تکلیف وہ چاہ کر بھی برداشت نہیں کر پاتا تھا۔۔۔

ہمممم۔۔۔ نادیہ تم اچھا سا سوپ بنا کر لاو۔۔۔ اور ہاں سبزیاں زیادہ ڈالنا اور نمک "کم۔۔۔۔۔ کیوں۔۔۔ ٹھیک ہے نا؟" رضوان نے فکر کے پیش نظر مہران کو دیکھ کر زوجہ صاحبہ سے دریافت کیا جو سوپ پر منہ بنا چکے تھے۔

سچ پوچھو تو سوپ پر زرا دل راضی نہیں "مہران کی معصومانہ سی گزارش پر رضوان" بھی ہلکے مسکرا دیے۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔ ابھی ملک شیک پی لیں۔۔ سوپ بعد میں۔ جاو نادیہ "نادیہ" تو اس چکر میں حبیبہ کے رشتہ لانے والی بات بتانا بھی بھول گئی تھیں۔۔۔ وہ فرما برداری سے کچن میں چلی گئیں۔

بھائی۔۔ پلیز اپنا خیال رکھا کریں۔ خدا نخواستہ آپکو کچھ ہوا تو ہمارا کیا"

ہوگا۔۔۔۔۔ اللہ کے بعد آپ ہی ہم سب کے سر کا آسمان ہیں "رضوان انکا ہاتھ نرمی اور رسانیت سے پکڑے افسردگی سے بولے تو وہ پھر سے مسکرا

دیے۔۔۔۔۔ ماں باپ کے بچپن میں ہی وفات پا جانے کی وجہ سے مہراں نے رضوان اور ماہین کو بھی بالکل اپنے بچوں کی طرح پالا تھا۔۔۔۔۔ ویسے بھی اس گھر کا ہر فرد ہی مہراں سے بے حد اٹیچ تھا۔

کچھ نہیں ہوتا یا۔۔۔۔۔ ایسے منہ مت لٹکا۔۔۔۔۔ حانی کم تھا کہ اب تو بھی بچہ بن " گیا ہے " وہ رضوان کے کندھے پر ہاتھ دھرتے مصنوعی شرارت سے بولے تھے مگر وہ ادا اس سے تھے۔

ہم آپکے بچے ہی ہیں۔۔۔۔۔ آپکی تکلیف ہمیں ڈرا دیتی ہے " مہراں کو اس پر بے حد پیار سا آیا، جس طرح انکے لیے حانی تھا ویسا انس وہ رضوان سے رکھتے تھے۔ چل اٹھ جا اب۔ زرا اخبار تو پکڑا۔۔۔۔۔ " صبح آفس چلے جانے کی وجہ سے وہ " اخبار نہیں پڑھ سکے تھے۔۔۔۔۔ دوسرا وہ رضوان کی ادا سی کوٹالنا چاہ رہے تھے۔

جی نہیں۔۔۔۔۔ اخبار دوں تاکہ آپ اپنا بی پی بھی بڑھالیں۔۔۔۔۔ نووو " رضوان نے " گویا روٹھے انداز میں سامنے رکھا اخبار مزید دور پڑی ٹبیل پر رکھتے ہوئی نفی میں سر گماتے کہا۔

ہاھا۔۔۔ چل یہ ریموٹ ہی پکڑا دے "اب تو رضوان نے باقاعدہ منہ پھلائے"  
گھورا، بھائی صاحب تو ٹلنے والے نہ تھے۔  
اوکے۔۔۔ لیکن نو نیوز۔۔۔ سمجھ گئے نا آپ۔۔۔ میں بس آرہا ہوں چینیج کر"  
کے "رضوان کے جاتے ہی وہ دلکش انداز میں مسکراتے ہوئے کندھے اچکا کر  
مزے سے ٹی وی آن کر چکے تھے۔۔۔

\*\*\*\*\*

مینال کچن میں آئی تو دانیہ چائے بنا رہی تھی۔۔۔ جبکہ باقی سب باہر صحن میں گپیں لگا  
رہے تھے۔ ارحم اور دائم کی مستیاں دیکھ کر اب رزاق، ماہین اور نیلم بھی ہنس رہے  
تھے۔ جبکہ حانی فی الحال کہیں دیکھائی نہیں دے رہا تھا۔  
بھئی یہ کیا میرا بستر باہر کیوں لگایا گیا ہے "رزاق دو عدد چار پائیاں اور بسترے باہر"  
کچے براندے میں لگا چکے تھے۔ اور اس بات پر دائم کا منہ بن چکا تھا۔

اتنی اچھی اور پر فضا جگہ پر سونا بہت فائدہ مند ہوتا ہے "ماہین نے جیسے دونوں" چار پائیوں پر تکیے رکھتے ہوئے مفید سی اطلاع دی۔

اور ویسے بھی پھپھو۔۔۔ اسے ایڈ ونچر بہت پسند ہیں "دانیہ نے بھی کچن سے منہ نکالے ہنسی دبائے بات سے بات لگائی۔ سب ہی ہنس دیے۔

ظالمو یہاں مجھ پر تو نہیں ہیں نا؟" وہ مستیلا بھی سر کھجائے بستر تک رسائی حاصل کرتا بڑی فکر سے پوچھ رہا تھا۔

نہیں نہیں۔۔۔ تمہارے ایریا کے مجھروں کو تمہارے ارد گرد نہ بھٹکنے کی تاکید کی گئی ہے۔۔۔۔۔ یہ چادر ہے نا۔۔۔ دیکھائی نہیں دے رہی "نیلیم نے باقاعدہ اسے شرارتی انداز اور پھر منہ کا پوز بنا کر ڈانٹتے ہوئے کہا تو وہ اسے زبان نکال چکا تھا۔۔۔ ارحم بھی منہ پر ہاتھ دھرے ہنس دیا۔

بندر "نیلیم کی آواز بمشکل دائم نے ہی سنی۔۔۔ اسے تو سخت نیند آرہی تھی لہذا وہ اندر کمرے کی طرف بڑھ گئی۔



ہوا ہانک لگاتا بولا اور چادر منہ تک اوڑھ لی۔۔۔۔۔ رزاق بھی اسکی بات پر ہنستے ہوئے لیٹ چکے تھے۔

چلو ار حم تم بھی سو جاو بابا کے پاس جا کر۔۔۔۔۔ صبح کا میرا بچہ آج آوارہ ہوا " ہے۔۔۔۔۔ چلو " ماہین کہ کہنے کی دیر تھی ار حم بتیسی نکالتا کچن کی طرف دوڑ گیا۔۔۔۔۔ ماہین بھی پیچھے چلی گئیں۔

\*\*\*\*\*

ار حم "ماہین اسے آواز دیتی ہوئیں کچن میں ہی آگئیں۔" دانیہ آپی نے کہا ہے وہ مجھے کہانی سنائیں گے۔۔۔۔۔ امی مجھے سننی ہے۔۔۔۔۔ پھر " سو جاو گانا " ار حم کافی بناتی ہوئی دانیہ سے لپٹتے ہوئے ضدی پن سے بولا تو ماہین اور مینو بھی ہنس دیں۔



اچھا میری جان آپ بستر میں تو چلو۔۔۔۔ میں ابھی آتی ہوں "دانیہ نے" مسکراتے ہوئے اسکی نرم سی گال سہلائے کہا جواب چائے کے بعد کافی بنا رہی تھی۔

نہیں۔۔۔ آپکے ساتھ جاؤں گا "ارحم بھی اپنے نام کا ایک ہی تھا۔ ماہین ہنستے" ہوئے اپنی اور رزاق کی چائے لیے باہر چلی گئیں۔

اچھا جی اب کا کے نے کہانی سننی ہے "مینو تو اسے گدگدی کر رہی تھی، اور" دونوں کو شیر سا ہنستا دیکھ کر دانیہ کے چہرے پر بھی تبسم تھا۔

ویسے دانیہ اس وقت کافی کس لیے؟ "مینو، ارحم کو اٹھا کر شلیف پر بیٹھاتے ہوئے" دانیہ کو کافی مگ میں ڈالتا ہوا دیکھ کر پوچھتے بولی۔

حانی کہہ کر گیا تھا۔۔۔۔ جناب کی پسند الگ ہی ہے۔۔۔ وہ کپ میں ڈالتے" ہوئے جناب من کی پسند پر خوشگوار سا بولی۔

ہاھا لگتا ہے حانی نے واقع آج پہرہ دینا ہے "شریر انداز میں کہہ کر مینو بھی ہنس" دی۔

دانیہ آپی چلیں بھی "ارحم کی بے صبری دیکھ کر اب وہ دونوں ہنسی تھیں۔۔"

ھاھا اوکے۔ مینو تم ایسا کرو یہ کافی اوپر حانی کو دے آؤ۔ اب اگر میں نے اسے

کہانی نہ سنائی تو یہ میرے کان کھا جائے گا "مگ مینو کو پکڑاتے وہ ارحم کو شلیف سے

نیچے اتار چکی تھی اور اپنی ذمہ داری وہ مینو کو سونپتی ہوئی ارحم کو لیتی باہر کی سمت لپک

پڑی۔

اوکے دانیہ "مینو بھی فرما برداری سے مگ لیے باہر نکل کر سیڑھیاں چڑھ گئی۔"

\*\*\*\*\*

دوسری طرف مہر کی پھرتیاں بھی بے حد کمال تھیں۔۔ اپنی تمام تر توجہ اس نے

دل برداشتہ ہونے کے بعد ایک اہم مشن پر لگادی تھی۔ اس دن عادی سے بات

کرنے کے بعد ہی وہ طے کر چکی تھی کہ اب وہ عادی کی شادی کروا کے ہی دم لے گی۔۔۔ اسی سلسلے میں اس نے رضی کی کزن اور انکی بڑی بیٹی کو گھر بلایا تھا۔ مہر چاہتی تھی کہ یہ بات عادل کو ایک دم پتا چلے تا کہ وہ انکار ہی نہ کر پائے۔ اور عادل بچار اتوا سب سے بے خبر اپنے ہی کاموں میں لگا تھا۔۔۔

بس آنٹی اب یہی خواہش ہے کہ عادل کی شادی کروادوں۔ تاکہ آرام سے میں " بھی واپس جاسکوں۔ آپ تو جانتی ہیں ناکہ کسی اپنے کو یوں پرائے دیں میں اکیلا چھوڑنا کتنا مشکل ہے۔۔۔ اور ماں اور بہن ہونے کے ناطے، عادی میری پہلی ذمہ داری ہے "۔

حرا اور عائشہ انکی دو بیٹیاں تھیں۔ یہ پوری فیملی بھی یہیں سیٹل تھی۔۔۔ عائشہ شادی شدہ تھی۔۔۔ مہر، حرا سے ایک بار مل چکی تھی جب وہ سب رضی کی بھائی کی شادی پر پاکستان گئے تھے۔۔۔۔ وہ بہت پیاری اور خوش اخلاق تھی اور مہر بھی یہی سمجھتی تھی کہ عادل کے لیے ایسی ہی لڑکی ہونی چاہیے۔

بہت اچھی سوچ ہے آپکی بیٹا "حرا کی والدہ نے مسکراہٹ کا تبادلہ کیا۔ کہا۔"

جی۔۔۔ رضی نے مجھے آپ کا بتایا اور میں تو فوراً رضی ہو گئی۔ ماشاء اللہ حرا بہت پیاری ہے۔۔۔۔۔ اب عادل کو بھی پسند آجائے تو پھر تو زبردست ہو جائے "مہر کی پر جوشی یک دم ماندھ پڑی جب سامنے سنجیدہ سا عادل کھڑا دیکھا پایا تھا۔۔۔ وہ بھی اندر کا ماحول دیکھ کر کچھ حیران ہوا، اور سمجھ آنے پر اسکے چہرے پر ناپسندیدگی سے تناؤ پھیل چکا تھا۔

لیس عادی آگیا۔ عادل یہاں آو۔ ان سے ملو "مہر کے کہنے پر اسے اندر لاؤنچ میں" مجبوراً ہی سہی پر آنا پڑا۔

اسلام و علیکم "وہ بھی رکھائی سے سلام کرتے ہوئے بولا تو حرا کی والدہ نے جیسے "پیارے اسکا چہرہ تھا۔۔۔۔۔ عادی نے ایک نظر مہر کو دیکھا جو غضب کی آنکھیں پھیر چکی تھی۔

و علیکم السلام جیتے رہیے عادی بیٹا "محبت اور شفقت بھرے لہجے میں کہا گیا "تھا۔۔۔ اس کے بعد عائشہ نے بھی سر ہلائے جواب دیا۔۔۔۔۔

ایکسیوزمی "ایک خفاسی نظر مہر پر ڈالتے ہوئے وہ ان سے معذرت آمیز انداز میں " کہتا ہوا باہر نکل گیا۔۔۔

تو کیسا لگا آپکو میرا بھائی؟ "عادی کے جاتے ہی مہر نے مسکرا کر اشتیاق آمیزی سے " پوچھا مگر عادی باہر ہی دروازے کی دوسری جانب کان لگائے کھڑا تھا۔ اسے زرا امید نہ تھی کہ مہر اس کے ساتھ ایسا ظلم کر دے گی۔

ماشاء اللہ۔۔۔ بہت پیارا بچہ ہے " وہ دونوں ہی مسکرا رہی تھیں، جوائے راضی " ہونے کی ترجمانی کر رہا تھا۔

جی۔۔۔ یہاں کی بیسٹ کمپنی میں جاب کرتا ہے۔ اسکی قابلیت سے کوئی انکار " نہیں کر سکتا "عادی کو مہر کی ہر بات پر غصہ سا آیا، بس وہ ان مہمانوں کے جانے کا منتظر تھا۔

ماشاء اللہ۔۔۔ تو پھر آپ اور عادی آئیے نا ہماری طرف۔ تاکہ ہم باقی کے " معاملات بھی طے کر لیں " حرا کی والدہ نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑی ہوئیں۔

ان شاء اللہ ہم جلد آئیں گے "مہر بھی ویسی ہی انس زدہ آنکھیں مسکائے کھڑی ہوئی۔

ان شاء اللہ۔۔ امید ہے سب اچھا ہوگا "مہرا انھیں دروازے تک چھوڑنے کے بعد جیسے ہی مڑی، سامنے ہی خطرناک سنجیدگی لیے عادی کو کھڑا پایا۔۔۔۔۔  
واٹ از دس مہر۔۔۔۔۔ کون تھے یہ لوگ؟ "بلا کی سرد مہری سے وہ مخاطب تھا"  
جبکہ مہراب مسکرا چکی تھی۔۔۔۔۔

تمہارے سسرال والے "مہر بڑے مزے سے کہتی ہوئی دوبارہ لاونچ میں چلی گئی۔۔۔۔۔ وہ بھی حیران سا اسکے پیچھے ہو لیا۔

تمہیں کہا تھا نا کہ مجھے شادی نہیں کرنی۔۔۔۔۔ دین وائے؟ "وہ بھی مہر کے اطمینان پر غصے میں پاگل سا ہوا تھا۔

لیکن مجھے تو کروانی ہے نا۔۔۔۔۔۔۔ "اسے تو جیسے آج اسکے غصے کی بھی پرواہ نہیں تھی۔

میں تمہارا یہ فیصلہ ہر گز نہیں مانوں گا۔۔۔ وائے یو فور سینگ می مہر؟ "اب کی بار"  
جیسے وہ تڑپ اٹھا تھا۔۔۔ مہر مڑی اور سنجیدہ ہوئی۔

عادی۔۔۔۔۔ اگر یہی فیصلہ امی کرتیں۔۔۔ تو کیا تم تب بھی یو نہی انکار"  
کرتے۔۔۔ میں نے بھی تو تمہیں ماں بن کر پالا ہے نا۔ کیا اس ناطے میرا اتنا بھی  
حق نہیں کہ میں تمہارے لیے ایک فیصلہ لے سکوں۔؟ "مہر کالہجہ سوالیہ اور اداس  
تھا۔۔۔۔۔ عادی یک دم ہار سا گیا۔۔۔

میں مینو کو چاہتا ہوں۔۔۔۔۔ تم کیوں نہیں سمجھتی "رخ پھیرے اپنے بالوں"  
میں ہاتھ پھرے وہ بے بسی لیے مڑا تھا۔ مہر نے آگے بڑھ کر اسے کندھے سے  
سیدھا کیا، دونوں کے چہروں پر بلا کا جبر کنڈلی مارے بیٹھا نظر آیا۔

لیکن وہ تمہیں نہیں چاہتی۔۔۔۔۔ مزید نہ اسکی مشکل بڑھاؤ نہ اپنی۔ تم اپنی"  
قسمت بارہا آزما چکے ہو۔۔۔۔۔ بس کر دو۔ "مہر کالہجہ بھی سختی لیے تھا، عادی کی  
نظریں اسکی اندر کی توڑ پھوڑ کا واقعہ پتا دے رہی تھیں۔



وہ جسے چاہتی ہے۔ وہ بھی تو اسے نہیں چاہتا۔۔۔۔۔ وہ لوٹ آئے گی مہر۔۔۔۔۔"

مجھے کچھ وقت دو" اب کی بار وہ التجا کر رہا تھا، اسکی آنکھوں میں اک سوز اور دلخراشی تھی۔

نہیں لوٹے گی۔۔۔۔۔ عادی میرے بندھے ہاتھوں کی جانب دیکھو۔۔۔۔۔ میرا"

مزید امتحان نہ لو اور نہ ہی خود کو اس دھوکے میں رکھو۔ بس میں نے طے کر لیا ہے"

وہ بھی جیسے ہار گئی تھی۔ اگلے ہی لمحے جیسے عادی پھر سے پیشانی پر شکنیں سجائے

خطرناک سنجیدہ ہوا۔

تم جو مرضی کہو۔۔۔۔۔ میں شادی نہیں کروں گا۔۔۔ میں تمہاری واپسی کی"

فلائٹ کروا رہا ہوں۔۔۔۔۔ انڈر سٹینڈ "غضبناک انداز میں کہتا ہوا وہیل بھر بھی رکا

نہیں تھا۔۔۔۔۔

تم ایسا کچھ نہیں کرو گے"۔۔۔ وہ بھی تنبیہی انداز میں ضدی بنے کہہ کر وہیں غصے

سے بیٹھ گئی۔



اب اس مسئلے کو صرف مینال حل کر سکتی ہے "مہر نے سخت جھنجھلا کر سر تھا مے"  
جیسے خود کلامی کی۔۔۔

\*\*\*\*\*

مینو سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر گئی تو وہ سامنے ہی دیوار سے کھڑا کسی گہری سوچ  
میں مبتلا دیکھائی دے تھا۔۔۔ خود کو نارمل کرتی ہوئی وہ بنا آواز کیے حانی کے ساتھ  
جا کر کھڑی ہوئی اور مگ حانی کی طرف بڑھا دیا۔ دونوں نے ایک دوسرے کو  
دیکھا، کوئی نازک سی چھیڑ خانی چپکے سے دلوں سے سر زد ہوئی۔  
لگتا ہے آپ نے واقعی گاؤں کی چوکیداری کا فیصلہ کر لیا ہے "حانی کا خالی سا چہرہ"  
کھوجتے ہوئے وہ مسکراتے بولی تھی۔

یہ چوکیداری میرے بس کا روگ نہیں ہے "وہ بھی گویا مسکرایا ہی تھا۔ گو"  
مسکراہٹ جیسا اب کچھ نہ بچا تھا۔

اچھا جی۔۔۔ ویسے یہاں کھڑے ہو کر کیا ہو رہا تھا۔۔۔ کوئی گہری سوچ درپیش تھی شاید "وہ تجسس لیے حانی کو دیکھ رہی تھی جواب کافی پیئے اور سامنے دیکھنے میں مصروف ہو چکا تھا۔

سوچ ایسی کوئی خاص نہیں تھی۔۔۔ یہ بتاؤ تمہاری بازو کیسی ہے؟ "اپنے بے مراد خیالات کو پردوں میں ہی کمال ادا سے چھپائے رکھ کر حانی کو یک دم مینو کی بازو کا خیال آیا۔۔۔ نشان ابھی تک موجود تھا۔

ٹھیک ہے۔۔۔ "مینو بھی حانی کو دیکھنے کے بجائے سامنے دیکھتے بولی۔" پر نشان تو ویسا ہی ہے "حانی اسکی سمت فکر مندی سے دیکھتا بولا۔"

کچھ زخم نشان چھوڑ جاتے بس۔۔۔ درد، وقت کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے "وہ" سنجیدہ ہوئی تھی، ایسی سنجیدگی جس نے چپکے سے دلوں پر گھاؤ عطا کیا تھا۔

میں نہیں مانتا۔۔۔ نشان چلے بھی جائیں تو زخم کی تکلیف کم نہیں ہوتی "اور وہ" اسکی اس سنجیدگی سے آج بہت ٹائم بعد خوف کھا گئی تھی اور وہ جانتی تھی یہ وقت اسکے امتحان کا ہے۔

حانی آج خیر ہے نا۔۔۔۔ اتنی فلاسفی کس لیے۔۔۔ "خوف کو اپنے وجود کی" چار دیواری میں ہی دبائے وہ دانستہ مسکرائی تھی۔۔ اور اسکے پاس فرار کے لیے یہی آپشن تھا۔ وہ بھی کہنے کو مسکرایا تھا۔

دانیہ کہاں ہے؟ "اسکی بات کا جواب دیے بنا وہ کافی پیتے بولا۔" دانیہ تو رحم کو کہانی سنانے میں بڑی تھیں۔ تبھی انہوں نے مجھے بھیج دیا "مینیو نے" مسکراتے ہوئے جواب بتایا۔

آہاں۔۔۔ اچھا ہے اسکی ٹرینگ ہو جائے گی "حانی نے یک دم ہی اپنا موڈ بدل کر" شرارتی انداز میں کہا تو جیسے مینال کو بھی تسلی سی ہوئی کہ حانی ٹھیک ہیں۔

ہاھا بلکل۔۔۔ اور ویسے بھی جتنی مینیو نے آپ دونوں کی ٹرینگ کروائی ہے نا" اسکے بعد اور کسی چیز کی گنجائش نہیں "آنکھوں میں چمک بھرے وہ پرانا وقت یاد کیے ہنسی جب وہ ایک آفت کی پریا ہوتی تھی۔ وجہ ہونہ ہو بس مینیو نے منہ سجانا ہوتا تھا۔۔۔ اور پھر پورا دن وہ دونوں اسے خوش کرنے میں لگے رہتے تھے۔۔۔

حانی بھی وہ سب یاد کیے مسکرایا۔

سچ کہا۔۔۔ اس کھیل کھیل میں بہت نقصان ہو گیا حنوط مرتضیٰ کا "وہ مینو کی ہنستی نیلی آنکھیں دیکھ کر سوچ رہا تھا جواب پھر سے سامنے دیکھ رہی تھی۔ کہاں گم ہو گئے؟" مینو کی آواز اور توجہ پر وہ جیسے پھر سے کہیں دور سے واپس آیا۔ "یہیں ہوں" وہ دوبارہ سے سامنے دیکھنے لگا۔۔۔ اب مینو اسے دیکھ رہی تھی جو "یک دم سنجیدہ سا تھا۔

آپ مجھے کیوں الجھن میں لگ رہے ہیں حانی؟" اس کے سنجیدہ چہرے کو دیکھتے "ہوئے مینو سوچ رہی تھی۔۔۔ کتنے پاگل تھے دونوں۔ کہنے کی باتیں بس سوچ ہی سکے تھے۔۔۔ کاش کہہ دیتے۔

کیا ہوا؟" خود پر مینو کی نظریں دیکھ کر وہ رخ پھیر کر بولا تو وہ مسکرا دی۔ "کچھ نہیں۔۔۔۔ میں یہ دیکھ رہی ہوں کہ دانیہ اور آپ ایک ساتھ کتنے پیارے" لگیں گے نا۔۔۔۔ وہی امیجن کر رہی تھی "وہ اسکی بات پر لمحے بھر کو سفید سا ہوا، یوں لگا چہرے کی سمت جاتی رگوں سے خون نچوڑ لیا گیا ہو۔

ہاں۔۔۔ لگیں گے پیارے "جبراسا منے دیکھتے ہوئے ہلکی سی آواز میں کہا گیا،"  
گھپ اندھیرے میں چمکتی دور دراز کی کچھ روشیاں تک حانی کو چبھتی ہوئی محسوس  
ہوئیں۔

کتنی ہی دیر وہ غیر مرئی نقطوں پر نگاہیں جمائے پتھر کی مورتیاں بنے رہے اور بیچ  
میں حسب منشاء سی خاموشی چینیختی رہی۔

ہممم۔۔۔ بلکل۔۔۔ ٹھیک ہے اب میں جاتی ہوں۔ آپ انجوائے کیجئے "مینو شاید"  
وہاں سے جانا چاہتی تھی، یا شاید حانی کے پاس سے جانا چاہتی تھی۔

مگ دے دیں لے جاؤں "پھر جیسے وہ واپس مڑی تو وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔"  
یہ کیسی نظر تھی جو مینو کے آر پار ہوئی تھی۔۔۔ حانی نے مگ اسے تھما دیا۔۔۔۔۔ وہ  
فوراً مڑ گئی۔۔۔۔۔ چہرے پر مسکراہٹ رکھنے کی بلند ترین کوشش کیے۔۔۔۔۔  
مینال "وہ اسے ناچاہتے ہوئے بھی روک چکا تھا، ایک پل کو مینو کا دل رککا پھر وہ"  
خود کو نارمل کیے چہرے پر مسکراہٹ لائے مڑی۔۔۔



بھائی نہیں جاگے ابھی تک؟" رضوان صبح ناشتے کی میز پر براجمان اخبار دیکھتے " بولے جبکہ نادیا انھیں ناشتہ سرو کر رہی تھیں۔

میں گئی تھی بھائی صاحب کو جگانے۔ مگر سوئے ہوئے تھے۔۔۔ ایک آواز دی اور " آگئی۔ آپ خود جگا جائیے گا " نادیا اب انھیں چائے دے کر خود بھی بیٹھ گئیں۔ چلو ایسا کرتا ہوں۔ میں انکے ساتھ ہی ناشتہ کر لیتا ہوں۔۔۔ وہیں بجھوادو " " "

رضوان کرسی سے اٹھتے بولے اور مہران کے کمرے کی جانب بڑھ گئے۔ نادیا بھی فرما برداری سے ملازمہ کو ناشتہ ٹرے میں رکھنے کا کہنے لگ گئیں۔۔۔ رضوان کمرے میں پہنچے تو لائٹ آف تھی۔ زیر و بلب جل رہا تھا۔

بھائی جان۔ اٹھ جائیں۔۔۔ " رضوان نے جاتے ہی کمرے کے پردے ہٹائے تو " پورا کمرہ روشن ہو گیا۔۔۔ مہران جو ایک آواز پر بھی اٹھ جاتے تھے مگر آج ہلے تک نہیں تھے۔ رضوان نے ایک نظر پیچھے دیکھا تو فوراً انکی جانب لپکے۔۔۔ انکا پورا جسم ٹھنڈا ہو چکا تھا



یا اللہ۔۔۔۔۔ بھائی۔۔۔ آنکھیں کھولیں "رضوان پریشانی کے عالم میں انکو ہلا"  
رہے تھے مگر وہ بے ہوش تھے۔۔

اومائی گارڈ۔۔۔۔۔ نادیہ۔۔۔۔۔ فوراً ایمبولنس کو کال کرو۔ "نادیہ بھی دوڑتی"  
ہوئی کمرے تک بھاگیں۔

کیا ہوا؟ "نادیہ نے اندر آتے ہی پریشانی سے کہا۔"

فون دو۔۔۔۔۔ کال کرنی ہے۔۔ بھائی پتا نہیں کب سے بیہوش ہیں۔۔ "رضوان"  
بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کال ملا چکے تھے۔۔۔ جلد ہی ایمبولنس آگئی  
تھی۔۔۔ مہران صاحب کی حالت کافی خراب لگ رہی تھی۔۔۔ رضوان اور نادیہ کا  
توپریشانی سے برا حال تھا۔۔۔ انھیں آئی سی یو میں لے جایا گیا تھا۔۔۔ ڈاکٹر ز نے فی  
الحال کچھ نہیں بتایا تھا۔۔۔

حوصلہ کریں رضوان۔۔۔۔۔ بھائی صاحب بالکل ٹھیک ہو جائیں گے "نادیہ نے"  
گویا تسلی دینی چاہی، جو اس وقت سراسر غیر مفید تھی۔



ہمممم۔۔۔۔۔ جانتے ہوئے کہ انکی طبیعت ٹھیک نہیں۔۔۔ پھر بھی انکو اکیلا چھوڑ " دیا۔۔۔۔۔ یا اللہ میری اس غفلت کے لیے مجھے معاف کر دیم۔ میرے بھائی جان کو شفا دے دے مالک " رضوان کی تو پریشانی اور دکھ سے حالت غیر تھی، پچھتاوا الگ دل جلا چکا تھا۔

آمین۔۔۔۔۔ تسلی رکھیں رضوان "نادیہ بھی بس بے چینی سے آئی سی یو کی جانب " نظریں جمائے کائناتی آواز میں شوہر صاحب کی حالت زار دیکھتے بولی تھیں۔ بچوں کو بتادوں کیا؟ "یک دم رضوان کو جیسے ان سب کا خیال آیا۔۔۔۔۔" بتانا تو پڑھے گا۔۔۔۔۔ آپ ہمت کر کے بتادیں۔ باقی اللہ شفاء دینے والا ہے " اور " اگلے ہی لمحے رضوان نمبر ملا کر فون کان سے لگا چکے تھے۔

\*\*\*\*\*

بھئی آج بھی اگر تم لوگوں نے تھکوبن کر کہیں گرنا ہے تو پہلے بتادو۔۔۔ میں "حانی بھائی اور ار حم اکیلے ہی چلے جاتے ہیں۔ کیوں بھئی رس گلے "ان سب کا آج پھر گاؤں گھومنے کا پلین تھا۔ تینوں خواتین کو ریڈی دیکھ کر جیسے منہ بسور کا تنبیہی انداز میں دائم نے اطلاع عام دی۔۔۔

اور اگر تم نے آج ایک بار اور اسکی گال کھینچی تو میں تمہیں مرغا بنادوں گی "ار حم" بچارا گال کھینچنے کی وجہ سے منہ بنائے دانیہ کے ساتھ لگا ہوا تھا جس پر دانیہ نے بھی سختی سے دائم کو ڈپٹا۔

چپ کرو سب۔۔۔ چاچو کی کال آرہی ہے "حانی کی آواز پر سب کی بولتی بند ہو" چکی تھی۔

حانی۔۔۔ تم سب لوگ جتنا ہو سکے جلدی واپس آ جاؤ۔ بھائی صاحب کی طبیعت "اچانک سے خراب ہو گئی ہے" اب تو سب ہی حانی کے چہرے کی پریشانی واقع دیکھ سکتے تھے، جو سخت بری طرح گھبرا یا لگ رہا تھا۔

کیا ہوا بابا کو۔۔۔۔؟ "نیلیم تو سنتے ہی حانی کے پاس آگئی تھی۔ باقی سب کے " چہرے بھی یک دم فکر مندی اور پریشانی میں ڈوب گئے۔

پتا نہیں۔۔۔ کل سے طبیعت ناساز تھی۔۔ ڈاکٹر نے بائے پاس کا مشورہ دیا " ہے۔۔۔ لیکن پھر اچانک سے وہ بیہوش ہو گئے۔ ابھی آئی سی یو میں ہیں۔۔۔ تم سب آ جاؤ " رضوان بھی حد درجہ پریشانی سے بولے، حانی یہ سب سن کر ہلکان اور بے جان محسوس ہو رہا تھا۔

ہم نکلتے ہیں " حانی نے بمشکل کہہ کر فون رکھ دیا۔

بابا کی اچانک طبیعت خراب ہو گئی ہے۔ وہ آئی سی یو میں ہیں۔۔ ہمیں فوراً نکلنا " ہو گا " حانی نے بے حد ہراساں اور دکھ سے چور انداز میں بتایا تو نیلیم تو رونا سٹارٹ کر چکی تھی۔۔ دانیہ اور مینو بھی دہلتے دل کے سنگ اس خبر سے ہل سی گئیں۔

پریشان مت ہو میری جان۔۔۔ تایا جان بالکل ٹھیک ہو جائیں گے۔۔۔ چلو نکلتے " ہیں پھر " ماہین اور ار حم بھی ساتھ ہی چلے گئے۔۔۔ رزاق رک گئے تھے مگر انہوں نے جلد آنے کا کہا تھا۔ وہ سب لوگ جتنا جلدی ممکن ہو سکا نکل گئے تھے۔۔۔ چار

پانچ گھنٹوں کا سفر حانی نے دو گھنٹے میں طے کیا تھا۔۔۔ سب ہی پریشان تھے حانی کا تو بس نہیں چل رہا تھا کہ اڑ کر بابا کے پاس پہنچ جاتا۔

\*\*\*\*\*

ڈاکٹر۔ کچھ بتائیں تو۔ آخر ہوا کیا ہے۔ بھائی جان کیسے ہیں اب "ڈاکٹر کے باہر آتے" ہی رضوان دیوانہ وار بے چینی لیے اسکی جانب لپکے۔

ہونا کیا تھا۔۔۔ ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔۔۔ اور دعا کیجئے کہ اللہ انکی زندگی بچا "لے۔۔۔ فی الحال وہ خطرے میں ہیں "ڈاکٹر کے بتانے پر جیسے وہ مزید غمگیں ہو گئے۔۔۔ آنکھوں میں اپنی کوتاہی پر چند ایک آنسو لہرائے۔۔۔

رضوان۔۔۔ یوں ہمت مت ہاریں "نادیہ خود بے حال سی ہو گئی تھیں۔"

دعا کرونادیہ۔ انھیں کچھ نہ ہو۔ ورنہ میں خود کو معاف نہیں کر پاؤں گا "سر"  
ہاتھوں میں لیے کتنی ہی دیر سے وہ دونوں مہران صاحب کی تندرستی کے لیے دعاگو  
تھے۔۔۔۔

چاچو "حانی کی آواز پر جیسے وہ سر اٹھائے دیکھنے لگے۔۔ وہ سب لوگ تھس تھس"  
صورتوں کے سنگ بیہیں آرہے تھے۔۔۔

حانی۔۔۔۔ "رضوان صاحب بھی اسکی جانب لپکے۔۔ جبکہ نادیا اب نیلم کو خود"  
سے لگا چکی تھیں جو مسلسل روئے جارہی تھی۔ ماہین، دانیہ مینو اور دائم بھی بے حد  
پریشان حال تھے جبکہ ارحم بھی اداس سا تھا۔۔۔۔

کہاں ہیں بابا "وہ جیسے آئی سی یو کی جانب لپکا۔۔۔۔ لیکن وہ بند تھا۔۔"  
نیلم میری جان۔۔۔۔ رومت۔۔۔۔ یہاں آؤ۔۔ بیٹھو "نادیا نے نیلم کو تسلی دیتے"  
ہوئے بٹھایا مگر فی الوقت وہ چپ کر جاتی ایسا ناممکن تھا۔ مینو بھی ارحم کا ہاتھ  
پکڑے انکے ساتھ بیٹھ گئی جبکہ دانیہ اب حانی کے پاس چلی گئی۔۔

سب ٹھیک ہو گا۔۔۔ پریشان مت ہو "حانی کو بھی اس وقت کسی حوصلے کا کوئی اثر" نہ تھا۔۔۔ اسکے چہرے کا خوف سب ہی دیکھ سکتے تھے۔۔۔ مینو بھی اب سکے چہرے دیکھ کر رونے والی تھی۔ ایک نظر حانی کو دیکھا تو جیسے آنکھ سی نم ہوئی۔۔۔ کیا کہا ہے ڈاکٹر زنے؟ "حانی کی پتھرائی سی آواز ابھری۔"

اس وقت خطرے میں ہیں۔۔۔۔ "تو گویا حانی کا رہا سہا حوصلہ بھی دم توڑ سارا" تھا۔۔۔ دائم آگے آیا اور حانی کے کندھے پر اپنا ہاتھ دھر دیا۔ سب ہی اس ایک دم آنے والی پریشانی سے بے حال تھے۔۔۔ کتنی ہی دیر وہ سب اسی کشمکش میں مبتلا رہے۔۔۔ حانی کو لگا اسکا دل ڈوب رہا ہے۔۔۔ مہراں صاحب کو ہونے والی زرا سی تکلیف بھی حانی کی جان نکال دیتی تھی۔۔۔ نیلم تو ویسے بھی حساس تھی۔ آخر کار مزید کچھ دیر انتظار کے بعد ڈاکٹر باہر آ گیا۔

بابا کیسے ہیں؟ "حانی فوراً ڈاکٹر کی جانب لپکا۔۔۔ چہرہ ویسا ہی خوف اور دکھ سے" بھرا ہوا تھا۔

الحمد للہ ہی از آو کے ناوو وو۔ بٹ فی الحال وہ بے ہوش ہیں۔۔۔ زرا سی اور دیر " ہوتی تو یقیناً ہم انھیں بچانہ پاتے "ڈاکٹر نے گویا ان بے قرار اور پریشان حال افراد کو خوشی کی خبر سنائی تھی۔۔۔ نیلم کارونا جیسے مزید گہرا ہوا۔۔۔ حانی کی آنکھیں بھی شکر گزاری کی نمی کے سنگ بھیگیں۔۔۔

مگر۔۔۔ انکا ہارٹ اب بہت ویک ہے۔۔۔ مزید کچھ برا ہونے سے پہلے میں " آپکو یہی مشورہ دوں گا کہ بائے پاس کروالیجئے۔۔۔ "ڈاکٹر نے حانی کے کندھے پر ہاتھ دھرے جیسے انھیں وان کیا تھا۔ حانی کا چہرہ پھر سے تاریک سا ہوا۔۔۔ ٹھیک ہے آپ جیسا کہیں گے ویسا کریں گے۔۔۔ ہم بھائی جان سے کب مل سکتے ہیں "رضوان نے بھی اپنی بھیگی سی آنکھیں رگڑتے ہوئے پوچھا۔

ابھی کچھ دیر تک ہم انھیں روم میں شفٹ کر دیں گے۔ پھر آپ باری باری مل لیجئے گا۔ اگر وہ ہوش میں ہوئے تو انھیں کم سے کم باتیں کروائیے گا۔۔۔۔۔ باقی سب ٹھیک ہے۔ ڈونٹ وری۔ اللہ حافظ "ڈاکٹر اب کی بار مسکراتے ہوئے بولا اور چلا گیا۔۔۔ نیلم کارونا کچھ لمحے کورک گیا تھا۔۔۔۔۔ دائم نے ایک نظر روتی نیلم کو



دیکھا تو اسے پہلی بار ان آنسوؤں سے بہت تکلیف ہوئی تھی۔۔۔۔۔ شاید اس لیے کہ وہ بہت ٹچی رہے تھے۔۔۔ اور ایک دوسرے کے اچھے دوست بھی تھے۔۔۔۔۔ مگر شاید کچھ اور بھی تھا جو ان کے دلوں میں مقید تھا۔ شاید ایک دوسرے کی پرواہ اور فکر۔۔۔ کچھ دیر تک مہران صاحب کو روم میں شفٹ کر دیا گیا تھا اور حانی ہی سب سے پہلے اندر گیا تھا۔۔۔۔۔ باقی سب نے باہر سے ہی انھیں دیکھا۔۔۔۔۔ سب ہی تھوڑے اطمینان میں آچکے تھے۔

\*\*\*\*\*

رات تک رضوان، نادیہ ماہیں اور ارجم کو لے کر گھر چلے گئے تھے کیونکہ ہو سٹل میں حانی کے علاوہ وہ چاروں بھی موجود تھے۔ حانی تب سے بابا کے ہی روم میں تھا۔۔۔۔۔ کچھ ہی گھنٹوں میں مہران صاحب کی اچانک اس طبعیت کی خرابی نے حانی کو بے حال سا کر دیا تھا۔ باقیوں کو بھی گھر جانے کا کہا گیا تھا مگر نیلم کے علاوہ باقی بھی



فی الحال جانے پر راضی نہیں تھے۔۔۔ صبح سے رات ہو گئی تھی لہذا دائم خود ہی سب کے لیے کافی اور سینڈوچ لے آیا تھا۔۔۔۔ زیادہ فکر اسے نیلم کی تھی جس نے رور و کر خود کو آدھا کر لیا تھا۔

کچھ کھالو آپ تینو۔۔۔ آپی اسے بھی کھلا دیں۔۔۔ "دائم نے دانیہ کو بیگ" پکڑاتے کہا۔۔ دانیہ اور مینو کو تو اب واقعی بھوک فیل ہو رہی تھی۔ جب تک بابا ہوش میں نہیں آتے مجھے کچھ نہیں کھانا "وہ دانیہ کے ساتھ لگی" بھرائی آواز میں بولی۔۔ جبکہ دائم اب شاید روم کی طرف جانے والا تھا۔ وہ ٹھیک ہے اب نیلم۔۔۔ ضد نہیں کرو۔۔۔ میں یہ حانی بھائی کو دے آتا ہوں۔" انہوں نے بھی کچھ نہیں کھایا "دائم ایک سینڈوچ اور کافی اٹھا کر اسے سمجھاتے بولا اور روم کی طرف بڑھ گیا۔

اٹھونا نیلم۔۔۔۔ یوں کرو گی تو بیمار ہو جاو گی۔۔۔ چلو شباش ایک بائیٹ لے لو"۔۔۔ اب کی بار مینال نے کہا تھا مگر نیلم ابھی کچھ کھانا نہیں چاہتی تھی۔۔۔

مجھے نہیں کھانا کچھ "اسکی ہنوز نفی کرتی گردن پر دانیہ اور مینو نے ایک اداس نظر"  
ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر افسردہ سی نیلم کو۔۔۔ ان دونوں نے بھی کھانے کا  
ارادہ ملتوی کر دیا تھا۔۔۔ نیلم کی اداسی دیکھنے کے بعد انکی بھی بھوک جیسے اڑ سی  
گئی۔

\*\*\*\*\*

دائم کمرے میں گیا تو حانی بابا کے سینے پر سر رکھے ہوئے جھکا ہوا تھا۔ بے ساختہ سی  
ایک مسکراہٹ اسکے چہرے پر ابھری۔۔۔ سامنے مہراں صاحب لیٹے تھے اور حانی  
بلکل کسی چھوٹے بچے کی مانند یوں تھا گویا بابا کے سینے پر سر رکھے کوئی بات منوارہا  
ہو۔ وہ اندر جاتے ہی ایک مسکان لیے پھر سے باہر نکل آیا۔۔۔ شاید اسے فی  
الوقت باپ بیٹے کو ڈسٹرب کرنا مناسب نہیں لگا تھا۔۔۔ دائم کو واپس آتا دیکھ کر مینو  
اور دانیہ اس طرف متوجہ ہوئیں۔



میرا دل نہیں کر رہا۔۔۔۔ "ایک ہی رٹ تھی اسکی۔"

ادا اس مت ہو۔۔۔۔ جانتی ہوں کہ یہ ادا سی ہٹانا ممکن ہے کیونکہ یہ معاملہ ہی "ایسا ہے۔۔۔۔ والدین کو آنے والی زرا سی آنچ بھی انکے بچوں کے لیے بہت بڑی تکلیف ہوتی ہے" مینو کی بات پر اب وہ تینوں اسکی جانب دیکھ رہے تھے جو یک دم ویران سی لگ رہی تھی۔۔۔

مینو۔۔۔۔۔ تم بھی "دائم اب اسکی آنکھوں کی نمی دیکھ کر منہ بنا چکا تھا جس پر وہ "روتی روتی ہنس دی۔۔۔۔

مت ادا اس ہو یا۔۔۔۔ ہم سب ہیں نا۔۔۔۔ مجھے اپنا بڑا بھائی سمجھو۔۔۔ یہاں آو "پگلی" اب تو دانیہ کے سنگ نیلم بھی دائم کے اس نئے شفیق انداز پر مسکرائی تھیں۔۔۔ وہ واقعی آل ان ون پیچ تھا۔ مینو بھی اسکے کندھے پر سردھرے ہنس دی تھی۔

چلو چلو یہ رونادھو نا مکاو۔۔۔ میں زرا گھر جا رہا ہوں۔ تم سب میں سے کسی نے "جانا ہے تو آ جاو" دائم نے کھڑا ہوتے ہوئے شوخ پن سے کہا۔

اسے لے جاو۔ تھوڑا آرام کر لے گی "دانیہ نے نیلم کا کہا مگر وہ کہاں ہلنے والی تھی۔

نہیں۔۔۔ میں کہیں نہیں جاؤں گی۔ "نیلم کا ابھی تک وہی جواب تھا۔۔۔"  
 ظالمو کوئی ایک تو آجائے کمپنی کے لیے۔۔۔ آ جاو مینو تم۔۔۔ "مینال نے ایک نظر دانیہ کو دیکھا تو وہ بھی اسے جانے کا اشارہ کر رہی تھی۔  
 اوکے لیکن ہم صبح آجائیں گے۔۔۔ رونا مت اب نیلم۔۔۔ "مینو اسے پیار سے کہتی ہوئی دائم کے ساتھ ہی چلی گئی۔۔۔  
 تھوڑا سا کھالو جان۔۔۔ میری خاطر "دانیہ نے اب کی بار کہا تو وہ جیسے مان سی گئی"  
 مگر اس نے بمشکل ایک دو ہی بائٹ کھائی تھیں۔۔۔۔۔ دانیہ کو بھی تھوڑی تسلی سی ہو گئی۔۔۔

\*\*\*\*\*

یہ رہا تمہارا ٹکٹ۔ سامان پیک کرو اور پاکستان جانے کی تیاری کرو " وہ آفس " جانے سے پہلے چہرے پر خطرناک حد تک سنجیدگی اوڑھے ٹکٹ اور پاسپورٹ مہر کی جانب بڑھاتے سپاٹ انداز میں بولا تھا۔۔۔ وہ تو تقریباً سگستے میں ہی آچکی تھی۔ تو تم نے اپنی ضد پوری کر لی۔۔۔۔ "ناراضگی کی انتہا لیے وہ اسے ٹائی باندھتے " ہوئے دیکھ کر بولی جو بغیر کوئی تاثر لیے پتھر لگ رہا تھا۔

میری شادی کو چھوڑ کر اپنی فیملی پر توجہ دو۔۔۔۔ بہت ہو گیا۔ میں اکیلا بالکل ٹھیک " ہوں " وہی تیکھا اور بیزار سالہجہ۔

تم کیوں اپنی زندگی تباہ کرنے پر تلے ہو۔ بس کر دو " وہ اسکی بازو پکڑے دھیمی " ہوئی مگر عادی ٹس سے مس نہ ہوا۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ میری بھی بات کان کھول کر سنو۔۔۔۔۔ مہر بھی تمہاری بہن " ہے۔۔۔۔۔ اب اگر تم میرا ہاتھ پکڑ کر بھی گھر سے نکالو گے تو میں نہیں جاؤں

گی "ایک ہی لمحے میں ٹکٹ کے دو ٹکڑے کیے ہو میں اچھا کر وہ حد درجہ ناراضگی  
لیے ہٹ دھرمی سے بولی تھی۔۔۔۔ عادی اب کی بار ایک بے بس نظر اس پر  
ڈالے پلٹا۔۔۔۔

ہمممم۔۔۔ کیا کروں میں تمہارا۔۔۔۔ پلیز مہر میرے حال پر رحم کرو۔ کیوں "  
تم میری شادی کے پیچھے پڑھ گئی ہو "تھکے ہارے لہجے میں شکایت حاضر تھی، شاکی  
نگاہیں مہر کو بھی متاثر کر رہی تھیں مگر اب وہ کوئی نرمی روا نہیں رکھنا چاہتی تھی۔  
بس عادی۔۔۔۔ اب مجھے مینال سے ہی بات کرنی پڑے گی۔ "مہر جیسے فیصلہ "  
سناتے ہوئے بیٹھ گئی۔ عادی بھی بے قراری سے اس کے ساتھ بیٹھا۔

کیا۔۔۔ کیا بات کرو گی تم اس سے۔۔۔ مہر تم سمجھ کیوں نہیں رہی مجھے؟ "وہ "  
قنوطیت اور بے بسی کی انتہا پر تھا۔

سب سمجھ رہی ہوں۔ اب وہی تمہیں قائل کرے گی۔ جانتی ہوں تم اسکی بات "  
نہیں ٹالو گے "عادی نے ناراضگی اور بے یقینی سے مہر کو دیکھا جو اسے اب سنگ دل  
لگی تھی۔



تم اسے کچھ مت کہنا "وہ جیسے سیدھا سبھاو حکم دیتے ہوتے بولا، لہجے میں کھاراپن"  
واقع تھا۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔ پھر میری بات مانو اور شادی کر لو "مہر نے ایک بار پھر اپنی التجا"  
شرط بنا کر سامنے دھری۔

ٹھیک ہے۔ مجھے تھوڑا وقت دو "عادی کی بات پر مہر نے اسکی سمت خوشگوار"  
حیرت سے دیکھا۔۔۔۔

ابھی تو بس اسکا ذکر ہوا ہے۔۔۔۔ اگر وہ واقعی تم کو کہے تو میں جانتی ہوں تم خوشی "  
خوشی یہ کڑوا گھونٹ پی لو گے "مہر جانتی تھی کہ یہ سراسر تکلیف ہے مگر وہ بھی بے  
بس تھی۔

ہممممم مجھے مزید مشکل میں کیوں ڈالنا چاہتی ہو؟ "وہ لیجے میں ان کہا سوز ملائے"  
تاسف سے استفسار کرتا قابل رحم سالگا۔

کیوں کہ میں تمہاری لائف سیٹل دیکھنا چاہتی ہوں۔۔۔۔ مینو تمہاری کبھی نہیں ہو "  
سکتی۔۔۔۔ وہ دل اور جان سے اس شخص کی ہے جسے تو خود بھی اسکی خبر نہیں۔۔۔۔



پھر میرے بھائی تم کیوں اس لا حاصل سے انتظار سے خود کو اذیت دینا چاہتے ہو۔  
 مہر اس کا چہرہ تھام کر روہا نسی ہو کر بولی۔۔۔ اور وہ تو کوئی پتھر تھا، جس میں جنبش  
 بھی ہوتی تو وہ اسے چٹخانے کا کام ہی کرتی۔

تم بہن نہیں، دشمن ہو۔ شاید عادی مزید وہاں رکتا تو اپنا ضبط قائم نہ رکھ  
 پاتا۔۔۔۔۔ مہر کے چہرے پر بھی عادی کے تیر جیسے ظالم انداز پر افسردگی چھا گئی۔  
 مجھے معاف کر دینا عادی۔ پر تمہیں اس اذیت سے نکالنے کے لیے مجھے تمہارا  
 دشمن بننا پڑے گا۔۔۔ خوشیوں پر تمہارا بھی برابر کا حق ہے۔ اسے جاتا دیکھ کر مہر  
 نے جیسے تلخی سے خود کلامی کی تھی۔۔۔ افسردگی اور ادا سی ہنوز قائم تھی، بلکہ بڑھ  
 چکی تھی۔

\*\*\*\*\*

مہران صاحب کو ہوش آچکا تھا۔۔ ایک ہی دن میں وہ بے حد کمزور سے ہو گئے تھے۔ ڈاکٹر نے انہیں ایک آدھ دن مزید ہو سپیٹل رکھنے کا کہا تھا۔۔ سب ہی مہران کو دیکھ کر فکر مند تھے حانی کی تکلیف تو کوئی اسی کی جگہ پر جا کر محسوس کر سکتا تھا۔۔۔

میں ٹھیک ہوں میرا بچہ "نیلیم بابا کے سینے کے ساتھ لگی پھر سے ہلکا ہلکا رو رہی تھی" جب مہران نے محبت سے اسکے چہرے پر ہاتھ دھرتے کہا، اپنی گال پر رکھی بابا کی ہتھیلی کو اس نے بوسہ دیتے ہوئے اپنے باقی آنسو اندر اتارے۔

کہاں ٹھیک ہیں بابا۔۔ آپ اتنے ویک ہو گئے ہیں "وہ روہانسی سی ہو رہی تھی،" لہجے میں ٹوٹے کانچ جیسی چھنکار تھی۔

بس دیکھنا زرا۔۔ ہم نے انہیں اتنا کچھ کھلانا ہے کہ یہ دوڑنے لگ جائیں گے "" رضوان بھی سامنے ہی بیٹھے دانستہ ہلکا پھلکا انداز اپناتے بولے۔۔ انکے بھی چہرے پر اب کچھ اطمینان سا تھا۔۔۔

ان شاء اللہ "ماہین نے بھی مسکراتے ہوئے انکی بات میں بات ملائے کہا۔۔ ارحم" بھی بڑے ماموں کو یوں بیمار دیکھ کر کافی اداس تھا۔۔ دانیہ اور نادیہ بھی فکر مند سی دیکھائی دے رہی تھیں۔ اور وہ تو بالکل چپ تھا۔۔ پوری رات وہ بابا کے سرہانے بیٹھا رہا تھا۔۔ اب تو چہرے سے تھکن بھی واقع تھی۔۔ مہراں نے ایک افسردہ نظر حانی کو دیکھا۔۔ وہ جانتے تھے کہ وہ انکے معاملے میں ایک دو سال کا بچہ ہی ہے۔

اللہ آپکو میری زندگی بھی لگا دے بھائی۔۔ آپ ہم سب کا سائبان ہیں۔۔ اللہ" آپکو پہلے جیسا تندرست و توانا کر دیں" رضوان بھی پوری سچائی لیے بولے تھے۔۔ اور مہراں تو ان سب کے چہرے اور ان سبکی محبتیں دیکھ کر ہی آدھے ٹھیک ہو گئے تھے۔

جن کے پاس تم سب جیسے اتنے پیارے اپنے ہوں۔ اسے بھلا کیا ہو سکتا" ہے۔۔۔۔۔ "وہ حانی کا ہاتھ اپنی مضبوط گرفت میں لیتے اسے دیکھتے بولے۔۔۔۔۔ جو بدلے میں مسکرایا تک نہیں تھا۔۔ روٹھا ہوا سا اداس بچہ۔۔۔۔۔

مریض کے پاس اسقدر رش نہ لگائیں آپ سب "نرس نے گویا آکر سب کو"  
اطلاع دی تھی۔۔۔ دائم اکیلا ہی آچکا تھا۔۔۔ آتے ہی وہ نیلم کے ساتھ بیٹھا اور  
مہران کا ہاتھ تھامے مسکرا دیا۔۔

ماشاء اللہ۔۔۔ آپ تو ایک دم فٹ لگ رہے ہیں۔ میں ابھی آتے ہوئے پوچھ کر "  
آیا ہوں، کل تک آپکو ڈسچارج کر دیں گے" یہ بات انکے لیے واقعی اچھی خبر  
تھی۔۔۔ مہران صاحب نے ادھر ادھر دیکھا، کسی کی کمی شدت سے محسوس ہوئی۔  
مینال کہاں ہے؟ "مہران نے مینو کی کمی محسوس کرتے ہوئے استفسار کیا تو حانی "  
نے بھی جیسے متلاشی نظریں ارد گرد دوڑائیں۔۔۔ واقعی اسکی کمی تھی۔

وہ یہیں تھی تایا جان۔۔۔ میں گھر گیا تھا تو اسے ساتھ لے گیا تھا۔۔۔ وہ سو رہی "  
تھی تو میں نے جگانا مناسب نہیں سمجھا "دائم نے کہا تو جیسے انھیں تسلی سی ہوئی۔  
حانی بھائی۔۔۔ آپ بھی تھوڑا آرام کر لیں۔۔۔ تایا جان آپ انھیں کہیں۔۔۔ یہ "  
آپکی لاڈلی بھی کل کی ایسے ہی روئے جارہی ہے۔۔۔ دانیہ آپی بھی یہیں ہیں۔۔۔  
آپ انھیں کہیں کہ یہ اب جا کر آرام کر لیں "دائم کے لہجے کی فکر مندی سب ہی

محسوس کیے مسکرائے تھے سوائے حانی کے۔۔۔۔۔ بظاہر لاپرواہ لگنے والا دائم  
حقیقت میں ایسا ہی کئیرنگ اور پیارا تھا۔۔۔۔۔ بہت میٹھا سا۔۔۔۔۔  
ہاں میرے بچو۔۔۔ جا کر تھوڑا آرام کر لو۔ میں ایک دم فٹ ہوں۔ اور ویسے بھی "  
یہاں دائم اور ماہین ہیں" حانی تو کسی صورت ہلنے کو تیار نہ تھا البتہ نیلم کو بابا نے  
دانیہ، نادیا اور رضوان کے ساتھ گھر بھجوا دیا تھا۔۔۔۔۔

\*\*\*\*\*

وہ گہری نیند میں تھی جب اس کا فون بجا۔۔۔ کافی دیر بجنے کے بعد مینو نے کسماتے  
ہوئے آنکھیں ملتے ہوئے فون اٹھا کر کان سے لگا لیا۔ دوسری طرف مہر تھی۔  
ارے ماشاء اللہ لگتا ہے میڈم صاحبہ سوئی ہوئی تھیں "مہر نے دیری سے فون"  
اٹھانے پر اندازہ لگاتے ہوئے مسکرا کر کہا تو مینو نے بھی اٹھ کر کھڑکی کے پردے ہٹا  
دیے۔۔۔۔۔ پورا کمرہ سورج کی روشنی سے منور ہو گیا۔۔۔۔۔

ہاں نا۔۔۔ رات سوئی نہیں تھی تو آکر لیٹنے کی دیر تھی کہ پتا ہی نہیں چلا کب سو گئی "مینال ابھی تک اپنی آدھ کھلی آنکھیں خماری سے مل رہی تھی۔۔۔ پھر واپس بیڈ پر آکر ٹیک لگائے بیٹھ گئی۔

کیوں بھئی۔ خیریت ہے؟ "مہر نے فکر مندی سے پوچھا۔"

ہاں یار۔۔۔ تایا جان کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا کل صبح۔۔۔ تو ہم سب ہو اسپتال میں ہی تھے رات۔۔۔ "مینال نے ادا سی لیے بتایا تو مہر بھی پریشان سی ہو گئی۔

اوہ۔۔۔ اللہ پاک انھیں شفا دیں۔۔۔ اب کیسے ہیں؟ "مہر کی فکر مندی ہنوز قائم تھی۔

ہاں اب تو خطرے سے باہر ہیں الحمد للہ "مینال کی بات پر مہر بھی نارمل ہوئی۔" چلو شکر ہے۔۔۔۔۔ "مینو اب اٹھ کر باہر آگئی تھی۔۔۔ لیکن لگتا تھا گھر کوئی نہیں ہے۔

ہاں۔۔۔ تم بتاؤ عادی کیسا ہے۔ اب تو بہت کم لفٹ کرتا ہے۔ مغرور ہو گیا ہے۔۔۔ مینو کی ایسی بات پر مہر مسکرا دی۔

ہاں نا اکرٹو بنا ہوا آجکل۔۔۔۔ میں نے بھی اسکی جان کھائی ہوئی۔ کبھی کبھی تو مجھے "اپنی حرکت پر افسوس ہوتا ہے" مینو سمجھ نہ سکی کہ مہر کس متعلق بات کر رہی ہے۔۔

ہیں۔۔۔۔ لیکن ہوا کیا؟ "مینو تجسس لیے بولی۔"

عادی کی شادی طے کرنے والی ہوں۔۔۔۔ اور وہ بھی زبردستی "مہر کا لہجہ بھی" یک دم اداس ہوا۔

کیا وہ مان جائے گا؟ "مینو کو حیرت کا جھٹکا لگا۔"

ہمممم یہی تو مسئلہ ہے۔۔۔۔ میں چاہتی ہوں وہ اپنے دل سے رضامندی

دے۔۔۔۔ ورنہ زبردستی کرتے ہوئے مجھے بہت دکھ ہوگا "مہر کی بات پر مینال سنجیدہ ہوئی۔"

کیا کہتا ہے؟ "سنجیدگی ہنوز برقرار تھی۔"

مینو کو چاہتا ہوں "مہر کے چہرے پر بھی سنجیدگی ابھری۔"



ہممممم۔۔۔ پاگل ہے۔۔۔۔ "مینو کو دکھ سا ہوا۔ وہ اسے آخر کیوں نہیں سمجھ رہا"

اب۔۔۔

ہاں کیونکہ اسے لگتا ہے تم لوٹ آؤ گی۔ نجانے یہ کیسی زنجیر ہے جس میں وہ مکمل "بندھا ہے۔" مہر شاید اس سے کچھ کہنا چاہتی تھی۔۔۔۔ مینو لفظوں کو پرکھنے میں ماہر تھی۔

تو تم کیا چاہتی ہو؟ "سنجیدگی سے استفسار کیا گیا تھا۔"

یا تو واپس لوٹ آؤ یا پھر عادی کو اس زنجیر سے رہائی دے دو مینو "مہر بے بسی کی" انتہا پر تھی۔

تم جانتی ہو مہر یہ لوٹنا کم از کم مینو کے اختیار میں نہیں۔۔۔۔ دوسرا یہ کہ میں نے "عادی کو کبھی باؤنڈ نہیں کیا۔۔۔۔ پہلے دن سے میرا جو جواب تھا وہی آج

ہے۔۔۔۔۔ پھر وہ جانتے بوجھتے خود کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتا ہے؟ مجھے آج سچ میں دکھ ہوا ہے "مینو کے چہرے کی اداسی، مہر بنا دیکھے محسوس کر سکتی تھی۔



ہمممم۔۔۔ تم بھی تو یہی کرتی آئی ہو مینو۔۔۔ خود کو پاگل بناتے بناتے تم کو کتنا " عرصہ بیت گیا۔۔۔ حنوط مرتضیٰ بھی تو تمہارا کبھی نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔ پھر وہ جو تمہارا ہو چکا ہے اسے کیوں گنوار ہی ہو؟ "مہر کو لگا وہ کچھ زیادہ بول گئی مگر یہی تو مینو کی زندگی کی سب سے بڑی تلخ اور دلخراش حقیقت تھی۔۔۔ جس نے اسکے چہرے کا ہر رنگ فق کر دیا۔۔۔۔۔

مجھے مزید اذیت سے دو چار مت کرو مہر۔۔۔۔۔ پلیز "مینو کی سرد مہر سی آواز نے " جیسے منت کی۔

ہمممم۔۔۔ تم اور عادی دونوں ہی ایک سراب کے پیچھے بھاگ رہے ہو۔ یقین مانو " یہ سراب صرف اور صرف پچھتاوا لائے گا۔ بہت جلد حقیقت سے سامنا ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔ لیکن پھر ہمارے ہاتھ میں کسی فیصلے کا اختیار نہیں بچتا "مہر بھی انتہا کی برہم اور بوجھل تھی۔

میرے لیے بس دعا کرو کہ میں اپنے عہد کو نبھاپاؤں۔ مینو کسی کو دکھ دینے سے " پہلے مر جانا زیادہ بہتر سمجھے گی۔ عادی کے ساتھ کی گئی زیادتی بہت بڑی ہے اور مجھے

اسکی قیمت جھکانی ہوگی۔۔۔۔۔ بھلے وہ اسی شکل میں ہی کیوں نہ ہو جو فی الحال مجھے درپیش ہے "مہر کو لگا وہ بے حد دکھ میں ہے، اسکے لہجے میں ان کہارنج آویزاں تھا۔ مینو۔۔۔۔۔ حانی کو بتا دو۔۔۔۔۔ خود کے ساتھ کوئی ایک بھلائی کر لو۔ میری دعا" ہے وہ تمہیں مل جائے "مہر رو ہانسی ہو کر بولی تو جیسے مینو کا دل رکا۔۔۔۔۔ خدا را مہر مجھے یہ دعامت دینا۔۔۔۔۔ میں عادی سے بات کروں گی۔ اسے " واسطہ دینا پڑا وہ بھی دوں گی۔۔۔ لیکن میں اسے مناؤں گی۔۔۔ کم از کم اسے تو اسکی سہی اور بہترین منزل ملنی چاہیے۔ وہ ایک کے بعد ایک اور زیادتی ڈیزرو نہیں کرتا " مینو کی آنکھوں میں ایک بار پھر نمی تیرنے لگی۔ مجھے معاف کر دو میری جان۔۔۔ میرا مقصد تمہیں دکھی کرنا نہیں تھا "مہر جیسے" شرمندہ سی ہوئی۔

دکھی نہیں ہوں۔۔۔ ہاں تب تھی جب تمہارے سامنے اپنا دل کھول کر روئی " تھی۔۔۔۔۔ اس اذیت کو اسی لمحے نکال پھینکا تھا۔۔۔ میں تو خواب میں بھی اب حانی کو سوچتے ڈرتی ہوں کہ کہیں انجانے میں، میں دانیہ کی بے لوث محبت کی بے

ادبی نہ کر جاؤں۔۔۔ مجھے حانی کی دعا کبھی مت دینا مہر خدا کے لیے۔۔۔" مینو  
شاید اب اس سے زیادہ بات نہ کر سکتی تھی۔۔

اپنا خیال رکھنا میری جان " اور اب شاید مہر میں بھی مزید ہمت نہیں "

تھی۔۔۔۔۔ فون بند کر کے وہ دوبارہ تھکے تھکے قدموں سے اپنے کمرے میں آئی  
اور زوردار طریقے سے دروازہ بند کیا اور روتی ہوئی وہیں بیٹھ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بے  
آواز رونے کی تو جیسے وہ اب عادی تھی۔۔۔

حانی کبھی نہیں جان پائیں گے۔۔۔ انھیں نہیں جاننا چاہیے۔۔۔ نہیں۔۔۔ میں "دانیہ اور حانی کی نفرت برداشت نہیں کر سکتی۔ اے اللہ مجھے حوصلہ دیجئے۔۔۔ مجھے مزید کسی کے لیے تکلیف مت بنائیے گا" وہ سر جھکائے بے بسی سے بولی اور پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔ چند مزید آنسو اسکے چہرے کی افیت کا حصہ بنتے چلے گئے۔

\*\*\*\*\*

وہ ماضی کی ان پگڈنڈیوں پر اکیلے ہی محو سفر تھی۔۔۔ اسکا شعور جیسے چیخ چیخ کر اسے ہلا رہا تھا۔۔۔۔۔ یہ کچھ سالوں پہلے کا قصہ تو نہیں تھا کہ شعور پر ثبت رہ گیا ہے۔۔۔۔۔ یہ تو مینو کی پوری زندگی کا الجھا سا نصاب تھا۔۔۔۔۔ کہاں وہ مینال مرتضیٰ جو خود اٹھ کر پانی بھی نہیں پیتی تھی۔۔۔۔۔ اسکے ارد گرد کبھی بھی ایسی کوئی چیز نہ تھی جو اسے اداس یا پریشان کرنے کی ہمت رکھتی تھی۔۔۔۔۔ اپنی مرضی سے جیتی ہوئی وہ سنہری سی شہزادی سکول سے لے کر کالج تک ٹاپ پر رہی تھی۔۔۔۔۔ پڑھائی کے معاملے میں وہ اور نیلم ایک سی تھیں۔۔۔۔۔ جبکہ دائم کو وہ ہمیشہ نظر کا ٹیکا کہا کرتی تھیں۔۔۔۔۔ پڑھتا جو نہیں تھا۔۔۔۔۔ دنیا ادھر سے ادھر ہو جائے مینو کی بلا سے۔۔۔۔۔ جو بات کہہ دیتی تو گویا پتھر پر لکیر ہو جاتی۔۔۔۔۔ جب سے آنکھ کھلی خود کے قریب دو بے حد خاص اپنوں کو دیکھا۔۔۔۔۔ حانی اور دانیہ۔۔۔۔۔ وہ تو جیسے ہائیوں کو چھوڑ کر مینو کے لاڈاٹھانے پر زیادہ جلدی تیار ہو جایاں اپنے بہن کرتے تھے۔۔۔۔۔ وہ ہنستی تھی تو ان دو چہروں پر اسے اپنی مسکراہٹ کا عکس نظر

آنے لگتا تھا۔۔۔۔ وہ رو دیتی تو جیسے وہ دو چہرے، دنیا کی ساری افسردگی خود پر اوڑھ لیتے۔۔۔۔ پھر ایک دن اسے اس ایک چہرے سے محبت ہو گئی اور دوسرے سے عشق۔۔۔۔

تب کی عمر تو بس سب کچھ پالینے والی تھی۔۔۔۔۔ ہر چیز اور ہر انسان کو بس اپنا بنانے کی عمر۔۔۔۔۔ حانی اور دانیہ ہمیشہ سے ساتھ رہے تھے۔۔۔ ان کا سکول ایک، کانج ایک پھر دونوں ایک ہی یونی گئے۔۔۔ ایک سے سجیکٹس۔۔۔ شاید دانیہ، حانی کی نقل کرتی تھی۔۔۔ اسکا اندازہ تو شاید مینو کو آج تک نہ ہو سکا تھا۔۔۔ وہ ہمیشہ سے دانیہ اور حانی کے متعلق یہی سنتی آئی تھی کہ ان دونوں کا بچپن سے رشتہ طے ہے۔۔۔ وقت گزرنے لگا۔۔۔ میناں کے دل میں موجود جذبے اسے اندر سے ابھارنے لگے۔۔۔ ایک وقت وہ بھی آیا کہ اسے حانی کے ساتھ دانیہ بھی اچھی نہیں لگتی تھی۔۔۔ وہ بلا وجہ دونوں سے روٹھ جاتی۔۔۔ اور وہ دونوں پاگللوں کی طرح کئی کئی دن اسے مناتے رہتے۔۔۔۔۔ وہ مانتی تو پھر سے اسکا دل ان دونوں سے اچھا ہو جاتا۔۔۔۔۔ محبت کا کیا ہے؟ اسکا نقصان

سکے ذمے لگ جاتے ا تھوڑی ہوتا ہے؟ یہ تو جسے ہو جاتی ہے سارے خسارے تو  
ہیں۔۔۔۔۔ پھر جیسے وقت نے پلٹا لیا۔۔۔۔۔ گھر میں حانی اور دانیہ کے باقاعدہ  
رشتے کی باتیں ہونے لگیں۔۔۔۔۔ مینو سمجھ نہیں پاتی تھی کہ اسے یہ سب آخر  
کیوں برا لگتا ہے۔۔۔۔۔ خود پر تو اس نے کبھی غور کیا ہی نہیں تھا۔۔۔۔۔ اور جب  
کیا تو جیسے وہ اپنے سب اختیار کھو بیٹھی تھی۔۔۔۔۔ حانی سے وہ ہمیشہ اٹیچ رہی تھی مگر  
یک دم وہ اسے کسی اور نظریے سے پرکھ بیٹھی۔۔۔۔۔ حانی اور دانیہ خود بے حد  
پریشان تھے کہ آخر مینو اتنی چرچڑی کیوں ہو گئی ہے۔۔۔۔۔ یہ تو صرف مینو ہی  
جانتی تھی۔۔۔۔۔ حانی نے ایک دن لگے ہاتھوں مینال کا ایڈمیشن فارم نیویارک کی  
ایک یونی میں بھیج دیا۔۔۔۔۔ اسکے مارکس بہت شاندار تھے جسکی وجہ سے اسے  
یہاں بھی کئی یونیورسٹیوں میں سکالرشپ تک آفر ہو چکی تھی۔ مگر شاید حانی اسے  
خود یہاں سے دور بکھوانا چاہتا تھا۔۔۔۔۔ مینال کی قسمت اچھی تھی کہ اسکا ایڈمیشن  
اسکے پیچھے حانی کی کیا سوچ تھی یہ تو وہ ہی جانتا تھا مگر وہ یا اپروو ہوگ  
مطمئن تھا۔۔۔۔۔ ویسے بھی مہران صاحب نے مینو کے لیے بہت خواب دیکھے

تھے۔۔۔۔۔ وہ بہت ذہین تھی۔۔۔۔۔ میتھ حل کرنا اسکے لیے مسئلہ ہی نہیں تھا۔۔۔۔۔ تبھی مہراں صاحب اسے یوں اکیلے باہر بھیجنے کے لیے رضامند ہو گئے۔۔۔۔۔ اس میں خاطر خواہ ہاتھ حانی کا تھا۔۔۔۔۔ اس وقت مینو کے دل میں حانی کے لیے جو جذبات تھے وہ بے حد جذباتی تھے۔۔۔۔۔ مگر اس سب کے باوجود اس نے یہ بات کسی کو پتا نہیں لگنے دی۔۔۔۔۔ وہ ذہین ہونے کے ساتھ ساتھ حد درجہ حساس تھی۔۔۔۔۔ تب بھی اسکے ذہن میں صرف یہی بات تھی کہ وہ حانی کو دانیہ سے کبھی نہیں چھینے گی۔۔۔۔۔ مگر اسے کہیں اندر سے دو دوستوں سے دور ہونے کا دکھ ضرور تھا۔۔۔۔۔ وہ اتنی دور کبھی جانا نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔۔ خاص کر حانی سے دور۔۔۔۔۔ مگر پھر نیویارک میں اسکی قسمت کا ایک لمبا سفر پہلے سے تھا۔۔۔۔۔ وہ ٹاپ لسٹ میں شامل تھی۔۔۔۔۔ یہاں اسکے ساتھ یا طے کر دیاگ حمدان کے ایک دوست اور انکی بیوی نے کافی کا پریٹ کیا۔۔۔۔۔ دو ماہ تک مینو وہاں رہی۔۔۔۔۔ اسکے بعد اسکی ملاقات عادی اور مہر سے ہوئی۔۔۔۔۔ وہ ایک حادثاتی ملاقات تھی۔۔۔۔۔



\*\*\*\*\*

وہ تیز تیز قدموں سے یونی کی راہداری عبور کیے نکل رہی تھی۔ بلیو جینز پر سرخ شرٹ اور بلیک کوٹ پہنے۔۔۔ ہاتھ میں اسکی تین چار بکس جبکہ کندھے پر لٹکا بیگ۔۔۔ پاؤں میں ہلکے نازک بوٹ اور سر پر اونی ٹوپی۔ نیویارک کی سڑکیں جیسے شام کے اس پہر دن کی نسبت زیادہ پر رونق ہو جایا کرتی تھیں۔ سڑکوں پر بے بارز سر شام ہی چمکنے لگے تھے۔۔۔ سائیڈ روڈ ریسٹورنٹ اپنی پوری آن بان دیکھاتے ہوئے آنے جانے والوں کو اپنی سمت کھینچتے دیکھائی دے رہے تھے۔۔۔ وہ سردیوں کی ایک تھنڈی شام تھی۔۔۔ یونی سے اسکے ریسٹ ہاؤس کا تھوڑا ہی فاصلہ تھا۔۔۔ وہ زیادہ تر یہ فاصلہ پیدل ہی طے کرتی تھی۔۔۔

آج تو کچھ زیادہ ہی ٹھنڈ ہے "مینو خود کلامی کرتی ہوئی اپنے جمے پیروں کو تیز" کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہوئے بولی تھی۔ یوں لگ رہا تھا کہ جیسے رات کو



زبردست دھند پڑنے والی تھی۔۔۔ اپنے پیروں کی جانب دیکھتے ہوئے اسے پتا ہی نہ چلا اور کب وہ کسی پہاڑ سے ٹکرائے زمین بوس ہو چکی تھی۔۔۔ ایک تو پہلے ہی ٹانگیں سن تھیں اور اب یہ ہونا بھی باقی تھا۔۔۔ مینو نے جیسے دہائی دینی چاہی۔۔۔ کوئی اپنی اس حرکت پر بے حد شرمندہ ہوتے ہوئے جھکا۔۔۔۔۔

آپ ٹھیک ہیں؟ "نہایت مدہم آواز میں وہ مینو کی گری کتابیں اٹھائے اسکی" سمت بڑھاتے بولا تھا۔۔۔ اسکی شوز کی سڑپ بالکل ٹوٹ گئی تھی۔۔۔ اور وہ اب اسکا بڑھا ہاتھ دیکھ کر سنجیدہ ہوئی۔

کیا ہوا عادی؟ "ایک آواز پر جیسے وہ پلٹا تھا۔۔۔ سامنے ہی ایک لڑکی کھڑی بڑی" فکر مندی سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔

اوہ۔۔۔ آجاو "مہر نے اپنا ہاتھ بڑھائے مینو کو کھڑا کیا۔۔۔"

تھینک یو۔۔۔۔۔ میں ٹھیک ہوں "مینو نے مسکراتے ہوئے کہا۔"

در اصل یہ بہت تیزی میں نکلا تھا۔۔۔۔۔ اسکی طرف سے میں معذرت کرتی" ہوں۔۔۔ آپکا جوتا تو ٹوٹ گیا۔۔۔۔۔ یہ ساتھ ہی ہمارا گھر ہے۔ اگر آپ چاہو تو کچھ

دیرویت کر لو۔ تب تک ہم اسے ریئر کر والیتے ہیں "مینو نے ایک نظر اسے پھر اسکے اشارے کی سمت والے فلیٹ کو دیکھا۔۔۔۔۔ اب ٹوٹے جوتے کہ ساتھ وہ جاتی بھی کہاں۔ دور دور کہیں شو شاپ تک نہ تھی۔۔۔۔۔ اس اوکے۔۔۔۔۔ آئی ایم فائن "وہ بھی تو مینو تھی۔۔۔۔۔ ہر کسی پر کیسے اعتبار کر سکتی تھی۔

مجھے اپنی بہن سمجھو چندا۔ آجاو "مہر کی اپنائیت اسے بالکل سچی لگی تھی مگر دل میں "برے برے خیالوں کا آنا بھی نچرل تھا۔ یوں نہ جان نہ پہچان اور گھر جانا۔۔۔۔۔ مگر یوں ٹوٹے شوز کے ساتھ وہ اتنے چہل پہل والے راستے سے کیسے گزر سکتی تھی۔ اندھیرا تو وہاں ہوتا ہی نہیں تھا کہ انسان آنکھ بچا کر نکل پاتا۔ خیر دل بڑا کرتے ہوئے وہ سر ہلائے مہر کے ساتھ گئی تھی۔ عادل نا جانے کیوں اسکی نیلی آنکھوں پر ہی ٹھہر سا گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔ نا جانے وہ کیسی آنکھیں تھیں جو لمحہ بھر کو ساکت کر دینے کا ہنر رکھتی تھیں۔۔۔۔۔۔۔ عادل کی محبت کی ابتدا تو شاید اسی دن سے ہو گئی تھی جب وہ اس خاموش اور گہری لڑکی سے پہلی بار ملا تھا۔۔۔۔۔۔۔ وہ اس دن

پہلی بار انکے گھر گئی تھی۔۔۔۔۔ مہر بہت ہی خوش مزاج تھی۔۔۔ اور عادل اتنا ہی پولاٹیت اور ہنس مکھ۔۔۔۔۔ یہ پہلی ملاقات گو آخری ہوتی مگر ایسا نہ ہو  
 وکئی بار انکے سامنے لا کر کھڑا کر دیا۔۔۔ کئی بار کسکا۔۔۔۔۔ قسمت نے مینو  
 یو نہی راستے میں۔ ایک دو بار مار کٹ میں۔ ایک بار کیفے میں۔ گو یہ اتفاقات یو نہی  
 نہیں تھے۔۔۔ اور پھر مہر سے اسکی دوستی اسقدر گہری ہوئی کہ اس نے اسے اپنے  
 گھر سٹے کی آفر کر دی تھی۔۔۔۔۔ مہر ایک بہت بڑی ڈیزائنر تھی۔۔۔۔۔ عادل اور  
 مہر کے والدین وفات پا چکے تھے۔۔ والدہ کے یہاں ہونے کی وجہ سے ان دونوں  
 کو ہی امریکی نیشنلیٹی مہیا تھی۔۔۔۔۔ عادل ایک بہت بڑی کمپنی میں کام کرتا تھا۔  
 اپنے کام کی وجہ سے وہ زیادہ تر آؤٹ آف سٹی یا آؤٹ آف کنٹری رہتا تھا جسکی وجہ  
 سے مینو کو وہاں رہنے میں کوئی پر اہلم بھی نہیں تھی۔۔۔۔۔ مہر سے اسکی دوستی اسکی  
 سوچ سے بھی گہری ہوتی گئی۔۔۔۔۔ مینو کو بھی شاید اس پر اے دیس میں کوئی  
 دوست درکار تھی۔۔۔۔۔ کبھی کبھی مینو سوچتی کہ کاش وہ ان دونوں سے نہ ملی  
 ی گہری تن ہوتی تو یوں آج عادل تکلیف میں نہ ہوتا۔۔۔۔۔ یا پھر کاش وہ ا

آنکھیں نہ رکھتی۔۔۔ جنہیں ہر کوئی با آسانی پڑھ لیتا تھا۔۔۔ کچھ تو ایسا ہوتا جو کم از کم عادی کی اس تکلیف کا مداوا کر پاتا۔۔۔۔۔ سر اٹھائے جیسے وہ ماضی کے ان درپچوں سے لوٹی تھی۔۔۔۔۔ دروازے کے ساتھ بیٹھی یک دم ویران وہ مینال مرتضیٰ ہی تھی۔

\*\*\*\*\*

اگلے دن مہران صاحب کو ڈسچارج کر دیا گیا تھا۔ جیسے ہی انکی حالت کچھ سٹیبل ہونی تھی تو ڈاکٹر ز پھر بائے پاس کے لیے تجویز دینے والے تھے۔ آذان کو بھی انکی طبیعت ناسازی کا پتا چل گیا تھا۔۔۔ وہ بھی اچانک جب حانی کا نمبر آف ہونے کی وجہ سے اس نے گھر کال کی۔۔۔ حبیبہ اور آذان پہلی فرصت میں ہی عیادت کو پہنچ چکے تھے۔۔۔ تمام افراد انکے کمرے میں ہی موجود تھے۔

اللہ آپکو صحت دے بھائی صاحب۔۔۔ سن کر بے حد پریشانی ہو گئی تھی۔۔۔"

حبیبہ بے حد فکر مندی سے ملائم پن سے بولی تھیں۔۔۔ نادیا کو تو مینال کے رشتے والی بات بتانی یاد ہی نہیں رہی تھی کیونکہ ایک دم سے مہراں صاحب کی طبیعت کی خرابی نے جیسے سب کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔

جزاک اللہ بہن۔۔۔۔۔ آپ آئیں یہ بہت بڑی بات ہے۔" وہ بھی ہولے سے "مسکرائے تھے۔

بس آپ جلدی سے ٹھیک ہو جائیں۔ ابھی تو سب بچوں کی شادیاں دیکھنی آپ "نے "حبیبہ بھی اب ہلکے پھلکے انداز میں بولیں تو سب مسکرا دیے۔

ان شاء اللہ "سب نے جیسے بیک وقت دل سے کہا تھا۔ دانیہ، نادیا اور ماہین وہیں "تھیں جبکہ دائم تو پہلے ہی آچکا تھا۔ رضوان صاحب آفس گئے تھے۔۔۔

ویسے اگر مجھے دائم نہ بتاتا تو مجھے تو پتا ہی نہ چلتا "آذان نے بھی گفتگو میں حصہ لیے "بتایا، لہجے میں حافی کی اس اجنبیت پر شکوہ سا تھا۔



حانی۔۔۔؟ "کسی دل تک ہلچل مچاتی صدا پر وہ قدم تھم گئے۔۔۔ وائٹ شرٹ" اور بلیک ٹراؤزر میں ہلکے گیلے بالوں کے سنگ وہ اسکی طرف سوالیہ ہو کر دیکھ رہا تھا۔ چہرے پر ہلکی ہلکی شیو اور آنکھوں میں انتہا کی سنجیدگی، اوپر سے رات بھر جاگنے سے آنکھوں کے گوشوں کا سرخ پن جو مینو کا دل دہلا رہا تھا۔

آپ ٹھیک ہیں نا؟ "وہ جانتی تھی کہ ان دو دنوں میں حانی بے حد ڈسٹرب رہا" تھا۔۔۔ آج جا کر وہ کچھ دیر مہراں صاحب کے کمرے سے نکلا تھا۔۔۔

یس ناو آئی تھنک آئی ایم اوکے "وہ اسے مطمئن کرتا ہوا دوبارہ مڑ چکا تھا۔۔۔۔۔" اور جیسے مڑتے ہی اس چہرے پر پھر سے اندھیرا چھایا تھا، یہ جھوٹ، یہ فرار یہ بے بسی اسکی جان پر بھاری تھے۔

حانی آپ ادا اس نہ ہوں۔۔۔ تایا جان بلکل ٹھیک ہو جائیں گے آپ دیکھیے گا "مینو" کی دی ملائم سی تسلی حانی مڑنا چاہتا تھا پر وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اسکے مقابل میں اسکی سب سے بڑی کمزوری کھڑی ہے۔ وہ اس طرح شکستہ تھا کہ اسے اپنے ٹوٹ جانے کا خدشہ لاحق ہو چکا تھا۔



ان شاء اللہ "سرسری نظر مینو پر ڈالے وہ باقی سب کے پاس روم میں چلا"  
گیا۔۔۔ اور وہ دوبارہ سے اپنے لیے کافی بنانے لگ گئی۔

\*\*\*\*\*

رضوان۔۔۔ مجھے آپ سے ایک بات کرنی تھی۔ بھائی جان کی طبعیت کی پریشانی  
کی وجہ سے میں آپکو بتا ہی نہیں پائی "رضوان ابھی ابھی مہران کے روم سے آئے  
تھے۔ باقی سب بھی سونے اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے جبکہ حانی ابھی تک  
وہیں تھا۔۔۔ نادیہ انھیں چائے دیتے پر اسرایت سے بولیں۔  
ہاں بیگم کہو۔۔۔ کیا بات ہے "وہ یک دم متوجہ ہوتے بولے۔"  
وہ حبیبہ آپا ہیں نا۔۔۔ وہ آئی تھیں۔۔۔ اپنی مینو کے لیے آذان کا رشتہ لے "  
کر۔۔۔ بہت اسرار کر رہی تھیں۔۔۔ اور کہہ کر گئی تھیں کہ میں آپ سے اور



بھائی سے بات کر کہ انھیں بتادوں "نادیہ بھی بیڈ پر بیٹھتے بولیں، انکی اس بات پر رضوان سوچ میں ڈوب چکے تھے۔

اچھا۔۔۔ آذان ہے تو لا کھوں میں ایک۔۔۔ تم نے کیا کہا پھر "چائے پیتے ہوئے" وہ مطمئن سے انداز میں پوچھتے ہوئے بولے۔

جی۔۔۔ کہنا کیا تھا۔ میں نے یہی کہا کہ میں مشورہ کر کے ہی جواب دے پاؤں "گی" نادیہ بھی مطمئن انداز لیے جواب بولی تھیں۔

ماشاء اللہ آذان بے حد سمجھدار بچہ ہے۔۔۔ اور دوسرا حانی کا دوست ہے۔ اچھا "دیکھا بھالا خاندان ہے۔ مجھے تو یہ بہت اچھا پر پوزل لگ رہا ہے" رضوان صاحب تو مکمل متفق دیکھائی دیے تھے۔

جی وہی تو۔۔۔ لیکن آجکل بچوں کی مرضی بہت اہم ہے۔۔۔ مینو باہر اتنا عرصہ "رہی ہے۔ ممکن ہے اسے کوئی پسند ہو۔۔۔ جو بھی کیجئے گا اسکی پسند اور مرضی سے کیجئے گا" نادیہ کے لہجے میں مینو کے لیے بھی ویسا ہی پیار تھا جیسا دانیہ اور دائم کے لیے تھا۔

بلکل۔۔۔ ڈونٹ وری۔۔ اسکی مرضی کے بنا کچھ ہونے نہیں دیں گے۔ باقی " میں بھائی سے بات کرتا ہوں پھر وہ خود مینو سے کر لیں گے۔ پہلے انکی سرجری ہو جائے " آخری بات پر رضوان کے چہرے پر پھر سے فکر مندی ابھری، سارا لائحہ عمل گویا طے سا ہو گیا۔

ان شاء اللہ سب خیر ہوگی "نادیہ بھی جیسے دل سے دعا گو لگی تھیں۔"

\*\*\*\*\*

سو جاو اب یار۔۔۔۔۔ مجھے تم نے بچہ ہی سمجھ لیا ہے "حانی بابا کے سر ہانے بیٹھا" انکا سرد بارہا تھا۔۔۔ وہ حانی کی اس قدر توجہ پر خفا سے ہوئے۔۔۔ اب وہ بھی کیا کرتا۔۔۔ خود سے جڑے اپنوں کے لیے وہ کہیں نہ کہیں جنونی حد تک ٹچی تھا۔۔۔ آپ سو جائیں۔۔۔ میں بھی سو جاؤں گا "مکمل روٹھے سے اطمینان سے جواب آیا" تھا۔۔۔۔۔ دو دن سے وہ مسلسل جاگ رہا تھا۔۔۔

حانی اب تم مار کھاو گے۔۔۔۔ شکل دیکھو اپنی۔۔۔۔ کب سے جاگے ہوئے " ہو۔۔۔۔ اب تو تم مجھ سے بھی زیادہ نڈھال لگ رہے ہو " مہراں صاحب کو حانی کی بے حد فکر ہوئی تو وہ ڈانٹتے ہوئے برہمی سے گویا ہوئے جس پر وہ مبہم سا مسکرا دیا۔ چلیں آپ نے مانا تو سہی کہ آپ نڈھال ہیں " بات پکڑتے ہوئے وہ کمال ادا سے " انھیں مسکرا نے پر مجبور کر چکا تھا۔

ہاں لیکن تمہیں نہیں دیکھ سکتا۔۔۔۔ اپنے چہرے کی اس مسکراہٹ کو کبھی کم " نہ ہونے دینا حانی۔۔۔۔ مرد ہونا الگ بات لیکن مرد بننے کے لیے اپنے اندر حوصلہ پیدا کرنا پڑتا ہے۔ تم اتنے بڑے اور سیانے ہو کر بھی آج تک وہیں چار پانچ سال کی عمر میں ہو " وہ جیسے اسے سمجھانے کی کوشش میں تھے، لہجے میں کئی خدشے اور اندیشے پنہاں تھے۔ حانی نے اک سرد سی سانس خارج کی جیسے وہ اسکے سینے پر بوجھ تھی۔

ہر کسی نے ایک نہ ایک دن جانا ہے۔۔۔۔ یہی قدرت کا اصول ہے " وہ اسکا وہی " اپنے سر پر دھرا ہاتھ تھام کر آنکھوں میں ڈھیر سی حقیقت پسندی سموئے بولے۔

حانی نے ایک نظر انھیں دیکھا، شدید برہمی اور تکلیف ان آنکھوں میں رقص نظر آئی۔

میں برداشت نہیں کروں گا کسی کا جانا۔۔۔ سن لیں "چہرے پر معصومیت اور دکھ" لائے وہ بابا کو وارن کر رہا تھا، اسکی اس دبستگی اور دلگیری پر وہ رنجیدہ لگے۔

وقت سب سیکھا دیتا ہے۔۔۔۔۔ مرد کی زبان اور مرد کا حوصلہ کبھی کمزور نہیں پڑتا "چاہیے۔۔۔۔۔ یہی دو چیزیں اسکی شان ہیں۔۔۔ اگر ایک بھی ڈگمگائے تو مرد ٹوٹ جاتا ہے۔۔۔۔۔ اور میں اپنے جیتے جی اور مرنے کے بعد میں تمہیں ایسا نہیں دیکھنا چاہتا"

حانی کی آنکھوں میں بابا کی اس سے بے جا امیدیں لگانے پر شکایت سی ابھری۔

میں ایک کمزور انسان ہوں بابا۔۔۔۔۔ مجھ سے اتنی امیدیں مت لگائیں "سر"

جھکائے وہ مایوس سا ہوا، جیسے کوئی دکھانکے حانی کو جلا اور سلگا رہا تھا۔

نو۔۔۔۔۔ یو آر مائی پراوڈ سن۔۔۔۔۔ جس پر میں بند آنکھوں سے بھی یقین کر سکتا"

ہوں۔۔۔۔۔ تمہاری کمزوری بس تمہارا دل ہے۔ اور اس پر تمہارا اختیار

ہے۔۔۔۔۔ مضبوط ہو جاو۔۔۔۔۔" وہ اسکا کندھا تھپکائے پر جوشی لیے بولے  
تھے، جیسے اپنا جوش اس کو دان کر رہے ہوں مگر وہ تو راکھ ہونا شروع تھا۔  
او کے "ایک سر د آہ لیے تھکی آواز میں کہا گیا۔"

مردوں کی طرح بولو "بابا کی منصوعی ڈپٹ پر دونوں بھینا مسکرائے۔"  
او کے بابا۔۔۔۔۔ لیکن میں آپکا وہی چار پانچ سالہ حانی ہی رہنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔ کم  
از کم اسی بہانے آپکے سامنے اپنے اندر کا غبار تو نکال لیتا ہوں۔ مجھے کم از کم اپنے  
سامنے بڑامت ہونے دیں۔۔۔۔۔" وہ روہا نسا سا ہوا تو مہراں صاحب د لکشی لیے  
مسکا دیے۔۔۔۔۔

چل چل اب فلمی نہ ہو زیادہ۔۔۔۔۔ سو جا میرے شیر۔۔۔۔۔" وہ واقعی چاہتے تھے  
کہ وہ آرام کر لے۔

بھج کے ہی دم لیں گے آپ؟ "پھر سے منہ پھلائے خفگی لیے سوال آیا"  
تھا۔ دوسری جانب بے ساختہ سافہتہہ ابھرا۔۔۔۔۔

ہاھا بلکل۔۔۔ جاو آرام کرو۔ مجھے بھی اب تھوڑی پرائو یسی دو "بابا کی نزاکت"  
خیزی پر حانی بھی دل سے ہنسا تھا۔۔۔

ہاھا سیدھا کہیں ناکہ جان چھوڑ دوں "وہ شرارت لیے بابا کا پیارا چہرہ دیکھتے"  
ہوئے منہ پھلاتا بہت پیار سے بولا۔

سمجھدار بچہ "وہ اسکا ہاتھ چومتے ہوئے چہک کر بولے جس پر دونوں طرف قہقہہ"  
تھا۔۔۔ حانی انھیں لیٹائے ہوئے لیمپ بجھائے مسکراتا ہوا باہر نکل گیا۔۔۔

یہ زبان کی پائیداری کا مان اور حوصلے کی فراوانی کا ناطک ہی تمہاری سب سے بڑی"  
افیت ہے حنوط مرتضیٰ "وہ باہر آتے ہی تلخی سے خود پر ہنسا تھا اور مزید بے شمار ہنسا  
چاہتا تھا۔

\*\*\*\*\*

اگلا ہفتہ تو جیسے بے حد فکر مندی میں گزر چکا تھا۔ مہران صاحب کی کنڈیشن اب اس قابل تھی کہ انکی سرجری کر دی جاتی اور آخر کار سب کی دعائیں رنگ لے آئیں اور وہ ایک کامیاب آپریشن کے بعد سب میں دوبارہ لوٹ آئے تھے۔۔۔۔۔

حانی اللہ کا بے حد شکر گزار تھا کہ اس رب نے اسے اس صبر آزما مشکل سے نکال دیا تھا۔۔۔۔۔ مہران صاحب کی تندرستی پر حمد ان حویلی میں ایک چھوٹی سی گیٹ ٹو گیدر رکھی گئی تھی۔ جسکا بڑا مقصد آذان اور مینال کے رشتے پر نظر ثانی کرنا بھی تھا اور ایک اچھے خوشگوار ماحول میں بات چیت بھی لازمی تھی۔ مینال تو اس بات سے یکسر انجان تھی کہ اسکے لیے رشتہ آچکا ہے مگر گھر کے دوسرے تمام افراد ہی اس سے آگاہ ہو چکے تھے۔ آذان کی تو یہی خواہش تھی کہ وہ ایک بار خود مینال سے بات کرے مگر وہ دلکش حسینہ تو جیسے خاموشی کا سمندر اوڑھے گم سم نگر کی باسی تھی۔

واہ وہ صرف خود تھا اور اسکا رب۔۔۔۔۔ وہ تو گم مینو سے آذان کی والہانہ محبت کا تب سے اسکا دیوانہ تھا جب وہ ایک نہایت پڑھا کو قسم کی دوپونیوں والی مینو تھی۔۔۔۔۔ جسکے پاس کسی سے بات کرنے تک کا کیا، کسی کو دیکھنے تک کا وقت نہیں







بہت شکریہ بھائی صاحب۔۔۔ آپ جتنا چاہے وقت لے لیں "وہ بھی خوش دلی" سے مسکرائی تھیں۔ آذان کی نظریں تو بس اسی کے دیدار کی طالب تھیں جواب تو اسکے سامنے بھی نہیں آتی تھی۔۔۔ وہ بھی اپنی بے بسی پر مسکرا سا دیا۔

\*\*\*\*\*

جہاں مینال آذان کے رشتے سے بے خبر تھی وہیں اتنے دن کے جبر کے بعد حانی کی الجھن اب اسکے انتشار اور بے چینی کی وجہ بن چکی تھی۔۔۔ وہ سمجھ نہیں پارہا تھا کہ اسکا قرار آخر یک دم کیوں ختم ہونے لگا ہے۔ حالانکہ وہ خود کو بہت پہلے اس رستے سے روک چکا تھا۔ خود کو اور اپنے وحشی دل کو وہ بہت پہلے فراموش کر چکا تھا۔۔۔ مینال سے شاید وہ اسقدر محبت کر بیٹھا تھا کہ اسے اپنی آنکھوں سے او جھل کرنے تک پر راضی نہ تھا۔۔۔۔۔ ناجانے کب سے۔۔۔۔۔ لیکن وہ دانیہ کے

جذبات کی بے حرمتی نہیں کر سکتا تھا۔ نہ ہی وہ مینو کو اپنے حد درجہ پاگل جذبات بتا کر خود کی نظروں میں گرنے پر آمادہ تھا۔۔۔۔۔ اسے پانچ سال کے لیے خود سے دور کرتے ہوئے وہ یہی سمجھ رہا تھا جیسے اسکے دل کے سلگتے جذبات یک دم منجمد ہو جائیں گے مگر وہ تو غلط تھا۔۔۔۔۔ اس سے دوری نے جیسے حانی کو اندر سے متاثر اپنے جذبات کی طرف سمجھتے ہوئے وہ خود سے بے لوث اکرنا شروع کر دیا تھا۔۔۔۔۔ محبت کرنے والی دانیہ کو دیکھتا تھا۔۔۔۔۔ محبت میں خود غرضی تو اسے آتی تھی مگر وہ کرنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔۔ اسے اپنی زبان نبھانی تھی۔۔۔۔۔ اسے اپنا حوصلہ سلامت رکھنا تھا۔۔۔۔۔ وہ ٹیرس پر یہی سوچتا آیا تو مینو اور ار حم کو بیٹھا دیکھا۔ وہ دونوں شاید کسی گیم میں گم تھے۔

حانی بھائی۔۔۔ دیکھیں میں نے مینو آپنی کو دوسری بار ہر ادا یا "ار حم کی پر جوشی پر" مینو بھی ویسا مسکرائی تو حانی بھی پل بھر سنجیدگی کے خول سے باہر آیا۔۔۔۔۔ نچے لاونچ میں سب مینال اور آذان کے رشتے پر بات کر رہے تھے اور وہ یہی سن کر اوپر

آگیا تھا۔۔۔ ماہین ابھی یہیں تھی اب اسکا ارادہ حانی اور دانیہ کی شادی اٹینڈ کرنے کے بعد جانے کا تھا۔۔۔۔۔

واہ۔۔۔۔۔ تم تو چیمپئن ہو "حانی اسکے بالوں کو بکھیرتے مسکرایا۔"

جی۔۔۔۔۔ اوکے آپنی میں اسکو چارج کر لوں۔ ہم پھر گیم لگائیں گے "ارحم مسکراتا" ہوا ٹیپ بغل میں دبائے مینو کو کہتا ہوا نیچے چلا گیا۔۔۔۔۔ وہ بھی مسکرا دی۔۔۔۔۔ حانی کچھ قدم کا فاصلہ طے کیے اسکے ساتھ جا بیٹھا۔۔۔۔۔ دونوں ہی سامنے دیکھ رہے تھے۔

سب نیچے گپ شپ کر رہے ہیں۔ تم یہاں کیوں بیٹھی ہو؟ "آنکھوں میں سوال" اور چہرے پر سنجیدگی لیے اسکی جانب متوجہ ہوا۔  
ویسے ہی۔ بور ہو رہی تھی تو سوچا واک کر لوں۔ یہاں آئی تو ارحم کے ساتھ آکر "بیٹھ گئی" مینال نے مبہم سا مسکراتے بتایا۔

گڈ۔۔۔ تمہیں پتا ہے نیچے کیا باتیں ہو رہی ہیں "وہ وائٹ شرٹ اور بلیک ٹراؤزر" میں تھا۔۔۔۔۔ ہلکے بلیک کرتے پرکٹ داری ورک والی شارٹ فرائک اور جینز

پہنے وہ بالوں کو کھلا چھوڑے ہوئے بہت سادہ سی دلکشی لیے حیرانی سے حانی کی سمت متوجہ ہوئی۔

نہیں۔۔۔ کیا ہو رہی ہیں "حانی نے اس کے چہرے کو بغور دیکھا، جیسے جاننا چاہ رہا" ہو کہ مینو کیا سوچتی ہے۔

کیا واقعی تمہیں کچھ علم نہیں "حانی بھی بدلے میں کچھ حیران تھا۔" نہیں۔۔۔ اب بتا بھی دیں۔ آپکا کونسا بل آنا حانی "مینو منہ پھلائے مسکرائی تو وہ " اندر تک جھلس گیا، دل تک راکھ اڑتی محسوس ہوئی۔

آذان کے لیے تمہارا پرپوزل آیا ہے "حنوط کے چہرے پر یک دم سناٹا طاری ہو گیا" تھا۔ مگر وہ چھپانے میں ماہر تھا۔ ویسا ہی سناٹا مینال کے چہرے پر بھی اس انکشاف پر رقم ہوا تھا۔

کتنی دیر وہاں خاموشی کا پہرہ رہا، دونوں ایک دوسرے سے اپنا چہرہ چراتے ہوئے دو مفرور لگ رہے تھے۔

میرا خیال ہے۔ ہی لائکس یو "حانی نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے جیسے اسے" اطلاع دی، گویا دل سلگا کر بدلا لیا ہو۔

واٹ ایور "مینو بو کھلا کراٹھی اور یہ بے اعتنائی میں لپٹا جملہ اچھالتی اٹھی، شاید" وہاں سے جانا چاہتی تھی۔

اچھا لڑکا ہے۔ ایک بار سوچ لو۔ میرا نہیں خیال کے انکار کی کوئی وجہ ہوگی "حانی" کی بات پر مینو کے چلتے قدم رک سے گئے۔ دل تو چاہا کہ آج منہ توڑ جواب دے ہی ڈالے مگر یہ ازل کی خاموشیاں ہی مینال مرتضیٰ کی قسمت تھیں۔ اسے خاموش رہنا تھا۔

مینال؟ "پھر سے وہ قدم تھم گئے، وہ چپ چپ حانی کا دل دبوچ گئی تھی پر وہ کیا" جانتا کہ وہ کرب کے دہانے پر کھڑی ہے۔

تمہارا جو بھی فیصلہ ہو مجھے بتا دینا۔ ہو گا وہی جو تم چاہو گی۔ ہم سب تمہارے ساتھ "ہیں" حانی کی بات پر اب کی بار مینال مڑی اور فاتحانہ مسکرا دی۔ اداکاری پھر سے حاوی ہوئی پر آنکھیں تو کمبخت سب کہہ دیا کرتی ہیں، بے دین کہیں کی۔

آئی نو۔۔ بتادوں گی آپکو "حانی نے بغور اسکا چہرہ دیکھا۔ اور جس پر حانی کی " نظریں تھیں وہ تو یہ بھی نہیں بتا سکتی تھی کہ یہ نظریں اسے کس قدر بے حال کر دیتی ہیں۔ اسکا بننا یا ضبط اور حوصلہ دم توڑ جاتا ہے۔

مینو "پھر سے وہی لہجہ جو مینال کی کمزوری بنتا جا رہا تھا۔ اور مینال کو جب بھی "حنوط یوں پکارتا تو اسکا دل یہی چاہتا تھا کہ وہ کہیں دور بھاگ جائے، حانی کے سائے تک سے نکل جائے۔

جی حانی "وہ تو اسکے اس لہجے پر اپنی سانس تک بند ہوتی محسوس کر رہا تھا، یہ سب " غلط تھا۔ بے اختیاری ان دو کے لیے گناہ تھی، پر یہ دل۔

نہیں حانی۔۔ تم خود کو کمزور مت کرو۔ مینو تمہارا وہ روپ نہیں دیکھ پائے " گی۔ اچھا یہی ہے کہ اس یک طرفہ افیت کو اپنے دل کے قبرستان میں گاڑ دو۔ اپنے جذبوں سے اسے کبھی آگاہ مت کرنا۔ "دل نے ملامت کی تو جیسے اسکے چلتے قدم تھمے، بے قرار اور بے تاب چہرہ تن گیا اور دل کے ابھرتے جذبات کو حانی نے پل بھر میں سولی پر چڑھا دیا۔

اداس مت ہونا۔۔۔ ہم تمہارے ساتھ ہیں "وہ اپنی بات مہارت سے بدلتے"  
 بولا۔۔۔ مینو ایک ہلکی سی مسکراہٹ لیے مڑی اور ایسے گئی جیسے وہاں تھی ہی  
 نہیں۔۔۔

کیا بات ہے تمہاری حنوط مرتضیٰ۔۔۔ تم ایک نہایت بے بس اور رشتوں کی "  
 ڈور میں بندھے شخص ہو۔۔۔۔۔ کاش تمہارے پاس تمہاری زندگی کہ اس ایک  
 فیصلے کا اختیار ہوتا "وہ اسی سمت دیکھتے بولا جہاں مینال گئی تھی۔۔۔۔۔ صرف پچھتاوا  
 اور دکھ بچا تھا۔۔۔

\*\*\*\*\*

آہاں ابھی تک تم جاگ رہی ہو۔ میں سمجھی سو گئی تبھی روم میں ہو "دانیہ روم میں"  
 آئی تو مینو بیڈ سائیڈ ٹیبل پر پڑا الیمپ جلاتے اور بجھاتے ہوئے کسی گہری سوچ میں گم



تھی۔۔۔ حانی سے مل کر آنے کے بعد نہ جانے اسکے اندر بے حد بے قراری پھیل چکی تھی۔ اس آذان کا رشتہ اور اسے سوچ کر ہی وہ ہلکان ہوئے جارہی تھی۔  
جی دانیہ بس سونے ہی لگی تھی "بہت ہلکی سی مسکراہٹ لیے وہ بولی تو دانیہ بھی"  
جوتے اتارے بیڈ پر چڑھی اور اسکے سامنے بیٹھ گئی۔

اچھا ہوا تم سوئی نہیں۔ دراصل بابا نے مجھے ایک بہت اہم کام سونپا ہے۔۔۔۔۔"  
بات وہ تم سے خود کریں گے لیکن مجھ سے کہا کہ میں تم تک یہ بات پہنچا دوں"  
دانیہ نے رخ مینو کی جانب پھیرے تمہید باندھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ مینو کے چہرے  
پر پھیلی سنجیدگی یک دم بیزاریت بنی مگر وہ نارمل دیکھائی دینے کی کوشش میں  
تھی۔

جی دانیہ کہیے "سنجیدگی ہنوز قائم تھی۔"

دراصل بات یہ ہے کہ تمہارے لیے آذان کا رشتہ آیا ہے۔ وہ حانی کے بچپن کے  
دوست ہیں۔۔۔ تمہیں یاد ہے نا وہ پہلے بھی یہاں آیا کرتے تھے۔ ماشاء اللہ سے

بے حد سلجھے اور قابل تعریف انسان ہیں۔ تمہیں کیسے لگتے ہیں وہ؟" دانیہ کی توجہ مینو کی آنکھوں اور چہرے کی جانب تھی جو بغیر کوئی تاثر لیے بے جان تھے۔ میں نے غور نہیں کیا "وہ سپاٹ لہجہ اپنا کر بیزاریت سی بولی۔"

اگر کرنا چاہو تو کر لو۔۔۔۔ وہ تمہارے لیے بہت اچھے ہیں۔ ایک ایسا ذمہ دار " انسان ہی تمہیں ڈیزر و کرتا ہے " دانیہ اس کے سنجیدہ چہرے سے، ہیلی جوڑ کر رسائیت سے بولی جو یک لخت جھکا تھا۔

میں کچھ نہیں کہہ سکتی "مینو کی بے اعتنائی پر دانیہ الجھ سی گئی۔"

اگر تمہیں کوئی پسند ہے تو تم مجھے بتا سکتی ہو جان۔۔۔۔ "دانیہ کو ایک دم نیا خیال " سا آیا۔ مینو نے ایک نظر دانیہ کو دیکھا، ان کہے دکھ نے مینو کی آنکھیں ویران کیں۔ دانیہ کی محبت مینو کے لیے اس دنیا میں سب سے زیادہ خالص تھی۔ مجھے کوئی پسند نہیں دانیہ لیکن میں شادی نہیں کرنا چاہتی "مینو نے اپنے سرد " خیالات جھٹکتے ہوئے تھکے لہجے میں اپنی بات کہی۔

تو کیا ہوا۔۔۔ تم سے پوچھے بنا ہم تھوڑی کچھ کریں گے۔۔۔ "وہ مینال کو خود" سے لگائے مان اور انس سے بولی اور مینو کا دل چاہا وہ رو دے۔۔ مگر وہ رو بھی نہیں سکتی تھی۔

آپ مجھ سے کبھی ناراض مت ہونا دانیہ "اسکے ساتھ سینے سے لگی وہ یک دم بولی" تو دانیہ حیرانی سے اسے خود سے الگ کیے دیکھنے لگی۔

کبھی نہیں۔۔۔ تم سے کبھی خفا تک نہیں ہوگی دانیہ۔ بھلے تم جان بھی مانگ لو " اور یہ شاید لفظ نہیں تھے۔۔۔ یہ وہ بوجھ تھا جس نے مینو کے دل کے ساتھ ساتھ دماغ کو بھی جھکا رکھا تھا۔

میں آپ سے آپکی خوشیاں مانگنے تک کا سوچ نہیں سکتی۔ جان تو بہت دور۔۔۔۔۔ "میرے اللہ! مجھے دانیہ کے سامنے رسوا و شرمندہ مت کیجئے گا" وہ بس اپنے حوصلے کے لیے دعا گو تھی۔ اب وہ دونوں ہی مسکرائے ایک دوسرے کو دیکھ رہی تھیں۔۔



آتی رہتی ہے۔۔۔ وہ الگ بات ہے اب بتانا اور جتنا نام کر دیا ہے "عادل کی"

سنجیدگی پر مینال کے چہرے پر بھی سناٹا سا ابھرا۔

کیوں کم کیا؟ کہیں واقعی شادی کا ارادہ تو نہیں کر لیا "مینو ہلکی سی دانستہ شرارت"

لیے بولی تھی۔۔۔ مقابل کی سنجیدگی جیسے تاریکی میں بدلی۔

کیا تم بھی مجھ سے یہی امید لگائے بیٹھی ہو؟ "کسی پتھر کی مانند پتھر ائے لہجے میں"

سوال کیا گیا۔ مینال کتنی ہی دیر خاموش رہی۔۔۔

چپ رہو گی تو میں اس بندھن میں مزید جکڑ جاؤں گا۔۔۔ کیوں میری غلط فہمی کا"

سامان کر رہی ہو "وہ تلخ ہو کر پھٹ سا پڑا، دلخراش ہوا، ہونا نہیں چاہتا تھا۔

ہاں یہی چاہتی ہوں۔ "مینال کی تو یہی آرزو تھی کہ عادل اسے بھول کر خود کے"

لیے کوئی فیصلہ لے۔۔۔۔ مگر عادی کو نا جانے کیا گمان تھے، مینو کا ظلم اس کا دل چیر

گیا۔

مینو واپس آ جاو۔۔۔۔ "ہارے انداز میں تاسف سے کی گئی گزارش پر مینو کا دل"

رک گیا، وہ جو آگے ہی احساس جرم میں مبتلا تھی مزید ویران ہوئی۔

مجھے یوں مت پکارو کہ تمہاری تکلیف مزید بڑھے۔۔۔۔۔ سب جانتے ہو پھر بھی "پاگل پن دکھا رہے ہو۔ کیوں تم مجھ سے اس اظہار کو کر کے تھکتے نہیں۔۔۔ یہ میرا حق نہیں ہے عادی" وہ بھی تلخ ہوئی اور آخر تک لہجے میں نمی چمکی۔

میں تمہاری جگہ کیسے دے پاؤں گا کسی اور کو؟ "بہت بے بس ہو کر وہ بولا تھا،"

چہرے پر صدیوں کی تھکن کا پہرہ تھا۔

اللہ ہے نا۔۔۔۔۔ وہ ڈالے گا محبت۔ عادی مجھ سے دوبارہ یہ مت کہنا۔ تمہاری یہ "باتیں کئی دن مجھے بو جھل رکھتی ہیں۔ اپنی بے بسی اور مجبوری کی وجہ سے تمہیں خالی لوٹانا مجھے بھی دکھ دیتا ہے کیونکہ تم میرے اچھے دوست ہو۔۔۔ ایک آخری بار مینو کو سمجھنے کی کوشش کرو" عادی جانتا تھا کہ وہ اس سے کئی گنا زیادہ بے بس ہے۔ وہ تو مرد تھا اور مرد ایسی صورت حال سے نہ بھی نکلے تو بھی کوشش جاری رکھتا ہے۔۔۔

میں سمجھ گیا۔۔۔ میں مہر کی بات مان لوں گا۔ تم سے اب کچھ نہیں کہوں گا "نہ"  
چاہتے ہوئے بھی دونوں طرف آنکھیں نم ہوں۔۔۔ ایک اپنے عہدے سے  
دستبردار ہوتے ہوئے دکھ میں تھا تو دوسرا ایک دوست کو خالی لوٹانے پر۔۔  
مجھ سے خفا ہو کر مت جاو عادی "وتھکے انداز میں واپس لوٹی۔۔۔ اور وہ لا جواب"  
تھا۔

مجھے اس احساس جرم سے نجات دلادو۔۔۔ اپنی اور میری تکلیف کو کم کر"  
دو۔۔۔ تم بھی ایک خوشگوار زندگی اور ایک اچھا ہمسفر ڈنڈو کرتے ہو۔۔۔  
امید ہے اگلی بار تم تبھی کال کرو گے جب سب فائل ہو جائے گا "وہ اسکی خاموشی  
سنتے ہوئے مزید دلجراشی سے بولی۔۔۔ جو شاید دوسری طرف پتھر ہو چکا تھا۔  
ہاں "کسی گہری کھائی سے مردہ آواز ابھری۔۔۔ مینو فون کاٹ گئی۔۔۔ اور وہ زرد"  
ما تم زدہ چہرہ لیے اس فون کی جانب دیکھ رہا تھا، جو اسکا منہ چڑا رہا تھا۔  
ایٹ لاسٹ۔۔۔۔۔ یو فینش"



آج آخر مینو نے بھی کہہ دیا کہ لوٹ جاؤ، یہ در تم پر کبھی نہیں کھلنا "خود کلامی کرتے ہوئے وہ تلخ ترین انداز میں خود سے مخاطب تھا، اسکے چہرے پر مردہ پن اور کرب کی انتہا تھی۔

یہ در مجھ پر کھلنے کے لیے تھا ہی نہیں۔۔۔۔۔ اب مجھے تمہاری تکلیف کا مرہم بننا " ہو گا مینو۔۔۔ مجھے حانی کو بتانا ہو گا۔ عادی خود تو کیسے بھی کر کے جی لے گا مگر وہ اس سے زیادہ تمہاری تکلیف نہیں دیکھ سکتا۔ اس لا متناہی دائرے کو کسی ایک نقطے پر ختم ہونا ہو گا۔ بھلے وہ نقطہ تمہارا اور حانی کا ساتھ ہی کیوں نہ ہو " اگلے ہی لمحے اس چہرے پر پتھری سی سختی ابھری اور پھر یک دم اندھیرا، یہ کیسا غضب کرنے چلا تھا وہ، جو ہر ایک کو تہس نہس کر کے رکھ دینے والا تھا۔

\*\*\*\*\*

وہ بہت زیادہ اداس تھی۔ ایک کہ بعد ایک نئی الجھن نے اسے نڈھال کر رکھا تھا۔۔۔ یونہی دل کا غبار کم کرنے کو وہ پیدل ہی گھر سے نکل گئی۔۔۔ نا جانے کتنی دیر مینو یونہی بے مقصد سفر طے کرتی رہی۔۔۔۔ پھر کہیں جا کر جیسے اسے تھکن کا احساس ہوا۔ ادھر ادھر نظر دوڑائی تو سامنے ہی ایک چھوٹا سا کیفے نظر آیا۔۔۔ وہ وہاں گئی اور ایک الگ تھلک ٹیبل پر جا بیٹھی۔ اس نے اپنے لیے ایک کپ کافی کا آرڈر دیا تھا۔۔۔ ہلکے سی ہاف وائٹ شرٹ اور بلیو جینز۔۔۔ بالوں کو آج اس نے پونی میں مقید کر رکھا تھا۔۔۔ مینال مرتضیٰ کے لیے اپنی زندگی کا جائزہ لینا ایک مشکل عمل تھا۔ اسکی زندگی اتنی مشکل تھی نہیں جتنی اسکے حساس پن نے بنادی تھی۔۔۔ اپنی ذات سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے بس۔۔۔ اپنا بھلے ساری عمر کا نقصان ہو جاتا تب بھی اسے پرواہ نہیں تھی۔۔۔۔ مینال کو لگا جیسے اسکی زندگی بھی حساب ور وہ اس پر آخر کار آ کر اٹک چکی ہے۔۔۔۔ اپنی اکے ایک مشکل سوال جیسی ہے سوچیں پھیلائے اسے یہ خبر بھی نہ ہوئی کہ کب اسکی کافی آئی اور ٹھنڈی ہو

گئی۔۔۔ ایک بار عب آواز پر وہ واپس حقیقت کی سمت لوٹی تھی۔۔۔ سامنے والے کو دھیمی مسکراہٹ سجائے خود کی جانب دیکھتے وہ چونک چکی تھی۔۔۔ وہ نیلی آنکھیں اس پر ثبت تھیں۔ آذان بھی حیرت زدہ مسکان لیے مینو کے سامنے تھا۔۔۔ وہ اپنے کو لیگز کے ساتھ کیفے آیا تھا اور اتفاق سے آتے ہی اسکی نظر خیالوں میں شدید ڈوبی مینال پر پڑی تو وہ اسکی سمت چلا آیا۔ ویسے بھی وہ اس سے بات کرنا چاہتا تھا۔

اسلام و علیکم۔۔۔ اجازت ہو تو میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں "مینو کو پتھر آیا اور حیران " دیکھ کر وہ خود ہی دھیمی سے ملائم پن میں لپٹا اجازت لیتے بولا اور مینو کے سخت سنجیدگی کے سنگ سر ہلانے پر وہ اسکے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا۔۔۔ وعلیکم السلام "وہ سچ میں اسے یوں سامنے دیکھ کر شاک اور حیران تھی۔۔۔ یوں " مینو کے خیالات میں خلل ڈالنے والا اسے زرا بھی نہیں بھایا تھا۔۔۔ اور یہ تو تھا بھی وہی جس سے وہ دور ہی بھاگتی تھی۔۔۔ دوسری طرف آذان کے چہرے کی بہار نے اسکی دلکشی کو چار چاند لگائے تھے۔

کیسی ہیں آپ؟" وہ خود ہی پہل کرتے بولا تھا، لہجے میں نرمی کی انتہا تھی۔"

فائن "نہایت لیادیا جواب تھا مگر وہ پھر بھی ہلکا سا مسکایا۔"

آپکو تنگ کرنے کے لیے پہلے میں معذرت چاہتا ہوں مینال۔۔۔ میں یہاں اپنے " کو لیکنز کے ساتھ آیا تھا۔۔۔ اچانک آپ دیکھائی دیں تو آپ سے بات کرنے چلا آیا۔۔۔ ہوپ سو آپکو برا نہیں لگا "آذان کے لہجے کا دھیمہ پن ہنوز برقرار تھا۔ مینو سر ہلے سر سری سامتوجہ ہوئی تھی۔

جی "وہ شاید یہی کہنا چاہتی تھی کہ اصل مدعے کی طرف تشریف لائیں۔"

در اصل آپ تو جانتی ہوں گی کہ میں نے آپ کے لیے پرپوزل بھجوا دیا ہے۔۔۔ گھر"

میں تو بات کا موقع ملا نہیں نہ آپ سے ملنے کی توقع ہے۔ لہذا میں آپ سے اسی

سلسلے میں بات کرنا چاہتا ہوں "وہ سنجیدگی بھی دلکش تھی۔۔۔ آذان کو اچھے سے

اندازہ تھا کہ مینال چپ رہنے والی سنجیدہ لڑکی ہے۔ اور ایسے لوگ سنجیدگی سے یک

دم غصے کی طرف بھی پلٹ آیا کرتے ہیں۔۔۔ مگر وہ نہیں جانتا تھا کہ مینو تو جانتی ہی

نہیں کہ غصہ ہے کیا۔۔۔

جی کیجئے بات "مینال اب کی بار سیدھا سبھا بولی تو جیسے اسکی ہمت بڑھ سی گئی۔"  
میں دراصل پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپکو اس پر پوزل سے کوئی اعتراض تو نہیں ""  
آذان کو لگا کہ اگر اس نے کہہ دیا کہ اعتراض ہے تو اسکا دل رک نہ جائے۔۔۔ ایک  
بے چینی سی اسکی آنکھوں میں دیکھائی دے رہی تھی۔

مجھے اعتراض ہے "تو گویا آذان کا پتھر ہونا فطری تھا۔۔۔ دل نے جیسے ڈھر کنا کچھ"  
لمحے کو چھوڑ سادیا۔۔

آپکو اعتراض کا حق ہے۔۔۔ لیکن اگر آپ اس اعتراض کی وجہ بتادیں تو شاید "  
میرے لیے بھی آسانی ہو "مینو نے اسکی گہری نیلی آنکھیں دیکھیں۔۔۔ جن میں  
ایک دکھ سا نمایاں ہوا۔

وجہ یہ ہے کہ میری زندگی میں پہلے سے وہ انسان موجود ہے جسکی جگہ آپ خود "  
کے لیے سوچ رہے ہیں۔ "مینال کی صاف گوئی کسی پر کس قدر گراں تھی یہ تو وہ  
ہی جانتا تھا۔۔۔ لیکن چہرے پر ہار کے آثار نہیں ابھرے تھے۔ آذان خود کونا سمجھی  
کی ایک کیفیت میں مبتلا محسوس کر رہا تھا۔

اوہ۔۔۔ آئی ایم سوری۔۔۔ میری لاعلمی اپکی بے چینی کا باعث بنی اسکے لیے " معذرت " وہ اپنے اندر کی بے چینی چھپانہ پایا۔۔ مینو نے ایک خاموش اختتامی سی نظر آذان کو دیکھا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

کوئی بات نہیں۔۔۔ آئی ایم سوری۔ اگر اس سے آپکی دل آزاری ہوئی ہو تو " میری طرف سے معذرت قبول کریں " مینو شاید جانے کا ارادہ کرتے اٹھی تھی تبھی معذرت آمیز ہوئے بولی۔ آذان بھی اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا۔  
نو نو آپ معذرت مت کیجئے۔ " وہ تو دل جلنے پر بھی راضی لگا۔ "

جی۔۔۔ آپ اس سے بھی اچھا ڈیزرو کرتے ہیں۔ چلتی ہوں " زیادہ دیر وہ ان " آنکھوں میں دیکھتی تو شاید ایک احساس جرم کا مزید اضافہ ہو جاتا۔۔۔ ایک اور انسان کو خالی لوٹانے کا احساس۔۔ ایک اور جذبے کی ناقدری کرنے کا افسوس۔۔۔ ہاں وہ دیکھ چکی تھی ان نیلی آنکھوں میں چھپا وہ رنگ جسے اہل دل " محبت " کہتے ہیں۔ یہ تو بنا کہے بھی ان آنکھوں سے بیان ہوتی ہے۔۔ اور شاید آذان کے پاس تو ویسا لہجہ بھی تھا جو ہر ادا سے یہی کہہ رہا تھا کہ مجھے تم سے محبت ہے۔۔۔۔۔ وہ چپ

چاپ مینو کو خود سے دور جاتا دیکھتا رہا۔۔ ایک تلخ سی مسکراہٹ۔۔۔۔ جو ہر کسی کے اندر اتر جانے کا ہنر رکھتی تھی۔

جیسی آپکی رضا مولا "سر آسمان کی سمت اٹھائے وہ اس پر بھی شاہانہ راضی ہوا، ایسا" درویش بھی ہر کوئی کہاں ہوتا ہے۔

\*\*\*\*\*

تم آج آفس کیوں نہیں گئے۔ ٹھیک تو ہو "عادی کو گھر پر دیکھ کر مہر حد درجہ" حیران ہوئی تھی۔ پھر وہ اپنے اور اسکے لیے کافی بنا کر لاؤنچ میں آئی تو وہ بازو چہرے پر دھرے منہ چھپائے لیٹا تھا۔۔ ٹراؤزر ٹی شرٹ میں ملبوس وہ عام سے گھر کے خلیے میں تھا۔

یہ لو کافی "مہر بھی سنجیدہ سی بولی تو وہ اسکی آواز پر اٹھ کر بیٹھ چکا تھا۔"



ٹھیک ہوں "کافی لیتے ہی وہ سپاٹ انداز میں بولا۔ مہر کو اب اپنے رویے پر واقعی "افسوس تھا۔۔۔ اس نے ناچاہتے ہوئے بھی عادی اور مینودونوں کو ہرٹ کر دیا تھا۔ عادی۔۔۔ تمہیں تو ٹمپر پچر ہوا ہے۔۔۔۔ دوالی تم نے "عادی کے ماتھے پر ہاتھ دھرتی وہ یک لخت پریشانی لیے بولی۔

یہ آگ دواؤں سے نہیں بجھے گی۔ یہ تو زندگی بھر کی ہار کا ایک ٹریلر ہے "وہ اسے "ایک دم ویران لگا، دل چیرتا اسکا یہ کڑوا جواب مہر کو دکھی کر گیا۔ عادی میں پہلے ہی بہت شرمندہ ہوں۔۔۔ مجھے مزید پریشان کرنے کے علاوہ تم "کچھ نہیں کر سکتے کیا؟" وہ روٹھے اور دکھی انداز میں شاکی نگاہ ڈالے بولی تھی۔ عادی نے ایک نظر مہر کو دیکھا، مہر کو دل پر آرے چلنے کا مفہوم سمجھ آیا۔

ہاں کر سکتا ہوں۔۔۔ شادی "اس اچانک افتاد پر مہر بیہوش ہوتے ہوتے پچی۔۔۔" عادی کے منہ سے شادی کا سن کر اسے حقیقی حیرت اور بے یقینی نے گھیرا تھا۔ کیا؟؟؟؟ پھر کہنا۔ مجھے لگا میں نے کچھ غلط سن لیا "مہر کی بے یقینی دیکھ کر عادل "واقعی دکھی سا ہوا۔

تم جو کرنا چاہتی ہو کر لو مہر۔ کم از کم اس طرح تمہاری لائف نارمل ہو جائے گی۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں بھلے کسی سے بھی کروادو شادی "عادی کے لہجے کی تلخی اور بیزاریت نے مہر کو بھی اداس کیا تھا۔

تم نے یہ سب صرف میری لائف نارمل ہونے کے لیے کرنے کا سوچا ہے۔ یعنی "تمہارا دل راضی نہیں ہے۔۔۔ عادی جو بھی کرودل سے کرو پلینز۔ یہ پل دوپل کے رشتے نہیں ہوتے۔ عمر بھر کا ساتھ ہوتا ہے" وہ اٹھ کر عادی کے ساتھ بیٹھتے دھیمے سے سمجھاتے بولی۔ اور وہ تلخ ترین حد تک سنجیدہ ہوا۔

دل سے کیے گئے فیصلے، حقیقت سے بہت دور ہوتے ہیں۔ میرے ساتھ بھی یہی "ہوا ہے۔ اب قسمت کا فیصلہ مان کر دیکھ لیتا ہوں کہ آخر وہ کیا دے جاتا ہے مجھے" وہ سنجیدہ اور تھکے ہوئے لہجے میں مگ لیے اٹھ چکا تھا۔

سوچ لو عادی "مہر نے وارنگ دی اور وہ لمحے بھر کو پیچھے رخ کیے پلٹا۔"

تمہیں لگتا ہے کہ میں نے یہ فیصلہ یوں نہیں کر لیا؟۔ بہت مشکل سے سوچ کر کیا "ہے۔ تم کرو جو کرنا چاہتی ہو۔ آئی ایم او کے "مہر کو وہ مطمئن تو ایسے کر گیا تھا جیسے وہ ہو بھی جائے گی۔ مہر لا جواب سی آنکھیں پھیلانے اسے دیکھتی رہ گئی۔

\*\*\*\*\*

گھر میں اسکے بعد یک دم حانی اور دانیہ کی شادی کی تیاریاں اپنے عروج تک پہنچ چکی تھیں۔ مینو کے انکار کو دانیہ نے اتنا سنجیدہ نہیں لیا تھا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ کچھ بھی مینو کی مرضی کے خلاف نہیں ہوگا۔۔۔ مہر ان صاحب کی صحت میں آنے والی بہتری نے سب کو ہی فکر سے آزاد کر دیا تھا۔ تبھی سب پورے زور و شور سے تیاریوں میں مگن تھے۔

ویسے مینو کیا سوچا تم نے پھر۔۔۔۔۔ آذان کے لیے۔ میں تو سوچ رہی تھی کہ "دانیہ کے ساتھ ساتھ ہم تمہارے فرض سے بھی سبکدوش ہو جائیں۔۔۔۔۔" نادیدہ

کی بات پر شاپنگ دیکھتی مینو چونکی تھی۔ یہ سب نجانے کیوں اس سے وہی بات کہہ رہے تھے جو وہ سننا تک نہیں چاہتی تھی۔ ابھی کچھ دن پہلے ہی تو اس نے آذان کو انکار کیا تھا۔ اس سے پہلے وہ دانیہ کو بھی صاف صاف بتا چکی تھی۔

ہاں خیال تو اچھا ہے۔۔۔ ویسے حبیبہ آپا کے ارادے دیکھ کر تو یہی لگتا تھا کہ انکو بہت "جلدی ہے" دانیہ مسلسل مینو کو دیکھ رہی تھی جو یکدم سنجیدہ سی بیٹھی تھی۔۔۔

انکے بیٹے کو ہوگی۔۔۔ ہماری مینو ہے ہی ایسی انمول۔ ان سے انتظار ہوگا بھی کیسے "" نادیا مینو کا سنجیدہ چہرہ تھا مے لاڈ سے بولیں تو وہ لیے دیے انداز میں مسکرا دی۔ انور کرو "دانیہ نے اسے اشارہ کرتے کہا تو مینو کے چہرے پر مسکراہٹ "

ابھری۔۔۔ دانیہ کے ہوتے ہوئے وہ ویسے بھی ادا اس ہو ہی نہیں سکتی تھی۔۔۔ ملازمہ چائے لائی تو ماہین اور نادیا اسی کو پینے اور شاپنگ پر ڈسکس کرنے لگ گئیں۔

میری جان۔۔۔ اس بات کو خود پر ہر گز سوار نہ کرو۔۔۔۔۔ آج یا کل جب بھی "موقع ملا تو تائیا جان کو بتا دینا کہ تم کیا چاہتی ہو" دانیہ اس کے قریب ہوتے سرگوشی کیے بولی تو مینو ایک ہلکی سی سہائیل دیے سر ہلا گئی۔۔۔

تھینک یو دانیہ "وہ دانیہ کی مسکراہٹ دیکھتے ہوئی تشکر میں لپٹی، دانیہ کی تو وہ جان " تھی۔

نو تھینک یو۔۔۔ اچھا یہ دیکھو۔۔۔ مہندی کے لیے میں تم اور نیلم یہ ایک سا " ڈریس پہنیں گے۔۔۔ "دانیہ نے سیلو اور گرین بہت خوبصورت سے گوٹے والے کام سے مزین ڈریس اسے دیکھائے تو وہ مسکرا دی۔

دانیہ والے میں ریڈ کلر کا بھی شیڈ ایڈ تھا۔۔۔ ظاہر ہے وہ دلہن تھی۔ بہت خوبصورت ہیں۔ آپ اس میں بالکل پرنس لگیں گی "مینال کی بات پر " دانیہ بھی بے اختیار مسکرائی۔۔۔

بھی کتنی شاپنگ باقی ہے ویسے۔ پتا ہے ناکہ کتنے کم دن رہ گئے ہیں "نادیہ کی بات " پر وہ دونوں بھی متوجہ ہوئیں۔ اب وہ اور ماہین سونے کے لائے گئے ہلکے سے سیٹ دیکھ رہی تھیں۔

بس میرے خیال میں تین چار چکر مزید۔۔۔ سچ پوچھو تو میری بس ہو گئی " ہے۔۔۔ اب جو باقی چیزیں رہ گئی ہیں یہ دونوں خود ہی شادی کے بعد لیں گے "

ماہین نے تو گویا مسئلہ ہی حل کر دیا تھا اور ساری ذمہ داری دلہاد لہن پر ڈالتیں خود اس ذمہ داری سے بری الذمہ ہو گئیں۔۔۔ سب ہی اب شاپنگ دیکھنے میں مصروف تھے۔

\*\*\*\*\*

ہائے لڑکی۔۔۔ تم ہر وقت پڑھتی ہی رہتی ہو "نیلیم لان میں بیٹھی کوئی انگلش" کتاب پڑھ رہی تھی جب دائم اس سے کتاب لیتے ہی اسکے برابر آکر بیٹھتے شرارت سے بولا۔ دونوں کے پیپرز تو پہلے ہی ہو چکے تھے اب کچھ دن بس اسائنمنٹس اور سیمینارز تھے جو انکو مکمل کرنے تھے۔۔۔ رزلٹ کاشدت سے انتظار کرتے ہوئے اب سے وہ دونوں ہی فری تھے۔ دائم آج صبح سے دوستوں کے ساتھ آؤٹنگ پر گیا ہوا تھا۔

کیا کروں۔۔ تمہارے حصے کا بھی میں ہی پڑھتی آئی ہوں تو اب عادت ہو گئی " ہے "نیلیم نے ہنسی دبائے بدلے میں ویسی ہی شریر ترنگ میں کہا اور دوبارہ اس کے ہاتھ سے کتاب لے لی۔

آہاں۔۔۔۔ اب کیا فائدہ اس عادت کا۔۔۔۔ ہاں میری بقایا اسائنمنٹس بنادو تو اللہ " تمہارا بھلا کر دے " وہ کسی فقیرانہ انداز میں عاجزی منہ پر سجائے بولا تو نیلیم ہنس دی۔

سیلفیش انسان۔۔ ہر وقت اپنی ہی پڑی رہتی ہے۔ اس بار مارکس کم آئے تو بابا " کو کہوں گی ٹائرز والی دکان پر بیٹھائیں اسے " اب وہ اسے اپنے نیک ارادوں سے آگاہ کرتے بولی تو وہ بھی ہنسا تھا۔ آج تو تھری پیس میں وہ بھی غضب ڈھا رہا تھا۔ لگتا تھا کوئی معیاری مہذب پارٹی تھی تبھی اس شریفانہ انداز میں تھا۔۔۔ ورنہ تو جینز ٹی شرٹ میں ہی لڑکوں کے سارے فنکشن بھگت جاتے ہیں۔



تو کوئی نہیں۔۔۔ میں بھی ٹائر زوالی گیم کھیل لوں گا۔۔۔ تم اپنی سوچو۔۔۔۔۔"

پاس ہوئی یا فیل دونوں صورتوں میں ڈولی اٹھنی "وہ بھی بدلا چکاتا اس پر ہنستے بولا تو وہ منہ پھلا چکی تھی۔۔۔ اور باقاعدہ گھور بھی رہی تھی۔

بت تمیز "منہ کے زاویے بنائے وہ اسے بہت پیاری لگ رہی تھی۔"

کبھی ان کتابوں کو چھوڑ کر دائم مرتضیٰ کی آنکھیں پڑھو۔ تمہیں بہت سی کہانیاں " اور قصے ملیں گے "یک لخت پھر سے اس سے کتاب لیے خماری اور سنجیدگی میں بولا۔ ایک دم سنجیدگی اوڑھے خود نیلم اسے دیکھ کر بوکھلائی، ایک لمحے کو خود نیلم بھی پتھر سی ہوئی۔۔۔ بچپن سے وہ ایک ساتھ رہے تھے مگر آج پہلی بار دائم نے اس سے ایسی نازک بات کہی تھی۔۔۔۔۔ دونوں کہ دل میں ایک دوسرے کی محبت تو موجود تھی مگر شاید انکی لڑائی اور ہنسی میں دب جاتی تھی۔

دائم بھیا میرا پلے سٹیشن نہیں چل رہا۔ پلیز آؤنا "وہ ایک دوسرے کی سمت دیکھ " ہی رہے تھے جب کباب میں ہڈی یعنی ار حم اپنے اسٹائیل سے انٹری مارے حاضر ہوا تھا۔۔۔ دائم اور نیلم بھی خجل سے مسکرا دیے۔

میرے رس گلے کی دکان۔۔۔ چل آدیکھتے ہیں "دائم نے ار حم کی گال کھینچی اور " اسے اٹھالیا۔۔۔ اور ایک نظر مسکراتی نیلم کو دیکھا۔  
سوری۔ پھر کسی وقت پڑھ لینا " بڑے دلکش انداز میں وہ نیلم کو کہتا ہوا چلا گیا۔۔۔ " اور وہ بھی دیر تک مسکراتی رہی۔

\*\*\*\*\*

کھانا بن گیا ہے بی جی " ملازمہ نے لاونچ میں آکر حبیبہ کو بتایا۔ " اچھا تم لگاؤ۔۔۔ میں آذان کو بلالاتی ہوں " وہ پچھلے کچھ دن سے بہت چپ چپ " تھا، جب بھی آفس سے آتا تھا اپنے کمرے میں کام کا بہانہ کیے بند ہو جاتا تھا۔۔۔ مگر آج وہ اس چبتی خاموشی پر اسکی کلاس لینے اسکے کمرے کی طرف بڑھ گئیں۔ ارے آئیے بی جی " سنجیدگی کچھ لمحے کو زبردستی کی مسکراہٹ میں بدلی تھی۔۔۔ " وہ لیپ ٹاپ بند کیے سیدھا مودب ہو چکا تھا۔۔۔ سکائے بلیو شرٹ اور بلیک تھری

پس میں وہ اپنی آنکھوں کے عکس کے سنگ مزید دمک رہا تھا۔ مگر چہرے کی رونق پہلے سے کچھ ماندھ سی تھی۔

کیا ہوا۔۔۔ کچھ دن سے بڑے چپ چپ ہو۔۔۔ آجا وکھانا کھاتے ہیں "بی جی" نے کہا تو وہ مسکرا سا دیا۔۔۔ ان ماؤں کے پاس نجانے کونسی ڈیوائس ہوتی ہے جو یہ بنا جانے ہی بچوں کی کیفیت بھانپ لیتی ہیں۔۔۔

آنے ہی لگا تھا بی جی "وہ بھی ہلکے پھلکے انداز میں بولا تو جیسے حبیبہ کو اٹھتے اٹھتے کچھ" یاد آیا۔

ارے ہاں آذان۔۔۔ کوئی ہاں ناں نہیں آئی مینال کے رشتے کے متعلق۔۔۔ سوچ رہی ہوں آج کال کر کے پوچھ لوں کہ آخر اس دیر کی کیا وجہ ہے "حبیبہ کی فکر مندی اسے مزید سنجیدہ اور اداس سا کر گئی تھی۔

رہنے دیں "وہ نظریں چرائے منع کرتے بولا تھا۔ حبیبہ تو شاک سی ہو گئیں۔" رہنے کیوں دوں؟ "وہ حیرت لیے آذان کی سمت دیکھتے بولیں۔"

جواب ہاں میں نہیں آئے گا۔۔۔ خوا مخواہ آپکا دل اداس ہوگا "آذان نے ویسے"  
 بھی یہ بات یہیں ختم کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔۔۔ اس دن مینو سے بات کرنے کے  
 بعد سے اب تک اس نے بہت سوچا تھا۔ اور اسی فیصلے پر پہنچا تھا کہ وہ پیچھے ہٹ  
 جاتا۔۔۔ حبیبہ تو ابھی سے اداس سی دیکھائی دیں۔

کیا کہہ رہا ہے۔۔۔ کیوں ہاں میں نہیں آئے گا۔۔۔ تجھے کس نے کہا ہے۔ "حبیبہ"  
 اب اسکے چہرے پر نظریں جمائے اسکا جائزہ لیتے فکر سے چور انداز میں بولیں۔۔۔  
 دوسری طرف سنجیدگی قائم تھی۔

شاید وہ میرے نصیب میں نہیں ہے۔ آپ رشتے کا پوچھنے کے لیے فون مت کیجئے "  
 گابس "وہ جیسے بات مکمل کر کے کہیں چلا جانا چاہتا تھا۔ حبیبہ نے اسکی بازو پکڑے  
 دوبارہ بیٹھایا۔۔۔

مجھے پوری بات بتا آذان۔۔۔ اگر انکار ہی کرنا تھا تو سلیقے سے کرتے۔۔۔ بات "  
 جب بڑوں میں طے ہو رہی تو پھر ان لوگوں نے تجھے کیوں کہا "وہ بی جی کے برہم  
 استفسار پر بے چین سا ہوا۔

مجھے کسی نے نہیں کہا بی جی "آذان یک دم دھیمہ سا بجا لگا۔ اب تو حبیبہ واقعی الجھ گئی تھیں۔"

بی جی ہمیں کسی کی زندگی کا فیصلہ کرنے کا حق نہیں ہوتا۔ ہر انسان کا حق ہے کہ وہ اپنی زندگی اپنے مطابق جیسے "بی جی واقعی تھوڑی غصے میں لگیں، انھیں آذان کا بات گمانا برا لگا۔"

کیا تجھے مینال نے کہا ہے؟ وہ کسی اور کو پسند کرتی ہے؟ "بی جی بالکل ٹھیک سمجھی تھیں، اچھٹی نگاہیں اس کے بجھے چہرے پر مرکوز کیے سوال کیا گیا۔"

نہیں۔ لیکن وہ شادی کرنا نہیں چاہتی "نہایت چپ سا لہجہ تھا۔ وہ اصل بات بھی چھپا گیا تھا، محبت میں آبرور کھنا ضروری ہوتا ہے۔"

مطلب ہم نے یہاں وقت ہی ضائع کیا "حبیبہ کو یک دم افسوس سا ہوا۔۔۔۔۔"

لیکن میں ایک بار ضرور جاؤں گی۔۔۔ کیا پتا قسمت میں تمہارا اور مینو کا ساتھ لکھا

ہو۔۔۔۔۔ کوشش میں کیا حرج ہے "خود حبیبہ بھی مینو کو ہی اپنی بہو بنانا چاہتی تھیں۔۔۔"

آپ جو چاہیں "وہ مجھ سا گیا تھا۔ حبیبہ جان گئی تھیں کہ آذان اسی بات سے کچھ"  
دن کا گم سم سا ہے۔۔۔۔ اور وہ دل میں تہیہ بھی کر چکی تھیں کہ اس رشتے کے لیے  
ہر ممکن کوشش کریں گی۔۔۔

اگر یہاں بات نہ بنی تو میں کہیں اور۔۔۔۔ "حبیبہ یک دم رک سی گئیں۔ آذان"  
کے چہرے پر پھیلا دکھ وہ دیکھ چکی تھیں۔

نہیں بی جی۔۔۔۔ اس کے بعد یہ ٹاپک کلوز ہو جائے گا "دونوں طرف افسردگی"  
پھیلی تھی۔۔۔

اللہ خیر کرے گا۔۔۔ مجھے اپنی کوشش کر لینے دو۔۔۔ اچھا میرا بچہ ادا اس نہ"  
ہو۔۔۔۔ آؤ کھانا کھاتے ہیں "وہ اسے کہتے ہوئے اٹھ گئیں۔ وہ بھی انکا کہامانتے  
چار و ناچار اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

\*\*\*\*\*

میں آجاؤں ہنڈسم "مینو نے ملک شیک کا گلاس پکڑے مسکراتے ہوئے کمرے " میں جھانک کر کہا تو مہراں صاحب بھی مسکراتے ہوئے سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔۔ انہوں نے مینو کو بلوایا تھا۔ شاید وہ آذان کے رشتے کے متعلق بات کرنا چاہتے تھے۔

آجاو میرا بچہ "مینو اندر گئی تو وہ اپنے ہاتھ میں پکڑی کتاب بند کرتے مسکراتی " نگاہوں سے اسکی جانب متوجہ ہوئے۔

یہ رہا آپکا شیک "وہ انھیں شیک پکڑاتے ہوئے خود بھی انکے روبرو بیٹھ گئی۔ " آپ نے مجھے بلوایا تھا؟ "مینال نے نرمی سے میٹھے انداز میں پوچھا تو وہ سر ہلائے " گلاس سائیڈ پر رکھتے اسکی طرف دیکھنے لگے۔

ہاں۔۔۔ دراصل دانیہ نے تم سے بات تو کی ہوگی لیکن میں نے سوچا کہ میں خود " ایک بار تم سے پوچھ لوں۔۔۔ کیونکہ یہ زندگی تمہاری ہے اور اسکا فیصلہ تمہاری مرضی سے ہو تو ہی بہتر ہے۔ ویسے بھی ہم اپنے حمدان کی نشانی کو اتنی جلدی خود



سے دور کرنا بھی نہیں چاہتے "مہران کے لہجے میں بے پناہ محبت اور اپنائیت تھی۔۔۔

جی تایاجان "وہ یہ سب سن کر مطمئن سی ہو چکی تھی۔"

آذان کے لیے تمہارا رشتہ آیا ہے۔ کیا خیال ہے ہم کیا جواب دیں، "مہران اسکے" سر پر ہاتھ دھرے بولے۔ ناجانے کیوں آج اسے یہی لگا تھا کہ مہران بالکل اسکے بابا ہیں۔۔۔۔ اتنی محبت پر اسکا دل سا بھر آیا تھا۔۔۔

اگر تم مجھے اپنے بابا سمجھ کر کھل کر بتاؤ گی تو مجھے بے حد خوشی ہو گی "وہ بہت" مشکل سے آنکھوں کی نمی سمیٹے ہوئے برقرار تھی جب مہران نے اسے خود سے پیار کے سنگ لگایا۔

آپ بھی میرے بابا ہی ہیں ہنڈ سم "وہ مسکرا کر اپنے دکھ کو کم کرنا چاہتی تھی۔" مہران بھی مسکا سے دیے تھے۔

ٹھیک ہے میرا بچہ۔۔۔ مجھے بتاؤ پھر کہ میں ان کو کیا جواب دوں۔ تم وہی کہو گی جو "تم چاہتی ہو۔۔۔۔ ادب و احترام میں اپنے دل کے الٹ نہیں کہنا کچھ۔۔۔۔ کیونکہ

میرے لیے میرے بچوں کی خوشی اہم ہے "مہراں اسے خود سے الگ کیے مان کے سنگ بولے تو وہ سر جھکا گئی۔۔۔ وہ کیسے انکار کرے یہی سوچتے ہوئے وہ دوبارہ مہراں کی سمت تشنہ نگاہوں سے دیکھنے لگی۔

جو آپ بہتر سمجھیں لیکن میں ابھی آپ سب کو چھوڑ کر جانا نہیں چاہتی "وہ تھکے سے انداز میں پیوست ہوئی۔

بلکل ہم خود تمہیں خود سے الگ نہیں کرنا چاہتے۔ لیکن کیا کریں میرا بچہ۔۔۔ یہ "تور سم دنیا ہے۔ سیٹیاں کتنی ہی جگر کی گوشہ نشین کیوں نہ ہوں۔۔۔ جدا کرنی پڑتی ہیں "مہراں نے محسوس کیا کہ انکی اس بات سے مینو کے چہرے پر بہت سی اداسی ابھری تھی۔

ٹھیک ہے۔۔۔ ہم فی الحال کے لیے منع کر دیتے ہیں۔ میرا بچہ اداس نہیں ہوگا۔ "ٹھیک ہے "وہ اسکی خاموشی بھی سمجھتے تھے۔ خود مہراں بھی مینو کی اتنی جلدی شادی کے حق میں نہیں تھے۔ بقول انکے یہ ابھی اسکی عمر انجوائے کرنے کی تھی۔ آئی لوو ویو ہنڈ سم۔۔۔ "وہ اسکی مسکراہٹ پر خوش ہوئے تھے "

لوو ویوٹو۔۔ ہمیشہ خوش رہو۔۔ میری پوری کوشش ہوگی مینال، کہ میں " تمہارے لیے ہمیشہ تمہاری پسند کا فیصلہ لے سکوں۔ کبھی بھی کوئی بھی بات جو تم مجھے کہنا چاہو، بلا جھجک کہہ سکتی ہو۔۔۔ " وہ اسکا مسکراتا چہرہ تھامے بولے اور جیسے مینال کے دل سے ایک بوجھ اتر گیا تھا۔۔

میں آپ سے ہی کہوں گی بڑے باباجان۔۔ آپ نے مجھے سمجھا۔۔ میں بہت " خوش ہوں۔۔ کچھ وقت دیں۔ اسکے بعد آپ جیسا کہیں گے میں ویسا کروں گی " یہ تو ان سب کی تربیت میں شامل تھا کہ فرما برداری کوٹ کوٹ کر بھری تھی ان سب میں۔ دروازے میں کھڑی نیلم بھی مسکراتی ہوئی آئی تو مہراں کی دوسری طرف وہ بھی بابا کے ساتھ لگ گئی۔

میرے بابا دنیا کے بیسٹ بابا ہیں " وہ دونوں ہی مسکراتی ہوئی مہراں صاحب کے " کندھوں سے لگ چکی تھیں۔ وہ بھی مسکرا دیے۔۔۔ ہمیشہ خوش رہو " دل سے دعا دی گئی تھی۔ "

\*\*\*\*\*

اوہ۔۔۔ مہر کی کالز "فون دیکھتے وہ چونکی۔۔ اگلے ہی لمحے مینو نے مہر کا نمبر ڈائیل " کر دیا۔۔۔ مگر شاید سگنل کا مسئلہ تھا لہذا کال تو جا رہی تھی مگر کوئی اٹھا نہیں رہا تھا۔۔۔ دوسری بار ملائی تو پھر کال لگی ہی نہیں۔۔۔ خود کو آئینے میں ایک نظر دیکھنے کے بعد وہ لان میں چلی گئی۔۔۔

پتا نہیں یہ سگنلز کاشیو کیوں ہو رہا۔ نجانے کیا بات ہوگی "مینو دوبارہ سے لان " میں آتے ہوئے فکر سے سوچتی نمبر ملا رہی تھی۔۔۔ مگر اب بھی کوئی بہتری نہیں آئی تھی۔۔۔ گاڑی کا ہارن بجا تو مینو متوجہ ہوئی۔ رضوان اور حانی اسی طرف آرہے تھے۔

بھئی آج تو بے حد تھکن ہو گئی "رضوان تو بولتے چلے آرہے تھے۔ شاید وہ دونوں " کسی میٹنگ سے واپس آئے تھے۔۔۔ حانی بھی سنجیدہ سا پیچھے ہی آرہا تھا۔۔۔ مینو کو دیکھ کر وہ دونوں بھی لان کی طرف آگئے۔

آہاں دودو ہنڈ سم ہیر و۔۔۔ کہاں سے آرہے ہیں "مینو نے دونوں کو دیکھ کر"  
میٹھی شرارت کے سنگ کہا تو رضوان ہنس سے دیے جبکہ حانی کا سارا دھیان ہی مینو  
کی مسکراہٹ کی جانب تھا۔۔۔

اہم اہم یہ ہنڈ سم مجھے بھی کہا ہے نا؟ "رضوان صاحب شرارتی انداز میں"  
تصدیق کرتے بولے تو مینو بھی سر ہلائے مسکرا دی۔

تو اور کیا "وہ بھی اسی شرارت سے بولی تھی۔۔۔"  
آذان کے رشتے کی کیا اس قدر خوشی ہے اسے؟ "حانی سوچتا ہوا اسے دیکھ رہا تھا،"  
یعنی بدگمانی کی حد تھی۔

بس چند ایہ روزگار کے دھندے۔۔۔ کچھ زمین لی تھی۔ اسی سلسلے میں فائنل "  
میٹنگ تھی۔۔۔ ہمارا بچہ کیسا ہے "وہ خوش دلی سے اس سے مخاطب ہوتے ہوئے  
بولے۔

میں ایک دم اچھی "بول وہ رضوان سے رہی تھی پر نظریں حانی کے چہرے پر"  
تھیں جواب کوٹ میز پر دھرے کرسی پر نیم دراز ہو کر اپنا سر تھکے انداز میں پیچھے  
پشت سے ٹکا چکا تھا۔۔۔

واقعی۔۔۔ یہ آوٹ آف سٹی کی میٹنگ تو ہلکان کر دیتی۔۔۔۔ "حانی کی بات سے"  
رضوان ایک دم متفق نظر آئے تھے۔

بلکل۔۔۔ چلو تم لوگ گپ شپ کرو۔ میں زرا فریش ہو کر آتا ہوں۔ وہ کیا ہے کہ "  
بندہ ایزی قمیص شلوار میں ہی فیل کرتا "وہ شریر سا کہتے ہوئے بولے اور مینو کے  
سر ہلانے پر اندر کی طرف بڑھ گئے۔۔۔ انکو اندر جاتا دیکھنے کے بعد اس نے ایک  
نظر سامنے بیٹھے حانی پر ڈالی۔

ہمممم تو تمہارا دن کیسا تھا؟ "وہ اب اسکی جانب رخ پھیرے بولا، لہجہ عجیب سا"  
اکھڑا تھا۔

اچھا تھا۔ "وہ بھی حیران سی بیٹھ چکی تھی۔"

لگتا ہے کافی تھک گئے ہیں آپ "وہ واقعی کافی تھکا لگ رہا تھا۔"

ہاں یہ سفر تھکا دیتا ہے "نا جانے وہ کونسے سفر کا ذکر کر رہا تھا۔ مینو سمجھ نہیں پار ہی " تھی کہ آخر حانی کس الجھن میں ہے۔

سفر تو مصروفیت والی چیز ہے۔۔ اور مصروف رہنا بھی ایک نعمت ہے۔۔۔ مجھے ہی " دیکھ لیں۔۔۔ فارغ رہ رہ کر اب سچ میں بوریت ہو رہی "اب کی بار وہ دابستہ ہلکے پھلکے انداز میں بولی تو وہ بھی سنجیدگی کے خول سے باہر نکلا تھا۔

تمہاری فراغت دور کرنے کا بھی سوچتے ہیں ہم "وہ کہنے کو ایک شرارت سی " چہرے پر لائے بولا تو مینو یک دم سنجیدہ ہوئی۔۔۔۔۔ دل تو چاہا کہ حانی کو بتا دے کہ وہ منع کر چکی ہے مگر نا جانے کیوں وہ نہ کہہ پائی۔۔۔۔۔

چلو میں بھی جا کر فریش ہوتا ہوں۔۔۔۔۔ "حانی جیسے اسکی خاموشی جان گیا " تھا۔۔۔۔۔ مگر وہ نارمل دیکھائی دیتی مسکرا دی۔

اوکے۔۔۔۔۔ ویسے سنیں۔۔۔۔۔ نظر اتار لیجئے گا۔ "وہ اب شرارت لیے ہنسی تو وہ " بھی مسکراتے ہوئے پلٹا۔



بھی اب توجہ نظر لگنی تھی وہ لگ چکی ہے "کوٹ کندھے پر ڈالے وہ دل کا درد"  
ہنسی میں اڑاتا اندر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔۔ مینو کچھ دیر ادا سی سے اسے جاتا دیکھتی  
رہی اور پھر سے مہر کو کال ملائی۔۔۔۔۔ ابھی تک سگنلز کا مسئلہ برقرار تھا۔

\*\*\*\*\*

مینو۔۔۔۔۔ تم یہاں ہو اور میں تمہیں پورے گھر میں ڈھونڈ آئی ہوں۔" مینال"  
اپنے روم کے ٹیرس پر تھی جب نیلم تیزی سے اسکی طرف آئی۔ ویسے بھی وہ اب  
نیچے جانے ہی والی تھی۔  
کیا ہو گیا۔۔۔۔۔ خیریت تو ہے "مینو تو باقاعدہ فکر مند ہو گئی تھی۔"

ارے یار بات ہی ایسی ہے۔۔۔ آؤ تو۔ بیٹھو یہاں "نیلیم اسکا ہاتھ پکڑے اندر"  
کمرے میں لائی اور دونوں بیڈ پر بیٹھ گئیں۔ مینال کو اب واقعی تجسس نے گھیر رکھا  
تھا۔

دراصل آج ہم نے یعنی میں نے اور دائم نے، جس میں اب تم بھی شامل ہونے  
والی ہو۔۔۔۔۔ دانیہ آپنی اور حانی بھائی کے لیے سرپرائز ڈنر کا پلین بنایا ہے۔ آج رات  
کا "نیلیم نے نہایت پر جوشی سے اپنی میٹھی مزیدار پلینگ کا بتایا تو مینو بھی مسکرا سی  
دی مگر اسے حانی کا تھکا سا چہرہ یاد آیا۔

مگر حانی تو آج بہت تھکے لگ رہے تھے "مینال کی فکر مندی دیکھ کر نیلیم مسکرا دی۔"  
ارے تبھی تو یہ سرپرائز پلین کیا ہے۔۔۔ ساری تھکن دور ہو جائے گی۔۔۔ اور وہ"  
اس سرپرائز سے بہت خوش بھی ہو جائیں گے۔ کیا خیال ہے تمہارا؟ "نیلیم نے  
شدید پیارے انداز میں اپنی رائے دیے کہا تو مینال جیسے کسی سوچ میں پڑھ گئی۔۔  
تم تو ایسے سوچ رہی ہو جیسے ہم دود شمنوں کو بھیجنے لگے ہیں۔۔۔ ہا ہا کم آن "نیلیم"  
نے ہنستے ہوئے شرارت سے کہا تو وہ بھی نجل سی مسکرا دی۔

بھی میں نے جگہ ریزرو کروادی ہے۔ اور کینڈل لائٹ ڈنر کا انتظام بھی کر دیا۔۔۔  
 دائم کی پر جوش انٹری نے ان دونوں کو متوجہ کیا تھا۔۔۔ نیلم تو باقاعدہ اسکی  
 پھرتیوں پر ہوائی شاباش دے رہی تھی۔

اوہ گائز۔۔۔ ان دونوں کو اکیلے بھیجیں گے کیسے۔ خوا مخواہ ہم ہڈیوں کو بھی گھسیٹ  
 کر لے جائیں گے اپنے ساتھ "نیلم کو اچانک فی فکر نے آگیا تھا۔  
 واقعی۔۔۔ اور ویسے بھی۔ بتا دیا تو سر پرائز تھوڑا ہو گا یہ "مینو نے بھی متفقہ ہاں  
 ملائی۔ مگر اگلے ہی لمحے دائم کے دماغ کی بتی جل چکی تھی۔ اس کے چہرے پر شرارتی  
 سی مسکان آچکی تھی۔

آگیا آئیڈیا "دائم کے کہنے کی دیر تھی کہ وہ دونوں بھی پورے انہماک سے کان  
 کھڑے کیے متوجہ ہو چکی تھیں۔

ہم ان دونوں کو الگ الگ لے کر جائیں گے۔۔۔ حانی بھائی کو وہاں تک لے جانے  
 کی ذمہ داری تمہاری ہے مینو۔ اور ویسے بھی وہ تمہاری بات فوراً مان بھی جائیں  
 گے۔۔۔ باقی رہا دانیہ آپنی کو لے جانے کا معاملہ۔۔۔ تو وہ ہم دو ہونہار لوگوں کے

سپر دے "نیلیم تو بالکل متفق لگ رہی تھی پر مینو کا دل ضرور تھم گیا تھا۔۔۔۔۔ پھر  
سے حانی کا ایک صبر آزما سامنا۔۔۔۔۔ دل تو اسکا یہی چاہا تھا کہ اب وہ کبھی بھی حانی  
کا سامنا نہ کرے۔۔۔۔۔ لیکن اسے خود کو مضبوط بھی تو رکھنا تھا۔۔۔ جبکہ نیلیم تو  
ہو نہ ہار کہنے پر اب ہنس رہی تھی۔

اچھا اسکے بعد کیا کرنا ہو گا "مینو نے مزید پوچھا تو دائم اور نیلیم پھر سے مسکرا دیے۔"  
ان دونوں کو مطلوبہ جگہ پہنچا کر ہمارا کام ر فو چکر ہو جانا ہو گا پگلی۔۔۔ یعنی ہم تینوں "  
کہیں اور اوٹنگ کر لیں گے۔۔۔ کیسا؟" دائم نے چمکیلی آنکھیں پھیلانے ہاتھ آگے  
کرتے بڑی جوشیلی آواز میں کہا تو ان دونوں نے بھی مسکراتے ہوئے سر ہلایا اور  
اپنے ہاتھ دائم کے ہاتھ میں رکھے۔۔۔ مینو کو لگا اسکے اندر اسی سی بھر رہی  
ہے۔۔۔۔۔ بے حد ادا سی۔

\*\*\*\*\*

گھر کی خواتین کو آگاہ کر دیا گیا تھا کہ ایک اہم مشن کی تیاری ہو رہی ہے اور وہ دونوں اس پر مسکرا کر مان بھی گئی تھیں۔ مہران صاحب تو ہمیشہ کی طرح سونے جا چکے تھے۔۔ جبکہ آج تو رضوان بھی گہری نیند کے مزے لینے جلدی ہی سونے چلے گئے تھے۔ ماہین تو اس خیال پر بہت خوش ہوئی تھیں۔ اور انکے اس آئیڈیا کی بھرپور حمایت لیے وہ انکے شرارتی دماغ کی تعریف کر رہی تھیں۔

شکر ہے کوئی نیک خیال بھی آیا تم لوگوں کو "ماہین اور نادیہ آج بھی مہندی کے" ڈریس کے دوپٹوں کو گوٹہ لگانے میں بڑی تھیں۔۔۔

بس جناب۔۔ ایسے نیک اور پیارے خیال صرف دائم مرتضیٰ کو ہی آسکتے ہیں "۔۔۔"

دائم کو موقع چاہیے تھا پھلنے کا۔۔۔ نیلم اور مینو بھی اسکی شریر طبیعت پر ہنس دیں۔

ہاھا جی جی۔۔۔۔ چلو لگ جاو کام پر۔۔۔ دانیہ باہر لان میں ہے۔ جبکہ حانی ٹیرس پر "ہے میں اسے ابھی کافی دے کر آئی تھی" نادیہ نے ان تینوں کو مسکراتے ہوئے آگاہ کیا۔۔

مشن امپا سیبل سٹارٹ "دائم کے آنکھ مار کر اشارہ کرنے کے بعد وہ تینوں ہی" ایک ساتھ باہر نکل آئے۔۔۔ مینو کو ٹیرس پر بھیجنے کے بعد نیلم اور دائم سیدھے لان کی طرف گئے جہاں دانیہ کوئی میگزین کھولے چائے پی رہی تھی۔۔۔۔۔ ارے واہ موسم کتنا اچھا ہے نا۔۔۔۔ اور کیا دانیہ آپ اس موسم میں بھی یہ سڑی" چائے پی رہی ہو" دائم اور نیلم کی اچانک انٹری پر وہ جیسے چونک کر متوجہ ہوئی۔۔۔۔۔ دونوں ہی اس کے سر پر کھڑے تھے۔۔۔ نیلم تو دبی سی ہنسی لیے تھی جبکہ دائم کا آخری بات پر منہ ٹیڑھا ہوا تھا۔

تو اس میں کیا ہے گدھے۔۔۔ ویسے آج خیریت ہے۔۔۔ تم گھر پر کیسے ہو؟ "نیلم" تو بیٹھتے ہی دانیہ سے میگزین لیے کان آنکھیں دائم کی کارکردگی پر لگائے دیکھنے لگی جبکہ دائم بھی مسکین سی شکل لیے ہنس دیا۔ دائم زیادہ تر اس وقت دوستوں کے ساتھ ہوتا تھا تبھی دانیہ کو اسے گھر دیکھ کر حیرت ہوئی۔

وہ دراصل آج ایک مشن "دائم کے منہ سے نکل ہی جاتا اگر نیلم بروقت معاملہ" کو ورنہ کرتی۔۔۔

مشین میں مسئلہ۔۔۔ اسکا مطلب ہے گاڑی خراب ہے اسکی دانیہ آپی "نیلیم نے"  
 بڑی مہارت سے بات بدلی۔۔۔ دائم کو تو اس پر بڑا پیار آیا جواب اسے آنکھیں  
 نکالے گھور رہی تھی۔

اوہ۔۔۔ تبھی۔۔۔ "دانیہ بھی مسکرا دی۔"

اچھا چھوڑیں نہ آپی۔ کیا خیال ہے کہیں باہر چلیں۔ آئس کریم کھانے "نیلیم کی"  
 بات پر دائم بھی سر معصومیت سے سر ہلاتا ہوا دانت نکال گیا۔  
 اس وقت "دانیہ کچھ ہچکچائی۔"

اور کیا۔۔۔ ہم بہت بور ہو رہے ہیں۔۔۔ مزہ آئے گانا۔۔۔ "دائم نے بھی"  
 ساتھ میں متفقہ ضدی سی ہاں ملائی۔۔۔

اچھا۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ حانی اور مینو کو بلاو۔۔۔ چلتے ہیں "دانیہ کی بات پر"  
 دونوں نے ایک دوسرے کو پھٹی آنکھوں سے دیکھا۔۔۔ پھر دائم نے کمال قسم  
 کی افسردگی منہ پر لائی۔



اوھو۔۔۔۔۔ مینو تو سو گئی آپ۔۔۔ اور حانی بھائی نے ٹکا کہ نہ کہہ دی کہ میں تو "تھکا ہوں سونے لگا ہوں۔ چھوڑیں نا انھیں۔ ہم چلتے ہیں" اس پر دانیہ بھی اداس لگی، ویسے دائم کی مہارت کمال ترین تھی۔

تو ہم بھی نہیں جاتے پھر "دائم کو جیسے کرنٹ لگا، فوری ہاتھ پھیر پھولے۔" کیوں کیوں کیوں۔۔۔۔۔ مجھے نہیں پتا "دائم کا چنا خفا منہ دیکھ کر وہ دونوں ہی ہنس دیں۔

ویسے مجھے کیوں لگ رہا ہے کہ دال میں کچھ کالا ہے "دانیہ اسکی اوور ایکٹنگ بھانپتے ہوئے ہنسی۔۔۔۔۔

یہ دن بھی آنا تھا۔۔۔۔۔ ہمارے خلوص پر اتنا شک "وہ کسی روٹھی محبوبہ کی طرح" رخ پھیرے بولا تو نیلم نے بمشکل ہنسی دبائی۔

ھاھاڈرامے باز۔۔۔۔۔ اوکے چلو "دانیہ کے کہنے کی دیر تھی کہ دونوں کے "چہرے دو سو والٹ کے بلب کی طرح روشن ہو گئے۔

دانیہ آپنی اچھا سا ڈریس ڈال کر آئیں۔ اسے دیکھیں کتنا تیار ہے۔ آپ اس کے ساتھ " اتنی سادہ اچھی تھوڑا لگیں گی " دانیہ ہنسی جبکہ نیلم اسے بڑی مہارت سے کہنی رسید کر چکی تھی جسے وہ دانت نکالے ضبط کر گیا تھا۔۔۔

ہاھا۔۔۔ ہم بارات پر نہیں جا رہے میرے بچے۔ چلنا ہے تو چلو۔ ورنہ میں بھی جا " رہی سونے " اس سے پہلے کے دانیہ اپنا ارادہ بدل لیتی وہ فوراً اسی کو غنیمت جانے سر ہلائے مسکرا دیے۔ دانیہ سنپیل سی بھی سب پر بھاری تھی۔۔۔ ہلکے پیلے اور سفید ڈریس میں وہ جاذب دیکھائی دیتی مسکرا کر ان کے ساتھ چل دی۔۔۔ پھر جیسے پلٹی۔ میں ماما اور پھپھو کو تو بتاؤں " دانیہ نے اندر جاتے کہا تو دائم فوراً مڑا۔ " ہم نے پہلے ہی انکو بتا دیا۔۔۔ آجائیں " اب تو دانیہ واقعی حیران ہوئی تھی۔۔۔۔۔ " وہ دونوں آج اسے زیادہ ہی ایفیشینٹ لگ رہے تھے۔۔۔

میں گاڑی نکالتا ہوں " دائم اپنی گاڑی کی طرف بڑھتے بولا۔ " تمہاری گاڑی تو خراب نہیں تھی " دانیہ نے مشکوک نظریں دائم پر گاڑے کہا تو وہ " مسکین شکل بنائے سر میں ہاتھ پھیرنے لگا۔۔۔ نیلم بمشکل ہنسی روکے کھڑی تھی۔

\*\*\*\*\*

مینو سیڑھیاں چڑھتے چڑھتے کسی گہری سوچ میں تھی۔ وہ جب جب اکیلے اسکے سامنے جاتی تھی تو اسکا قائم رہنا کڑ بڑانے لگتا تھا۔۔۔۔ ایک دوسرے سے شدید محبت ہونے کے باوجود وہ ایک دوسرے سے فرار کی راہوں پر گامزن تھے۔۔۔۔۔ اور شاید یہی انکی قسمت تھی۔۔۔ وہ اوپر گئی تو وہ پشت کیے کرسی پر بیٹھا کافی پی رہا تھا۔۔۔۔۔ سامنے لیپ ٹاپ کھلا تھا جس پر وہ کوئی کام کر رہا تھا۔

اتنا مشکل کام دے دیا مجھے "خود کلامی کرتی ہوئی وہ اسکے سر پر پہنچی، ہاتھ مڑورتے" ہوئے ابھی ہوئی۔

حانی آپ بڑی تو نہیں "حانی اسکی مدھم آواز پر گردن موڑے پلٹا۔۔۔ وہ سامنے" کھڑی تھی۔۔۔ چہرے پر ہلکی سی مسکان لیے۔۔

نہیں۔۔۔ آو۔۔۔ خیریت ہے "حانی نے سنجیدگی سے استفسار کرتے کہا تو وہ" اسکے سامنے آکر بیٹھ گئی۔۔

جی سب فٹ۔۔۔ کیا کر رہے ہیں؟ "مینال کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیا بہانہ" کرے۔۔۔ لفظ تو پہلے بھی حانی کے سامنے زبان پر آنے سے انکاری تھے۔۔۔ اب تو جیسے جیسے شادی قریب آرہی تھی۔۔۔ مینو کا دل اتنی ہی شدت سے بے قراری کے سفر پر گامزن تھا۔

کچھ خاص نہیں۔۔۔ تھوڑا کام تھا وہی ختم کیا۔ تم بتاؤ "حانی نے لیپ ٹاپ بند کیے" سامنے رکھا اور مینو کو دیکھتے پوچھا۔

گڈ۔۔۔ میں تو بہت بور ہو رہی "وہ اب معصومیت منہ پر لائے بولی تو حانی مسکرا" دیا۔

آہاں۔۔۔ یعنی تمہاری بوریت دور کرنے کا وقت ہو اچاہتا ہے "ہلکی ہلکی" مسکان لیے وہ بولا۔

جی بلکل۔۔۔ کہیں باہر چلیں۔ "واقعی حنوط حیران ہوا تھا۔ کتنا عرصہ ہو گیا تھا" مینو کو یوں باہر جانے کی فرمائش کیے۔ ایک خوشگوار سی مسکراہٹ دونوں طرف ابھری۔

کیوں نہیں۔۔۔ بھئی اتنے ٹائم بعد مجھے پہلی والی مینو دیکھائی دی ہے۔۔۔ میں "بلکل آفر رد نہیں کروں گا۔" حانی اتنی جلدی مان گیا تو جیسے اسے کچھ تسلی سی ہوئی۔ تھینک یو "وہ بھی مسکرائی۔"

چلو تم باقی تینوں کو کہو۔ میں آتا ہوں یہ رکھ کر "حانی کھڑے ہوتے ہوئے لیپ" ٹاپ اور فون اٹھائے بولا تو وہ بھی افسردہ منہ بنائے کھڑی ہو گئی۔ کیا ہوا؟ "حانی نے فوراً اسے دیکھتے پوچھا۔"

کیا بتاؤں حانی۔ وہ تینوں اکیلے اکیلے آئس کریم کھانے نکل گئے۔ میں یو نہی کمرے " میں لیٹی تھی تو مجھے سویا سمجھ لیا تینوں نے "مینال کی رونی صورت دیکھے وہ ہنس دیا۔  
 ہا ہا مطلب ان تینوں نے پہلی بار ہم غریبوں کو دھوکہ دے ڈالا "حانی بھی ویسا"  
 پیارا اور سچا ہنسا۔

جی۔۔۔۔۔ تبھی تو کہا کہ انھیں چھوڑیں۔۔۔ آج ہم دونوں جاتے۔۔۔"  
 اکیلے۔۔۔۔۔ "مینو کو بھی مشن کمپلیٹ ہوتے ہوئے نظر آ رہا تھا۔۔۔ حانی نے ایک  
 نظر مینو کو دیکھا اور سر ہلا دیا۔  
 اوکے ڈن۔۔۔۔۔ چلو "حانی آگے تھا جبکہ مینو بھی پیچھے پیچھے چل دی۔۔۔"  
 اوہ شکر ہے۔۔۔۔۔ میسج کر دیتی ہوں دائم کو "مینو نے چلتے چلتے کہا اور میسج ٹائپ"  
 کرتی کرتی حانی کے پیچھے ہی چلی گئی۔

\*\*\*\*\*

لوجی میں رشتہ پکا کر آئی۔۔۔ کل خیر سے منگنی کی چھوٹی سی رسم کر دیں گے۔"

ماشاء اللہ لاکھوں میں ایک ہے حرا۔۔۔ خوبصورت بھی اور خوب سیرت بھی "مہر آتے ہوئے ڈھیر سی شاپنگ بھی کر کے آئی تھی۔ اور وہ تو بہن کی ان تیزیوں پر شکاڈ اور حیران تھا۔

اب یہ منگنی کا کس نے کہا تم کو مہر۔ نکاح اہم ہے وہی ہو گا۔ میں ایسی کسی فضول رسم میں انٹر سٹڈ نہیں "مہر کو اسکا سٹراجواب ہی سننے کی توقع تھی۔۔۔ پر ڈائریکٹ نکاح پر وہ خوشگوار حیرت لیے بھی نظر آئی۔۔۔ وہ تو بغیر کسی تاثر کے اکڑا ہوا تھا۔

لڑکے تم مجھے شک دینے بند کرو۔۔۔ پہلے تو تم مان نہیں رہے تھے پھر یک دم "تم ایسے مانے جیسے تم تو صدیوں سے تیار بیٹھے ہو۔ اور اب ہتھیلی پر سرسوں جمانا چاہتے ہو؟" مہر شدید خفگی سے اسے ڈپٹ کر بولی۔

ہونی جو ہے۔۔۔۔ تو پھر اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ جلدی ہو یا دیر سے۔۔۔۔۔"

میں منگنی کہ حق میں نہیں۔۔۔۔ نکاح کا کہہ دو انھیں۔ جتنے دن لینا چاہتے وہ لے



لیں "عادی سنجیدگی سے صوفے پر نیم دراز تھا۔۔۔۔۔ ٹی وی پر نیوز دیکھتے ہوئے سختی سے بولا۔ مہر کو ایک بار پھر اسکی فکر نے گھیر لیا۔

عادی۔۔۔ تم اپنی خوشی سے کر رہے ہو نایہ شادی۔ دیکھو عادی مجھے اس احساس "جرم میں مبتلا مت کرنا کہ میں نے تمہارے ساتھ کوئی نا انصافی کر دی" مہر کا بو جھل چہرہ مزید اس سا ہوا۔ وہ اٹھ کر اب عادی کے ساتھ بیٹھی جو بڑی بے مروتی سے ٹی وی پر نظریں جمائے ہوئے تھا۔

عادی، حرا بہت اچھی ہے۔ تم دونوں ایک ساتھ بہت اچھی زندگی گزارو گے۔ وہ "تمہارا کوئی بھی سر درو یہ ڈیزرو نہیں کرتی" مہر کی فکر مندی دیکھ کر وہ سنجیدہ ہوا اور اٹھ کر ٹیک لگائے بیٹھ گیا۔

تو میں نے کب کہا کہ میں اسے اپنی سر دمہری کا شکار کرنے والا ہوں۔ فار گارڈ "سیک۔۔۔۔۔ ایسا کچھ نہیں ہے۔ اور ویسے بھی زندگی سمجھوتے کا ہی نام ہے۔۔۔۔۔ میرا سمجھوتہ کچھ کڑا سہی۔۔۔۔۔ ڈونٹ وری" وہ عادی کی افیت ناک بات پر مطمئن نہ ہو سکی تھی۔ وہ اس کے چہرے کی سنجیدگی اور مایوسی سے بے چین ہوئی۔

تم مجھ سے مار کھانے والے کام مت کرو۔۔۔۔ شادی ہو رہی ہے ایک سمائیل " نہیں دے سکتے " مہر کی آنکھیں شکایت لیے تھیں۔

بغیر سمائیل کے بھی ہو جائے گی " عادی کا سڑا جواب سن کر مہر کا دل جل گیا۔ " عادی۔۔۔۔ جب اوپر والا کچھ لیتا ہے تو بدلے میں وہ اس سے بہترین سے بھی " نوازتا ہے۔ حراہی تمہیں ڈیزر و کرتی ہے۔ وہ تمہاری زندگی کے سارے پھیکے رنگ اتار دے گی۔۔۔۔ تم بھروسہ تو کرو " مہر کے لہجے میں شفقت سما گئی۔ مگر وہ چپ تھا۔۔۔۔ کچھ دنوں سے بڑھی شیونے اسے مزید بو جھل سا پیش کر رکھا تھا۔ چہرے پر نا ختم ہونے والی تلخی عیاں تھی۔

مجھے میری زندگی کا پھیکا پن بے حد عزیز ہے۔۔۔۔ ہم جیسے مزید رنگوں کی حسرت " نہیں کرتے۔۔۔۔ سچ پوچھو تو عادی کو اب ہر رنگ سے وہشت ہی ہو گی " وہ دل میں کرب سے سوچ رہا تھا۔

وعدہ کرو۔۔۔ تم اپنی ذات کا ادھورا پن حرا سے پورا کرو گے۔۔۔ اسے کسی چیز کی " سزا دینے کا مت سوچنا۔۔۔ " یہ کیسا وعدہ لے بیٹھی تھی مہر۔۔۔۔۔ عادی کا دل کچھ لمحے کو تھم سا گیا، گویا چلتی حیات رک سی گئی تھی۔

تم جانتی ہو مجھے وعدے کرنا پسند نہیں " وہ تھکے انداز میں تاسف کے سنگ بولا۔ " لیکن میں تم سے یہ ایک پہلا اور آخری وعدہ چاہتی ہوں۔۔۔۔۔ " مہر کی آنکھوں " میں ایک آس تھی۔ اور اس آس کے ٹوٹنے کا دکھ عادی بخوبی سمجھتا تھا تبھی اسے مایوس نہیں کرنا چاہتا تھا۔

بس کر دو مہر۔۔۔ کہا ہے نا۔ یہ انتشار اور یہ بے قراری میری اپنی ہے۔ میں اسے " کسی سے شئیر نہیں کروں گا " وہ وہاں سے اکتا کر جلے بھنے انداز میں اٹھ کر چلا گیا اور مہر نے ٹیبل پر پڑا اپنا فون اٹھا لیا۔۔۔ شاید وہ منگنی کا منع کر کے شادی کا کہنے والی تھی۔

\*\*\*\*\*

پورے راستے مینو اس ساتھ بیٹھے شخص کے بولنے سے ڈرتی رہی۔ کہ کہیں حانی کچھ ایسا نہ کہہ دے کہ وہ لا جواب ہو جائے۔ اب شاید حانی سے دور رہنا ہی اسے اپنے فرار کی کامیابی لگتا تھا۔۔۔ اسکا دل تو جیسے اس سے بغاوت پر آمادہ تھا۔۔۔ مگر وہ مر کر بھی اپنے قصد سے دستبردار نہیں ہو سکتی تھی۔۔۔ دونوں ہی ایک دوسرے کی افیت کا سامان بنا رہے تھے۔۔۔ یہ بھی تو ایک امتحان تھا۔۔۔ دونوں ایک دوسرے کے ہو کر بھی ان کناروں کی طرح اپنی جگہ پر جمے تھے جن کے نصیب میں بس ایک دوسرے کو دیکھ لینا ہے۔۔۔ یہ کیسا دھوکہ تھا جو مینو کی زندگی اسے دے بیٹھی تھی۔ آخر کس لیے مینو کے دل میں وہ شخص بس گیا تھا جو اسکا زرا سا بھی نہیں تھا۔۔۔ بھلے وہ ہنستی تھی پر اسکا دل روتا تھا۔۔۔ وہ اپنے خالی ہاتھوں پر رو دینا چاہتی تھی۔۔۔ یہ کیسی بے بسی تھی کہ وہ حانی کے بتی۔۔۔ وہ اپنا سب کچھ ل متعلق سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔ کیسے سوچ صرف لٹانے کے حق میں ہو وہ انسان کب بھلا خود کے لیے سوچتا ہے۔۔۔

دانیہ کے لیے اس نے کبھی برا نہیں سوچا تھا۔۔۔ شاید اس میں مینو کی جان تھی۔  
 اور اگر دانیہ اسکے اتنے قریب نہ بھی ہوتی تو شاید مینو آج بھی اتنی بے بس  
 ہوتی۔۔۔۔۔ اسے تو خود یہ تک نہیں معلوم تھا کہ اس کے ساتھ بیٹھایہ شخص بھی  
 ایک مدت سے اسی افیت کا شکار ہے۔۔۔۔۔ مینو کو اپنی دسترس سے بہت دور دیکھتا  
 حنوط مرتضیٰ اندر سے کس قدر تکلیف میں تھا یہ تو وہ ہی جانتا تھا۔۔۔۔۔۔۔ مینو تو  
 کچھ دن سے اپنی آنکھوں سے بھی ڈرنے لگی تھی۔۔۔۔۔ اسے ڈر تھا کہیں وہ بغاوت  
 کر گئیں۔۔۔ یا حانی کے سامنے سچ بول گئیں تو وہ کہیں کی نہیں رہے  
 گی۔۔۔۔۔ اسکی یہ سوچیں ٹیکسٹ میسج کی ٹون پر ختم ہوئیں۔۔۔ میسج دائم کا تھا۔ اس  
 نے اسے ریسٹورنٹ کا ایڈریس بھیجا تھا۔۔۔۔۔  
 حانی میں سوچ رہی ہوں ہم آئس کریم کے بجائے کھانا کھائیں۔ ویسے بھی مجھے تو"  
 اب بھوک بھی لگ رہی ہے" رات اپنے عروج پر پھیلی ہوئی تھی۔ سڑکوں پر  
 گاڑیاں اپنی پوری رفتار سے رواں تھیں۔ حانی نے ایک خوشگوار مسکراہٹ دیتے  
 ہوئے سر ہلایا۔

ویسے بائے داوے۔ آج تمہاری طبعیت تو ٹھیک ہے نا" وہ اب بھی مسکرا کر اسے "نڈھال کر رہا تھا۔ مگر وہ سنجیدہ ہو چکی تھی۔  
کیوں۔۔۔ مجھے کیا ہونا ہے" وہ گڑ بڑائی۔"

بھئی آج اتنے وقت بعد پورے حق کے ساتھ فرمائشیں ہو رہی ہیں۔ میں تو سمجھا "تھا کہ اپنی پرانی مینو کو کبھی نہیں دیکھ پاؤں گا" وہ اسکا یک دم سنجیدہ ہونا فورڈ نہیں کر سکتی تھی۔ سر جھکا گئی۔۔۔ کیا بتاتی کہ مینو نے تو خود اپنا آپ تک کھو دیا ہے تو پھر وہ آپکو آپکی مینو کیسے لوٹائے۔۔۔ وہ چہرے پر مسکراہٹ لائے دوبارہ حانی کو دیکھنے لگی۔

میں نے سوچا۔ شادی کے بعد کونسا آپ نے مجھے لفٹ کرانی۔ تو کیوں نہ آج ہی "موقعے سے فائدہ اٹھالوں" وہ خود کونا رمل کرنے میں مہارت رکھتی تھی۔۔۔۔ حانی بھی مسکرا دیا۔ مینو اسے ساتھ ریستورنٹ کا نام بھی بتا چکی تھی

بھئی شادی کا مطلب یہ تھوڑی ہے کہ میں مکمل دانیہ کے نام لگ جاؤں گا۔۔۔۔ "تم سب کا وقت بس تم سب کا ہی ہو گا۔ اور تم تو میرے لیے ویسے بھی بہت خاص ہو"

وہ سامنے دیکھتے ہوئے روانی سے بولا تو آخری بات پر مینو کے دل کی دھڑکن بڑھی۔۔۔ ناجانے کیوں آجکل اسے حانی کے لفظوں سے کچھ اور ہی رنگ دیکھائی دیتا تھا اور پھر وہ اسے اپنا وہم سمجھ کر جھٹک دیتی۔۔۔

دانیہ آپ کی پر میشن تو چاہیے ہوگی نا۔۔۔۔۔ آخر کار وہ تو پوری کی پوری آپکے نام "ہو جائیں گی۔۔۔۔۔ یو آر سو لکی حانی۔۔۔۔۔ کہ دانیہ آپکی لائف میں آنے والی ہیں" حانی نے ایک خالی نظر مینو کو دیکھا۔۔۔ اس چہرے کا رنگ ایسا تھا کہ گویا کسی نے کوئی انہونی بات کہہ دی ہو۔۔۔۔۔

ہممم۔۔۔ رائٹ۔۔۔ لیکن یونو۔۔۔ خوش قسمتی کا معیار ہر انسان کے لیے الگ "ہوتا ہے۔۔۔۔۔" وہ پھر سے اسے سامنے دیکھتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔

دانیہ کے لیے میرا اور آپکا یہ معیار تو ایک جیسا ہے نا حانی "وہ بے یقینی لیے سوالیہ" تھی۔ اور وہ کیا کہتا۔۔۔ اس کے پاس تو بعض جواب ہونے کے باوجود نہیں تھے۔ شاید۔۔۔۔۔ بعض اوقات ہم جس چیز سے فرار حاصل کرنے کی کوشش میں "ہوتے ہیں، وہی ہماری زندگی کی سب سے بڑی حقیقت بن کر سامنے آ جاتی ہے"



حانی نے یک دم گاڑی روکی۔۔۔ وہیں مینال کا دل رکا۔۔۔ وہ حانی کی اس بات سے الجھ سی گئی۔

اسکا کیا مطلب ہوا "وہ جانتا تھا کہ وہ اسے الجھا رہا ہے۔ اس نے خود کی سرزنش کی۔"

کچھ نہیں "وہ یک دم سپاٹ بولا تو مینال گاڑی سے نکلنے لگی۔۔ حانی نے اسکا ہاتھ پکڑا تو ایک بار پھر مینو کی چلتی دھڑکن میں حلال آیا۔۔۔ دونوں کے دل بے ہنگم ہو کر بھی سکوت کی اعلیٰ مثال بن چکے تھے۔

مت اتر و ابھی۔ ریسٹورینٹ نہیں آیا مینو۔ گاڑی بند ہو گئی ہے "کچھ دیر آنکھوں " کا ظالمانہ ملاپ ہوا اور اگلے ہی لمحے حانی کو ہاتھ چھوڑ کر باہر جاتا دیکھ کر اسکی اٹکی سانس بحال ہوئی۔۔۔

ہیں۔۔۔۔ اب یہ گاڑی کو کیا ہو گیا "وہ جس چیز کو آوائڈ کر رہی تھی سب وہی کچھ " ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

\*\*\*\*\*

وہ تینوں بھی ریسٹورینٹ گئے۔۔۔ اور کھانا بھی آرڈر کر دیا۔ مینال تو کیا اسکا سایہ بھی کہیں دیکھائی نہ دیا۔ اب تو نیلم، دائم کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ انکا پلین برے طریقے سے تباہ ہو گیا تھا۔۔۔۔۔ دائم اور نیلم نے بھرپور کوشش کی تھی کہ مینو کا انتظار کرتے مگر پھر دانیہ کو شک پڑنے کی وجہ سے انھیں مجبوراً کھانا آرڈر کرنا پڑا۔۔۔۔۔ نیلم تو دل میں مینو پر بے حد غصہ تھی۔ پتا نہیں وہ کیوں حانی کو لے کر نہیں پہنچی تھی۔ دانیہ تو کب سے ان دونوں کا لٹکامنہ دیکھ رہی تھی۔ کچھ دیر کی پر جوشی جیسے ایک دم غائب ہو گئی تھی۔

تم دونوں اتنے پریشان کیوں ہو۔۔۔ فکر مت کرو۔ بل میں دے دیتی ہوں ""

دانیہ نے مسکرا کر دو بوبوں کی اتری شکل بھانپ کر کہا تو دائم نے مجبوراً ادانت نکالے جبکہ نیلم کے چہرے پر ویسی ہی سنجیدگی تھی۔ اسی لمحے دائم کے سیل پر میسج آیا۔۔۔

میسج مینو کا تھا۔

دائم۔۔۔ حانی کی گاڑی خراب ہو گئی ہے راستے میں۔ اور یہاں دور دور تک کوئی "مکینک بھی نہیں۔ کیا پتا کتنا وقت لگ جائے۔۔۔ سوری پلیز" میسج پڑھتے ہی دائم کا منہ لٹک گیا جبکہ دانیہ اب کھانے میں بزی تھی۔ نیلم نے آنکھ سے اشارہ کیا جس پر دائم مزید منہ ٹیڑھا کر چکا تھا۔۔۔۔۔ کھانا بھی ان دونوں بے بے دلی سے ہی کھایا تھا۔

کھانا تو ہو گیا۔۔۔ دیکھو آئس کریم کے لیے آئی تھی پر مجبور اتم لوگوں کے کہنے پر "کھانا بھی کھایا۔۔۔ اب چلیں" دانیہ تو دونوں بچاروں کے ناکام مشن سے ناواقف تھی۔۔۔ وہ دونوں بھی منہ بنائے اٹھ گئے۔

ظاہر ہے۔ یہاں محفل کا آغاز تھوڑی ہونے والا ہے "دائم نے بل پے کرتے" ہوئے اتنے سڑے انداز میں کہا کہ وہ دونوں ہی ہنس دیں۔

ھاھا آ جاو "دانیہ مسکراتی ہوئی آگے بڑھی جبکہ نیلم اب دائم کے کان کے قریب "آئی۔

تمہارا توہر آئیڈیا فیل ہوتا۔۔ دیکھ لو ہو گیا کبارہ "نیلیم نے کھا جانے والے انداز" میں سرگوشی کی۔

تمہاری ہی کالی زبان ہے۔۔ گاڑی خراب ہو گئی ان دونوں کی "دائم بھی منہ کا" زاویہ بنائے بولا۔

میری زبان کا قصور نہیں۔۔ پھٹیچر گاڑی رکھی ہے تو ایسا تو ہو گا۔ مرنے والی ہے "پر نئی نہ لینا" "دائم بھی اسکے منہ کو دیکھ کر بے ساختہ ہنسا۔ دائم کو یاد آیا کہ آج صبح واقعی اسکی گاڑی گڑ بڑ کر رہی تھی۔۔ دانیہ کی وجہ سے دائم کو حانی کی گاڑی لانی پڑی تھی۔۔ اور ان بچاروں کے پاس واقعی دائم کی پھٹیچر ہی تھی۔ یہ کیا سرگوشیاں کر رہے ہو۔۔۔ چلو بھی "دانیہ نے مڑتے ہوئے ایک نظر" دونوں پر ڈالی تو وہ مسکین شکل لیے مسکرا دیے۔

چلیں جی چلیں "دائم نے میسنے انداز میں کہا تو وہ تینوں چلتے ہوئے گاڑی میں بیٹھ گئے۔

\*\*\*\*\*

ہو گئی گزارے لائق۔۔۔ ویسے مجھے نہیں تھا پتا کہ میں جلدی میں دائم کی گاڑی " لے آیا ہوں۔۔۔ خلیہ بگاڑا ہوا اس نے گاڑی کا "دائم کا اوکے کا میسج پڑھتے ہوئے وہ متوجہ ہوئی جب حانی اندر بیٹھ چکا تھا۔۔۔ اب تو مینو کا بنا منہ وہ بھی دیکھ چکا تھا۔ اسکی ساری محنت جو ضائع چلی گئی تھی۔

اب مجھے کہیں نہیں جانا۔۔۔ گھر ہی چلتے ہیں "حانی اسکی اداسی پر حیرانگی لیے اسکا " اداس چہرہ دیکھ رہا تھا۔۔۔ اسے لگا کہ وہ خفا ہو گئی ہے۔۔۔

ٹھیک ہو گئی ہے نامینو۔۔۔ آئی ایم سوری۔ مجھے واقعی نہیں تھا پتا "وہ اب " سنجیدگی اوڑھے معذرت آمیزی سے گویا ہوا۔

کوئی بات نہیں حانی۔۔۔ لیکن اب میرا موڈ نہیں ہے۔ ویسے بھی رات بھی کافی " ہو گئی ہے "اب جب مشن ہی فیل ہو گیا تھا تو وہ مزید حانی کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تھی۔۔

دیکھو یوں خفا تو مت ہو۔۔۔۔۔ "وہ بے قراری لیے بولا تو مینو اسے دیکھتے مسکرا" دی۔

نہیں ہوں خفا۔۔۔۔۔ آپ خود دیکھیں ناب تو سڑکیں بھی سنسان ہیں۔ ہم پھر پکا آجائیں گے۔۔۔ وعدہ رہا" اسے مسکراتا دیکھ کر بھی وہ مطمئن نہ ہو سکا۔ ہمہممم لیکن مجھے اب برا لگ رہا ہے۔ اتنے وقت بعد تم نے یوں باہر آنے کا کہا" اور۔۔۔ خیر چلتے ہیں "وہ اب گاڑی موڑے سٹارٹ کر چکا تھا۔۔۔۔۔ اداس تو نہ ہوں جو نئیر ہنڈ سم۔۔۔۔۔ چلیں ایسا کرتے ہیں ہم آئس کریم کھا لیتے" ہیں "حانی نے ایک نظر مینو کو دیکھا اور مسکرا دیا۔ ٹھیک ہے "وہ بھی جیسے مطمئن انداز میں مسکرا دیا۔۔۔ وہ دونوں آئس کریم کھانے کے بعد ہی گھر لوٹے تھے۔۔۔ وہ تینوں تو پہلے ہی آکر اپنے اپنے کمروں کی سمت روانہ ہو چکے تھے۔۔۔۔۔

گڈ نائٹ۔۔۔ اینڈ تھینک یو حانی "وہ جاتے جاتے حانی کو دیکھتے ہوئے بولی اور وہ "کتنی دیر تک اسے جاتا دیکھتا رہا۔۔۔۔۔ اور پھر وہی آدمی ادھوری مسکراہٹ

دیے خوف بھی اپنے روم کی سمت بڑھا۔ وہی مسکراہٹ جس کے نصیب میں  
مکمل ہونا لکھا ہی نہیں تھا۔

\*\*\*\*\*

ناشتے پر اچھی خاصی خاموشی کے بعد آخر حانی بول ہی پڑا۔  
ویسے کتنی غلط بات ہے۔ تم تینوں نے کل ہمارے ساتھ اچھا نہیں کیا۔ اکیلے ہی "  
نکل گئے سیر سپاٹوں کو۔ وہ بھی ہم دونوں بچاروں کو چھوڑ کر "حانی کی شکایت زدہ  
بات پر دائم، مینو اور نیلم نے ایک دوسرے کو گھبرا کر دیکھا۔ کیونکہ وقت آگیا تھا  
کہ انکی شامت آئے۔۔۔ دانیہ تو حیران تھی ہی جبکہ ماہین اور نادیا یہ بمشکل ہنسی  
دبائے ہوئے تھیں۔۔۔۔







جی جی پھر کونسے علاقے کا سرپرائز ہوتا۔ اور مفت کی تین ہڈیاں بھی ساتھ " ہوتیں " دائم کی سو فیصد سچی بات پر سب ہنس دیے۔۔۔

تم لوگ ہر گز ہڈیاں نہیں ہو۔ جان ہو ہماری۔۔۔ اگلا ڈنٹر آج سب ساتھ کریں " گے۔۔۔۔۔ اوکے " حانی نے مسکرا کر ناشتہ ختم کرتے کہا تو وہ بھی دانت نکال رہے تھے

ٹھیک ہے۔ اب اگر آپکو ہڈیوں سے کوئی مسئلہ نہیں تو ہم کو کیا پڑی کہ اکیلے آپ " دونوں کو کہیں جانے دیں " نیلم نے بھی مسکراتے ہوئے شرارت میں پیوست ہوئے کہا۔۔۔ مہراں اور رضوان تو ان بچوں کی اس مسکراہٹ کے قائم رہنے کے لیے ہمیشہ دعا گو تھے۔۔۔۔۔ سب مسکرا دیے۔

\*\*\*\*\*

مینو۔۔ کل سے تمہارا نمبر ٹرائے کر رہی ہوں۔۔ ہو کہاں لڑکی۔ کیا مجھ سے بہت "خفا ہو؟۔ یہ تمہارے گھر کا نمبر بھی جہاں لکھا تھا وہ ڈائری بمشکل ملی ہے "فون کان سے لگتے ہی مہر کی بے چین آواز آئی تو وہ مسکرا سی دی۔

نہیں ہوں خفا۔ میں خود کل کی تمہیں کال ٹرائے کر رہی ہوں۔۔۔ کوئی ایشو تھا۔ "چھوڑو۔۔ یہ بتاؤ کیسی ہو؟" مینال فون لیے روم میں چلی گئی۔

میں تو بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔ تمہارے لیے ایک سرپرائزنگ نیوز ہے۔ "مہر کالج" ہی نہیں بات بھی اسے تجسس میں ڈال چکی تھی۔ وہ بھی تجسس چہرے پر سجائے روم کا دروازہ کھولے اندر گئی۔

آہاں۔۔۔ تو پھر جلدی سے بتا دو نا "مینو بھی اشتیاق میں لپٹی ہمہ تن گوش سی "ہوتے بولی۔

دو ہفتے بعد عادی اور حرا کا نکاح فائنل کر دیا ہے۔۔۔ وہ ہتھیار ڈال چکا ہے "مہر کی" پر جوشی ابھی تک قائم تھی۔ اور مینو ایسی ہی کسی خبر کی منتظر تھی۔۔۔ اسے خوشی تھی کہ عادی نے ایک عقل مندانہ فیصلہ کیا ہے۔

ڈالنا بھی چاہیے تھا۔۔۔ مجھے خوشی ہوئی کہ اس نے ایک بار پھر میری بات کا مان " رکھا ہے " مہر سمجھ تو گئی تھی کہ مینو نے اس سے بات کی ہے مگر اب اسے یقین سا ہو گیا۔

ہاں۔۔۔ لیکن یہ تو میں اور تم جانتی ہیں ناں کہ وہ اپنے دل کو مارنے کے بعد ہی " اس فیصلے پر راضی ہوا ہے۔ بس اب چاہتی ہوں کہ وہ خوش رہے۔۔۔۔۔ ورنہ یہ احساس جرم مجھے ستاتا رہے گا " مہر کے لہجے میں اداسی سی پنہاں تھی، مینو کا چہرہ ہر احساس سے عاری ہوا۔

وقت کے ساتھ وہ خوش رہنا بھی سیکھ جائے گا " مینو نے گویا تسلی سی دی۔ " ان شاء اللہ۔۔۔ تم آو گی مینو؟ " مہر کے چہرے پر ایک بار پھر اداسی ابھری۔ " میں؟ " مینو کی بات پر مہر چپ سی ہوئی۔ "

اس دن بہت زیادہ بول گئی تھی۔۔۔ تم خفانہ ہونا میری جان۔۔۔ اور ہو سکے تو " آنے کی کوشش کرنا " مینو کی اداسی بھی کچھ تیز ہوئی۔







آپ جب مرضی آئے بہن۔۔۔ یہ آپکا اپنا گھر ہے "مہراں صاحب بہت دھیمے"  
انداز میں بولے تو وہ ہلکا سا مسکرا دیں۔

جی بھائی صاحب بالکل۔۔۔ تو پھر میری الجھن کو حل بھی کر دیجئے۔۔۔ کیا سوچا"  
پھر آپ نے "جانتے بوجھتے بھی وہ پوچھ رہی تھیں کہ جیسے حقیقت بدل جائے گی۔  
در اصل حبیبہ بہن۔۔۔ بات یہ ہے کہ ہمیں آذان بچے کا رشتہ بے حد پسند ہے مگر"  
فی الوقت مینال شادی نہیں کرنا چاہتی۔ ویسے بھی اتنی جلدی شادی کے حق میں،  
میں خود بھی نہیں ہوں۔ ابھی تو اسکے زندگی کو انجوائے کرنے کے دن ہیں۔۔۔۔"  
مہراں صاحب نے بات مسکراہٹ سے شروع کرتے ہوئے سنجیدگی پر ختم  
کی۔۔۔۔ تو گویا حبیبہ بھی سنجیدگی لیے دیکھائی دی تھیں۔

جی۔۔۔۔ تو اگر ہم صرف رشتہ طے کر دیں۔۔۔ شادی پھر جب مینو چاہے تب کر"  
لیں گے "وہ جیسے آج اپنی ہر ممکن کوشش کرنا چاہتی تھیں۔

سب نصیب کی بات ہے بہن۔ اگر مینو کا نصیب، آذان کے ساتھ جڑا ہے تو ہم"  
یہی باتیں ایک بار پھر کریں گے۔۔۔ لیکن وقت آنے پر۔۔۔۔ "تو گویا ان

ڈائریکٹلی انکار ہی تھا کیونکہ حبیبہ کب انتظار کرنے والی تھیں۔۔۔ انھیں تو آذان کی فوری بیوی درکار تھی۔

ہممم۔۔۔ چلیں جیسا اوپر والی کی رضا "بظاہر مطمئن دیکھائی دینے والی حبیبہ" اندر سے بے حد افسردہ سی تھیں۔۔۔

آئیے آپا۔۔۔ کھانا لگ گیا ہے "سب نے انھیں دن کے کھانے کے بعد ہی جانے" دیا تھا۔۔۔

\*\*\*\*\*

بی جی۔۔۔۔ آپ کو کہا تھا نا کہ مت جائیں۔۔۔۔ خیر اب آپ اس ٹاپک کو کلوز "کر دیں" وہ خفا سا تھا۔۔ جبکہ حبیبہ اداس تھیں۔ انہوں نے آتے ہی اسے کال کی۔ وہ تب ہو اسپتال میں تھا۔





بہت اچھا کیا۔۔۔۔۔ چائے؟ یا کافی؟ "آذان بھی دلپسند انداز لیے تھا۔"  
 کچھ نہیں۔۔ کہیں باہر چل کر کھاتے ہیں۔۔۔ کیا خیال ہے "حانی کا خیال اسے"  
 بھی اچھا لگا۔۔۔

ٹھیک ہے جناب۔۔۔۔۔ جو حکم "آذان کی فرما برداری پر وہ دونوں ہی مسکراتے"  
 ہوئے آفس سے نکل گئے۔

\*\*\*\*\*

کتنی دیر سے وہ مسلسل لان میں بیٹھی تھی۔۔۔۔۔ دانیہ اور حانی آفس تھے۔۔۔۔۔  
 دائم اور نیلم بھی آج کسی کام سے یونی گئے تھے جبکہ دونوں گھر کی خواتین آج پھر  
 مارکٹ گئی تھیں۔۔۔۔۔ وہ فون ہاتھ میں لیے اسی کشمکش میں تھی کہ وہ عادی کو کال  
 کرے یا نہ کرے۔۔۔۔۔ کرے بھی تو اسے کس چیز کی مبارک دے اور کس  
 کس تکلیف کی معافی مانگے۔ ارد گرد نظر دوڑائی تو سناٹے کے سوا کچھ بھی دیکھائی نہ



جلدی ہو جاو "ایک شدید درخواست آئی تھی۔ وہ ہنسنا چاہتا تھا پر اختیار میں تو اب " رونا تک نہیں رہا تھا۔۔۔۔

تم نے میری کسی بات کا برا مانا ہے عادی۔۔۔ پھر کال ہی نہیں کی "وہ جان بوجھ کر " شکایت کرتے بولی۔

بات کہاں تھی۔۔۔۔ وہ تو ایک دوست کا دوسرے دوست کے لیے حکم " تھا۔۔۔۔۔ عمل درآمد ہو گیا ہے "وہ اسے ویران سالگا۔

میں نے ایک ریکوسٹ کی تھی بس۔ "وہ دکھ سے درستگی کرتے بولی۔ " میرے لیے سر آنکھوں پر "وہ اتنا پاگل کیوں تھا۔۔۔۔۔ اسے دکھ نے گھیرا۔۔۔۔ عادی۔۔۔۔ ٹھیک ہو جاو پلیر۔۔۔۔ تم تو مجھے سمجھتے ہو نا۔۔۔۔ "وہ مان لیے " تھی۔

سمجھتا ہوں تبھی تو تمہارے لیے کچھ کرنا چاہتا ہوں "وہ مسکراتک نہیں پایا تھا۔"



اگر میرے لیے کچھ کرنا چاہتے ہو تو خود کو نارمل کرو۔۔۔۔۔ تم مجھے عزیز ہو اور " رہو گے۔۔۔ یہ نیا سفر تمہارے لیے مبارک ہو گا " وہ اپنی اداس نیلی آنکھیں پھیلائے پر امید سے بولی تھی۔

ہممم۔۔۔۔۔ تم آؤ گی؟ " وہ ہر بات نظر انداز کیے اپنی کہتے بولا۔ " تم بلا پاؤ گے؟ " وہ واقعی ظالم تھی۔

کیوں نہیں۔۔۔۔۔ میری دلہن سجاناناں۔۔۔۔۔ اب وہ وقت نہیں رہا جب " عادی، مینو کو دیکھ کر اپنے ارادے بدل دیتا تھا " مینو کو لگا وہ تلخی سے طنز کر رہا ہے۔۔۔۔۔ اور اتنا تو اس کا حق بنتا تھا۔

میں یہی چاہتی ہوں کہ تمہیں میرے کسی عمل سے کوئی فرق نہ پڑے۔۔۔۔۔ " میں ضرور آؤں گی لیکن تب جب مجھے لگے گا کہ میری ضرورت ہے " وہ سنجیدگی کی انتہا پر تھی۔

تمہاری ضرورت کہاں نہیں ہے مینو " وہ کرب سے سوچ رہا تھا۔ " مجھے انتظار رہے گا " وہ پتھر بنا بولا تھا۔

ہممممم۔۔۔۔۔ خوش رہنا۔۔۔۔۔ "وہ شاید اب فون بند کرنے والی تھی۔"  
تم دعا کرنا۔۔۔۔۔ خوش رہنا دوبارہ سیکھ سکوں "وہ اسے پھر سے لاجواب کر رہا"  
تھا۔

سیکھ جاو گے "وہ پر امید تھی۔"  
تم بھی خوش رہنا سیکھ لو۔۔۔۔۔۔۔ "وہ اسے ہدایت کر رہا تھا۔"  
ہاں میں خوش ہوں "یہ سب سے بڑا جھوٹ تھا اور وہ جانتا تھا۔۔۔ وہ چپ رہنا"  
چاہتا تھا۔

رکھتی ہوں "فون رکھتے ہوئے اسکے چہرے کی افسردگی میں بے حد اضافہ"  
ہوا۔۔۔۔۔ دوسری طرف بھی سناٹا سا تھا۔

\*\*\*\*\*

یہ لے آئیے "آذان اور حانی سیدھے ریسٹورنٹ آئے تھے۔ حانی نے آرڈر دیا تو" ویٹر سر ہلائے چلا گیا۔۔۔ حانی کی نظر آذان پر گئی جہاں آج اسکی مسکراہٹ ادھوری اور مدھم سی تھی۔

آریو اوکے آذان۔۔۔ اتنی خاموشی۔۔۔ سب خیریت ہے "حانی کی بات پر وہ" نارمل سے انداز میں مسکرایا۔

یس۔۔۔ مجھے کیا ہونا ہے جناب۔۔۔ ایک دم فٹ۔ تم بتاؤ۔۔۔ کب ہو رہی ہے پھر شادی خانہ آبادی "آذان اپنے چہرے پر اپنی وہی دلکش جوشیلی مسکان لائے بولا تو حانی کو کچھ تسلی سی ہوئی۔

ہو جائے گی جب ہونی ہوئی۔۔۔ تم آج مجھے کچھ الجھے لگ رہے ہو۔۔۔۔۔ بات "بھی ٹال گئے ہو" حانی بھی اسکے چہرے کے تلخ رنگ طھانپ کر بولا تو دوسری سمت سنجیدگی سی پھیلی تھی۔

ہممم۔۔۔ بس یونہی "اب تو حانی کا شک، یقین میں بدلا تھا۔"

شئیر نہیں کرو گے۔۔۔۔۔ "حانی کی نظریں اسکے چہرے پر فوکس تھیں۔"

تمہیں تو پتا ہو گا نا۔۔۔۔۔ "حانی تو واقعی وہ آذان کی بات نہیں سمجھا تھا۔۔۔۔۔"

کیا پتا ہو گا۔۔۔۔۔ اب بتا بھی دو یا ر۔۔۔۔۔ مجھے فکر ہو رہی ہے "حانی کے چہرے"

پر واقعی حیرت اور فکر مندی ابھری تھی۔

مینال نے فی الحال شادی سے انکار کر دیا ہے "خود حانی کو یہ بات ابھی پتا چل رہی"

تھی اور وہ حیران سا چہرہ لیے آذان کی سمت دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

ہممم۔۔۔۔۔ ایسا ہے کیا؟ "حانی کے چہرے پر بھی الجھن ابھری۔"

ہاں۔۔۔۔۔ شاید اسی میں بہتری تھی "وہ اسے ناامید سا لگا تھا۔"

ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔ کیا مینو نے خود تم سے کہا ہے یہ؟ "اب تو حانی کو مزید تجسس"

سا ہوا۔

ہاں۔۔۔۔۔ کچھ دن پہلے اتفاقاً کیفے میں اس سے ملاقات ہوئی تھی۔ "حانی کا دماغ"

یوں الجھا کہ وہ وجہ جاننے کی طرف دھیان ہی نہ دے پایا۔۔۔۔۔ آذان کے

چہرے کی ادا اسی اس بات کا منہ بولتا ثبوت تھی کہ وہ مینو میں اچھا خاصا انٹر سٹڈ



تمہاری شادی اٹینڈ کرنے کے بعد ہی جاؤں گا ڈونٹ وری۔۔۔۔۔ "وہ پھر سے اپنی"  
 نیلی آنکھیں پھیلائے مسکرایا۔۔۔۔۔ کھانا بھی اتنے میں آچکا تھا۔۔۔۔۔ حانی تو اسے  
 ایک نظر دیکھ کر ہی رہ گیا۔

ہممم۔۔۔۔۔ مجھے افسوس ہے کہ میں تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکا "حانی کا افسردہ"  
 چہرہ دیکھے مقابل پھر سے دلکش مسکراہٹ ابھری۔۔۔۔۔

لیکن مجھے یقین ہے کہ جو ہوتا ہے وہ بہتر ہوتا ہے "وہ اسے مطمئن کیے اب"  
 کھانے کی طرف متوجہ ہو چکا تھا۔۔۔۔۔ حانی کی الجھن نے اس کے دماغ کو یوں جکڑا کہ  
 وہ مینو کے انکار کی وجہ پوچھ ہی نہ پایا۔۔۔۔۔ وہ تو تب یاد آیا جب وہ گھر  
 پہنچا۔۔۔۔۔ اپنی غائب دماغی پر اسے سچ میں افسوس ہوا۔

\*\*\*\*\*

لو جناب۔۔۔ ہمیں ڈنر کالارالگا کر خود آپ یہاں صوفے پر نیم دراز پڑے ہیں۔۔۔"

دائم نے لاونچ میں داخل ہوتے ہی رونی شکل لیے اپنا سر تھام لیا۔۔۔ نیلم ٹی وی دیکھتے ہوئے مسکرا دی۔۔۔ حانی جب سے آیا تھا خود کو کافی تھکا اور الجھا محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔۔ ایک دم ہونے والا ہلکا سا ٹمپر پچرا سے مزید بو جھل بنا رہا تھا۔

نیم دراز ہوا ہوں۔۔۔ یہیں پر اوپر کو پیارا نہیں ہوا۔۔۔ ویسے کہاں کا ڈنر۔۔۔"

حانی کے دماغ سے واقعی صبح کی بات نکل گئی تھی۔

افسوس صد افسوس۔ آجکل لوگ صبح کی کہی بات بھی شام تک بھول جاتے"

۔۔۔۔۔ جارحم یار مجھے ایک بندوق لا کر دے۔۔۔۔۔ "دائم کی اداکاری کے جوہر دیکھتا ہر فرد ہنس دیا۔

کوئی کہیں نہیں جائے گا۔۔۔ کیا یار۔۔۔ تم لوگ کبھی ہم بوڑھوں کو بھی وقت "دے دیا کرو" رضوان صاحب بھی ٹراؤزر، شرٹ پہنے وہیں آگئے۔۔۔۔۔

جی اب آپکا ہی ہے وقت۔۔۔۔۔ لوگ تو بڑے بے مروت ہیں "وہ روٹھی محبوبہ"

بنے ارحم کو اٹھائے بولا تو حانی بھی ہنس دیا۔۔۔



زیادہ تانے مت دے۔۔۔ طبعیت ناساز ہے۔۔۔ پھر کبھی پکا "حانی نے بھی" مسکراتے کہا۔

بس اس سے یہی کروالو۔۔۔ یہ لیس بابا چائے۔۔۔ حانی تم پیو گے "دانیہ بھی" مسکراتی ہوئی سبکے لیے چائے لے آئی۔

نہیں۔۔۔ میرا ارادہ سونے کا ہے۔۔۔ چائے پی لی تو نیند خراب ہو جائے گی "حانی اٹھ کر بیٹھتے بولا۔۔۔ عجیب سا انتشار لیے وہ بے حد بو جھل سا تھا۔ کیوں بھئی۔۔۔ کیا ہو گیا۔۔۔ آج تو تھکے تھکے لگ رہے ہو "رضوان بھی چائے" پیتے ہوئے فکر مندی سے پوچھ رہے تھے۔

بس زرا موسمی اثرات "وہ مسکرائے بولا۔۔۔" دل جلوں کو موسم کی شدت کب سے اثر انداز ہونے لگی "دائم ابھی تک ڈرنہ" ملنے پر خفا سا بولا۔۔۔

اب تو مکانہ کھا لینا "حانی کی بات پر اب اس کے اور ارحم دونوں کے دانت نکلے" تھے۔۔۔



تو تم آفس آجایا کرونا۔ بھلے کچھ مت کرو۔۔۔ کمپنی ملے گی تو تم بالکل بور نہیں " ہوگی " رضوان صاحب کی بات پر وہ سر ہلائے مسکائی۔

ٹھیک ہے۔۔۔ میں کسی دن ضرور چکر لگاؤں گی " ایک بار پھر نظر حانی کی سمت " اٹھی تو جیسے اب کی بار وہ نظر ہٹائے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

چلیں مجھے اجازت دیں۔۔۔ طبعیت مزید بیٹھنے کی اجازت نہیں دے رہی " مینو " نے دیکھا وہ واقعی تھکا سا تھا۔۔۔

جاو آرام کرو۔۔۔ اگر طبعیت زیادہ خراب ہے تو۔۔۔۔۔ " تجویز سے پہلے ہی وہ " بول پڑا۔۔۔

معمولی سا ٹمپر پیچر ہے۔۔۔ سو کر بہتر ہو جائے گا " وہ کہہ کر رکا نہیں تھا۔۔۔۔۔

مینو کی اداس نظریں اور بے قرار دل تو اسی جانب اٹک چکا تھا۔۔۔۔۔

مما مجھے دائم بھائی نے مارا ہے " پھر جیسے سب ہی ار حم کی بات پر متوجہ " ہوئے۔۔۔۔۔ دائم کی تو آنکھیں ہی باہر تھیں۔

ہیں۔۔۔۔۔ جھوٹے۔۔۔۔۔ کب مارا ہے۔۔۔۔۔ کب سے میرے پاؤں پر چڑھا " ہے بد معاش " اب تو ارحم تھا اور دائم کے ہاتھ جو اسے دبوچ چکے تھے۔۔۔۔۔ دونوں کی ہنسی دیکھتے ہوئے ماہین اور نادیہ بھی ہنس دیں۔ نیلم بھی ہنس رہی تھی۔۔۔۔۔

ویسے تم اور ارحم آجاتے ہو تو اس گھر میں جیسے رونق سی آجاتی ہے۔۔۔۔۔ "نادیہ" بھی سچائی سے اعتراف کیے مسکائیں۔۔۔۔۔ سب ہی اب ان دونوں کی دبوچا دبوچی دیکھ کر ہنس رہے تھے۔۔۔۔۔

بس بھا بھی فکر نہ کریں۔۔۔۔۔ جلد آپکا گھر بھی رونق سے بھر جائے گا " اب تو ماہین " نے شرارتی انداز میں دانیہ کو کہا تو جیسے اسکے چہرے پر شرمیلی سی ہنسی ابھری۔۔۔۔۔ مینو بھی کہنے کو مسکرا سی دی۔۔۔۔۔

اوئےےےے ہیلو۔۔۔۔۔ کیا میں کم ہوں۔۔۔۔۔ حمدان حویلی کی سب سے " خوبصورت رونق " دائم نے فخریہ طور پر کالر جھاڑے کہا تو ایک بار پھر سب سر ہلائے مسکرا دیے۔۔۔۔۔ مینو کا دھیان تو ابھی بھی حانی کی طرف ہی تھا۔۔۔۔۔

\*\*\*\*\*

دو ہفتے جہاں مینو کے کشمکش میں گزرے تھے وہیں حانی کو لگا جیسے وہ اپنا حوصلہ مزید برقرار نہیں رکھ پائے گا۔ اتفاقاً اسے دو ہفتے کے لیے آٹ آف کنٹری جانا پڑھ گیا تھا۔ مینو کے بھی یہ دو ہفتے حانی سے دور رہ کر کسی نہ کسی طرح ٹھیک گزر گئے تھے۔ اس نے خود کو مزید مضبوط کرنے کی بھرپور کوشش کی تھی۔ عادی نے آخر کار اپنے آپ کو قسمت کے فیصلے پر چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔۔ گو عادی کی زندگی کا یہ نیا سفر صرف اور صرف سمجھوتے میں لپٹا تھا مگر وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اب جو ہے وہ بس یہی ہے۔ زندگی بھلے ہماری ناپسندیدگی لیے جاری ہو، مگر ہم اسے روکنے کا اختیار نہیں رکھتے۔۔۔۔۔ حرا کی خوبصورتی جہاں ختم ہوتی تھی پھر اسکے بعد اسکی خوب سیرتی شروع ہو جاتی تھی۔۔۔۔۔ عادل کی زندگی کا حصہ بن کر اسکے چہرے کی خوشی بے حد ہونے کا صاف پتا چل رہا تھا۔۔۔۔۔ اور وہ تو شاید ہر جذبے سے عاری ہو چکا

تھا۔۔۔۔۔ فی الحال اسے اپنی زندگی کا یہ فیصلہ نہایت ہی پھیکا محسوس ہو رہا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ وہ اس منافقت سے جلد نکل آئے۔۔۔۔۔ لیکن ہمیشہ ہر چیز ایک صحیح وقت کی محتاج ہوتی ہے۔۔۔۔۔ شاید عادی کی زندگی کا یہ نیا سفر بھی اپنے ایک مقرر وقت تک بہتر ہونے والا تھا۔۔۔۔۔

وہ تمہارا سرد رویہ ڈیزرو نہیں کرتی۔۔۔۔۔ شی لانگس یو "کمرے کی طرف قدم" بڑھاتے ہوئے وہ مہر کی کہی بات یاد کر رہا تھا۔۔۔۔۔ مکمل سیاہ میں وہ آج دلہا کم اور کوئی سرد مہری اوڑھے ہوئے چلتا ہوا شاعر زیادہ لگ رہا تھا، اسکی چال میں واقع تھکن اور اکتاہٹ نمایاں تھی۔

تم اس رشتے کو ایمانداری سے نبھانا عادی۔۔۔۔۔ اللہ اس نکاح کی بدولت تم "دونوں کا دل جوڑے گا" مہر کی ایک اور آواز نے جیسے اسکے قدموں کی رفتار اور مدھم کی۔

عادی۔۔۔۔۔ تم کسی سے نا انصافی نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔ یاد رکھنا۔ اللہ نے کچھ "سوچ کر ہی حرا کو تمہارے لیے چنا ہے" دروازے پر ہاتھ دھرے ایک اور آواز

اسکی سماعت سے ٹکرائی تھی۔۔۔ کچھ لمحے کی خاموشی کہ بعد وہ اپنی ساری تھکن زائل کرتا روم کالا کھولے اندر بڑھا۔۔۔ سامنے ہی عروسی جوڑے میں ملبوس وہ گلابی رنگت مائل لڑکی بھی عادی کی سمت متوجہ ہوئی تھی۔۔۔۔۔ وہ واقعی بے حد خوبصورت تھی۔ وہ چلتا ہوا بنا اسکو تفصیلاً دیکھتا سرسری نگاہ بھی پھیرنے کے بعد اسکے روبرو جا کر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔ حرا کی نظر کچھ پل کو جھکی اور پھر وہ اپنے سامنے بیٹھے عادی کو دیکھنے لگی۔۔۔

قسمت نے آخر کار تمہیں مجھ سے جوڑ دیا ہے۔۔۔ یہ تو نہیں کہوں گا کہ میں بہت "خوش ہوں۔۔۔۔۔ مگر شاید ناخوش بھی نہیں ہوں۔ ایک نہایت حقیقت پسند سا انسان ہوں میں حرا۔۔۔۔۔ اور میں آج اپنی زندگی کا اس نئے دور کا آغاز بھی چند حقیقتوں سے کرنا چاہوں گا۔۔۔۔۔ تم اسے میری ایمانداری سمجھ لینا۔۔۔۔۔ کیونکہ یہ سب چھپا کر میں تم سے کسی قسم کی منافقت یا بے ایمانی نہیں کرنا چاہتا "عادی کی سنجیدگی گویا اسے بھی سنجیدہ اور خوفزدہ کر چکی تھی۔۔۔۔۔ اور اسے امید نہیں تھی کہ حرا اس تلخ اور سپاٹ سی بات پر بنا جھجک اسکا ہاتھ پکڑ لے گی۔۔۔



آپ مجھے کچھ بھی کہہ سکتے ہیں عادل۔۔۔۔" وہ جانتی تھی کہ وہ کیا کہنے والا ہے۔۔۔ مہر اسے سب بتا چکی تھی۔ اور عادی حیران تھا کہ آجکا آغاز اس قدر تلخی سے کر رہا ہے مگر پھر بھی حرا نہایت مطمئن سی ہے۔۔۔۔

ہممم۔۔۔۔ میرا خیال ہے کہ ہم سب اپنی اپنی زندگی کو اپنے مطابق جینے کی ہر ممکن کوشش میں لگے رہتے ہیں۔۔۔ لیکن زندگی کے کچھ اپنے طور طریقے اور اصول ہیں۔۔۔ میں نے بھی شاید یہی کیا۔۔۔" عادی نے اسکے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑائے بغیر لفظوں کو جوڑنے کی سعی کرتے ہوئے نرمی سے کہا۔۔۔ وہ حد درجہ مطمئن دیکھائی دینے والی لڑکی کیا واقعی اسکے لہجے سے متاثر نہیں تھی، عادی سوچ میں مبتلا اسکے چہرے کو کھوجنے کی کوشش میں تھا۔

محبت گناہ نہیں ہے۔۔۔ نہ ہی اختیار کے اندر۔۔۔۔۔ کچھ مت کہیں۔ آپ کی

آنکھیں سب بتا رہی ہیں۔ جسکا جو نصیب ہو عادل، اسے وہی ملتا ہے۔ میرے نصیب میں آپکا محرم بننا تھا۔ اور مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ اس سے پہلے تک آپ کی محبت کس کے نصیب میں تھی۔ لیکن اب میں آپ کی محبت کا مکمل سایہ چاہوں

گی۔۔۔"عادی واقعی اس سے ایسی بات کی امید نہیں کر رہا تھا۔۔۔ خاص کر جب ایک انسان پہلے سی شکستہ ہو، اور اسے کوئی یکجا کرنے والا میسر آجائے تو یہ اک نعمت ہی ہوتی ہے۔


تم ایک کا پریٹو لڑکی ہو۔۔۔ مجھے خوشی ہوئی "عادی کا اطمینان بھی کچھ بڑھا۔۔۔" آپ اس بات پر مت سوچیں۔۔۔ دل پر میرا اختیار نہیں۔ آپ کی زندگی کا ساتھ مل "گیا ہے یہی کافی ہے" عادی کو لگا جیسے اسکے دل کا بوجھ ہلکا ہو گیا تھا۔ حرا کا بڑا پن اسکے بوجھ میں کمی کا موجب بنا تھا۔

میں کوشش کروں گا کہ دل سے بھی اس رشتے کو ایمانداری سے نبھاؤں۔۔۔۔" تمہاری کا پریشن درکار رہے گی "حرا کی اچھائی پر وہ سنجیدہ تھا۔

میں آپ کا ساتھ دوں گی عادل۔ لیکن اگر کبھی آپ کا دل مجھ سے اچاٹ یا بیزار ہو "گیا تو مجھ سے مت چھپائیے گا۔" اب کی بار حرا کے چہرے پر ایک خوف سا ابھرا۔ عادی نے کچھ پل اس لڑکی کے ڈر کی گہرائی جانچی۔

وہ واپس آگئی تو؟" یہ قدرتی ساختہ تھا جو حرا کو لاحق سا ہوا۔

میں اسکے جانے پر ایمان لا چکا ہوں۔۔۔۔۔ آنے کا راستہ نہ ہی اسکے پاس تھا " کبھی نہ اب شاید میرے پاس ہے " وہ بظاہر اسے مطمئن کرتے بولا تھا۔۔ مگر اسکے لہجے میں ان کہی خلش کا بسیرا دیکھائی دیا۔



لیکن انسان تو ہمیشہ ہی اس لالہ حاصل شے کی جستجو میں رہتا ہے جسے وہ پانہ سکا ہو۔۔۔" وہ کافی گہری اور ذہین تھی۔ عادی کو حرا کی باتوں سے اندازہ ہو رہا تھا۔

ہمم۔۔۔ لیکن اس طرح تو حاصل کی ناقدری جیسا گناہ ہو جاتا ہے "وہ عادی کی بنا"  
مسکرا کر کہی بات پر مسکرا سی دی۔

وہ آپکی دوست رہے گی۔۔۔ مجھے کبھی بھی کوئی اعتراض نہیں۔ بس ایک یقین " دے دیجئے گا کہ آپ صرف میرے محرم ہیں۔ " عادی کو اب لگا وہ شاید اس کی فین ہے۔۔۔۔۔ اتنی ٹچی وہ بھی پہلی ہی ملاقات میں، وہ اسکی خود سے باندھی

امیدوں پر ابھی بے چین لگ رہا تھا تبھی اسکا اپنی سمت بڑھنا بہت ملائم پن سے  
روک گیا، حرا کو عادی کا فرار بالکل بھی برانہ لگا۔  
تھوڑا وقت دو "وہ صاف گوئی سے بولا تھا۔"

ٹھیک ہے "عادی کو حرا کے سمجھ جانے پر خوشی سی ہوئی تھی۔"

میں چہنچ کر لوں۔۔۔۔۔ "عادی اسکے ہاتھ سے ہاتھ چھرتا اٹھ کھڑا ہوا۔۔ جبکہ "  
حرا سے جاتا دیکھ کر پھر سے مسکرا دی۔

\*\*\*\*\*

دو دن بعد حانی اور دانیہ کی شادی تھی۔ ہفتہ پہلے سے ہی دانیہ کو مایوں بیٹھا دیا گیا  
تھا۔ وہ تو آجکل مکمل وی آئی پی بنی تھی۔ اور من پسند ہمسفر کا ہونے کی الگ ہی  
خوشی بھی تھی۔ حمدان حویلی کا ہر فرد ہی کسی نہ کسی کام میں مبتلا دیکھائی دے رہا تھا۔



مہندی کا میرا دوپٹہ درزی کے پاس ہے۔ اسکا کچھ کام رہتا ہے۔ تم دائم یا کسی اور" کے ساتھ جا کر لے آنا پلینز" دانیہ تو فکر مندی لیے تھی۔۔۔۔ مینو اسکے ہاتھ پیر پھولنے پر ہنس دی۔

اور ہاں۔۔۔ مہندی کے لیے پالروالی سے ٹائم بھی لینا ہے۔ کتنے کام پڑے ہیں اور" کسی کو فکر ہی نہیں" مینو کپ رکھے دانیہ کو بازوؤں میں لے چکی تھی۔۔۔ مائی ڈیر۔۔۔ ڈونٹ وری۔ یہ دونوں کام آپکی مینو کر دے گی" دانیہ بھی اسکی" اس محبت پر دلکش سا مسکرائی۔

میری جان۔۔۔ تم نے تو مسئلہ ہی حل کر دیا۔۔۔ لوووویو" وہ دانیہ کے ساتھ" لگی شرارت لیے ہنسی۔

یہ نا آپ حانی کے لیے سنبھال لیں۔۔۔۔ کیونکہ مینو جانتی ہے کہ وہ آپکی جان" ہے" اب تو دانیہ بھی شر میلی سی ہنسی لیے جھپینی تھی۔۔ مینو کی نظر ایک لمحے کو نظر اتارتے تھی۔





ویکم دلہاجی "مینو کے چہرے کی مسکراہٹ تو گویا اب حانی آر پار ہونے لگی"  
 تھی۔۔۔ مگر وہ ڈھیٹ بنا پھر بھی مسکرا دیا۔  
 تھینکس۔ کہیں جارہی ہو؟ "سنجیدگی سے اسکی تیاری دیکھتے سوال کیا گیا۔"  
 جی جناب۔۔ مارکٹ تک۔۔۔۔۔ تو کیسا رہا آپکا ٹرپ "وہ مسکرا رہی تھی۔"  
 تھکا دینے والا۔۔۔۔۔ تمہیں بہت مس کیا۔۔۔ ایک کال تک نہیں تم نے  
 ویسے۔ نہ میسج "وہ اسکی آنکھوں میں جھانکے خفا سا تھا۔  
 مجھے لگا آپ بڑی ہوں گے۔ تبھی تنگ نہیں کیا۔۔۔ اب کروں گی نا۔۔۔ بہت"  
 سارا "حانی کا دل چاہا آج وہ اس لڑکی سے سب کہہ دے مگر ناجانے کس چیز نے  
 اسے روک لیا۔۔۔۔۔ عادی کا ابھی تک حانی سے کوئی رابطہ نہیں ہو سکا تھا کیونکہ  
 حانی دو ہفتے سے شارجہ میں تھا۔  
 کیری آن "بظاہر نارمل سے انداز میں کہتا ہوا آگے بڑھا مگر پھر جیسے کچھ یاد آنے"  
 پر پیچھے مڑا۔۔۔

میں لے جاؤں مارکٹ؟" آفر تو اچھی تھی مگر مینال کے پاس فی الوقت ایسا کوئی " حوصلہ باقی نہیں تھا۔

نہیں حانی۔۔۔ آپ ابھی آئے ہیں۔۔۔ تھک گئے ہوں گے۔ ریسٹ کریں۔" میں آکر جوائن کرتی آپکو "وہ فوراً سے پہلے نظر چرا کر کہتی ہوئی گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔۔ اور اگلے ہی لمحے ڈرائیور گاڑی بھگالے گیا۔۔۔ حانی نے ایک سرد سانس خارج کی اور اپنی بے بسی پر خود کو بے شمار ملامت کرتا ہوا اندر بڑھ گیا۔۔۔

\*\*\*\*\*

میں کوئی بہانہ نہیں سن رہا۔۔۔ تم تینوں فنکشنز پر لازمی آرہے ہو۔ اور بی جی کو " بھی لانا " حانی نے کمرے میں آکر کوٹ بیڈ پر دھرے صوفے پر بیٹھتے فون کے اس بار سخت برہمی سے کہا۔۔۔ بے قراری سے شرٹ کا اوپری بٹن کھول دیا۔۔۔ ناجانے اسے گھٹن کیوں ہو رہی تھی۔

میں نکاح پر ضرور آؤں گا۔۔۔ باقی دو دن تو سیمینارز ہیں۔۔۔ ان میں شرکت ضروری ہے۔۔۔ باقی پہلا ڈنر میری طرف ہو گا مت بھولنا "دوسری طرف وہ اپنے روم میں بیٹھا تھا۔۔۔ چہرے پر ہر تلخی مٹانے میں بظاہر کامیاب مگر پور پور زخمی۔ یہ پتا نہیں کس کی کال آرہی ہے۔۔۔۔۔ ہاں خیر تم کو شش کرنا آنے کی آذان۔" ایک ہی تو دوست ہے میرا "ایک دوسری آتی کال کو اگنور کرتے ہوئے وہ دوبارہ متوجہ ہوتے مان سے بولا تھا۔

ٹھیک ہے۔۔۔ میری پوری کوشش ہوگی۔۔۔۔۔ تم مجھے ہمیشہ ساتھ پاؤ گے " آذان کے لیے بھی حانی اتنا ہی اہم تھا۔۔۔ پھر جیسے یک دم حانی کو کچھ یاد آیا۔۔۔ تم سے ایک بات پوچھنی تھی آذان "حانی کے چہرے پر یک دم تاریک سی خاموشی پھیل گئی۔۔۔ آذان بھی متوجہ ہوا۔ ہاں پوچھو "آذان نے فوری استفسار کیا۔"

مینو نے انکار کی کوئی وجہ نہیں بتائی کیا؟ کوئی ایسی وجہ جو تم مجھ سے شئیر کر سکو۔۔۔  
 حانی کا تجسس آج تک ہنوز قائم تھا۔ دوسری طرف حسب منشاء سی خاموشی  
 پھیلی۔۔۔ کیسے وہ مینو کے لیے یہ کہہ سکتا تھا۔۔۔۔۔

سچ بتاؤ مجھے۔۔۔۔۔ "حانی اسکی خاموشی سے الجھ چکا تھا۔"

ہمم۔۔۔ چھوڑو حانی۔ اب کیار کھا ہے اس میں "آذان نے ٹالنا چاہا۔"  
 پلیز بتاؤ مجھے۔۔۔۔۔ مجھے تمہاری اور اسکی فکر ہے۔۔۔۔۔ "حانی نے لہجے میں فکر"  
 مندی بھرتے کہا۔۔۔۔۔

وہ کسی کو پسند کرتی ہے۔۔۔ کوئی ہے جو آل ریڈی مینو کی زندگی میں ہے "حانی کو"  
 لگا اسکا گھٹنا سانس مزید گھٹ گیا ہے۔۔۔ ٹائی کی ناٹ کھول کر پھینکتے ہوئے وہ  
 شاک سا اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔۔

کسے؟ "بمشکل آواز نکالتے سوال کر پایا۔"

یہ تو نہیں جانتا ہوں۔۔۔۔۔ "حانی کی حالت غیر سی ہوئی۔۔۔۔۔"

ٹھیک ہے میں کوشش کروں گا کہ تمام فنکشن میں شرکت کر سکوں۔۔ ایک بار " پھر نئی زندگی کے لیے مبارک ہو میرے شہزادے " پھر حانی کو کچھ سنائی نہ دیا۔۔۔ ساری حسیں مفلوج ہو گئی تھیں۔۔۔۔ غصہ۔۔۔ انتشار اور ناجانے کیا کیا تھا جو حانی کے چہرے پر نمودار تھا۔۔۔ یہ احساس ہی اسے بے قرار کر چکا تھا۔ کون ہے وہ؟ " بالوں میں ہاتھ پھیرے وہ بے انتہا بے قراری لیے اپنے سر کے بالوں میں انگلیاں پھیرتا ہوا کر بناک ہوا تھا۔۔۔

\*\*\*\*\*

مہر نے اگلی صبح ہی واپسی کی تیاری پکڑ لی تھی۔۔۔ تین بجے اسکی اور رضی کی پاکستان واپسی تھی وہ مہر کو لینے اور عادی کی شادی پر آئے تھے۔۔۔ عادی نے صبح ہی حانی کو کال کرنے کی ایک کوشش کر لی تھی۔۔۔ حانی کا نمبر بڑی تھا۔ اس نے تھوڑی دیر بعد دوبارہ کال کرنے کا ارادہ کیا تھا۔۔۔ مہر کے جانے پر وہ تو اس تھا ہی مگر

حرا بھی اداسی میں جا گزریں تھی۔۔۔ بلیک اور گولڈن ساڑھی میں حرا کی خوبصورتی سو گنا بڑھ گئی تھی۔ رضی کے چہرے پر تو وہ خوشی تھی جو مدت بعد اپنی کوئی کھوئی چیز دوبارہ ملنے پر ہوتی ہے۔۔۔ ویسے بھی اب وہ مہر کو خود سے ایک لمحہ بھی دور نہیں رکھنا چاہتے تھے۔۔۔۔ وہ بھی کافی ہنڈ سم اور عمر میں مہر سے کافی بڑے تھے۔۔۔ مہر بھی مطمئن تھی کیونکہ اس نے عادی کے لیے ایک بہترین لڑکی چنی تھی۔۔۔

مہر آپنی کچھ دن تو رکیں میرے ساتھ "حرا کی اداسی دیکھ کر وہ مسکرا سی دی۔" میں ضرور رکتی میری جان۔۔۔ مگر اہممم اہممم ہمارے پیارے شوہر صاحب کو اب "گوارا نہیں۔۔۔۔ اور ویسے بھی یہ عادی ہے نا۔۔۔ اب تم دونوں ہی ہو۔۔۔ ایک دوسرے کا ساتھ دینا اور ہاں میرے اس پگلو اور جھلے بھائی کا زرا ایکسٹرا خیال رکھنا" وہ چاروں ہی دروازے پر کھڑے تھے۔۔۔ چہروں پر بے حد محبت اور اداسی سمٹی صاف دیکھائی دے رہی تھی۔

اور تم بھی اسکا خیال رکھنا لڑکے۔۔۔ مجھے شکایت نہ ملے۔ ورنہ اگلے ہی دن "تمہارے سر پر کھڑی ملوں گی" حرا کو پیار سوچنے کے بعد وہ محبت سے عادی کو ملتی بولی جو بد لے میں اداسی لیے مسکرایا۔

پھر تو میری پوری کوشش ہو گی کہ یہ موقع جلد دوں۔۔۔ میں تمہیں بہت مس کرنے والا ہوں میری دشمن بہن "خود عادل کی اس شری بات پر مہر کے علاوہ رضی اور حرا بھی ہنس دیے تھے جبکہ مہر کو اس پر بے حد پیار آیا۔

ھاھا میری جان ہو تم۔۔۔۔۔ اپنا خیال رکھنا۔۔۔ مس یو ٹو "اب وہ حرا اور" عادی کو محبت سے دیکھتے بولی۔۔

جلدی آئیے گا آپ "حرا کی اداسی برقرار تھی۔"

ان شاء اللہ۔۔۔۔۔ اور ہاں۔۔۔ اسے کہیں گمانے ضرور لے کر جانا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے نا۔۔۔۔۔ باقی میں اور رضی آتے رہیں گے "وہ جاتے ہوئے عادی کو

ہدایت دینا نہیں بھولی تھی۔۔۔ وہ بھی پوری رضا سے مسکایا تھا۔۔۔ عادی انکو باہر





وہ گاڑی لیے باہر نکل چکا تھا۔۔۔۔۔ بلا وجہ۔۔۔ بنا کسی مقصد کے۔۔۔ گاڑی  
سمنسان سڑک کنارے روکے، وہ گاڑی سے ٹیک لگائے سامنے کسی غیر مرئی نقطے  
کو خالی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔ شام کا اب جلدی آتا اور پھیلتا اندھیرا دل  
کے ساتھ ساتھ دماغ کو بھی بو جھل کر رہا تھا۔۔۔

کیا مجھے مینو سے پوچھنا چاہیے اس شخص کے بارے میں۔۔۔ کیا وہ عادی " ہے؟؟؟؟ وہی مینو کا دوست۔۔۔ لیکن اسکی تو شاید پچھلے دن شادی تھی۔۔۔

دانیہ بتا رہی تھی۔۔۔۔۔ پھر آخر مینو نے ایسا کیوں کہا ہو گا؟ "خود سے سوال جواب اسے مزید تھکا رہے تھے۔ ایک خدشہ سراٹھا کر زرا دھیمہ ہوتا تو دوسرا از سر نو جاگ کر حانی کا ذہن معاف کر دیتا۔

کیا وہ جھوٹ بول رہی تھی؟ "دل نے منافقت اور خود غرضی کے سنگ ایک تسلی"

سی دی۔

وہ جھوٹ نہیں بولتی "یک دم اسے یاد آیا۔۔۔ پھر اسی لمحے کسی کال نے حانی کو"  
ان سوچوں سے باہر لایا۔۔۔۔

اونہ۔۔۔۔ یہ کون ہے "سپاٹ اور جلی سی بیزار خود کلامی کرنے کے بعد وہ فون"  
پک کیے کان سے لگا چکا تھا۔۔۔

اسلام و علیکم۔۔۔۔ حانی بات کر رہے ہیں؟ "دوسری طرف مردانہ آواز"  
تھی۔۔۔۔ عادی کمرے میں لگی رولنگ چمیر پر بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

جی۔۔۔۔ آپ کون؟ "اسے حیرت ہوئی۔ کہ یہ کون ہے جو اسے حنوط کے"  
بجائے حانی نام سے جانتا ہے۔

میں عادی۔۔۔۔ مینو کا دوست۔۔۔۔ "نام سنتے ہی مینو کا حوالہ جاننے کی دیر تھی"  
کہ حانی پہچان سا گیا۔

جی جی۔۔۔۔ میں پہچان گیا۔۔۔۔ کیسے ہیں آپ مسٹر عادل "پہچان ہونے کے بعد"  
حانی تھوڑی جان دار آواز میں بولا تھا مگر چہرے پر ویسی ہی تاریکی تھی۔

آئی ایم گڈ۔۔۔۔۔ دراصل میں نے آپکو کال اس لیے کی ہے کہ میں آپ سے " ایک اہم بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ کافی دن سے آپکا نمبر بند تھا۔ میرے پاس آپکا یہی نمبر تھا۔۔۔ بات اہم تھی مجھے امید ہے کہ ابھی دیر نہیں ہوئی " عادی کی اس ساری بات نے حانی کو شدید تجسس اور حیرت میں ڈبو ڈالا۔ اسکے ماتھے پر شکن آلود لکیروں میں اضافہ ہوا۔

ہممم۔۔۔ میں دراصل آوٹ آف کنٹری تھا۔۔۔ خیر آپ کہیے کیا کہنا ہے "حانی اپنی" بیزاریت چھپانے کی ہر ممکن کوشش میں تھا۔

یہ بات جو میں آپ سے کہنے والا ہوں۔ امید ہے آپ اسے تحمل سے سنیں گے۔ " مینو کے متعلق ہے۔۔۔۔۔ اسکی زندگی کاسب سے بڑا سچ کہہ لیجئے۔۔۔ جو شاید میرے پاس راز ہے۔۔۔ لیکن میں بہت مجبور ہو کر آج یہ بات آپ تک پہنچانا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔ کیونکہ وہ اس سے زیادہ تکلیف نہ ہی سہہ سکتی ہے نا ہی ڈیزرو کرتی ہے " ایک بار پھر سے جیسے حانی کا دماغ معاف ہوا تھا۔۔۔۔۔ دل نے لگاتار چلنے سے انکار کر دیا تھا۔۔۔۔۔

میں سن رہا ہوں "نا جانے کس طرح وہ بول پایا تھا۔ آواز کا اتار چڑھاؤ ظالم اور " اخیر درد کی نمکینی میم مبتلا تھا۔

وہ آپ سے محبت کرتی ہے حنوط مرتضیٰ۔۔۔ اتنی کہ شاید اس دنیا کہ سب " پیمانے ناکام رہ جائیں۔۔۔ اسے اس افیت سے نکال دیں۔ وہ اندر ہی اندر ختم ہو جائے گی۔۔۔ محبت اور دوستی کا بوجھ اسے ٹکڑے ٹکڑے کر چکا ہے۔۔۔۔۔ وہ یہ سب چپ چاپ پچھلے چھ سالوں سے سہہ رہی ہے۔ اپنا نقصان تو جیسے اسے کبھی نظر نہیں آیا۔۔۔ ہمیشہ ایک ہی بات کہ وہ کسی کو دکھ دینے سے پہلے مر جانا چاہے گی۔۔۔ وہ آپ سے مر کر بھی یہ نہیں کہے گی کیونکہ وہ خود کے لیے ایسی ہی بے بس اور بے حس رہی ہے۔۔۔ میں نہیں جانتا کہ اسکا یہ راز کھول کر میں نے اس کے ساتھ اچھائی کی ہے یا برائی۔۔۔ لیکن میری خواہش فقط اتنی ہے کہ آپ اسے اس بیوقوفی سے روکیں۔۔۔ اسے اپنا بنا لیں۔۔۔ "حانی کو لگا جیسے آسمان اس کے سر پر آگرا ہو۔۔۔ زمین اپنی جگہ سے ہل گئی ہو۔۔۔۔۔ حنوط مرتضیٰ کا وجود خلاء میں منتشر ہو گیا ہو۔۔۔۔۔ ان آنکھوں میں ابھرتی ہوئی درد کی شدت تو کائنات کا ہر



چہرے پر آتی نہی بے دردی سے صاف کیے وہ تیز تیز قدموں سے گاڑی کی سمت  
مڑا۔۔۔

مجھے معاف کر دینا مینو۔۔۔۔۔ میں نہایت ہی بے حس ہوں۔۔۔۔۔ مجھے اب میری"  
خود کے ساتھ اگلی ہر زیادتی کے لیے معاف کر دینا" نا جانے وہ کیا کرنے والا تھا مگر  
اسکی حالت بالکل زخمی شیر سی تھی۔۔۔۔۔۔۔ وہ اپنی گاڑی فل سپیڈ پر اڑا لے گیا۔

\*\*\*\*\*

مینو۔۔۔۔۔ یہ سارے بیگز اندر رکھ آؤ" مینو دونوں کام کیے گھر واپس آچکی تھی۔"  
ماہین اور ناد یہ آج آخری چکر لگانے مار کٹ گئی تھیں۔ تقریباً ساری شاپنگ مکمل ہو  
چکی تھی۔۔۔۔۔ کل مہندی تھی اس لیے سبکی پوری کوشش تھی کہ تمام کام وقت پر  
ختم کیا جاسکے۔۔۔۔۔ وہ تین چار شاپنگ بیگ بیڈ پر دھرے جو نہی مڑی تو سامنے حانی



کو کھڑا دیکھ کر ایک دم بوکھلا کر رہ گئی۔۔۔ وہ تو سنجیدگی کی انتہا لیے اسکے سامنے پتھر بنا کھڑا تھا۔۔۔۔۔ سب جانتے ہوئے بھی اس نے اپنے قدموں کو مینو کے مزید قریب ہونے سے روکا تھا۔۔۔

ڈرا دیا مجھے "وہ اپنا سانس بحال کیے گھبرا کر بولی۔۔۔ مقابل کی سنجیدگی ویسی ہی" پتھر تھی۔۔۔۔۔

مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔ "اپنے آپ کو نارمل کرتا ہوا وہ سپاٹ سے انداز" میں اپنی بات کہے مینو کو بھی محتاط کر چکا تھا۔

جی حانی کہیے "اپنے بال کان کے پیچھے کیے وہ متوجہ ہوتے بولی۔۔۔۔۔ حانی فی" الحال ہارنا نہیں چاہتا تھا۔ اسی لمحے ار حم نے انٹری ماری۔

مینو آپی۔۔۔۔۔ دانیہ آپی بلار ہی ہیں۔ کہہ رہی ہیں جلدی آئیں "ار حم جس سپیڈ" سے آیا اسی سے کہہ کر اطلاع دیے کمرے سے نکل گیا۔۔۔۔۔

کہیں بھی۔۔۔ مجھے دانیہ بلارہی ہیں "حانی کی خاموشی پر مینو کو بھی اس سامنے" کی سنجیدگی سے خوف آیا تھا۔ وہ اسے جس انداز سے دیکھ رہا تھا وہ مینو کے اندر سنسنی اتارنے کو کافی تھا۔

میں تمہارا باہر گاڑی میں ویٹ کر رہا ہوں۔۔۔ جلدی آو "اس سے پہلے کے مینو" اسکی چپ سے اکتا کر برہمی سے کچھ کہتی وہ آگے بڑھ کر اسکی بازو پوری شدت سے پکڑ چکا تھا۔۔۔ مینو اسکے یوں غصے سے بازو پکڑ کر وارننگ دیتے انداز پر ہر اسساں سی ہوئی۔

جلدی۔۔۔ سمجھ آئی "کہہ کر وہ جبرے بھینچتا بجلی کی سپیڈ سے باہر نکل گیا۔۔۔" اور وہ ہونق بنی دیکھتی رہ گئی۔۔۔

ایسا کیا کہنا ہے حانی نے۔۔۔۔۔ اور پتا نہیں غصے میں کیوں ہیں "وہ منہ سانبائے" دانیہ کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔ دانیہ کو دیکھتے ہی ایک مسکراہٹ مینال کے چہرے پر ابھری۔۔۔ دانیہ مہندی کا سوٹ پہنے ہوئے چیک کر رہی تھی۔۔۔

فائنلی مجھے فٹ آہی گیا "دانیہ کسی پری جیسی دیکھائی دے رہی تھی مگر مینو تو حانی" کے ابھی کچھ دیر پہلے والے رویے کو سوچ رہی تھی۔

مجھے حانی کی بات سننے جانا چاہیے یا نہیں؟ نہیں۔۔۔۔ وہ عجیب سے لگ رہے "تھے۔۔۔۔ کہوں گی دانیہ نے روک لیا تھا۔۔۔۔ ہاں "خود کلامی کرتی ہوئی وہ چونکی جب دانیہ نے اسکے سامنے ہاتھ لہرایا۔

تم کہاں کھو گئی "دانیہ تجسس والی مسکراہٹ لیے تھی۔" کچھ بھی نہیں۔۔۔ سوچ رہی ہوں آپکو کہیں میری نظر نہ لگ جائے۔۔۔ حانی تو "آپکو دیکھتے ہی دل ہار جائیں گے۔۔۔۔ حانی کے آتے ہی مجھے بھول مت جائیے گا دانیہ "دانیہ کھکھلاتے ہوئے اسکی گال کھینچ چکی تھی جو معصومیت سے اس کو ابھی سے جیلز جیلز ہوتی بہت پیاری لگی۔

ایسا ممکن ہے کہ ہم اپنی مینو کو بھول جائیں۔ ایک مدت کی رفاقت ہے میری "جان۔۔۔۔ کبھی چاہ کر بھی فراموش نہ ہوگی "دانیہ کا خلوص مینو کو اپنے فیصلے کے ٹھیک ہونے کی گواہی دے چکا تھا۔۔۔۔ وہ جاندار مسکرا دی۔۔۔۔

آپی باہر آئیں "اس بار بھی ار حم کی انٹری بجلی جیسی ہی تھی۔ مینو کا ہاتھ زبردستی " پکڑے وہ باہر لے گیا۔۔۔۔۔ دانیہ بھی ہنس دی۔

اوائے آفت کی دکان۔۔۔۔۔ کہاں لے جا رہے ہو " ار حم نے مینو کا ہاتھ باہر لان میں لا کر چھوڑا۔۔۔

حانی بھیا نے کہا تھا "ار حم نے کہا تو مینو کی نظر سامنے گاڑی اور اس سے باہر نکلتے " حانی پر گئی۔۔۔۔۔ دل کی دھڑکن دونوں طرف بے لگام ہوئی تھی۔ ار حم کہہ کر اندر بھاگ گیا جبکہ مینو اپنے قریب حانی کے قدم آتے دیکھ کر گبھرائے انداز کو معدوم کیے نارمل ہوئی۔

چلو گاڑی میں بیٹھو " وہ تو آج حکمانہ انداز لیے کوئی اور ہی حانی لگ تھا۔۔۔۔۔ " حانی یہیں بتا دیں نا " وہ ہچکچاہٹ کے سنگ پھر رکی اور منمنائی، حانی رخ پھیرے " ایک برہم اور غصیل نظر مینو کو دیکھنے کے بعد دوبارہ اس کا ہاتھ پکڑے گاڑی تک لے گیا۔۔۔۔۔

بیٹھو" پھر سے حکم آیا۔۔۔ حانی کے ایسے پتھر لہجے پر مینو کو گھبراہٹ اور پریشانی  
ہو رہی تھی۔

حانی مجھے کام ہیں۔ اس وقت کہاں جانا ہے "وہ یوں حانی کے ساتھ کہیں جانا نہیں"  
چاہتی تھی۔ اوپر سے حانی کے بدلے تیور اسے خوفزدہ کر رہے تھے۔

پلیز ہیو آئیٹ "دوسری بار حانی نے سختی سے کہا تو وہ چپ چاپ منہ بسورتی گاڑی"  
میں بیٹھ گئی۔۔۔ اگلے ہی لمحے حانی نے دوسری سمت سے بیٹھتے ہی گاڑی سٹارٹ  
کردی۔۔۔

\*\*\*\*\*

اوہ۔۔۔۔۔ یہ آپ نے کیا کر دیا عادل "عادل نے ساری بات حرا کو بتائی تو وہ"  
بھی اداس سی اور سخت پریشان ہو کر چونکی۔۔۔ وہ دونوں ہی لان میں بیٹھے تھے۔

بس کچھ سمجھ نہیں آیا۔۔۔۔۔ جو ٹھیک لگا کر دیا "عادل الجھ سا گیا تھا۔۔۔ حرا بھی" چینیج کر کے نارمل سے ڈریس میں آچکی تھی۔

اللہ کرے کہ یہ ٹھیک ہی ثابت ہو۔۔۔ آپ پریشان مت ہوں "وہ اسکے ہاتھ پر" پھر سے اپنا ہاتھ رکھتے ملائم لہجے میں بولی۔۔ مگر عادی کی فکر زرا بھی کم نہیں ہوئی تھی۔

ہمم۔۔۔۔۔ جب تک وہ اپنی زندگی نارمل نہیں کر لیتی۔۔ مجھے چین نہیں آئے "گا۔ وہ بہت اچھی ہے۔۔۔ اور اچھی زندگی ڈیزرو کرتی ہے" حرا کو زرا بھی برا نہیں لگ رہا تھا۔۔ بلکہ جب سے عادی نے اسے یہ بتایا تھا کہ وہ عادی سے محبت کرتی ہی نہیں تھی، تب سے اسے کافی ریلیکس فیمل ہو رہا تھا۔۔۔ اور اسکے بعد عادی نے جو کیا تھا اس پر وہ بھی اسکی طرح اداس سی تھی۔

یقیناً۔۔۔۔۔ خیر ہم مل کر دعا کرتے ہیں۔۔۔ کھانا کھالیں۔ میں نے خود بنایا "ہے "آج ہی وہ کچن سنبھال چکی تھی۔۔۔ عادی کو یک دم حیرت سی ہوئی۔۔۔

آج تو ریٹ کرتی۔۔۔ ابھی کل ہی تو شادی ہوئی۔۔۔ خیر مجھے سن کر اچھا"  
لگا۔۔۔ میں باہر کے بجائے گھر کے کھانے کو ہمیشہ فوقیت دیتا ہوں "عادی نے  
مطمئن ہو کر اسکی سمت رخ پھیرے سراہا اور نرمی سے کہا تو وہ بھی پہلی پہلی  
تعریف پر مسکرا دی۔

جی۔۔۔ ریٹ کی ضرورت نہیں تھی تبھی نہیں کی۔۔۔ آجائیں "وہ اسے"  
ساتھ لیے اندر گئی۔۔۔ کھانا واقعی کمال بنا تھا۔۔۔ عادی کو بھی اچھا لگا تھا۔  
گڈ جاب "اور وہ تو جیسے پہلے ہی دن شوہر سے تعریف سن کر کھل اٹھی تھی۔۔۔"  
آپکا دل جیتنے کے چکر میں ممکن ہے اپنا دل ہار جاؤں "وہ ایسی ہی تھی۔۔۔ عادی"  
نے اسے مسکراتے چہرے کی جانب دیکھا جو بلش کر رہا تھا۔۔۔۔۔ وہ بھی ہلکا سا  
مسکرایا۔

ہمممم۔۔۔ دیکھ لینا میں اس قابل نہیں ہوں "وہ عاجزی کے سنگ سنجیدہ ہوا۔"  
اب آپ ہی ہیں سب۔۔۔۔۔ "ایسے الفاظ پر عادی کا دل چاہا وہ کہیں بھاگ"  
جائے۔۔۔۔۔ نا جانے کیوں فی الوقت وہ تھوڑی تنہائی چاہتا تھا۔۔۔۔۔ مگر شاید اب



اسے یہ آخری دولت تنہائی بھی مسیر نہیں رہی تھی۔۔۔۔۔ وہ دوبارہ سے خوشگوار  
سی خاموشی سے کھانا کھانے لگ گئے۔

\*\*\*\*\*

حانی۔۔۔۔۔ پلیز اب بتا بھی دیں "شام ہو رہی تھی اور دوسری طرف اس"  
خطرناک مقابل کی خاموشی اور پراسرار سے سفر پر مینو کا دل بیٹھا جا رہا تھا۔ حانی کی  
یہ خطرناک سنجیدگی اب اسے خوفزدہ کر رہی تھی۔۔۔۔۔ حانی نے گاڑی کو اپنے جلے  
ربوٹک انداز میں لوٹے ہوئے زبردست بریک لگائی۔ مینو کو اس اچانک افتاد پر یہی  
لگا کہ ابھی اس کا دل بند ہو جائے گا۔

حانی۔۔۔۔۔ کیا آپ میرا ہارٹ اٹیک کروائیں گے۔۔۔۔۔ "اپنا سانس بحال کیے"  
بوکھلائی ہوئی وہ اسے شاکی نگاہ سے دیکھتے شکوہ لیے بولی تھی اور وہ جو وہشت ناک

خاموشی لیے سامنے دیکھ رہا تھا یک دم اسکی سمت اپنی تلخی آنکھوں میں سمیٹے  
مڑا۔۔۔۔

ہممم۔۔۔۔ کچھ پوچھنا تھا تم سے "مینو کا خوف مزید تیز ہو رہا تھا۔ حانی کو اس سے "  
پہلے اتنے عجیب انداز میں اس نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔۔۔ وہی بے حس سا انداز جو  
مینو پر گراں گزر رہا تھا۔

جی پوچھیں۔۔۔۔ پہلے یہ گاڑی گھر کی طرف موڑیں "باہر دیکھتے ہوئے وہ لاپرواہی "  
لیے ضد میں بولی، اسکا رخ پھیرنا حانی کا سخت ناگوار گزرا۔

پہلے اپنا سارا دھیان یہاں رکھ کر میری بات سنو مینو " سختی اور سنجیدگی سے ایک "  
بار پھر ناگوار سا حکم آیا تھا اور اس بار وہ بے یقینی میں ڈھیر سی شکایت اور برہمی سے  
سے حانی کو دیکھ رہی تھی۔

تم نے آذان سے یہ کیوں کہا کہ تمہاری زندگی میں کوئی ہے "مینال کا تو ایک لمحے "  
کو دل رک سا گیا، حانی کی استفہامیہ نگاہوں کی آنچ اس کے اندر تک اتر رہی تھی۔ خود

کو مکمل سنبھالتی وہ ہنس دی۔۔۔ حانی بمشکل خود پر ضبط کیے بیٹھا تھا۔ مینو کی یہ ہنسی اس کے جگر کے آر پار ہو گئی۔

تو اور کیا کہتی۔۔۔ آپکا وہ دوست تو میرے پیچھے ہی پڑھ گیا تھا۔ بہانہ کیا تھا اور "کیا۔۔۔ ورنہ ایسا ہو سکتا ہے کہ کوئی ہو اور میں آپکو اور دانیہ کو نہ بتاوں" حانی اسے اپنی آنکھوں میں کرب سجائے دیکھ رہا تھا کہ وہ جھوٹی مسکراہٹ چہرے پر سجانے میں اب بہت کمال رکھتی ہے۔۔۔۔۔ حنوط مرتضیٰ کے اندر کچھ ٹوٹا۔۔۔ دل تو کیا کہ بنا کچھ کہے مینو کو خود میں ساری بے تابیوں اور بے چینیوں کو ختم کرنے کے لیے سمو لے مگر وہ خود پر ابھی مزید ظلم کرنا چاہتا تھا۔

مینال یہ جھوٹ بولنا کہاں سے سیکھا ہے۔۔۔۔۔ تم تو جھوٹ نہیں بولتی تھی "وہ" خود کو مزید کمزور ہونے سے بچانے کے لیے مینو کے جبر زدہ چہرے سے منہ پھیرتا سامنے پھیلی شام کی تاریکی دیکھتے بولا۔۔۔ مینال کو لگا اسکی زبان کچھ بھی کہنے سے قاصر ہو گئی ہے۔۔۔ اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے، زبان اور حواس شل سے محسوس ہوئے۔

جھوٹ نہیں بولا حانی۔۔۔۔۔ بس موقعے کی مناسبت سے بہانہ بنایا ہے "اپنے" ہاتھوں کی انگلیوں کو مڑوڑے وہ خود کو نہایت ناکام ہوتا محسوس کر رہی تھی۔ حانی نے اک دلخراش نگاہ اسکے رگڑ کر سرخ ہوتے ہاتھوں کی سمت ڈالی اور بنا کسی لمحے کو ضائع کیے اسکے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیا، یہ لمحہ جب دونوں کی آنکھیں ملیں، دردناک سا تھا۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ میری طرف دیکھ کر کہو "وہ دوسرے ہاتھ سے اپنا سیٹ بیلڈ" کھولے اپنا مکمل رخ مینو کی جانب موڑے بولا جواب بت بنی سی دیکھائی دی۔ حانی اسکے ہاتھ پر اپنا دوسرا ہاتھ بھی رکھ چکا تھا، اور وہ تو جنبش تک کی روادار نہ رہی۔ مینال نے اپنے ہاتھ کو حانی کے ہاتھوں سے گھبرا کر نکالا اور دوسری سمت شیشے کے باہر دیکھ کر اپنے چہرے کے رنگ چھپانے چاہے مگر ایسا اب ممکن نہ تھا کہ مینو مزید حانی سے چھپ پاتی، مینو کے پھر سے کیے فرار پر وہ اسکی بازو برے طریقے سے پکڑ کر کھینچتا خود کی سمت جھکا چکا تھا۔ اس اچانک افتاد پر مینو کی سانس بند ہوتے ہوتے بجی۔۔۔۔۔ لمحے تھم گئے ہوں۔ بس کچھ ہی فاصلہ تھا دونوں کے چہروں کے بیچ۔۔۔

سانسوں کی تپش بھی دونوں طرف ایک سی تھی اور اک دوسرے کو ایک سی جلن پہنچا رہی تھی۔۔۔۔۔ خود کو مینو کے اس قدر قریب کر کے حانی خود کو سرزنش کیے کسی بے لگامی کے سرزد ہونے کے خدشے کے باعث کچھ دور ہٹا۔۔۔ مگر حانی کے دونوں ہاتھ ابھی تک اسے گرفت میں لیے ہوئے تھے۔۔۔ اور وہ تو سن سی،

بدحواس بنی اسی میں غرق تھی کہ ابھی ہوا کیا ہے۔۔۔۔۔ اور کیوں ہوا ہے۔

مجھے ایک سوال کا ٹھیک سے جواب دو "مینو کے چہرے کی زردی اور گھبراہٹ" اسکے ہوش میں آتے ہی پریشانی اور غصے میں بدلی۔۔۔ حانی کی یہ حرکت اسے اچھی نہیں لگی تھی۔۔۔۔۔

ہاتھ چھوڑ کر پوچھیں "مینو نے جبرے بھینچ کر اسے پرے جھٹک کر وارنگ" دیتے کہا تو وہ اسکا ہاتھ چھوڑ چکا تھا۔۔۔ وہ بھی دل کی غیر ہوتی حالت چھپائے سامنے دیکھتے کو ستم گر لگی۔

کیا وہ شخص حنوط مرتضیٰ ہے "حانی کا سوال تھا یا بم کا گولا۔۔۔ یوں لگا جیسے کسی" نے اسکے سر پر پتھر دے مارا ہو۔۔۔۔۔ آنکھوں میں ڈھیر سا غصہ اور درد کی زیادتی



یس آر نو؟" کتنا ظالم تھا وہ۔۔۔۔۔ مینال کو کب اندازہ تھا کہ حالات اسکی زندگی " کی سب بڑی سچائی یوں اسکے منہ پے دے ماریں گے۔۔۔۔۔

نو۔۔۔۔۔ دور ہٹیں " وہ ایک بار پھر حانی کے اپنے قریب آنے پر حلق تک چلائی " تھی۔۔۔۔۔ حانی کے چہرے کی سنجیدگی اور تیرگی مزید بڑھی۔

تم مجھے نہیں بتاؤ گی ناں۔۔۔۔۔ ہاں حنوط مرتضیٰ اسی کا مستحق ہے۔۔۔۔۔ کتنا " بد قسمت ہوں۔۔۔۔۔ یہی سوچتا رہا کہ یہ تو صرف میری ایک طرفہ افیت ہے۔۔۔۔۔ تمہیں جاننے کا جود عوی کرتا آیا ہوں آج سب خاک ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ صرف خاک۔۔۔۔۔ مینو جھوٹ مت بولنا۔۔۔۔۔ کم از کم آج نہیں " وہ اپنے آپ میں نہیں تھا۔۔۔۔۔ وہ اس وقت تہس نہس ہستی میں مبتلا پاگل اور شیدائی ہو کر اس سے اپنی افیت میں کمی کا طالب تھا

ایسا کچھ نہیں ہے۔ پلیز ایسا کچھ نہیں ہے " وہ ایک مجرم کی طرح صفائیاں دے " رہی تھی اور وہ زمین میں گرٹھ رہا تھا۔



نہیں مینو۔۔۔۔۔ آج تمہارا کوئی انکار نہیں چلے گا۔۔۔۔۔ "مینو کے لاکھ"  
 انکار اور فرار پر وہ اسکا بازو پکڑے دوبارہ سے گاڑی تک آیا، اسے اندر بیٹھاتے،  
 خونخوار بنادوسری سمت سے آکر گاڑی میں بیٹھا اور گاڑی سٹارٹ کر دی۔  
 حانی کیا ہو گیا ہے آپکو۔۔۔۔۔ آپ ایسا مت کریں۔۔۔۔۔ وہ صرف ایک جھوٹ "  
 تھا۔۔۔۔۔ وہ آپ نہیں ہیں۔۔۔۔۔ پلیز میرا یقین کریں "مینو کو اپنی سانس بند ہوتی  
 محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔۔ آنکھیں تو دونوں طرف سرخی لیے ہوئے تھیں، مینو  
 نے محسوس کیا گاڑی کی سپیڈ یک دم بڑھ گئی ہے۔  
 مینو سچ بولو "کھائی سے ابھرتی آواز۔۔۔۔۔ گاڑی کی سپیڈ مزید بڑھ گئی "  
 تھی۔۔۔۔۔ مینو کا تو دل کانپ چکا تھا۔۔۔۔۔ وہ پھٹی آنکھوں سے کبھی حانی کو کبھی  
 باہر بدلتے سبک روئی سے منظروں سے خوف کھا گئی۔  
 حانی۔۔۔۔۔ حانی پلیز آہستہ کریں۔۔۔۔۔ "وہ دونوں ہاتھوں سے سیٹ کو جکڑے "  
 ہوئے کانپتی آواز میں چلائی۔۔۔۔۔

سچ بتاؤ مینو نہیں تو آج سب ختم ہو جائے گا۔۔۔۔۔ اور اسے دھمکی مت " سمجھنا " مینو نے ایک بے یقین نظر ساتھ بیٹھے پتھر پر ڈالی۔۔ آنکھیں تو کب سے موتیوں سے لبالب تھیں۔

حانی پلینز گاڑی روکیں۔۔۔۔۔ میرا سانس " آج حانی کو کسی شے کی پرواہ نہیں " تھی۔۔۔ اور اگلے ہی لمحے مینو اپنی پوری قوت لگا کر گاڑی کا دروازہ کھول چکی تھی۔۔۔۔۔ زوردار چیخ۔۔۔ گاڑی بھی اپنا توازن برقرار نہ رکھتے ہوئے سیدھی جا کر درخت سے ٹکراتے ٹکراتے پچی۔۔۔ مینو گھاس پر گرنے کی وجہ سے بچ گئی تھی۔۔۔۔۔ سر پر کچھ بہت زور سے لگا تھا جس وجہ سے وہاں سے خون رستا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔۔ حانی بے جان سا اپنا سر پکڑتا ہوا گاڑی کا دروازہ کھولے پیچھے کی سمت بھاگا۔۔۔۔۔ اس کے سر پر بھی ہلکی سی چوٹ آئی تھی۔۔۔۔۔ اللہ نے بڑے حادثے سے بچایا تھا۔۔۔۔۔

تمہارا دماغ چل گیا ہے۔۔۔۔۔ ایسا کون پاگل کرتا ہے "اپنے زخم کی پرواہ کیے"  
 بغیر وہ اسکی سمت دیوانہ وار بڑھا جو سر کے رستے خون پر ہاتھ دھرے وہشت ناک  
 غصے سے حانی کی سمت دیکھ رہی تھی۔

آپ جیسا بھی تو کوئی نہیں کرتا۔۔۔۔۔ یہ میرا جواب ہے آپکو حانی۔۔۔ یہ خاک "  
 ہونا صرف مینو کے حصے میں ہے۔۔۔۔۔ میں اپنے حصے پر راضی ہوں۔۔۔۔۔ اسکا  
 ہاتھ اپنی سمت بڑھتا دیکھ کر برے طریقے سے جھکتے ہوئے وہ تھکے ہارے انداز میں  
 اپنی متورم آنکھیں اٹھائے بولی۔۔۔۔۔ لہجے میں ٹوٹے کانچ کی چھنکار تھی۔۔  
 مینو "وہ آج ہر حد سے آگے بڑھ جانا چاہتا تھا۔۔۔ مینو کو اپنے سینے سے لگانے کی"  
 کوشش مینو کی مخالفت پر ناکام ہوئی۔

میں تم پر آنچ بھی نہیں آنے دوں گا مینو۔۔۔۔۔ "حانی کی تکلف کو چنداں اہمیت"  
 نہ دیتے ہوئے وہ اسکی گرفت دھکیلتی ہوئی پھر سے رو دی تھی۔

مجھ پر رحم کریں۔۔۔۔۔ آپ کے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں۔ "وہ اسکی التجاء پر تڑپ"  
 سا اٹھا۔۔۔۔۔

مینو۔۔۔۔۔ پلینز "حانی کا بھی ضبط جواب دے گیا۔۔"

میرے پیچھے مت آئیے گا۔۔۔۔۔۔۔ "وہ رخ پھیرے اٹھ کر نڑوٹھے پن سے"

پیدل ہی چل دی۔۔۔۔۔ اور وہ اپنا آپ خود پر گرا محسوس کر رہا تھا۔۔۔

مینو۔۔۔۔۔ گاڑی میں آو۔۔۔۔۔۔۔ "اسکی بازو بجلی کی سپیڈ سے پکڑتا وہ پھر"

اسے گاڑی کی طرف لے جا رہا تھا اور وہ اپنے رونے پر قابو نہیں پا رہی

تھی۔۔۔۔۔۔۔ یہ کیسے ہو گیا۔۔۔۔۔ خود پر افسوس اور ملامت اور ترس سب ہی

آ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

درد تو نہیں "گاڑی میں اسکو بیٹھا کر خود دوسری سمت بیٹھتے ہی وہ اسکے ماتھے پر"

نظر ڈالتا سامنے فسٹ ایڈ باکس سے بینڈج نکا کر اسکے ماتھے پر لگائے بولا اور مینو کی

آنکھ پھر سے نم ہوئی۔ خود حانی بھی شاید تھک سا گیا تھا۔۔۔۔۔ خود کو مضبوط کرتے

کرتے۔۔۔۔۔

بہت ہے۔۔۔۔۔ ہٹیں "ایک بار پھر خطرناک ناراضگی لیے وہ اسکا ہاتھ جھٹکتے"

ہوئے اپنی آنکھیں چرا کر رخ پھیر گئی۔۔۔۔۔ مسلسل آنکھیں صاف کرنے کی وجہ



یہ سب کیسے پہنچ گیا تھا۔۔۔۔۔ وہ جانتی تھی کہ حانی تک کا اس بات کا اثر اسکی زندگی کو پھر سے دربدری عطا کرے گا۔۔۔۔۔ یک دم آنکھوں کے سامنے حانی کا چہرہ اور اسکے کہے الفاظ گونجنے لگے۔۔۔۔۔

تم مجھے نہیں بتاؤ گی ناں۔۔۔۔۔ ہاں حنوط مرتضیٰ اسی کا مستحق ہے۔۔۔۔۔ کتنا"

بد قسمت ہوں۔۔ یہی سوچتا رہا کہ یہ تو صرف میری ایک طرفہ افیت

ہے۔۔۔۔۔ تمہیں جاننے کا جود عوی کرتا آیا ہوں آج سب خاک ہے۔۔۔۔۔

صرف خاک۔۔۔ مینو جھوٹ مت بولنا۔۔۔ کم از کم آج نہیں"

[illegible]

وہ جکڑ کر مسل دینا چاہتی تھی۔۔۔

نہیں حانی نہیں۔۔۔۔۔۔ آپ مجھ سے محبت نہیں کر سکتے۔۔۔ یہ کیا ہو گیا"

ہے۔۔۔۔۔ سب تباہ ہو گیا۔۔۔۔۔ نہیں ہو گا ایسا۔۔۔۔۔ حانی کو سمجھاؤں گی۔۔۔۔۔ وہ

فی الحال ٹھیک نہیں ہیں۔۔۔۔۔ دانیہ تو مر جائیں گی یہ جان کر۔۔۔۔۔ مجھ سے

نفرت کریں گی۔۔۔ نہیں۔۔۔ مینویہ سب بکھرنا نہیں چاہیے۔۔۔۔۔ تم سن





\*\*\*\*\*

تم میرا ساتھ دو گے "صبح ہو چکی تھی۔ سورج کی ہلکی ہلکی روشنی پردوں سے اندر " آرہی تھی۔ دوسری طرف شاید صرف سناٹا تھا۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے حانی کے چہرے کی خطرناک وہشت، سنجیدگی میں بدلی۔۔۔  
مجھے معاف کر دینا۔۔۔ لیکن جیسا کہ میں نے تمہیں ساری تفصیل بتائی ہے۔"  
اسکے بعد تم ہی بتاؤ کہ میرے پاس اور کیا چوائز بچتی ہے "حانی بالوں میں ہاتھ پھیرے کمرے میں بے قراری سے ٹہل رہا تھا۔۔۔۔  
تھینک یو سو مچ۔۔۔ تمہارا یہ حنوط مرتضیٰ پر احسان ہے۔ ملتے ہیں "وہی"  
سنجیدگی لیے وہ جو نہی فون رکھے مڑا تو سامنے ہی دائم اور نیلم کھڑے دانت نکال رہے تھے۔۔۔۔

گڈ مارنگ میرے دلہا بھیا "نیلیم تو حانی کے ساتھ ہی لاڈ سے لگ گئی جبکہ دائم اب " جاسوس سی نظر لیے حانی کے سنجیدہ چہرے کی جانب دیکھ رہا تھا جو کچھ دیر کے لیے نارمل ہوا تھا۔ آج مہندی تھی اور شادی کی خوشی حانی کے چہرے پر نظر نہیں آرہی تھی۔

مارنگ "نیلیم اور دائم کو صبح صبح دیکھ کر وہ ناجانے زیادہ خوش نہیں ہوا تھا۔ " ویسے بائے داوے یہ کونسا احسان لیا جا رہا تھا فون پر۔ کہیں آپ نے ہمارا پلین تو " چوپٹ نہیں کر دیا "دائم نے فکر مندی سے پوچھا تو حانی دوبارہ چونک کر سنجیدہ ہوا۔

کیا مطلب۔۔۔۔۔ کونسا پلین "حانی کو لگا اسکی چوری پکڑی گئی۔ " ارے میرے پیارے دلہے راجہ۔۔۔۔۔ میں نے اور نیلیم نے آپکا اور دانیہ کا ہنی " مون پلین کیا ہے۔۔۔۔۔ یہ نہ ہو آپ بھی پلین کر لیں۔۔۔ دیکھیے۔ ہمیں پہلے بتا دیں تاکہ ہم ذہین لوگوں کا دماغ حرج ہونے سے بچ جائے "دائم نے اپنے ازلی



ہا ہا بندر "دائم کو کہتی ہوئی وہ بجلی کی سپیڈ سے بھاگی۔۔۔ وہ بھی مسکرا کر تھوڑا"  
الجھاسا اسکے پیچھے چلا گیا۔

\*\*\*\*\*

مہندی کا فنکشن رات کو تھا مگر دن سے ہی سب نے اپنی اپنی تیاریاں شروع کر دی  
تھیں۔ حانی صبح کا گاڑی لیے نکلا ہوا تھا۔۔۔ گھر کی ساری سجاوٹ ہفتہ پہلے ہی ہو چکی  
تھی۔ بس آج لان میں تازہ اور نئے پھول لگوائے جا رہے تھے۔ وہ بھی جیسے اپنی  
ویرانی سمیٹے ہوئے باہر نکل آئی۔۔۔۔۔ چہرے پر میک آپ سے رات کی ہر تکلیف  
چھپانے میں وہ کافی کامیاب تھی۔۔۔۔۔ اسے امید تھی یہ طوفان بنا کسی نقصان کے  
ٹل جانے والا تھا جو اسکی سب سے بڑی غلط فہمی تھی۔۔۔۔۔ شام کے چار بج چکے  
تھے۔

دانیہ یہ رہا آپکا ڈریس اور یہ جیولری۔ دائم دوبار آچکا ہے کہ اگر پار لرجانا ہے تو"

آجائیں" ویسے تو دائم صاحب کو کاموں سے بہت الرجی تھی مگر آج تو اسکی پھرتیاں واقعی قابل داد تھیں۔۔ دانیہ بھی مسکرا دی۔ مینو فی الحال جینز اور بلیک اینڈ گولڈن شارٹ فرائ میں ہی تھی۔ بالوں کو اس نے کھلا چھوڑ رکھا تھا۔ میک آپ میں آج وہ کچھ زیادہ ہی پیاری لگ رہی تھی۔ اندر تو اسکے قبرستان سی و ہشت تھی مگر وہ کمزور پڑنا نہیں چاہتی تھی۔ بس خیریت سے یہ شادی ہو جائے، یہی دعا تھی اسکی۔

یہ میرا نکما بھائی بھی نمونہ ہی ہے۔۔۔ ابھی سے تیار کروا کے بیٹھائے گا تاکہ رات تک دانیہ اکٹرا جائے۔۔۔" دانیہ مزے سے اپنے گیلے بال سکھاتے بولی تو اندر آتی نیلم بھی ہنس دی۔

اوہ ہو دانیہ آپ۔۔۔ ہم آپکو اتنا زیادہ بیٹھائیں گے ہی نہیں۔۔۔ فل واک اور"

ڈانس ہوگا" نیلم کی بات پر دانیہ بھی ہنس دی۔ لیکن مینال بس مسکرا ہی پائی۔

مینو۔۔۔ سنو۔۔۔ کیا تمہارے پاس اس کلر کے ایئرنگز ہوں گے۔ مجھے مل ہی نہیں رہے" نیلم اب مینو سے اپنا ڈریس دیکھتے ہوئے بولی۔



صدقے جاواں۔۔۔ بھائی کا کتنا خیال ہے میری بہن کو۔۔۔ جیتی رہ۔ "دائم کسی"  
بڑے دادا کی طرح کہتے ہوئے گدھے کے سر کے سینگوں کی طرح غائب ہوا  
تھا۔۔۔ وہ تینوں پھر سے مسکرا دیں۔

پارلروالی کو کال کر دیتی ہوں۔۔۔ چلو تم دونوں بھی یہ چیزیں سمیٹ کر تیاری"  
پکڑو" دانیہ نے دونوں کو ہدایت دیتے ہوئے کال ملا دی۔۔۔



\*\*\*\*\*

Zubi Novels Zone

مینال کا فون بہت دیر سے بج رہا تھا۔۔۔ وہ جیولری پارلروالی کو دے کر سائیڈ پر گئی  
اور اسے سائلنٹ کر دیا۔۔۔ فون پر حانی کا نام لکھا آ رہا تھا۔۔۔۔۔ دس مس  
کالز۔۔۔۔۔ خود کے غصے کو قابو کرتی ہوئی وہ کمرے سے باہر نکل آئی۔۔۔۔۔ پارلر



والی اب دانیہ کامیک آپ کر رہی تھی۔۔۔ حانی اور دانیہ کا نکاح آج مہندی والے دن ہی طے کیا گیا تھا۔

کیا ہے انھیں۔ "مینو کا دل یہی کیا کہ وہ فون ہی کہیں پٹخ دے۔۔۔ چہرے سے" پریشانی اور خوف ہٹائے وہ فون ریسو کر چکی تھی۔

مجھے کالز کرنا بند کریں حانی۔۔۔۔۔ ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا "وہ تو فون کان" سے لگاتے ہی برس پڑی۔۔۔ وہ گھر کے باہر گاڑی میں بے چینی لیے اسکا منتظر تھا۔۔۔

میں باہر تمہارا ویٹ کر رہا ہوں۔ اگر تم نہ آئی تو میں ابھی اندر آ کر دانیہ سے نکاح کرنے سے انکار کر دوں گا۔۔۔ ابھی اور اسی وقت باہر آؤ "مینو کو لگا وہ سکتے میں جا چکی ہے۔۔۔ اسکا پورا جسم کپکپا اٹھا، حانی کے پاگل پن پر وہ دکھ میں جا گزری ہوئی۔ حانی آپ ایسا کچھ نہیں کریں گے "وہ گھبرائی ہوئی اسے وارننگ دیتے تیز تیز قدم" اٹھاتی باہر کی سمت چل پڑی۔

ٹھیک۔۔۔۔۔ جلدی آو۔۔۔۔۔ مجھے اندر نہ آنا پڑے "وہ سختی سے کہہ کر فون بند"  
 کر چکا تھا۔۔۔۔۔ مینو کے چہرے پر خوف سے پسینہ آ رہا تھا۔ حانی کا یہ پاگل پن  
 اسے اب ڈرا رہا تھا۔۔۔۔۔

یہ کس مشکل میں پھنس گئی ہوں "ماتھے پر آئی نمی صاف کرتی ہوئی وہ دروازہ"  
 کھول کر باہر نکل آئی۔۔۔۔۔ حانی نے دیکھا وہ غضبناک قسم کے غصے میں  
 تھی۔۔۔۔۔

حانی یہ کیا پاگل پن ہے۔۔۔۔۔ خدا کے لیے کیا کہنا ہے اب آپکو "وہ اسے دیکھتے ہی"  
 دوسری طرف سے باہر نکلا۔۔۔۔۔ چہرہ خطرناک حد تک تلخ اور تناؤ زدہ تھا۔۔۔۔۔  
 خود بھی آج حنوط مرتضیٰ ایک پتھر ہی لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

بیٹھو۔۔۔۔۔ اب تمہارے منہ سے ہاں کے علاوہ کچھ نہ سنوں میں "وہ تو حانی کا"  
 ایک کے بعد ایک سخت رویہ دیکھ کر شاکڈ تھی۔۔۔۔۔ مینو کو زبردستی اندر بیٹھانے  
 کے بعد وہ خود بھی بیٹھتا گاڑی سٹارٹ کر گیا۔۔۔۔۔ ماتھے کا زخم بھی مینو نے میک

آپ سے اچھے سے چھپا رکھا تھا۔۔۔ مگر چہرے کا خوف اور ڈرا ب وہ میک آپ بھی  
نہیں چھپا پارہا تھا۔۔۔

\*\*\*\*\*

یہ دونوں کہاں گئیں؟ "دانیہ نے میک آپ کے مکمل ہونے کے بعد ادھر ادھر  
دیکھا تو نہ نیلم تھی اور نہ مینو۔ ایک نظر خود کو آئینے کے سامنے دیکھا تو خود ہی  
شرمیلیں سا مسکرا دی۔

وہ مینو باجی کی کوئی کال آرہی تھی شاید۔۔۔ اور نیلم باجی بھی کپڑے بدلنے اور  
آپکی چیزیں لینے گئی ہیں۔ "پارلروالی نے اب دانیہ کو ڈریس دیتے کہا جو وہ فوراً  
بدلنے چلی گئی۔۔۔ باہر آئی تو خود کو ایک نظر دوبارہ آئینے میں دیکھ کر شرماسی  
گئی۔۔۔ وہ بہت ہی خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

یو لکس امیزنگ دانیہ آپی۔۔۔ میں صدقے جاوں "نیلیم بھی ریڈی ہو کر کم"  
حسین نہیں لگ رہی تھی۔۔۔۔ دانیہ ہنس دی۔

تھینکیو جان "اسی دوران رضوان نادیا اور ماہین اندر آئے۔۔۔ ماہین بھی پیچ کمر"  
کے نہایت ہی دیدہ زیب لباس میں چمک رہی تھیں۔ نادیا بھی ریڈ اینڈ گرین ہلکے  
کام والے ڈریس میں پرکشش لگ رہی تھیں۔۔۔ جہاں تک رہی بات رضوان  
صاحب کی تو وہ بھی آج بلیک کرتے اور سفید شلوار میں غضب ڈھاتے دیکھائی  
دے رہے تھے۔

بھئی ہماری لاڈلی تو بے حد حسین لگ رہی ہے۔۔۔۔ جیتا رہے میرا بچہ "دانیہ کو"  
خود سے لگائے وہ دلکش انداز میں بولے تو سب مسکرا دیے۔۔۔۔

ماشاء اللہ میری جان۔۔۔۔۔ اللہ تمہیں نظر سے بچائے "ماہین بھی اسے خود"  
سے لپٹائے لاڈ اور انس لٹائے بولیں۔۔۔ اس کے بعد نادیا بھی دانیہ کا ماتھا چومے اسے  
خود سے لگائے مسکرائی تھیں۔۔۔۔ سب بہت جذباتی سے ہو رہے تھے۔۔۔۔  
موقع ہی ایسا تھا۔۔۔

فکرناٹ چچی جان۔۔۔ دانیہ آپنی رخصت ہو کر تھوڑا جانے والی ہیں۔۔۔۔ اس " لیے یہ آنسو پونچھ ڈالے جناب " اس جذباتیت بھرے لمحوں کو خوشی بناتی نیلم مسکراتی ہوئی نادیاہ کے گلے میں بازو ڈالے سبکو ہنسا چکی تھی۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔ میں کتنی لکی ہوں۔۔۔ میری بچی میری آنکھوں کے سامنے رہے گی " " نادیاہ بھی سچی والا مسکرائی تھیں۔۔۔۔۔

اللہ سے دعا ہے کہ وہ اس گھر کی خوشیوں کو ہر نظر سے بچائے۔۔۔ آمین " ماہین " نے دعائیہ انداز میں کہا تو جیسے سب نے بیک وقت آمین کہا۔۔۔۔۔ دانیہ کا بس ہیر اسٹائل باقی تھا۔۔۔۔۔ اس کے بعد وہ مکمل ریڈی ہو جانے والی تھی۔۔۔۔۔۔۔

\*\*\*\*\*

گاڑی روکیں حانی "مینو کا ضبط دم توڑ چکا تھا۔ وہ اپنی پوری شدت سے چلائی"  
تھی۔۔۔ مگر ساتھ تو جیسے زمانے بھر کی بے حسی خود پر اوڑھ کر بیٹھا حانی ہلاتک نہ  
تھا۔۔۔

میں کہہ رہی ہوں گاڑی روکیں۔۔۔ آپکا دماغ خراب ہو گیا ہے "مینو نے اپنے"  
بگھڑے ہوئے حواس پر قابو پاتے ہوئے تمیز کا دامن نہ چھوڑنے کی بھرپور کوشش  
کی۔۔۔ اسکی آنکھیں غصے سے سرخ ہو رہی تھیں۔۔۔

مجھے اریٹھٹ کرنا بند کریں پلیز "وہ اپنا حوصلہ ختم ہوتا محسوس کر رہی تھی۔۔۔"  
حانی نے ایک سرد سرسری نگاہ گردن موڑ کر مینو پر ڈالی۔۔۔

آج جو کچھ ہونے والا ہے تم اس میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈالو گی۔ اسکا انجام بہت برا"  
ہو گا مینو۔۔۔۔۔ "مینال کو لگا اسکا سر چکرارہا ہے۔۔۔۔۔ حانی کی بات اسے سمجھ  
نہیں آئی تھی۔

مطلب۔۔۔۔۔ کیا کرنے والے ہیں آپ۔۔۔۔۔ خدا کے لیے حانی میرا مزید"  
امتحان لینا بند کریں۔۔۔۔۔ آپکو مجھ پر ترس نہیں آرہا۔۔۔۔۔ کیوں یہ پاگل پن کر

رہے ہیں۔۔۔ پلیز حانی "وہ ایک بار پھر بے بسی سے چلائی تھی۔۔۔ اسکی بے ربط ہوتی سانس کا الجھاؤ حانی کے الجھاؤ سے زیادہ دردناک تھا۔

پاگل پن تو وہ تھا جو ہم ایک مدت سے کرتے آئے ہیں۔۔۔ مگر اب نہیں۔۔۔۔"

آج میرا اور تمہارا نکاح ہوگا۔۔۔۔" حانی نے زبردست بریک لگائے گردن کے ساتھ رخ موڑ کر مینو کے حواس پر بجلی گراتے کہا اور بے یقینی اور صدمے سے بے جان ہو چکی تھی۔۔۔ یوں جیسے کوئی انہونی ہو گئی ہو۔۔۔ آنکھیں ایک بار پھر نمی سے بھر گئیں۔۔۔ وہ اسے ہی کرب دیکھ رہا تھا۔۔۔

ک۔۔۔۔ کیا۔۔۔۔؟ "مینو سے بمشکل بولا گیا۔ اسکی بھرائی آنکھیں اور کانپتا "وجود حانی سے چھپا ہوا ہر گز نہ تھا۔

ہاں۔۔۔۔ آج میرا اور تمہارا نکاح ہوگا۔ سب ارنیجمنٹس ہو چکے ہیں۔ بس ہم "دونوں کا انتظار ہے "وہ کتنے آرام سے اسکی سماعت پر کوڑے برساتا بول رہا تھا۔۔۔۔ مینو کی تکلیف یک دم اس کے چہرے پر تباہی پھیلاتی ابھری۔۔۔۔۔



آریوان یور سنسز؟۔۔۔ کہہ کیا رہے ہیں آپ۔ ایسا کبھی خواب میں بھی مت " سوچئے گا۔ سمجھے آپ۔۔۔۔ "مینو غصے کی انتہا پر پہنچ تھی۔ حانی گردن اور ماتھے کی رگیں تانے اسکا بازو سخت ابداز سے پکڑ چکا تھا۔۔۔۔

ایسا ہو گا۔۔۔۔ اور تم نہیں رو کو گی۔ "مینال کی سانس اٹکی کی اٹکی رہ گئی کیونکہ " حانی پتا نہیں کہاں سے پسٹ نکال لایا تھا۔۔۔۔

آپ۔۔۔ آپ مجھے مار دیں گے۔۔۔؟ "لر زتی آواز مزید تھمی " ہاں تمہیں مار کر خود کو بھی ختم کر دوں گا۔ "مینو کے دل پر بوجھ پڑا تھا۔۔۔۔ حانی " کی آنکھوں کی وہشت، جنون اور پاگل پن اپنی حد پر تھا۔۔۔۔ وہ تو خواب میں بھی حانی کا ایسا روپ نہیں سوچ سکتی تھی۔۔۔۔ آنسو تو جیسے بناد عورت دیے حاضر تھے۔

آپ مجھے ڈرا کر زبردستی نہیں کر سکتے میرے ساتھ۔۔۔۔۔ آپکا اور " دانیہ۔۔۔۔ "اس سے پہلے کے وہ مزید بولتی۔۔۔ ایک بار پھر حانی پوری شدت سے اسکا بازو پکڑے خود کی طرف دھکیل کت جھٹکا دے چکا تھا۔۔۔۔۔

فی الحال اپنی اور میری بات کرو۔۔۔۔۔ مجھے کسی بھی سخت عمل پر مجبور مت " کرنا مینو۔۔۔۔۔ یہ نکاح چپ چاپ کر لینا۔۔۔۔۔ " بازو چھوڑے وہ دوبارہ سے اسے تنبیہی انداز سے جھاڑتا گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا۔۔ اور وہ مزید تکلیف محسوس کرتی رو دی۔۔۔۔۔

مجھے نہیں کرنا یہ۔۔۔۔۔ مجھ پر رحم کریں حانی۔۔۔ مجھ سے میرا سب کچھ چھن جائے گا۔۔۔ میں آپکی منت کرتی ہوں "وہ اس بن چاہی اذیت پر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔ کچھ دیر حانی کی بے حسی جاری رہی اور پھر سے گاڑی رک گئی۔ اسکی سسکیاں اور زخمی آہیں آج حانی کو پگھلانے میں ناکام ترین ثابت ہوئیں۔ تمہیں مجھ پر بھروسہ رکھنا چاہیے، یاد رکھنا تمہارا انکار میری موت ہوگی "۔ خود " باہر نکلتا ہوا وہ دوسری سمت سے مینو کی سائیڈ کا دروازہ کھول رہا تھا۔۔ اسکی اس بات نے مینو کی مدھم چلتی کائنات بھی روک دی۔

آو "مینو نے اسے اور اسکے بڑھے ہاتھ کو یوں دیکھا جیسے وہ اسے جان سے مار دینے " والی تھی۔ یہ کیسی بے بسی تھی کہ وہ چاہ کر بھی انکار کرنے کی سہولت سے ہٹا دی گئی

تھی۔۔۔ اسے تو بس حکم سنایا گیا تھا کہ اسے آج حنوط مرتضیٰ کا ہو جانا ہے۔۔۔ بنا اسکا ہاتھ تھامے وہ آنکھیں رگڑتی باہر نکل آئی۔ وہ جان گئی کہ اب اسکا برا وقت شروع ہونے والا ہے۔۔۔۔۔ اس کے ساتھ چلتا وہ شخص اسکی ہر خوشی ہونے کے باوجود آج اسے اسکی زندگی سے جدا کرنے لایا تھا۔ اسے لگا کہ ایک بار پھر اس کے نصیب میں در بدری لکھ دی گئی ہے۔۔۔۔۔ وہ بہت جلد دھتکاری جانے والی تھی۔۔۔۔۔ ہر رشتے سے، ہر دروازے سے اور شاید ہر دل سے۔۔۔۔۔

\*\*\*\*\*

مہندی کی رسم شروع ہو چکی تھی۔ دائم کو حانی نے کال کر کے کہا تھا کہ وہ کسی کام سے جا رہا ہے اور آجائے گا مگر فی الحال حانی کا کوئی اتناپتا نہیں تھا۔ سب ہی حانی کی غیر موجودگی سے واقف تھے مگر کیونکہ مہمان آنے شروع ہو گئے تھے لہذا مجبوراً فنکشن شروع کر دیا گیا تھا۔ نکاح خواں بھی تشریف لا چکے تھے۔

چلیں باہر دانیہ "نیلیم مسکراتی ہوئی آئی مگر دانیہ کا بو جھل سا چہرہ دیکھے وہیں بیٹھ گئی۔"

کیا ہوا دانیہ آپ۔۔۔۔ "نیلیم بھی فکر مند تھی۔"

مینو کہاں ہے۔۔۔۔ شام سے نظر نہیں آئی۔ نہ ہی کال اٹھا رہی ہے۔ مجھے تو بے حد فکر ہو رہی ہے "دانیہ کی فکر مندی اب پریشانی میں بدل چکی تھی۔۔۔۔ نیلیم بھی فکر مند سی ہوئی۔"

اوہاں۔۔۔۔ میرے تو ذہن سے نکل گیا۔ کل انکی دوست آئی ہیں پاکستان۔۔۔۔ "ہو سکتا ہے مینو وہاں چلی گئی ہو۔۔۔۔" نیلیم کی بات پر دانیہ نفی میں سر ہلارہی تھی۔  
نہیں۔۔۔۔ وہ یوں بننا بتائے نہیں جاتی ہے۔۔۔۔ اور ویسے بھی آج کا دن اسکے لیے ہر کام سے اہم ہے۔۔۔۔ تم ایک بار اپنے فون سے کال ملاؤ اسے "دانیہ کی پریشانی دیکھ کر نیلیم نے فوراً کال ملا دی مگر نمبر ابھی تک بند آرہا تھا۔

نہیں۔۔۔۔ فون تو اسکا واقعی بند آرہا ہے "اب تو نیلیم بھی پریشان تھی۔"

ہممم۔۔۔ بہت غیر ذمہ داری کا ثبوت دے رہی ہے مینو۔۔۔ پتا بھی ہے کہ " پیچھے سب پریشان ہوں گے۔۔۔ میرا تو باہر جانے کا زرادل نہیں کر رہا " دانیہ اداس سی آئینے کے سامنے سے اٹھ کر بیڈ پر بیٹھتے بولی۔۔۔

اوہ دانیہ آپ۔۔۔ ایسا نہ کریں۔۔۔ میں اسکی فرینڈ کو کال کر کے پوچھتی ہوں " نا۔۔۔ آپ آئیں سب ویٹ کر رہے " نیلم کے اسرار پر دانیہ کو ناچاہتے ہوئے بھی باہر آنا پڑا۔۔۔ باہر آئی تو پتا چلا کہ حانی بھی کہیں نظر نہیں آ رہا۔۔۔ تو وہ جیسے مزید اداس ہو گئی۔۔۔ دل میں اب وہ ان دونوں کی خیریت کی دعا مانگتی ہوئی سیٹج پر بیٹھ چکی تھی۔۔۔ دائم مسلسل کا لز ملا رہا تھا۔۔۔ اب تو سب ہی ان دونوں کی غیر حاضری پر پریشان دیکھائی دے رہے تھے۔۔۔

\*\*\*\*\*

دوسرا بڑا اور ناقابل برداشت جھٹکا تو مینو کو تب لگا جب وکیل کے آفس میں آذان کو دیکھا۔۔۔ ساتھ اسکے حانی کا ہی ایک اور دوست اور اسکی وائف تھی۔ مینو اپنا ہاتھ

حانی کی مضبوط گرفت سے زبردستی چھڑواتے ہوئے جیسے بس ضبط کے آخری کنارے پر تھی۔ اسے لگا جیسے وہ زمین میں دب گئی ہو۔۔۔ آذان کی وہ نیلی آنکھیں کچھ نہ کہہ کر بھی سب کہہ رہی تھیں۔۔۔ آج مینال کو اپنا آپ بے حد حقیر اور چھوٹا لگا تھا۔۔۔ نکاح ہونے تک اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ نظر اٹھا پاتی۔۔۔ حانی کے پاگل پن نے اسے خود اپنی نظروں میں بے وقعت کر دیا تھا۔۔۔۔۔ سائن کرتے ہوئے مینو کو لگا اسکی روح بس ابھی اسکے جسم سے نکل جانے والی ہے۔۔۔۔۔ اسقدر اذیت اور تکلیف تو اسکا پورا وجود چھلنی کر رہی تھی۔۔۔۔۔ کاش زمین پھٹ جاتی یا آسمان گر پڑتا تو شاید اسکی اس تکلیف میں کمی آ جاتی۔۔۔۔۔ حانی تو ہر احساس یادہ تکلیف دے کر وہ اپنی مدت کی اذیت کا زسے عاری تھا۔۔۔۔۔ مینو کو حد سے حل پا گیا تھا۔۔۔۔۔ یہ مرد اتنے بے حس کیوں ہوتے ہیں؟ کیوں وہ خود غرض ہوا تھا۔۔۔۔۔ کیا اس نے ایک بار بھی دانیہ کو اس سب کے بعد ہونے والی تکلیف کا نہیں سوچا تھا؟؟؟؟ اس باپ کا جس نے ہمیشہ اس کے مرد ہونے پر فخر کیا تھا۔۔۔۔۔ کیا وہ فی الوقت صرف اپنی خوشی کا سامان کر رہا تھا؟؟؟؟ کیا اسے





جائے گی۔ ناجانے کس ضبط سے وہ آنکھوں اور دل کا کرب خود میں قید کیے تھی جو بس پھٹ پڑنے والا تھا۔ جبکہ حانی اور آذان بھی پیچھے ہی آرہے تھے۔۔۔ آذان تم نے میرا مان رکھ کر مجھے اپنا مقروض کر دیا۔۔۔ اور مجھے میری اس خود " غرضی کے لیے معاف کر دو " حانی نے آذان کی نیلی آنکھیں دیکھیں جو ویرانی کے باوجود مسکرائی تھیں۔

خوش رہو۔۔۔۔۔ ہاں دانیہ سے نا انصافی مت کرنا حانی۔۔۔۔۔ باقی دوست کہا " ہے تو یہ دوست اس دوستی میں جان بھی دے گا " مینو کی سماعت میں آذان کے الفاظ پتھر کی طرح لگے تھے۔۔۔ دانیہ کا خیال آتے ہی جیسے اس کا خلق سوکھا۔۔۔ دانیہ کی تکلیف۔۔۔۔۔

مجھے تمہاری دوستی پر ناز ہے " اور آذان جیسے سر پھرے بھی نہ ملیں گے۔۔۔۔۔ " کوئی سوچ سکتا ہے کہ وہ اپنے ہاتھ سے اپنی مراد کسی اور کو تھما دے۔۔۔۔۔ اففف یہ سوچنا بھی قیامت تھا۔۔۔۔۔ لیکن وہ کیسے اب تک قائم کھڑا تھا۔۔۔ اس پر ستم یہ کہ مسکرا رہا تھا۔

مار دیا آپ نے مجھے حانی "مینو کو لگا اسکا سر پھٹ رہا ہے۔۔۔ وہ ان دونوں کی " آوازیں بھی ناگوار محسوس کر رہی تھی۔۔۔ یہ دونوں کون ہوتے ہیں آخر مینال کی زندگی کا فیصلہ کرنے والے۔۔۔۔

مینال "وہ تکلیف آنسوؤں میں بدلی تھی۔۔۔ وہ دونوں ہی اسکے سامنے تھے۔۔۔" آذان کی آواز اور اس کا نرم لہجہ اسے دل کے پار ہوتا محسوس ہوا تھا۔۔۔ رات نے جیسے بھرم قائم رکھا تھا ورنہ وہ دونوں ہی مینو کا وہشت ناک چہرہ دیکھ کر خوفزدہ ہو جاتے۔۔۔

تم دونوں کے ساتھ ہوں میں۔۔۔۔ کبھی بھی میری مدد کی ضرورت ہو تو " مجھے ضرور بتانا۔۔۔ مجھے خوشی ہے کہ وہ شخص حنوط مرتضیٰ تھا۔۔۔۔۔ ہی ڈیزریو۔۔۔ تبھی میری درخواست ہر سمت سے رد ہو گئی۔۔۔۔ خیر یہ سب قسمت کی باتیں ہیں۔ "مینو کا دل چاہا وہ یہاں سے غائب ہو جائے۔۔۔۔۔ یہ لفظ نہیں تھے۔ اسے یہ زہر سے آٹے تیر محسوس ہو رہے تھے۔ خود کو مزید زمین میں گڑتا محسوس کرتی ہوئی وہ بس گر جانے والی تھی۔۔۔

میں چلتا ہوں۔۔۔۔"حانی سے گلے ملتا ہوا ایک نظر مینو کو دیکھتے ہوئے وہ تیزی سے اپنی گاڑی کی سمت بڑھ گیا۔۔۔۔ اور وہ تو جیسے مزید اپنے قدموں پر کھڑی نہ رہ سکی۔۔۔۔حانی اسکے زمین پر گھنٹنوں کے بل گرتے ہوئے اسکی سمت بے قراری سے دوڑا۔۔

\*\*\*\*\*

وہ گاڑی تو وہاں سے نکال کر ان سے او جھل ہو گیا تھا پر اسکی نیلی آنکھوں میں یک دم وہشت اور تکلیف ابھری تھی۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ تکلیف وہ زخم جسے آج تک کسی نے بھرتے نہ دیکھا تھا۔۔۔۔ اسٹیرنگ پر ہاتھ دھرے وہ بمشکل خود پر قابو کیے بیٹھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔ پھر جیسے اسکی آنکھوں کے آگے اندھیرا آ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔ گاڑی ٹرک کے ساتھ لگتے لگتے بچی تھی۔۔۔۔۔۔ ایک گہرا سانس خارج کرتا ہوا وہ گاڑی

روکنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔۔۔۔۔ پھر بجلی کی سی تیز رفتاری سے وہ باہر نکل آیا۔۔۔۔۔

یہ کیا کر دیا تم نے آذان؟؟؟؟؟؟؟؟ کوئی یوں اپنی متاع حیات کسی کو سونپ دیتا ہے بھلا؟۔۔۔۔۔ تمہیں زرا ترس نہیں آیا خود پر۔۔۔ تم کسی مٹی کے بنے ہو؟ اپنے کرب کا اظہار وہ بس اس اندھیرے سے ہی کر پایا تھا جو مینال کے کھو جانے پر اسکا مقدر تھا۔۔۔ پہلی بار اسکی نیلی آنکھیں، سرخ تکلیف میں لپٹ کر خوفناک منظر پیش کر رہی تھیں۔۔۔۔۔

وہ شخص حنوط مرتضیٰ ہے آذان۔۔۔۔۔ اس شخص کو بھی مینو چاہیے۔۔۔ میری اس تکلیف کو کم کرنے میں میری مدد کرو" کانوں میں حانی کی دل کو آگ لگاتی آواز گونج رہی تھی۔۔۔۔۔

کروں گا" پھر جیسے خود آذان کی درد دہتی آواز گونجی۔

مجھے مینال دے دو" ایک اور آواز ابھری۔۔۔ اک اور التجاء جس پر آذان کی ڈھرکن تھمی تھی۔

جاو۔۔۔۔۔ میں کون ہوتا ہوں دینے والا۔۔۔۔۔ میں تو خود اسکی ایک جھلک کا "فقیر ہوں۔۔۔۔۔ اسکا اسیر ہوں۔۔۔۔۔ وہ میری نہیں ہے۔۔۔۔۔ وہ تمہاری ہے حنوط مرتضیٰ "ایک اور کرب ناک آواز ابھری۔۔۔۔۔ چند بے آواز آنسو آذان کے رخساروں پر ڈھلک پڑے جن کو اس نے بے دردی سے پونچھ ڈالا۔

مرد بن آذان۔۔۔۔۔ تیری اسیری کے دن مختصر نہیں تھے "خود پر تلخی سے "ہنستا ہوا وہ نیم پاگل لگا۔۔۔۔۔ رات کی تاریکی اسکی تکلیف سے کم و ہشت زدہ تھی۔

مولا اسے بھی میری اس محبت سے رہائی دے دیں۔۔۔۔۔ وہ جسکی ہو مکمل "ہو۔۔۔۔۔ میری نہیں تو نا سہی۔۔۔۔۔ مجھے کمزور مت کیجئے۔ آپ جانتے ہیں میں یہ ٹوٹنا فورڈ نہیں کر سکتا "تو گویا یہ بھی اللہ سے باتیں کرنا جانتا تھا۔۔۔۔۔ آذان کی تکلیف بے حد تھی۔

مجھ سے تمہارے نام پر کوئی جان بھی مانگے تو انکار نہیں پائے گا وہ۔۔۔۔۔ یہ "وقت کڑا ہے۔۔۔۔۔ ناگزیر نہیں "اپنے ترچہ پرے کو خشک کیے وہ پر امید تھا۔



وہ زمین پر پیرا لٹے کیے گرنے کے انداز میں بیٹھی تھی۔۔۔ حانی اپنی سانس بند ہوتی محسوس کرتا اسکی سمت دوڑا تھا۔۔۔ یک دم جیسے وہ مینو کی تکلیف محسوس کرتا ہوا اسکے سامنے پیروں کے بل بیٹھ گیا۔۔۔۔۔ مینو کو وہ حد سے زیادہ تکلیف دے چکا تھا اور اسے اس بات کا اچھے سے اندازہ تھا۔۔۔۔۔

مینو۔۔۔۔۔ اٹھو گھر چلیں "اپنے سامنے بیٹھے شخص کی تھکی آواز سن کر وہ سر" اٹھائے اسے اجنبیت سے دیکھنے لگی۔۔۔ کیا یہ وہی حنوط مرتضیٰ تھا۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔ دل اور دماغ دونوں نے ہی نفی کی تھی۔ اور جس پر اسکی نظریں تھیں وہ تو اب مینو کا وہشت ناک چہرہ دیکھ کر نڈھال ہو رہا تھا۔۔۔ گھر جانے کا تو وہ یوں بولا تھا جیسے سب ہی ان دونوں کی راہ دیکھ رہے ہیں۔۔۔۔۔ ہاں۔۔۔۔۔ راہ تو دیکھی جا رہی تھی مگر صرف سزا سنانے کے لیے۔۔۔۔۔ حانی نے اسکا تکلیف سے اٹا چہرہ پکڑنا چاہا مگر وہ اسے بری طرح جھٹک کر تڑپ اٹھی۔



ڈونٹ ٹچ می۔۔۔۔۔ اور کونسے گھر کی بات کر رہے ہیں آپ۔۔۔۔۔ وہ گھر جس " سے مینو کو دھکے مار کر نکال دیا جائے گا۔۔۔۔۔ دلوں سے خارج کر دیا جائے گا۔۔۔۔۔ بولیں کیوں کیا آپ نے؟ مجھ سے سبکو چھین لیا آپ نے حانی۔۔۔۔۔۔۔ آئی ہیٹ یو " کرب اور تکلیف میں وہ پھوٹ پھوٹ کر رودی تھی۔۔۔۔۔ اور وہ بھی رو دینا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

مینو۔۔۔۔۔ میری بات سنو۔۔۔۔۔ ایسا کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔۔ میرے پاس اور کوئی " راستہ نہیں تھا۔۔۔۔۔ وقت اور حالات سب یہی چاہتے تھے۔۔۔۔۔ میں اپنے اندر کی اس تکلیف سے تھک چکا ہوں۔۔۔۔۔ مزید خود کو اذیت دیتا تو شاید مر جاتا " وہ اسکا چہرہ ہر احتجاج کے اپنے ہاتھوں میں بھرے بولا جسے مینو نے غصے اور حقارت سے دور دھکیلا۔۔۔۔۔

اپنی اذیت ختم کرنے کے لیے آپ نے میری تکلیفوں کو سو گنا بڑھا " دیا۔۔۔۔۔۔۔ آپ اتنے خود غرض کیسے ہو سکتے ہیں۔۔۔۔۔ اففففف یہ کیا کر دیا

آپ نے "مینو تکلیف کی حد میں لیٹی بے قابو ہو رہی تھی اور وہ اسے دیکھ کر مزید تکلیف میں جا چکا تھا۔

مینو میں تم سے محبت کرتا ہوں۔۔۔۔ مجھے سمجھنے کی کوشش کرو۔۔۔۔ "وہ" تھکے انداز میں دوبارہ سے اسکا چہرہ پکڑ کر اسکی تکلیف میں کمی کو اس پر جھکا کیونکہ مینو کے چہرے کا دکھ اب اسے بھی رنجیدہ کر چکا تھا۔ بھلا محبت ایسی کب ہوتی ہے۔۔۔۔۔ محبت تو سخاوت کا دوسرا نام ہوتی ہے۔۔۔۔۔ محبت تو آذان نے امر کر دی ہے۔۔۔۔ وہ بے یقینی سے حانی کا ہار اچہرہ دیکھ کر سوچ رہی تھی۔۔۔ آنکھیں تو رو رو کر اب ہلکان ہو چکی تھیں۔۔

مجھ سے میرا ہر رشتہ چھن جائے گا۔۔۔۔۔ آپ نے ایک دفعہ بھی نہیں سوچا " کہ آپکی یہ محبت مینو کی بربادی ہے۔۔۔۔۔ مجھے سب کی نظروں میں گرا دیا آپ نے۔۔۔۔ "تکلیف لفظ بہت چھوٹا تھا۔۔۔ وہ دونوں اس وقت دکھ کے کسی اونچے مقام پر تھے۔

مینو ایسا نہیں ہو گا۔۔۔ تم سے کچھ نہیں چھنے گا۔۔۔ اگر ایسا ہوا تو حنوط مرتضیٰ " تمہاری دی ہر سزا کو قبول کرے گا۔۔۔ پلیز مجھے سمجھو " وہ حسرت اور التجا لیے تاسف سے بولا تھا۔

کوئی بھی سزا؟ " وہ اسے دیوانی ہی لگی۔ "

ہاں۔۔۔۔۔ مجھے ایک بار کوشش کر لینے دو۔ میں سبکو جواب دہ ہوں۔۔۔۔۔ " تم پر آنچ نہیں آنے دوں گا۔ " مینو نے بس اسکا پہلا لفظ ہی سنا۔۔۔۔۔ باقی تو وہ شاید ان سنا کر گئی تھی۔۔۔ اور وہ جانتی تھی کہ اسے حانی کو کیا سزا دینی ہے۔ ٹھیک ہے " اپنے چہرے کو صاف کرتی ہوئی وہ زمین سے اٹھ گئی۔ وہ بھی " اٹھا۔۔۔ مینو نے ایک بار پھر اپنی افیت ضبط کی۔

حنوط مرتضیٰ اس بار آپکی سزا مینو طے کرے گی۔۔۔۔۔ " ایک تیر سی نظر وہ " حانی پر ڈالتے سوچ رہی تھی جو ایک دم تھکے انداز میں اسکی طرف بڑھ رہا تھا۔ مینال " ایک مدت کی تکلیف یوں پل بھر میں کیسے مٹ جاتی۔۔۔ اور اب تو مینو " بھی یہ افیت مزید برقرار رکھنا چاہتی تھی۔ اپنے چہرے کو تسخیر کرنے کی جستجو میں

لپٹے اس خود غرض شخص کو دور دھکیلتے ہوئے وہ گاڑی کی سمت بڑھی مگر اسکی بازو ایک بار پھر حانی کی گرفت میں تھی۔ حانی اس سے ایسی بے رخی امید نہیں کر رہا تھا، حالانکہ وہ اسکا دکھ کم کرنا چاہتا تھا۔

مجھ سے دور رہیں۔۔۔۔۔۔ "وہ جانتا تھا کہ وہ اس غصے میں بالکل حق بجانب" ہے۔۔ اپنی بازو ایک جھٹکے سے چھڑواتی۔ گاڑی میں بیٹھتی ہوئی وہ آنسو صاف کرتی مینال مرتضیٰ ٹوٹ چکی تھی۔۔۔۔۔۔ وہ بھی سنجیدگی سے دوسری جانب جا کر بیٹھ گیا۔۔ نظر گن پر گئی تو مینو کے ان بے آواز آنسوؤں میں یک دم تیزی آگئی۔۔۔۔۔۔ دونوں کی زندگی کا ایک لمبا اور کھٹن سفر شروع ہو چکا تھا۔۔۔۔۔۔

\*\*\*\*\*

نکاح خواں کافی انتظار کرنے کے بعد جا چکے تھے۔ مہمانوں کے آنے کی وجہ سے صرف مہندی کی گئی تھی ورنہ تو اب حمدان حویلی کا ہر فرد فکر اور پریشانی میں ڈوبا ہوا تھا۔ حانی اور مینودونوں کے نمبر شام سے مسلسل آف تھے۔۔۔۔۔ اب تو رضوان باقاعدہ ان دونوں کو ڈھونڈنے جانے والے تھے۔۔۔۔۔ آخر وہ دونوں کہاں چلے گئے تھے؟؟؟؟ سب کے ذہن یہی سوچ سوچ کر معاو ف ہو رہے تھے۔۔۔ مہندی کے خوبصورت لباس میں لپٹی دانیہ کے چہرے پر سب سے زیادہ پریشانی تھی۔۔۔۔۔ دائم، رضوان تو باقاعدہ کئی جگہ فون ملا چکے تھے مگر کہیں سے کوئی اطلاع نہیں مل رہی تھی۔۔۔۔۔ اب تو جیسے جیسے وقت گزر رہا تھا۔۔۔۔۔ سب کے چہروں کی پریشانی، خوف میں منتقل ہو رہی تھی۔

حد ہو گئی غیر ذمہ داری اور لاپرواہی کی۔ کم از کم حانی سے یہ امید ہر گز نہیں تھی۔۔۔۔۔ رضوان کو شدید غصہ آرہا تھا۔ وہ مسلسل لاؤنچ میں ٹہلتے ہوئے بولے۔ نجانے مہمانوں سے حانی کی غیر موجودگی کے کیا کیا بہانے کرنے پڑے تھے۔۔۔۔۔ دانیہ کا چہرہ مزید بو جھل ہو گیا تھا۔ ماہین اور نادیا بھی سکے لیے چائے لے آئیں مگر فی

الوقت کسی کا کوئی موڈ نہ تھا۔ مہران صاحب نے تو پریشانی کی وجہ سے دوا لینے سے بھی انکار کر دیا تھا۔۔۔ نیلم بھی اداس سی صورت بنائے انکے ساتھ لگی بیٹھی تھی۔  
دائم ابھی بھی مسلسل دونوں کا نمبر ٹرائے کر رہا تھا۔

وہ ایسے غیر ذمہ دار تو نہیں ہیں۔۔۔ خاص کر حانی۔ خدا نخواستہ کچھ ہونہ گیا ہو۔۔۔  
ماہین نے بھی الجھن اور پریشانی کے عالم میں کہا تو سب ہی متوجہ ہوئے۔۔۔  
اس طرف تو دھیان ہی نہیں گیا۔۔۔ یا اللہ خیر "مہران کا تو دل دہل سا گیا تھا۔ باقی"  
سب بھی مزید پریشان ہو چکے تھے۔

آپ لوگ جا کر ہو سہیلز میں دیکھ آئیں پلیز۔۔۔ میرا تو دل بیٹھا جا رہا ہے "دانیہ"  
بھی اپنے پریشان دل کو ناجانے کیسے قابو کرتے روہانسی ہوئی۔۔۔  
میں دیکھتا ہوں "دائم نے فوراً کہا۔"

کچھ دیر انتظار کر لیتے ہیں۔۔۔ اگر انکا کوئی پتا نہیں چلتا تو میں بھی جاتا ہوں تمہارے"  
ساتھ "سب ایک دوسرے سے زیادہ ساکت تھے۔۔۔۔۔ پھر یک دم گاڑی کے  
ہارن کی آواز آئی۔۔۔۔۔ دائم کے پیچھے ہی سب باہر کی طرف بھاگے۔۔۔۔۔

حانی کی گاڑی کھلی تھی اور اگلے ہی لمحے وہ دونوں اندر کی طرف آتے دیکھائی  
دیے۔۔۔

\*\*\*\*\*

مینو کا فون بند تھا اور یہ عادی کے لیے تشویش ناک تھا۔۔۔ وہ کافی دیر سے اس کا فون  
ٹرائے کر رہا تھا۔۔۔ وہ جو کچھ کر چکا تھا اسے اسکے اثرات ابھی سے دیکھائی دے  
رہے تھے۔۔۔

یا اللہ سب ٹھیک ہو "عادی اب حانی کا نمبر ملا رہا تھا۔۔۔ مگر وہ بھی بند تھا۔۔۔"

اسکی فکر مندی جیسے پریشانی میں بدلی تھی۔



مہر سے پوچھتا ہوں۔۔۔" اس بار کال جا رہی تھی۔۔۔ وہ پاکستان پہنچ چکی " تھی۔۔۔۔۔ عادل کی کال آنے سے پہلے وہ مینو کو ہی کال کرنے والی تھی۔۔۔۔۔ عادل کا نام دیکھ کر مسکرا دی اور فون کان سے لگا لیا۔

میرے بے تاب شہزادے پہنچ گئی ہوں۔۔۔ آتے ہی نیند پوری کی۔ ابھی ہم " رضی کے گھر جانے لگے ہیں۔۔۔ تم بتاؤ کیسے ہو۔ حرا کیسی ہے؟ " مہر نے مسکراتے ہوئے کہا مگر مقابل تو بس بے چینی تھی۔

سب اچھا ہے۔ تم نے سب سے مل لیا کیا؟ " عادل کا اشارہ مینو کی طرف تھا اور وہ " سمجھ بھی گئی تھی۔

نہیں مینو سے نہیں ملی۔ ابھی اسے کال کرنے ہی لگی تھی۔۔۔۔۔ "عادل کے " چہرے پر وہی سایہ تھا۔۔۔ وہ اپنے آفس میں تھا۔

ٹھیک۔۔۔ بات ہو تو مجھے بھی بتانا " اب کی بار مہر حیرت زدہ ہوئی۔

تم خود فون کر لو نا۔۔۔ وہ تمہاری پہلے ایک اچھی دوست ہے عادی۔۔۔۔۔ "مہر " کے لمحے میں شفقت سی ابھری۔

ہممم سیل آف ہے اسکا "آخر تھکے انداز میں بتا گیا۔"  
 اوہ۔۔۔۔۔ چلو میں اسکے گھر کال کر لوں گی۔۔۔ تم فکر مند مت ہو۔ میری بات "  
 ہوتی ہے تو میں تمہیں بتاتی ہوں "مہرنے اسے مطمئن کرنا چاہا مگر عادل فی الحال  
 بہت الجھا ہوا تھا۔

اوکے "عادی فون بند کیے سنجیدہ تھا۔۔۔"  
 کہیں انجانے میں تم سے کوئی بھول تو نہیں ہو گئی عادی۔۔۔ تم نے دوستی میں "  
 بے وفائی کر دی ہے۔۔۔ اب اسکے اثرات کے لیے بھی تیار رہو "وہ ان الجھے  
 حالات پر خود کو سختی سے تلقین کر رہا تھا۔  
 اب مزید اسکی زندگی میں کچھ برانہ ہو۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔ یا اللہ اس الجھن کو ختم "  
 کیجئے "وہ تھک ہار کر سر ہاتھوں میں پکڑ کر وہیں صوفے پر ڈھے چکا تھا۔۔۔۔۔ کچھ  
 بھی تھا۔۔۔۔۔ بھلے اس نے مینو کی زندگی اور اسکی آسانی کا سوچا تھا مگر وہ اب واقعی  
 پریشان تھا۔۔۔۔۔ آخر کیا وجہ تھی کہ ان دونوں کے نمبرز بھی آف  
 تھے۔۔۔۔۔ بس وہ دل تک مینال کی خیر و عافیت اور خوشی مانگ رہا تھا۔۔۔



زبان کہاں ہے تمہاری حانی۔۔۔ سب کچھ پوچھ رہے ہیں "اب کی بار فکر سے"

ہلکان ہوتے مہراں سامنے آئے اور خفت زدہ انداز میں بولے۔۔۔ سب ہی اب

خاموش اور ہراساں تھے۔۔۔ مینو کا تو دل پھٹ جانے کے مقام پر تھا۔۔۔۔۔ دانیہ

اپنے دہلتے دل کو نارمل کرتے ہوئے ان دونوں کے ویران اور تاریک چہرے

فوکس کیے ہوئے تھی۔۔۔۔۔ حانی نے ایک نظر بس مسمار ہو جانے والی مینو کو دیکھا

اور ایک نظر سب منتظر اور نڈھال سے سے گھر والوں پر۔ اور ایک تھکی ہاری نگاہ وہ

دانیہ پر ڈال چکا تھا۔ وقت کا ستم۔۔۔۔۔ شروع ہونے کو تھا

میں نے مینو سے نکاح کر لیا ہے "یوں لگا جیسے ہر سماعت پر کوئی منوں وزنی شے"

گرائی گئی تھی۔۔۔۔۔ کان یہ سننے کے بعد بھی انکاری تھے کہ نہیں۔۔۔۔۔ کچھ غلط

سن لیا۔۔۔۔۔ پیروں کے نیچے سے زمین نکل گئی تھی۔۔۔۔۔ مہراں تو بمشکل

صوفے پر کانپتی ٹانگوں کے سنگ بیٹھے۔۔۔۔۔ غصے اور ناراضگی کی انتہا پر پہنچے ہوئے وہ

بے یقین اور شکی نظر سے حانی کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔ دانیہ شاید پتھر ہو چکی

تھی۔۔۔۔۔ دائم اور نیلم کے چہرے کی رنگت فق تھی۔۔۔۔۔ ماہین، نادیہ اور

رضوان تو اسے مزاق سمجھے۔۔۔۔۔۔۔۔ اور پھر ایک تکلیف تھی جو اس لاونچ میں  
 موجود ہر فرد کے چہرے پر ابھری تھی۔۔۔۔۔۔۔۔ مہراں پوری قوت سے اٹھے اور  
 ایک زوردار آواز آئی۔۔۔۔۔۔۔۔ ایک زوردار تھپڑ حانی کے چہرے پر ثبت ہوا  
 تھا۔۔۔۔۔۔۔۔ اور انکا وہ ہاتھ یہ ظلم ڈھا کر کانپا اور آنکھوں میں نمی ابھری۔۔۔۔ ہر حد  
 وس ہو چکے ب ختم تھی۔۔۔۔۔۔۔۔ کئی مان، کئی بھروسے پاش پاش ہو کر زمین  
 تھے۔۔۔۔۔۔۔۔ آج پہلی بار وہ حانی پر ہاتھ اٹھا کر خود بھی تکلیف میں تھے۔۔۔۔  
 یہ تھپڑ اس لیے نہیں کہ تم یہ بڑا کارنامہ کر کے آئے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ اس لیے کہ تم "  
 نے اس گھر کی بیٹیوں کا مزاق اڑایا ہے۔۔۔ تمہیں زرا بھی اس گھر کی عزت کا خیال نہ  
 آیا حانی " وہ دکھ اور غصے سے اپنی سرخ آنکھیں پھیلائے اس کے روبرو استفسار  
 کرتے چلائے۔۔۔۔۔۔۔۔ دانیہ کی آنکھیں یک دم شفق سے پھوٹیں۔ سیل رواں  
 گزرتا ہوا اسکی گالوں کو نم کرتا چلا گیا، وہ بس حانی کے مردہ تاثر والے چہرے پر  
 نگاہیں پتھرائے بمشکل کھڑی تھی۔

بابا میرے پاس اور کوئی چوائز نہیں تھی "وہ تھپڑ کی پرواہ کیے بنا پست آواز میں " بولا تھا۔۔۔۔

اس گھر کی عزت کو مٹی میں ملانے سے پہلے تم مر جاتے حنوط تو اچھا " تھا۔۔۔۔۔ اور تم سے تو شاید اب میں بات بھی نہ کر سکوں "حانی کو اپنی درد دیتی حقارت آمیز آنکھوں سے دیکھ کر کہتے ہوئے وہ اگلی نظر مینو پر ڈالتے بولے جو پہلے ہی مردہ سی دیکھائی دے رہی تھی۔۔۔ مہراں کی تلخ اور دکھ سے بھری نظر جیسے وہ برداشت نہ کر پائی۔

مینو کو کچھ مت کہیں۔۔ اسکا کوئی قصور نہیں۔ یہ کرنے کے لیے میں نے اسے " فورس کیا۔ آپ سب کو جو کہنا ہے۔ جو کرنا ہے میرے ساتھ کریں "حانی کی اس ہٹ دھرمی پر دانیہ لڑکھڑا کر گر جاتی مگر نیلم نے اسے فوراً پکڑا۔۔۔۔ دانیہ کی تیر جیسی نظریں ابھی تک حانی پر تھیں۔۔۔

بے شرم۔۔۔۔۔ کتنے آرام سے تم یہ سب کہہ رہے ہو۔۔۔۔۔ تم نے دانیہ کے ساتھ "جو کیا ہے تمہیں زرا احساس ہے؟؟؟ آج اسکا اور تمہارا نکاح تھا۔۔۔۔۔ شیم اون یو" رضوان تو باقاعدہ اسکا گریبان پکڑے چلائے تھے۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ مجھے معاف کر دو رضوان۔۔۔۔۔ میری اولاد کی وجہ سے تمہیں جو تکلیف "ہوئی۔۔۔۔۔ دانیہ مجھے معاف کرنا میری بچی" ایک بار پھر مہراں آنکھوں کی نمی چھپا نہ سکے۔۔۔۔۔ دل پر ہاتھ دھرے وہ حانی سے کچھ فٹ دور ہوئے۔۔۔۔۔ کوئی مینو سے پوچھتا کہ زندہ سلامت قبر میں اترنا کیسا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نظریں زمین میں گاڑے ہوئے وہ خود بھی گڑھ جانا چاہتی تھی۔

بابا "حانی آگے بڑھا مگر وہ ہاتھ کے اشارے سے روک چکے تھے" اس لیے تمہیں اتنا مان دیا تھا؟ اس دن کے لیے تمہیں قابل فخر بنایا تھا کہ تم یوں "اس عمر میں باپ کو زلیل کرو۔ تم میرے حانی نہیں ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ تربیت تو نہیں کی تھی تمہاری" حانی کو بھی فی الوقت کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بابا کی نفرت اسکا دل چیر رہی تھی۔



بابا مجھے ایک موقع تو دیں۔۔۔۔۔ "وہ حسرت لیے منمنایا۔"

تم دونوں میرے سامنے آنے کی کوشش بھی مت کرنا "مہران، حانی کا ہاتھ"

برے طریقے سے جھٹک کر تنبیہ کرتے دلبرداشتہ سے اپنے روم کی طرف بڑھ

گئے۔۔۔ رضوان نے دائم کو انکے پیچھے بھیجا۔ مینو کا چہرہ کئی بے آواز آنسوؤں سے

ترجھکا ہوا تھا۔۔۔ ایک مجرم کی طرح وہ سر جھکائے تھی۔

بہت برا کیا آپ نے بھیا۔۔۔۔۔ آپ کو دانیہ آپنی کے ساتھ ایسا نہیں کرنا"

چاہیے تھا۔۔۔۔۔ اور تم۔۔۔۔۔ آستین کا سانپ بن کر دانیہ آپنی کو کیسے اتنا

نقصان دے گئی ہو مینو۔۔۔ آپ دونوں کبھی خوش نہیں رہیں گے۔۔۔۔۔ سنا

آپ نے "آج پہلی بار نیلم چلائی تھی۔۔۔۔۔ سب اپنی ساری بھڑاس اس معصوم

پر نکال رہے تھے جو واقعی بے قصور تھی۔۔۔۔۔

بہت ناامید کیا ہے تم دونوں نے۔۔۔۔۔ میرے پاس تم دونوں کے لیے کوئی"

دعا نہیں۔۔۔۔۔ "ماہین بھی دل برداشتہ سی کہہ کر چلی گئیں۔۔۔۔۔





دھتکار ملنی تھی۔۔۔۔۔ کیونکہ یہی مینو کا مقدر تھا۔۔۔۔۔ وہ مینو کی بے حسی سہ  
کر اپنی جگہ پر پتھر ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

\*\*\*\*\*

دونوں کے لیے تو پتا نہیں مگر مینو کے لیے ضرور، زندگی بھر کا رونا لکھ دیا گیا  
تھا۔ مینو نے بے طریقے سے کمرے کا دروازہ بند کر کے خود کو لاک کر  
لیا۔۔۔۔۔ اب وہ کیسے کسی سے نظریں ملا پائے گی؟؟؟؟؟ یہ حانی نے اسکی زندگی  
کو کیا بنادیا تھا۔۔۔۔۔ کیا وہ کبھی کسی کو یقین دلا پائے گی کہ وہ بے قصور  
ہے۔۔۔۔۔ صرف یہ غلطی کہ اسے اس بے حس اور پتھر سے محبت تھی۔۔۔۔۔ مگر  
اس نے تو یہ محبت خود تک سے چھپا کر رکھی تھی۔ پھر وہ کیسے سبکی خوشیاں نگل  
گئی۔۔۔۔۔ دانیہ کی نظریں اسے ابھی تک خود میں گڑھی ہوئی محسوس ہو رہی  
تھیں۔۔۔۔۔ ان آنکھوں کی تکلیف اور درد اسے نڈھال کر رہا تھا۔۔۔۔۔ وہ ہار گئی

تھی۔۔۔۔۔ وہ بکھر گئی تھی۔ سب کی خفا آنکھیں اسکا منہ چرار ہی تھیں۔۔۔۔۔ سبکی  
ملی جلی حقارت اب مینو کا گلا دبا رہی تھی۔۔۔۔۔

مجھ سے سب چھین لیا آپ نے حانی۔۔۔۔۔ میں ان سب کی نفرت نہیں سہہ "  
سکتی۔۔۔۔۔ مجھے دانیہ کی یہ تکلیف جینے نہیں دے گی۔ یہ آپ نے کیا کر دیا "سر  
ہاتھوں میں لیے وہ اپنی ذات کی حد تک چلائی تھی۔۔۔۔۔ ویسے بھی اب اسے کون  
سننے والا تھا۔۔۔۔۔

دانیہ کی نفرت۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ یہ میرے حصے میں کیا آگیا؟ میں نے تو کبھی "  
ایسا نہیں چاہا تھا دانیہ۔۔۔۔۔ آپکو کون بتائے کہ مینو نے آپ سے کبھی کچھ چھیننے  
کی تمنا نہیں کی۔۔۔۔۔ "وہ مسلسل روئے جا رہی تھی کہ اسکی آواز بھی اب بند ہو  
رہی تھی۔۔۔۔۔ یوں لگا جیسے اب اگر وہ مزید روئی تو اسکا دل پھٹ جائے  
گا۔۔۔۔۔ پھر وہ دروازے کے قریب سے اٹھی اور ڈریسنگ ٹیبل پر اپنے ہاتھ  
میں پکڑا بند فون رکھا۔۔۔۔۔ اپنا چہرہ کرب ناک انداز میں صاف کرتی ہوئی وہ اسے

چار ج لگار ہی تھی۔۔۔۔ آنکھیں سوچ سے بھی زیادہ لال ہو رہی تھیں۔۔۔۔ انکا نیلا پن تو سرخی نے جھلسا دیا تھا۔۔۔۔

سب کے کہے الفاظ اور انکی نظریں مینو کو یاد آرہی تھیں۔۔۔ مہراں کا کہنا اسے سب سے زیادہ ہرٹ کر گیا تھا۔۔۔ وہ کیسے اپنی مینو سے اسقدر بے یقین ہو گئے۔۔۔۔ دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔۔۔ فون آن کرتے ہی بیل پر وہ چونکی۔۔۔۔۔ کال آرہی تھی۔۔۔۔

مینو۔۔۔۔۔ میں ہوں مہر۔۔۔۔ کہاں ہو یا۔۔۔۔ نمبر کیوں بند ہے تمہارا؟ "مہر" نے محسوس کیا دوسری طرف صرف سناٹا تھا۔۔۔ اور پھر رونے کی ہلکی سی سسکی۔۔۔۔ اسکا تو دل ہی دہل گیا۔۔۔۔

مہر تم کہاں ہو؟ میں تم سے ملنا چاہتی ہوں فوراً "وہ اپنا چہرہ ایک بار پھر بے دردی" سے صاف کیے بولی تھی۔۔۔

مینو میری جان۔۔۔ سب ٹھیک ہے نا۔۔۔ تم روئی ہو کیا؟ مجھے بتاؤ میرا دل بیٹھا "جارہا ہے" مہر کی کانپتی آواز پر اسکا دل مزید بھر آیا۔۔۔۔

مہر مل کر بتاتی ہوں۔ مجھے اپنا ایڈریس بھیج دو "میں دو بارہ فون رکھ چکی"  
 تھی۔ شاید اس سے زیادہ وہ بول ہی نہیں پائی تھی۔۔۔ دوسری طرف مہر پریشانی  
 کے عالم میں اب اسے ایڈریس ٹیکسٹ کر رہی تھی۔  
 یا اللہ سب خیر ہو "مہر کی فکر مندی مزید گہری ہوئی۔"

\*\*\*\*\*

دونوں نے مل کر تمہیں دھوکہ دیا ہے دانیہ۔۔۔۔۔ سب کی ناک کے نیچے چکر چلا  
 رہے تھے۔۔۔۔۔ اففففف میرا تو سوچ کر ہی دم گھٹ رہا ہے "نادیہ اپنا سر پکڑے  
 دانیہ کا دماغ مزید گرم رہی تھیں۔۔۔ اور وہ تو ایسے تھی جیسے اس نے اپنی زبان کاٹ  
 ڈالی تھی۔

یہ دونوں کبھی خوش نہیں رہیں گے "نادیہ، دانیہ کا چہرہ تکلیف سے تھامے بولیں"  
 جو وہشت ناک چپ اوڑھے ہوئے تھی۔۔۔



دانیہ۔۔۔۔۔ پلیز میری جان کچھ تو بولو "ماہین بھی نم آنکھیں لیے"  
تھیں۔۔۔۔۔ مگر شاید آج دانیہ واقعی اپنے آپ سے لا تعلق ہو چکی تھی۔۔۔  
مجھے اکیلا چھوڑ دیں پلیز "گہری کھائی سے آواز ابھری تھی۔۔۔۔۔ نادیا تو پھر سے"  
رودی تھیں۔۔۔۔۔

اسے کچھ وقت دینا چاہیے۔۔۔ آجائیں بھابھی "اب کی بار ماہین بولیں۔۔۔ نادیا کا"  
تو دل ایک منٹ بھی دانیہ کو اکیلا چھوڑنے پر راضی نہیں تھا مگر ناچاہتے ہوئے وہ  
ماہین کے ساتھ باہر چلی گئیں جہاں رضوان سر گرائے بیٹھے تھے۔ انھیں تو دیکھ کر  
یہ لگ رہا تھا جیسے کسی کی دنیا ویران ہو گئی ہو۔۔۔ دائم اور نیلم، مہران کے روم میں  
تھے۔۔۔۔۔ انکی طبیعت بھی کچھ اچھی نہیں تھی۔ بی پی بہت ہائی ہو گیا  
تھا۔۔۔۔۔

بھیا۔۔۔ خود کو سنبھالیں "ماہین تھکے انداز میں رضوان کا ہاتھ تھامے بولی"  
تھیں۔۔۔ نادیا بھی سامنے بیٹھ چکی تھیں۔ ان سب کی تو جیسے دنیا ہی ویران ہو گئی  
تھی۔

کل کے لیے سارے انتظامات کینسل کروا آیا ہوں۔۔۔ مہمانوں کو بھی بھائی " صاحب کی بیماری کا بہانہ کیا ہے۔۔۔ اس جھوٹ کو بولنے سے پہلے میرا دل یہی کیا کہ زمین میں گڑھ جاؤں۔۔۔ یہ کیا کر دیا ہے ان بے حسوں نے؟ " رضوان کی آنکھیں لال تھیں اور ماہین اور نادیا کے پاس کوئی لفظ نہ تھا جو تسلی بنتا۔

مجھے سر درد کی گولی دو ورنہ میرا سر پھٹ جائے گا نادیا " رضوان دل برداشتہ سے " کمرے کی جانب بڑھ گئے۔۔۔ نادیا بھی پیچھے چلی گئیں۔۔۔

دائم۔۔۔ بھیا کیسے ہیں؟ " دائم کو باہر آتا دیکھ کر ماہین نے بے قراری سے " پوچھا۔۔۔ نیلم ابھی بھی بابا کے پاس ہی تھی۔

بہتر ہیں۔ مگر ایک دم چپ ہو گئے ہیں۔۔۔۔۔ حانی بھائی نے بہت غلط کیا ہے " "

دائم بھی یک دم غصے میں آیا تھا۔۔۔۔۔ ماہین تو ایک سرد آہ بھر چکی تھی۔۔۔۔۔

پتا نہیں ہمارے اس ہنستے مسکراتے گھر کو کس کی نظر لگ گئی ہے " ماہین نے دوبارہ " سے درد میں اٹ کر سر تھام لیا جبکہ دائم اب غصے میں لان کی طرف نکل گیا۔۔۔۔۔

سامنے ہی اسے حانی بیٹھا ہوا دیکھائی دیا تو دائم نے غصے سے جبرے بھینچے۔

\*\*\*\*\*

کیوں کیا آپ نے ایسا حانی بھائی۔۔۔۔ آپکے اس ایک فیصلے نے اس ہنستے " مسکراتے گھر کو ماتم کدہ بنا دیا ہے " وہ بظاہر غصے میں تھا مگر حانی کا بو جھل اور ہار اچہرہ دیکھ کر وہ بھی یک دم دکھی ہو گیا۔۔۔۔۔ وہ ایک اجڑی حالت میں تھا۔۔۔ اگر آپ پہلے بتا دیتے تو شاید آج حالات اور ہوتے۔۔۔۔۔ آپ نے دانیہ کا " دل توڑ کر بہت نا انصافی کی ہے۔۔۔ میں آپکو کبھی معاف نہیں کروں گا " وہ بھی خفا سا اس کے ساتھ بیٹھ چکا تھا۔۔۔۔۔ حانی اس کے بیٹھنے پر مردگی سے نکل کر اپنے آپ میں لوٹا تھا۔۔۔۔۔

مت کرو " پتھر لہجہ اور مری ہوئی آواز۔۔۔۔۔ "

ہممممم آپ اتنے بے حس تو نہیں تھے۔۔۔۔۔ اور وہ مینو۔۔۔۔۔ نا جانے کس بات کا " بدلا لیا ہے اس نے۔۔۔۔۔ " مینو کو سب ہی غلط سمجھ رہے تھے اور یہی حانی کی سب سے بڑی تکلیف تھی۔

دائم اسے بیچ میں مت لاو "حانی نے جیسے اسے شکن آلود پیشانی کے سنگ وارن کیا" تھا۔

وہ بیچ میں آچکی ہے۔۔۔۔۔ بہن کہا تھا اسے۔۔۔۔۔ کیا خبر تھی کہ وہ میری ہی " بہن کی خوشیاں کھا جائے گی۔۔۔۔۔ افسوس "دائم کا دل بھی بہت دکھا ہوا تھا۔۔۔۔۔

سب کے سب بے حس ہو۔۔۔۔۔ "حانی نے نظر اٹھائے شکوہ کیا تو دائم کو جیسے " ہنسی آئی۔ اور وہ ہنسی حانی کے آر پار ہوئی۔

بے حس کا شکوہ آپ جیسا بے حس کرتا ہوا اچھا نہیں لگتا۔۔۔۔۔ میں آپ سے بات " ہی کیوں کر رہا ہوں؟۔۔۔۔۔ "اگلے ہی لمحے دائم اٹھا۔۔۔۔۔ ایک ناراض نظر حانی کو دیکھا اور اندر چلا گیا۔۔۔۔۔ دائم یا کسی اور کا منہ پھیر لینا تو جیسے حانی کو اثر انداز ہی

نہیں ہوا تھا۔۔۔۔۔ وہ نظر اٹھا کر مینو کے کمرے کی ونڈ دیکھ رہا تھا جس میں تو آج مینو نے ہوا تک کو آنے سے روک رکھا تھا۔۔۔۔۔ دل جیسے بند ہوا۔  
تمہیں بہت تکلیف دے بیٹھا ہوں۔۔۔۔۔ لیکن میں وعدہ کرتا ہوں۔ تمہاری ہر "تکلیف دور کر دوں گا۔۔۔۔۔ مجھ سے دور مت ہونا مینو" اور صرف یہی درد تھا جو اب حانی کی پتھرائی آنکھیں بھیگا سکتا تھا۔۔۔۔۔ وہ سر جھکائے جیسے پھر سے حالت غیر میں تھا۔

\*\*\*\*\*

رات بیت گئی تھی۔ مینو نے مہر سے صبح ملنے کا ارادہ کیا تھا۔۔۔ ساری رات حانی باہر ہی تھا اور اب وہ کسی صورت اس بے حس کا سامنا کرنا نہیں چاہتی تھی۔ رات تو سسکی ہی کرب میں گزری تھی۔۔۔ مینال نے اپنے اندر اپنی رہی سہی ہمت اکھٹی کی اور باہر نکل آئی۔۔۔ کوئی سمجھے نہ سمجھے۔۔۔ وہ جانتی تھی کہ دانیہ اسے کبھی نہیں

دھتکارے گی۔۔۔ اتفاق سے اسے دانیہ کے کمرے کا دروازہ کھلا مل گیا۔۔۔  
 مینو من وزنی قدم اٹھاتی دانیہ کے کمرے میں گئی۔۔۔ فل بیلک شرٹ اور بلو  
 جینز۔۔۔ بال پونی میں مقید کیے وہ اسکے پیچھے ویران سی جا کھڑی ہوئی تھی۔ دانیہ  
 ویران سی الماری میں شادی کے کپڑے رکھ رہی تھی۔۔۔۔۔ یوں جیسے کوئی  
 ربورٹ ہو۔۔۔ مینو کا دل تو اسے دیکھ کر ہی بھر آیا تھا۔۔۔۔۔ پھر جیسے اپنا ضبط  
 بحال کرتی وہ دانیہ کے روبرو آئی۔۔۔ دانیہ کے چہرے پر یک دم مزید تارکی  
 پھیلی اور وہ رخ پھیر گئی۔۔۔

دانیہ۔۔۔ پلیز میری طرف دیکھیں۔۔۔ "وہ دانیہ کا بازو پکڑے اسے سامنے"  
 کرتے بولی۔۔۔ آنکھیں مینو کی نمی سے اٹی ہوئی تھیں۔۔۔ دانیہ کا دل دہلا۔۔۔۔۔  
 یہ آنسو اسے اس قدر سچے لگے کہ وہ نظریں پھیر گئی۔۔۔۔۔۔۔ زخم ابھی بے حد تازہ  
 تھا۔

مت آؤ میرے سامنے مینو۔۔۔۔۔۔۔ "وہ ویرانی لیے اسے ہدایت دے رہی"  
 تھی۔

دانیہ پلینز آپ تو مجھے جانتی ہیں نا۔۔۔ میں آپکو دکھ دینے کا سوچ بھی نہیں " سکتی۔۔۔۔ "مینال کی بات پر دانیہ نے ایک تلخ نظر ڈالی۔۔۔

پھر بھی دے دیا۔۔۔۔ وہ بھی بے حد بڑا۔۔۔ میرے پیار کا ہی نہیں۔ میرے " اعتبار کا بھی خون کر دیا تم نے مینو۔ پلینز جاو یہاں سے "دانیہ کی ناراضگی میں بھی مینو کے لیے نرمی تھی۔۔۔۔ وہ کیسے اس مینو کو دھتکار دیتی جو اسکی جان تھی۔ دانیہ مجھے ایک صفائی کا موقع تو دیں۔۔۔۔ آپکی مینو ایسی نہیں ہے "دانیہ تو اسکی " التجاء پر پگھل جاتی مگر۔۔۔۔۔

تم جیسی ہونا۔۔۔۔ بہت اچھے سے پتا چل گیا ہے ہمیں۔۔۔ تم اگر ہماری کزن نہ " ہوتی تو پتا نہیں کیا کر دیتے ہم۔۔۔۔۔ "نیلیم کا حقارت بھرا لہجہ مینو کو کاٹ کھا رہا تھا اور وہ پھر سے مجرم بنی سر جھکائے رو دی تھی۔۔۔

دانیہ "مینو نے نیلیم کی کڑواہٹ کے باوجود دانیہ کی سمت تشنہ آنکھیں ڈالے ایک " آخری التجاء کی۔



جاو یہاں سے سنا نہیں تم نے۔۔۔۔۔ کتنی ڈھیٹ ہو تم۔۔۔۔۔ تمہاری ہمت کیسے " ہوئی کہ تم دانیہ کے سامنے بھی آؤ۔۔۔۔۔ کس منہ سے آئی ہو بتاؤ " ایسی تضحیک پر مینو کو واقعی مر جانا چاہیے تھا۔۔۔۔۔ وہ فوراً وہاں سے آنکھیں چھپاتی نکل گئی۔۔۔۔۔

نیلیم۔۔۔۔۔ تمہاری تمیز کہاں ہے۔۔۔۔۔ کیا طریقہ تھا یہ۔۔۔۔۔ "دانیہ کی برہمی پر " نیلیم ہونق زدہ سی ہو گئی تھی کیونکہ دانیہ اس پر شدید غصہ تھی۔۔۔۔۔ وہ آپکے ساتھ اتنا کچھ کر چکی ہے تو کیا میں بولوں بھی نہیں؟ ابھی بھی آپکو اس " سیلفیش لڑکی کا خیال ہے جس نے آپ سے حافی بھیا کو چھین لیا " نیلیم تو بے یقینی کی ہائیٹ پر تھی۔

جو چھینا ہے مجھ سے چھینا ہے نا۔۔۔۔۔ تمہیں یا کسی اور کو اس سے اس طرح حقارت " سے بات کرنے کا حق کس نے دیا؟۔۔۔۔۔ "دانیہ کا دل ایسا ہی تھا۔۔۔۔۔ جو بھی تھا وہ مینو سے جتنی بھی ناراض ہو لیتی پر اس سے ہونے والی لازوال محبت کبھی مٹا

نہیں سکتی تھی۔۔۔ نیلم تو منہ بنائے وہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔ اسے تو دانیہ کی دماغی حالت ہی ہلی لگی تھی۔۔۔

میں تم سے بہت ناراض ہوں مینو۔۔۔ لیکن تم میری جان ہو۔۔۔ "چند آنسو" دانیہ کے چہرے پر سمٹ آئے۔۔۔

میں خود کو منالوں پھر تم سے مان جاؤں گی "اگلے ہی لمحے وہ اپنے چہرے کی نمی" صاف کرتے ہوئے دوبارہ کپڑے الماری میں رکھنے لگی۔۔۔ فرق اتنا تھا کہ اب دانیہ کی آنکھیں پتھر نہیں رہی تھیں، بھینگ کر برس پڑی تھیں۔

\*\*\*\*\*

وہ کب سے بابا کے جاگنے کا منتظر تھا۔ پوری رات ہی وہ خود کو اس تکلیف میں مبتلا کیے رہا تھا۔۔۔ مگر پھر اس کا دل بند سا ہونے لگا تھا۔۔۔ بابا کی ناراضگی اس کی جان لینے لگی تھی۔

تمہیں کس نے اجازت دی یہاں آنے کی۔۔۔ گیٹ آؤٹ فرام ہیر "مہران تو" جاگتے ہی غصے سے منہ پھیر چکے تھے۔۔۔ حانی ان کی ناراضگی اور غصہ دیکھ کر اندر تک زخمی ہوا۔۔۔ پھر ہمت کر کے ان کے قریب آیا۔۔۔ مہران نے ایک چور نظر اس کے جھکے پشیمان چہرے پر ڈالی تو ان کو بھی تکلیف نے گھیرا۔۔۔

بھلے مار لیں، ڈانٹ لیں لیکن مجھے خود سے دور مت کریں بابا۔ میں یہ برداشت نہیں کر سکتا "حانی کی آنکھوں کی نمی ان کے دل پر بھی گراں تھی مگر وہ اسے معاف نہیں کرنا چاہتے تھے۔

یہ سب کرنے سے پہلے تم نے نہیں سوچا کہ تمہارا دل کا مریض باپ یہ سب کیسے برداشت کرے گا؟" وہ تکلیف اور دکھ سے اس پر نظریں جمائے پست آواز میں چلائے تھے جو بد لے میں مزید ہلکان ہوا تھا۔

میں بے حد مجبور تھا بابا۔۔۔۔۔ یافیتیت میری جان لینے لگی تھی۔ یہ نہ کرتا تو " شاید آج آپکے سامنے زندہ نہ ہوتا " وہ سر جھکائے آنکھوں کی نمی چھپاتے آنسوؤں کی آمیزیش سے بھرائی آواز میں بولا۔۔۔ مہراں خود نہایت غمگیں تھے۔

یہ کیسی مجبوری ہے جو کسی ایک کے لیے باقی تمام رشتوں کی ناقدری کروا " گئی۔۔۔۔۔ ارے مرد کی تو ایک زبان ہوتی ہے اور وہ اس زبان کو نبھانے کے لیے اپنی جان دے دیتا ہے۔۔۔۔۔ اور تم نے تو ہم سب کی ہی جان نکال دی ہے۔۔۔۔۔۔۔ تم اس قدر بے حس اور خود غرض کیسے ہو سکتے ہو۔۔۔۔۔ میں نے تو تمہیں ہمیشہ دوسروں کی خوشی کا احترام کرنا سیکھا یا تھا " وہ بے حد دل برداشتہ سے تھے۔

بابا پلینز مجھے معاف کر دیں " وہ التجا کر رہا تھا اور اس کا مر جھایا اور تھکا چہرہ بھی بے " جان سا تھا۔۔۔

کیوں تم نے اس بوڑھے باپ کو اس قدر لاچار کر دیا ہے۔ مجھے تم جیسے بیٹے پر " سوائے افسوس کے اور کچھ نہیں ہے۔۔۔۔۔ چلے جاو یہاں سے " وہ بے حد غم اور

غصے کی حالت میں تھے۔۔۔ اور ابھی ویسے بھی حنوط مرتضیٰ کی قسمت میں خالی  
لوٹنا ہی لکھا تھا۔۔۔ اس نے مینو کو خالی کر دیا تھا تو وہ بھی اسی کا مستحق تھا۔۔۔ اپنے  
چہرے کے کرب کو بے دردی صاف کیے ایک نظر بابا پر ڈالتا ہوا وہ باہر نکل گیا۔ اور  
وہ اپنا سر ہارے انداز میں جھکا گئے۔۔۔۔۔

\*\*\*\*\*

ماں تو ہر صورت ہی بچوں کے دل میں جھانک لیتی ہے۔ پھر بھلا وہ کچھ بتائیں یا چھپا  
جائیں۔۔۔ آذان کی آنکھوں کی ویرانی حبیبہ محسوس کر سکتی تھیں۔۔۔ انھیں یہی  
لگتا تھا کہ آذان مینو کے رشتے کے انکار کے باعث دکھ میں ہے۔۔۔ مگر وہ نہیں  
جانتی تھیں کہ انکے بیٹے کی تو دنیا ہی اجڑ چکی ہے۔۔۔۔۔ رات وہ نا جانے کب آیا تھا  
حبیبہ کو پتا نہیں تھا اور صبح ہوتے ہی وہ سیمینار کے لیے نکل گیا تھا۔۔۔ واپس آیا تو



بھول جا اسے۔ اور زندگی کی نئی شروعات کر۔ بہت کچھ نیا آئے گا۔ مینو کیا پتا کبھی " راضی ہوگی بھی یا نہیں مگر میں تجھے بسا ہوا دیکھنا چاہتی ہوں " وہ تو اس تک سے ناواقف تھیں کہ مینو اب کسی اور کے نام لگ چکی ہے۔۔۔ آذان کا دل خود پر ہنسنے کو کیا۔۔۔

یہ سب اتنا آسان نہیں " وہ تلخی لیے بولا۔

آسان کرنا پڑے گا۔۔۔ ناممکن تو کچھ نہیں ہوتا " وہ پر امید تھیں۔

ناجانے کیوں مجھے یوں لگتا ہے کہ میرا انتظار لا حاصل نہیں ہوگا۔ کوئی لوٹ آئے گا مجھ تک " اب تو وہ دیوانہ ہو رہا تھا۔۔۔ خود کو جھوٹی تسلی دے رہا تھا۔

یہ تو اب خود کو پاگل بنانے والی بات ہے نا۔۔۔ میں بس جلد تیری شادی کر دوں " گی۔۔۔ میں مزید انتظار نہیں کروں گی " اب تو وہ دکھی سا ہوا۔

بی جان کچھ وقت دیں۔۔۔ ایک کے بعد ایک امتحان نہیں۔۔۔ " وہ جیسے دکھ کی انتہا پر فائز درخواست کر رہا تھا۔



ہممم ٹھیک ہے پر سوچ لے مجھ بوڑھی کی زندگی کا بھروسہ نہیں۔۔ اپنی زندگی " میں تیری خوشیاں دیکھنے کی حسرت رکھتی ہوں " آذان نے انھیں اس رنجیدہ بات پر بے قراری کے سنگ سینے سے لگا لیا۔۔۔

آپ ایسا نہ کہیں۔۔۔ آپ میری کل دنیا ہیں بی جی۔۔۔ میں جلد آپ کی بات مان " لوں گا " اس وقت حبیبہ کو اطمینان دلاتے ہوئے وہ خود پر قہقہہ لگانا چاہتا تھا۔۔۔ ہمیشہ خوش رہ میرے بچے " وہ بھی اداس تھیں۔ جانتی تھیں کہ آذان دکھی ہے " مگر کیا کرتیں۔۔۔ ماں تھیں۔۔۔ لیکن کوئی اس سے پوچھتا کہ وہ اس وقت کس تکلیف سے گزر رہا ہے۔۔۔ خود کو اس ظالم حقیقت کے متعلق قائل کرنا ایک ناممکن عمل تھا۔۔۔ ایک لمبا امتحان تھا۔۔۔۔۔ جو ناقابل اختتام تھا۔۔۔۔۔ اپنی بے بسی پر سرد آہ ہی بھرنا اب مقدر میں تھا۔۔۔۔۔

\*\*\*\*\*

اتنا کچھ ہو گیا۔۔۔ مجھے یقین نہیں آرہا "مہر نے تو اسے خود سے لگا رکھا تھا۔ مینو"  
کو گھر سے نکلتے نکلتے دن چڑھ گیا تھا۔ ویسے بھی وہ سب کی نظروں سے بچ کر آئی  
تھی۔ فون بھی اس نے آف کر کے کمرے کے ڈرامیں رکھ دیا تھا۔ مہر تو اسکی  
سو جھی آنکھیں دیکھ کر ہی ہلکان تھی۔

مہر سب مجھ سے نفرت کریں گے۔۔۔ کوئی میری بات نہیں سن رہا۔ میں کیا"  
کروں" ایک یہی تھی جس کے کندھے لگ کر وہ رو سکتی تھی۔ مہر نے شفقت  
سے اسکا آنسوؤں سے ترچہ تھاما۔

مجھے حانی سے یہ امید نہیں تھی۔۔۔ اسے یہ سب پتا کیسے چلا آخر؟ "اب تو مہر"  
بھی حیران تھی۔ اور اسی بات کا تو سارا رونا تھا۔

پتا نہیں۔۔۔۔ مگر حانی نے مجھ سے سب چھین لیا مہر۔۔۔ "مینو کی آنکھیں"  
ایک بار بھر نمی سے بھر گئیں۔

رومت مینو میری جان۔۔۔۔۔ میں حانی کو اس قدر پاگل اور جذباتی نہیں سمجھتی " تھی۔۔۔۔۔ یوں تمہیں تکلیف دے کر تمہارے جذبات کو ہرٹ کر کے اسے تمہیں اپنا بنانا نہیں چاہیے تھا۔۔۔۔۔ "مہر بھی بہت برہم اور غمگیں سی تھی۔ میں بالکل اکیلی ہو گئی ہوں۔۔۔۔۔ "وہ ان تکلیفوں اور غموں سے بے حد تھک " سی گئی تھی۔۔۔۔۔

خود کو اکیلا مت سمجھو۔۔۔۔۔ میں ہوں نا تمہارے پاس۔۔۔۔۔ پریشان مت ہو۔۔۔۔۔ " اللہ کی کوئی نہ کوئی مصلحت ہو گی اس میں "مہر نے دوبارہ سے اسے خود سے لگائے موہوم سی تسلی دی تھی۔

سب بہت خراب ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ میرا تو دماغ بند ہے۔۔۔۔۔ تم تو مجھے جانتی ہونا " مہر۔۔۔۔۔ میں کسی کو تکلیف دینے کا سوچ بھی نہیں سکتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ احساس مجھے مار رہا ہے۔ دانیہ کی نظریں۔۔۔۔۔ باقی سب کے کہے الفاظ کی تپش مجھے جھلسا رہی ہے " وہ نہایت افسردہ اور بو جھل ترین درد میں تھی۔

سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔۔ یہ سب حانی نے بگاڑا ہے۔ اسے خود ہی ہینڈل کرنے دو۔" مہر پر امید سی ہوئی۔۔۔ مینو نے بے یقینی سے اسکی سمت دیکھا۔ وہ صرف سب تباہ کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔ "وہ یک دم غصہ ہوئی۔"

حالات کو سدھرنے کا موقع دو مینو۔ امید رکھو کہ سب بہتر ہو جائے گا۔ جب تم جانتی ہو کہ تم بے قصور ہو تو یوں خود کو اذیت مت دو۔۔۔۔۔ امید رکھو کہ سب بہترین ہی ہو گا" مہر کی بات اب اسے مزید اداس کر گئی۔۔۔

مجھے سبکی نفرت نہیں لینی۔ نہ ہی یہ میں سہہ پاؤں گی۔ دانیہ کی تو مجھ میں جان بستی ہے۔ اور کیسے میری وجہ سے انکی جان پر بن آئی۔۔۔۔۔ حانی نے اپنے ساتھ ساتھ میرے لیے بھی ایک عمر کار و نالکھ دیا ہے" مہر یک دم چونکی۔۔۔

مینو۔۔۔۔۔ کیا وہ بھی تم سے محبت کرتا ہے۔۔۔۔۔ اتنا بڑا قدم کوئی یو نہی نہیں اٹھاتا" مہر نے کہا تو جیسے مینو کی خاموشی بول اٹھی۔۔۔

مینو۔۔۔۔۔حانی کی محبت ٹھکرانے کی غلطی مت کرنا۔۔۔۔۔ہو سکتا ہے یہ " تمہارے صبر کا پھل ہو۔۔۔۔۔"اب کی بار مینو باقاعدہ شکایت لیے اسے غصے سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

میری ان سے ہونے والی محبت غرق ہو گئی۔۔۔۔۔"یک دم جیسے پھر سے وہ " آنکھیں برس گئیں۔۔۔۔۔

ایسے مت کرو۔۔۔۔۔خود کو اتنا مت تھکاؤ۔۔۔۔۔حالات کو اپنی چال چلنے دو میری " جان۔۔۔۔۔"مہراب کی بار دھیمی ہوئی تھی۔

یہ حالات بس میری جان لے کر دم لیں گے۔کاش میں نہ ہوتی۔۔۔۔۔ناجانے کتنے " دل توڑے ہیں جنگی یہ سزا ملی ہے۔۔۔۔۔اسقدر نفرت کی صورت میں۔۔۔۔۔"وہ زرا بھی ٹھیک نہیں تھی۔۔۔۔۔مہر کی بھی افسردگی مزید گہری ہوئی۔۔۔۔۔

بس کرو۔۔۔۔۔چلو آؤ کھانا کھاتے ہیں۔مجھے امید ہے اس سب سچویشن میں تم " نے کچھ نہیں کھایا ہوگا "مہر اسکا چہرہ تھامے ہوئے پیار سے بولی تھی۔۔۔۔۔اسکی تو



مینو تمہیں سمجھ نہیں آرہی؟ "گرفت من مانی کے سنگ مزید تیز ہو کر اسے "تکلیف دینے لگی۔

بے حس انسان ہیں آپ۔۔۔ مجھے اور کتنی تکلیف دیں گے۔ کیا ابھی آخری حد "نہیں آئی آپ کی" وہ اسکی بے جان گرفت میں ہی روسی دی۔ دل تو جیسے پہلے ہی سے بھرا جا رہا تھا۔

یہی تو کہہ رہا ہوں کہ مجھے اپنا مرہم بننے دو۔ "ایک تھکی سی درخواست آئی" تھی۔۔۔ مینو کار و ناچ کچھ دیر تھم سا گیا اور غصے اور کرب کی انتہا بنا۔

آپ جیسے مرہم نے پہلے ہی مینو کی جان لے لی ہے حانی۔ مجھے مزید خود اپنی "نظروں میں مت گرائیں" حانی کی گرفت مینو کی بدگمانی اور ناراضگی سن کر ایک پل کو ڈھیلی پڑی۔۔۔ آنکھیں بھی ویرانی لیے نم سی تھیں۔

مینو میرا ساتھ دو پلیز "التجا قائم تھی۔"

اب صرف سزا دوں گی "وہ اسکی ڈھیلی گرفت سے اپنی بازو چھراتے دکھ سے "جتاتے بولی۔



مینو "اس سے پہلے کہ وہ مزید اسے بے بس کر کے ایک بار پھر مجبور کر کے کچھ" کہتا وہ وہاں سے منہ پھیر کر حانی کا ہر آنچ دیتا لمس جھٹک کر چلی گئی۔۔۔۔۔ حانی سے گویا وہ بھی ابھی تک بے حد دور تھی۔۔۔ وہ خود کو اب واقعی کوئی ناکارہ چیز ہی سمجھ رہا تھا۔۔۔۔۔ جس کے اختیار میں اب واقعی کچھ بھی نہیں رہا تھا۔

\*\*\*\*\*

کیا واقعی "مہر کی بات تو واقعی ناقابل یقین تھی مگر ناجانے کیوں عادی کو لگا جیسے" اسکے اندر کی بے چینی یک دم کم ہوئی تھی۔

ہاں۔۔۔۔۔ بہت رور ہی تھی۔۔۔ کہ سب غلط ہو گیا ہے۔ وہ کسی کو دکھ نہیں دینا" چاہتی تھی وغیرہ۔۔۔ میں تو یہ سوچ رہی ہوں کہ یہ بات حانی کو آخر پتا کیسے چلی" مہر خود حیران تھی اور وہ دوسری طرف عادل لمحہ بھر کو پھر بے چین ہوا۔ مجھے حانی سے یہی امید تھی۔ وہ مینو کو سمیٹ لے گا "عادی دل میں تسلی میں لپٹا" سوچ رہا تھا۔

جو ہوتا ہے اچھے کے لیے ہوتا ہے مہر۔۔۔ اس میں بھی کوئی بہتری ہے "عادی فی"  
الحال یہ بات کسی کو نہیں بتانا چاہتا تھا۔۔۔ کسی بھی طرح وہ بس اب مینو کی خوشیاں  
چاہتا تھا۔۔۔ بھلے اس نے مینو کا راز فاش کر کے بہت غلط کیا تھا پر اسکے پیچھے عادی  
کی نیت بہت اچھی تھی۔۔۔۔

ہاں نا۔۔۔ اب بس تم دعا کرو کہ وہ ان حالات سے اچھے سے نکل آئے۔۔۔ ایک "  
دم نڈھال ہو گئی ہے وہ "عادی جانتا تھا کہ یقیناً نڈھال ہی ہوئی ہوگی۔۔۔۔ وہ ایسی  
ہی تو تھی۔۔۔ پاگل سی۔۔۔ خود اپنی خوشی پر بھی نڈھال ہو جانے والی۔۔۔  
ٹھیک ہو جائے گی۔ تم اسکے ساتھ رابطے میں رہنا۔ اور ملتی رہنا۔ "عادی کی فکر"  
مندی عیاں تھی۔

ان شاء اللہ کیوں نہیں۔۔۔ اتفاق سے حمدان حویلی سے ہمارے گھر کا راستہ بھی "  
ایک گھنٹے کا ہے۔۔۔۔ یہ آسانی ہو گئی ہے "مہر مطمئن سے انداز میں بولی  
تھی۔۔۔

چلو یہ تو اچھا ہے۔۔۔ "عادی بھی مطمئن سا ہوا۔"

خیر تم بتاؤ، حرا کو کہیں لے کر بھی گئے ہو یا ابھی تک گھر ہی جلے کٹے بیٹھے ہو۔  
 دونوں "مہر کے کہنے پر عادی نے کمرے میں آتی حرا کو دیکھا۔۔۔۔۔ وہ بھی یہیں  
 متوجہ تھی۔

لے جاؤں گا۔۔۔۔۔ لو کر لو بات "فون حرا کو دیتے ہوئے وہ ڈریسنگ ٹیبل کے  
 سامنے کھڑا ہوا۔۔۔ وہ دونوں باتوں میں لگ چکی تھیں۔۔

میں جانتا ہوں مینو جب تم یہ جانو گی کہ یہ حقیقت میں نے حانی تک پہنچائی ہے تو  
 شاید تم مجھ سے ناراض ہو جاؤ۔۔ بدگمان اور بے یقین بھی ہو سکتی ہو۔۔۔ لیکن  
 عادی کو اب سب گوارا ہے مگر تمہاری تکلیف ہر گز نہیں۔۔۔ میں تمہارے لیے  
 اور تو کچھ نہیں کر سکا مگر اپنی طرف سے یہ ایک کوشش کی ہے۔ تمہیں ایک دن یہ  
 سچ ضرور بتائے گا عادی "آئینے میں خود پر نظریں جمائے وہ کرب سے سوچ رہا  
 تھا۔۔۔۔۔ یہ محبت بھی دھنک جیسے رنگ رکھتی ہے۔۔۔ کوئی تیکھا رنگ لیے بس  
 سب پا جانے کی دھن میں ہوتا ہے اور کوئی مدھم رنگ بن کر اپنی محبت اسی مدھم  
 طریقے سے امر کر جاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔ عادی کے دل میں تھوڑا سا اطمینان آگیا

آج ڈنڑ باہر کریں "شوہر صاحب نے پہلی بار آفر کی تھی تو وہ کیسے رد کرتی۔۔۔" فوراً سر ہلائے مسکرا دی اور چیلنج کرنے چلی گئی۔ اور وہ بھی جیسے دوبارہ سنجیدگی اور اڑھے صوفے پر نیم دراز ہو گیا۔۔۔

\*\*\*\*\*

گھر کے ہر فرد نے مینو سے کنارہ کر لیا تھا۔۔۔ کوئی اس سے بات کرنا تو دور اسے دیکھ بھی نہیں رہا تھا۔ سب کی نظروں میں خود کے لیے غصہ، ناراضگی اور نفرت دیکھ کر اس کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔۔۔ کیا وہ واقعی اتنی بد قسمت ہے کہ ہر طرف سے رد کر دی جاتی۔۔۔ وہ بھی تو نڈھال تھا۔۔۔ کیا کرے کہ سب

ٹھیک ہو جائے۔۔۔۔ یہی سوچ سوچ کر اسکا دماغ بند ہو رہا تھا۔۔۔ سب سے زیادہ دکھ ہی تو مینو کو حانی کی بے حسی نے دیا تھا۔۔۔۔ یہ کیسی محبت تھی جس نے اسکو اسقدر رنج میں مبتلا کر دیا تھا۔۔۔ اتنا تو شاید وہ ان چھ سالوں میں نہیں روئی تھی جتنا ان دنوں روچکی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسے خود پر افسوس تھا کہ یہ آنسو بھی ختم نہیں ہو رہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آنسو تھم جاتے تو دل دکھتا ہوا شعلہ بن جاتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مہراں کا سامنا تو شاید مینو کے لیے زندگی اور موت کا مسئلہ تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسے انکی اس بے رخی کی ہر ان کے کمرے کے باہر کھڑی وہ اپنے بے م سب سے زیادہ تکلیف تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ قابو آنسوؤں کو لگام ڈال رہی تھی۔ کیسے وہ اس پیارے باپ جیسے تایا کا سامنا کرے جن کی نظریں اسکی وجہ سے جھک گئی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مگر اسے پہل کرنی ہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ دروازہ کھولے وہ چال میں تھکن اور دکھ ملائے اندر چلی گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور وہ آنکھیں کھولے کسی گہری سوچ میں تھے، اسے دیکھتے ہی آنکھیں بند کر گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ چہرہ تو انکا بھی تکلیف کا رنگ لیے تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ بھی اپنی مینو کو غلط سمجھ رہے ہیں "انکی اس بے رخی پر وہ روہانسی ہوئی۔۔۔۔۔"



بھی لرزش آئی تھی۔۔۔۔۔ دل تو انکا چاہتا تھا کہ وہ مینو سے بات کریں مگر شاید انکے اندر ابھی حوصلہ نہیں تھا۔۔۔۔۔

مجھ سے بات کریں نا" وہ مزید رکتی تو اسکا رہا سہا ضبط بھی ہوا ہو جاتا۔۔۔۔۔ فوراً" سے دلبرداشتہ ہوئے باہر نکلی۔۔۔۔۔ نظر سامنے کھڑے حانی پر گئی تو جیسے رونے کی شدت میں مزید اضافہ ہوا۔۔۔۔۔ وہ بھی اسکے پیچھے نکل گیا۔۔۔۔۔ مہراں صاحب کی آنکھیں کھل گئیں۔۔۔۔۔ سرخ لال آنکھیں۔۔۔۔۔

مجھے معاف کر دو مینو۔۔۔۔۔ جانتا ہوں کوئی قصور نہیں ہے تمہارا۔ لیکن تمہارے" بابانی الوقت کسی بات کی کنڈیشن میں نہیں ہیں" چہرے پر ڈھلکے آنسو پونچھتے ہوئے وہ دکھ لیے خود کلامی کر رہے تھے۔

\*\*\*\*\*

وہ تب اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔۔۔۔ پھر وہ آفس چلا گیا تھا۔۔۔۔۔ وہ کسی طرح مینو سے بات کرنا چاہتا تھا مگر وہ اسے صرف تکلیف ہی دے پاتا تھا۔۔۔۔۔ وہ اپنے روم کے ٹیرس پر تھی۔۔۔۔۔ اور اتفاق سے مینو کے کمرے کا دروازہ بھی



لاک نہیں تھا۔۔۔۔ مینو آہٹ پر مڑی تو حانی کو آتا دیکھ کر آنکھوں میں شدید غصہ ابھرا۔۔۔

آپ کی ہمت کیسے ہوئی یہاں آنے کی "وہ بھی کسی زخمی شیرنی کی طرح اس کی" جانب لپکی تھی۔۔۔۔ وہ آج کچھ بہتر دیکھائی دے رہا تھا۔۔۔۔ مینو کی دونوں بازو وہ مضبوطی سے پکڑ چکا تھا۔۔۔۔ اور وہ اسکی اس دیری پر پتھر بن چکی تھی۔ اپنی پوری قوت سے وہ بازو چھروانے میں کامیاب تھی۔ کیونکہ اس بار حانی نے خود ہی گرفت ڈھیلی کر دی تھی۔

مینال۔۔۔۔ مینال میری بات سنو "اسے پھر سے بازو سے پکڑے اپنے روبرو" کرتے باقاعدہ چلایا تھا۔ مینال کی آنکھیں ایک دم سو جھ چکی تھیں۔ اور وہ نظر حانی کے آر پار ہو گئی تھی۔ کیسا مر جھا گیا تھا وہ چہرہ۔۔۔۔ حنوط کو خود پر افسوس ہوا۔ چھوڑیں مجھے "وہ شدید غصے سے بازو چھڑواتے بولی تھی۔ حانی کا کوئی لفظ یا کوئی "لمس اسکے درد میں کمی نہیں کر سکتا تھا۔

مجھ سے بات کرو پلیز۔۔۔ تمہاری یہ بے رخی مجھے مار رہی ہے۔ "وہ یک دم"  
 لاچار سالگا، لہجے میں ان کہی حسرت اور دکھ کی برمار تھی۔  
 نہیں کرنی مجھے آپ سے کوئی بھی بات۔۔۔ نفرت ہو گئی ہے مجھے خود سے اور"  
 حانی آپ سے۔ آپ نے مجھ سے میرا سب کچھ چھین لیا۔۔۔ میرے سارے  
 اپنے۔۔۔ یہی چاہتے تھے نا آپ۔۔۔ سب کی نفرت میرے حصے میں ڈال کر  
 خوش ہیں آپ۔۔۔ نہیں چاہیے مجھے ایسی محبت جو اتنے خساروں کے ساتھ جڑی ہو۔  
 مجھے یہ سودا منظور نہیں "حانی کے قریب تر آنے کی کوشش کو چنداں اہمیت نہ دیتی  
 وہ اسے بری طرح خود سے پرے دھکیلتی پھٹ پڑی تھی، اسکی دردناک آخری بات  
 پر اپنی ہی آنکھیں نم ہوئیں اور لہجے میں تیردی شدت آئی۔ دودن کی ساری بھڑاس  
 مینو نے نکال باہر کی تھی۔۔۔

تمہارے نزدیک یہ سودا ہے؟؟؟؟

اور کیا صرف تمہارا خسارہ ہوا ہے "وہ تلخی لیے استفہامیہ نگاہیں مینو کے درد سے  
 اٹے چہرے پر ڈالتا اسکے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں بھرے کر بناک ہوا۔

پلیز حانی۔۔۔ مجھے اپنی زندگی سے نکال دیں۔ میں آپکے آگے ہاتھ جوڑتی " ہوں۔ " مینو کی بے بسی کے آگے کچھ پل حانی کی ڈھرکن تھم گئی تھی۔ وہ اس سے پھر دوری کی خواہش کر کے حانی کا دل چیر رہی تھی۔

نکال دیا تو مر جاؤں گا۔۔۔ کیا پھر بھی مینو؟ " وہ اس نے خاموش التجا کر رہا تھا اور " وہ حانی کے اپنے پاس آنے پر کمزور پڑھ رہی تھی۔۔۔ حانی کے ہاتھوں کی حرکت مینو کی کمر پر پکڑ مضبوط کرتی اسے باہوں میں قید کیے کچھ پل سکون کے حانی اور اسے سوچنا چاہتی تھی مگر وہ ایسا کچھ مر کر بھی نہیں چاہتی تھی۔

حانی کے چہرے پر اسکے چہرے سے زیادہ تکلیف درج تھی جسے وہ بانٹنے کو حد توڑنے ہی والا تھا جب مینو نے اسے پوری قوت کے سنگ خود سے دور کیا۔

آپ سے بات کرنا ہی فضول ہے " وہ اب بس فرار ہی چاہتی تھی۔۔۔ اور یہی وہ " ہمیشہ سے کرتی آئی تھی۔۔۔۔۔ مقابل کے چہرے پر اس دلخراش بے اعتنائی پر اندھیرا چھا گیا۔۔۔۔۔





ہم۔۔۔ میں نے تمہارے ساتھ بہت بڑی نا انصافی کی ہے۔ مگر یہ میری زندگی " کا وہ سچ تھا جسے چھپا چھپا کر میں تھک گیا تھا۔ میرے پاس اور کوئی چواڑ نہیں تھی " وہ دانیہ کو بے حد مجبور اور بے بس لگا۔۔۔ دونوں ہی اب ٹیرس کی رہداری کی طرف جا کر بیٹھ چکے تھے۔۔۔

تم مجھ سے شئیر کرتے۔۔۔ کیوں چھپایا تم نے۔۔۔ سب سے پہلے میں تمہاری " دوست تھی حانی۔۔۔ یوں اتنا سخت دھچکا تو نہ لگاتے کہ پیروں تلے سے زمین ہی کھینچ لی " وہ اب بنا اسکا چہرہ دیکھے سامنے دیکھ کر تلخی سے بولی تھی۔

مجھے معاف کر دو دانیہ۔۔۔۔۔ تم جو سزا دینا چاہتی ہو دے دو۔۔۔ حانی اب اپنی " سب سزاؤں کے لیے بھی تیار ہے " وہ اسے اب خود سے زیادہ ٹوٹا ہوا لگا تھا۔۔۔۔۔ مینو کو بھی اس تکلیف کا حصہ بنا کر اسے دکھ دیا تم نے۔۔۔۔۔ " یہ پہلا فرد تھا جو " مینو کے حق کے لیے بولا تھا۔۔۔۔۔ حانی نے ایک دکھی نظر دانیہ کو دیکھا۔۔۔۔۔ میں سب کے لیے ہی باعث تکلیف بن گیا ہوں " کپ زمین پر رکھتے وہ جیسے " بمشکل سانس لیتے افیت ناکی کے سنگ بولا تھا۔۔۔

میں ہر ممکن مدد ادا کروں گا۔۔۔ تمہاری تکلیف کا بھی اور مینو کی تکلیف کا"  
 بھی۔۔۔۔۔ مجھے کچھ وقت دو" پھر جیسے وہ حتمی انداز میں کہہ کر اٹھ کھڑا  
 ہوا۔۔۔ دانیہ اسے چپ چاپ جاتا دیکھتی رہی۔۔۔۔۔

\*\*\*\*\*

اس مسئلے کو یو نہی نہیں چھوڑا جاسکتا رضوان، کوئی تو حل نکالنا پڑے گا "مہران"  
 صاحب نے بھی جیسے اپنی خاموشی توڑی، رضوان انکے روبرو پریشان سے بیٹھے  
 تھے۔

کیسا حل بھائی، جو ہونا تھا وہ تو ہو گیا "ویرانی لیے وہ بولے تو مہران کو ایک بار پھر"  
 حانی کی حرکت پر افسوس ہوا۔

اسی کو دور اہا کہتے ہیں رضوان، کہ نہ آرہو نا ممکن ہے اور نہ پار۔ ہم نا چاہتے ہوئے"  
 بھی نا پسندیدہ فیصلہ لینے پر مجبور ہوتے ہیں، زندگی نے ہمیں بھی ایسے ہی موڑ پر لا



پٹجائے۔ ایک طرف کھائی ہے تو دوسری طرف کوئی اور دھکتا دکھ "رضوان نے دیکھا کہ مہراں کا لہجہ نرم سا تھا۔

بھائی، حانی نے اچھا نہیں کیا۔ اسے برا کہوں تب بھی دل دکھتا ہے، پرایا تھوڑی " ہے۔ اب آپ ہی بتائیں کہ انسان ان حالات میں خود کا خاتمہ نہ کرے تو اور کیا کرے "رضوان یک دم مایوس اور بے آس تھے۔

سب کچھ اس نے بگاڑا ہے تو اب سنوارنے کی ہمت بھی وہی لائے گا، دانیہ کی " شادی حانی سے ہی ہوگی۔ آج میں تم سے یہ وعدہ کرتا ہوں "اب تو رضوان بے یقین سے انکی سمت دیکھ رہے تھے۔

مگر بھائی، مینو "مینو کے لیے الگ دونوں کے دل دکھے ہوئے تھے، دل کا ٹکڑا جو " تھی دونوں کے۔

اسکے متعلق جو سوچنا ہے وہ ہم بعد میں سوچ لیں گے، فی الوقت تم اتنا جان لو " " پھر جیسے وہ وعدہ دیتے ہوئے ایک بار پتھر ہوئے۔

ایک بیٹی سے اسکی خوشی لے کر دوسری کو دینا واقعی ایک صبر آزما فعل ہے، یہ " سب اس رب کی کوئی مصلحت ہوگی۔ ہمیں ہمت کرنی ہوگی " وہ اپنا درد بھلائے بس رضوان کی پریشانی کم کرنا چاہتے تھے۔

بھائی میں بے حد پریشان ہوں " رضوان صاف گوئی سے ہارے ہوئے بولے۔ " مت پریشان ہو سب بہتر ہوگا " مہران نے اسے کچھ مطمئن سا کر دیا تھا مگر " پریشانی دونوں طرف ایک سی تھی۔

\*\*\*\*\*

میں تب تک آتی رہوں گی جب تک آپ مجھے معاف نہیں کر دیتیں، بھلے کوئی " مجھے کتنا ہی برا کیوں نہ کہہ لے " مینو صبح ناشتے کی میز پر بیٹھی دانیہ کے پاس آئی، سب شاید ناشتہ کر کے ابھی ہی گئے تھے۔

کوئی برا نہیں کہے گا " دانیہ اٹھ کر اسکے سامنے سے جانے لگی تھی، "

دانیہ میری طرف دیکھیں پلیز۔ میں وعدہ کرتی ہوں کہ حانی کی زندگی سے نکل " جاؤں گی، وہ آپکے ہیں اور ہمیشہ آپ کے رہیں گے " اس بات پر دانیہ بے یقینی سے مڑی اور مینو کی سمت سنجیدگی سے دیکھنے لگی، دونوں کے چہرے کی ویرانی بہت واضح تھی۔

کمرے میں چل کر بات کرتے ہیں "دانیہ نے کہا تو مینو بھی پیچھے چلی گئی، ایک " موہوم سی امید ہی سہی کہ دانیہ اسے سن لے گی۔

میں سچ کہہ رہی ہوں دانیہ، آپکو دکھ دینے کا مینو کبھی سوچ ہی نہیں سکتی۔ میں " حانی سے کہہ دوں گی کہ وہ مجھے اپنی زندگی سے نکال دیں " مینو کسی بھی قیمت پر دانیہ کی ناراضگی دور کرنا چاہتی تھی۔

وہ تمہیں اتنی آسانی سے نکال دے گا کیا؟ "دانیہ کا لہجہ سوالیہ تھا، مینو کے دل کی " ڈھر کن تھم سی گئی۔

جس طرح زبردستی وہ مجھے اپنی زندگی میں شامل کر چکے ہیں، میں بھی ویسے ہی "نکل جاؤں گی" مینال نے لڑکھڑاتی آواز پر مکمل قابو پاتے کہا، دانیہ نے بغور اس کا چہرہ دیکھا۔

مینو ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا، تم دانیہ کی جان ہو اور ہمیشہ رہو گی۔ دکھ تو میرا بھی "بڑا ہے ناں، تھوڑی توڑ پھوڑ تو فطری تھی۔ تم مجھے عزیز رہو گی بھلے کچھ بھی ہو جائے" یک دم جیسے دانیہ کی آنکھیں نم ہوئیں۔

دانیہ روئیں مت، میں آپ کی اس تکلیف کو بہت جلد ختم کر دوں گی "وہ اپنی تکلیف" ایک بار پھر نظر انداز کر رہی تھی۔

میں حانی سے محبت کرتی ہوں، مگر وہ تمہیں چاہتا ہے "ایک حسرت تھی جو دانیہ کے لمحے میں تھی۔

نہیں میں اسے صرف خود غرضی سمجھتی ہوں، مینو آپ دونوں کے بیچ کبھی نہیں "تھی نہ آئے گی" ایک بار پھر دل کو زخم دیتی ہوئی وہ دانیہ سے قصد لیتی کہہ رہی تھی۔

مینو دانیہ تمہارے لیے جان بھی دے سکتی ہے، وہ تو محض ایک انسان ہے۔ معاف کر دیا میں نے تمہیں کیونکہ میں جانتی ہوں کہ مینو کبھی مجھے دکھ نہیں دے سکتی "اور ان گزرے دنوں کی تکلیف یک دم کم ہوئی جب دانیہ نے اسے یہ کہہ کر سینے سے لگایا، اب مینو کے ظرف دیکھانے کی باری تھی۔

آپ روئیں گی نہیں "اس سے الگ ہوتے ہی مینو نے دانیہ کا بو جھل نم چہرہ اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کی نرم پوروں سے صاف کرتے مان سے کہا جسے خود حوصلے کی شدید ضرورت تھی۔

میں ایسا ہی کروں گی دانیہ، آپ کی محبت کے بنا مینو جی نہیں سکتی۔ حانی کو خود سے "دور کرنے کا جبر کرنا ہوگا، مجھے حانی کی زندگی سے نکلنا ہوگا۔ دانیہ کی محبت کا بدلا یہی ہے "وہ دل میں اپنا ارادہ کر چکی تھی، وہ ایک بار پھر محبت تلے دب کر اپنے ساتھ ایک بڑا ظلم کرنے والی تھی۔

\*\*\*\*\*

حانی رات دیر سے ناجانے کہاں کہاں کی خاک چھاننے کے بعد لوٹا تھا، لان سے مینو کے کمرے کی لائٹ دیکھی تو اسکے روم کی طرف بیگانہ روئی سے چلا گیا۔ ایک اور کوشش کرنے، سب اپنے اپنے کمروں میں سونے جا چکے تھے۔ حانی نے کمرے کا دروازہ کھولا تو وہ فوراً کھل گیا، وہ اسے سامنے ہی پشت کیے کھڑی دیکھائی دی۔

مینو "وہ حانی کی تھکی آواز پر پیچھے پلٹی تھی، حانی کا چہرہ یک دم تاریک اور تھکا ہوا تھا۔"

آپ آگئے، امید تھی کہ ضرور آئیں گے۔ تبھی یہ دروازہ آج آپ پر کھلا ہوا تھا۔"

وہ احسان عظیم جتنی ہوئی اس بے حال شخص کو دیکھ رہی تھی جواب سنجیدہ تھا۔

مینال پلیز "وہ چلتا ہوا بیچ کا فاصلہ فوراً سے بیشتر مٹاتا اسکے قریب ہوا تو وہ کچھ دور ہٹی، چہرے پر بلا کا گریز واقع تھا۔"

سزا سنانے کا وقت آ گیا ہے حنوط مرتضیٰ "وہ اپنی نیلی آنکھیں پھیلائے اسکا شاکی چہرہ دیکھتے بولی۔"

ابھی میری ہمت نے جواب نہیں دیا۔ تم سزا نہیں سنا سکتی "سنجیدہ اور بے بس سی " التجاء آئی تھی۔

میں سناؤں گی اور آپ مجھے نہیں روک سکتے، آپ نے کہا تھا کہ آپ میری ہر سزا قبول کریں گے۔ کیونکہ مینو کی ہمت اتنی ہی تھی "وہ یک دم تلخ ہوئی۔ حانی نے اس کے چہرے پر لکھی بے رحمی دیکھ اور جانچ لی تھی۔

سناؤ "حانی اس کے روبرو مجرم بنا کھڑا تھا، ایک لمحے کو تو مینو کا حوصلہ بھی ڈگمگایا تھا " مگر اسے فی الوقت کمزور نہیں پڑنا تھا۔

آپ دانیہ سے شادی کریں گے اور یہ شادی کل ہی ہوگی "مینو کا ظالم فیصلہ تو گویا " حانی کو بھی کچھ لمحے کو پتھر کر گیا، وہ اس ظلم پر ایک سیکنڈ میں زوردار طریقے سے اسے گھسیٹا بازو سے پکڑے دیوار سے لگا چکا تھا۔ پکڑا اتنی شدید تھی کہ مینو کو حانی کی انگلیاں بازو میں پیوست ہوتی محسوس ہوئیں، آنکھوں میں شدید خفگی، ناراضگی، اور تکلیف واقع تھی۔ سانسیں تھکن آلود تھیں کہ گویا بمشکل چلنے پر راضی ہوئی ہوں۔



ایسا کچھ نہیں ہوگا، سمجھی تم "آنکھوں میں بغاوت لیے وہ اب اس پر غصے سے چلایا" تھا۔

ہوگا، ایسا ہی ہوگا ورنہ میں قسم کھا کر کہتی ہوں کہ اس گھر کو چھوڑ کر چلی جاؤں گی۔ پھر آپ میری شکل تو کیا، میری آواز تک نہیں سن پائیں گے "آج پہلی بار اس نے خود کو، یعنی حانی کی سب سے بڑی کمزوری کو استعمال کیا تھا۔ حانی کو وہ ظالم اور سفاک سے بھی کوئی بری شتمگر لگی تھی اور اسکی آنکھوں کی بے خونی بھی وہ واقعہ دیکھ سکتا تھا۔

تم مجھے مجبور نہیں کر سکتی "اسکے چہرے کے ایک انچ تک قریب ہوتا ہوا وہ ایک بار پھر سختی سے بولا تھا، مینو نے اسکی حد توڑتی جنونی کوشش کو پھرست بری طرح ناکام بنائے دونوں ہاتھوں سے حانی کو اپنے آپ سے دور دھکیلا۔۔۔ وہ بھی بس دو قدم ہٹ کر پھر سے اس تک پہنچا کیونکہ مینو اسے اب بہت ستا رہی تھی۔

میں کر سکتی ہوں اور سنبھال کر رکھیں اپنا یہ غصہ، مینو نہیں ڈرتی آپ سے۔ اب " فیصلہ کرنے کی باری میری ہے " وہ غصے سے حانی کو دیکھتی بولی جواب بے جان ہوتا محسوس ہوا تھا۔

میں تم کو کبھی نہیں چھوڑ سکتا مینو " ایک ڈر اور خوف تھا جو حانی کی آنکھوں میں " تھا، اسکا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں پکڑے حانی اسے خود میں سمیٹ لینا چاہتا تھا۔ حانی نے دکھ کی انتہا پر جا کر اسے اپنے سینے میں بے تابی سے سمولیا اور انداز میں ایسی تشنگی تھی کہ مینو کی دھڑکن تھم سی گئی۔

میں دانیہ کو اپنانے کی بات کر رہی ہوں اور وہ بھی پورے حقوق و فرائض کے " ساتھ " مینو نے اسے خود سے ظالمانہ دور کرتے ہوئے حانی کی درستگی کی، اب کی بار پھر وہ اسکی بات سے بے نیازی کے سنگ اسے بازو سے پکڑے اپنے جاندار حصار میں لے چکا تھا۔

حانی کے انداز مینو پر بھاری تھے، وہ جانتی تھی کچھ پل اگر یہ شخص اس پر مزید قابض رہا تو مینو اپنا آپ سونپ دینے میں مجبور ہو جائے گی، وہ بے قراری سے اس کے

وجود کو خود میں ہی غرق کر لینا چاہتا تھا، مینو کے دل کی دھڑکنیں سست روہوتی جا رہی تھیں۔

تم بہت ظالم ہو، اگر اسکے بعد بھی تم نے مجھ سے دور ہونے کا فیصلہ سنا دیا تو؟" وہ "مسلسل اسکی گرفت سے نکلنے کی کوشش کرتے ہوئے حانی کی ایسی افیت ناک سوالیہ بات پر برہم ہوئی۔ وہ تاسف کی انتہا پر تھا۔

وہ بعد کی بات ہے حانی، چھوڑیں مجھے۔ کہا ہے نادور رہیں "حانی نے اسکی خفگی" دیکھتے ہوئے اسکو اور اپنی خوشی اور قرار کو چھوڑ دیا، آنکھوں میں تو مینو کے خون اتر آیا تھا۔

اگر تم نے مجھ سے دور ہونے کا سوچا تو یہ ہم دونوں کے لیے بہتر نہیں ہوگا، تم مجھ "سے میری خوشی الگ مت کرنا مینو۔ تم میرے کیے کی اتنی دردناک سزا نہیں دے سکتی، اگر تمہیں میری تکلیف دیکھ کر سکون ملے گا تو ٹھیک ہے میں تیار ہوں دانیہ سے شادی کے لیے "وہ خطرناک حد تک سنجیدگی لیے بولا تھا۔ مینو خوفزدہ ہوئی، وہ آنکھیں افیت اور تکلیف سے بھری ہوئی تھیں۔

گڈاب آپ جاسکتے ہیں "رخ پھیرے وہ ایک اور حکم سناتے بولی، وہ تو اسکے ایک " کہ بعد ایک ستم سے نڈھال ہو رہا تھا۔ حانی نے تھکے قدموں سے اس تک رسائی حاصل کیے پھر سے اسکے گرد حصار بنانا چاہا مگر وہ حانی کے چھونے پر خونخوار سی ہو کر پلٹی۔

جائیں حانی، لیو "بس زبردستی اسے کمرے سے باہر نکالنے کی کسر باقی تھی، وہ اس " پر ناچاہتے ہوئے بھی چلائی تھی۔۔ حانی کے بڑھتے قدم تھمے اور وہ ایک تلخ نظر مینو پر ڈالتا ہوا باہر نکل گیا۔۔ شاید پتھر بھی ٹوٹ گیا تھا۔ آج وہ مقام تھا کہ حانی دھاڑ دھاڑ کر ہر شے تھس تھس کر دیتا مگر خود کو مینو سے دور ہونے نہ دیتا۔۔ کمرے کا دروازہ ہر اسماں سی ہو کر لاک کیے وہ واپس مڑی۔۔

آپ دانیہ کی امانت ہیں۔۔۔ خدا را مجھ سے دور رہیں۔۔ آپ کی یہ قربت مجھے " نڈھال کر دیتی ہے۔ میرا سارا حوصلہ ٹوٹ جاتا ہے۔ مجھے میرے فیصلے پر قائم رہنے دیں حانی۔ آپ کو دانیہ کے حوالے کر کے مینو آپ کی زندگی سے نکل جائے گی " اپنی



میں تو سمجھتا تھا یہاں سب میرے اپنے ہیں۔ اگر میں کوئی فیصلہ لوں گا جو آپ کی " مرضی کے الٹ ہو گا تو میں جلد آپ سبکو منا بھی لوں گا۔۔۔ مگر یہاں تو سب نے ہر تعلق ہی ختم کر دیا۔۔۔۔۔ خیر جو ہو گیا وہ ہو گیا۔۔۔۔۔ "وہ کچھ لمحے کو سپاٹ انداز میں بات کہتا رہا۔۔۔ سب کی خفا نظریں حانی پر تھیں۔

تم آخر کہنا کیا چاہتے ہو۔۔۔۔۔ معافی کس لیے دیں تمہیں۔۔۔۔۔ کم نقصان نہیں " کیا تم نے ہم سب کا "مہراں غصے سے استفسار کرتے بولے تو وہ بے بسی سے ان تک نظر بھر کر رہ گیا۔

جی بہتر۔۔۔۔۔ جو شادی بقول آپ سب کے میری خود غرضی کی بھینٹ چڑھ گئی ہے " میں اس کے لیے تیار ہوں۔۔۔ آج یا کل نکاح ہو جائے گا "سب ہی پھٹی نظروں سے اس کی جانب تھے۔۔۔ وہ اپنا حتمی فیصلہ سنا کر اٹھ چکا تھا۔۔۔ رضوان اس کی سمت آئے۔ ان کی آنکھوں میں بھی غصہ تھا۔۔۔

جور شتہ خود غرضی کی بھینٹ چڑھا دیے جائیں وہ ختم ہو جاتے ہیں۔۔۔ تم کیسے " وہ سب دوبارہ چاہ رہے ہو۔ ہر چیز تمہاری مرضی سے نہیں ہوگی۔ تمہاری زندگی

میں اب نہ دانیہ رہے گی اور نہ ہی مینال "وہ اندر سے تو یہی چاہتے تھے پر انھیں حانی کے لہجے پر بے شمار غصہ تھا۔۔۔۔۔ جیسے وہ کوئی آحسان کر رہا ہے۔

چاچو پلنز "وہ بمشکل اپنی تکلیف پر ضبط کر رہا تھا۔"

وہ ٹھیک کہہ رہا ہے۔۔۔ ہم لوگوں کو کیا جواب دیں گے۔ ابھی تو بھائی صاحب کی "صحت کا بہانہ کر رہا ہے۔ اگر حانی اپنی غلطی سدھارنا چاہتا ہے تو اسے کرنے دیں "نادیہ کا دل تو دانیہ کی خوشی ہی چاہتا تھا۔ ماں جو تھیں۔۔۔۔۔

کیوں۔۔۔۔۔ زندگی کھیل تماشا سمجھ رکھی ہے تم نے۔۔۔۔۔ کیوں ہم تمہاری اتنی "بڑی غلطی معاف کریں۔۔۔۔۔ اور یہ جو سب ٹھیک کرنے کا دعویٰ کر رہے ہو تم، یہ بتاؤ کہ مینو کا کیا قصور تھا۔ اسے تم کس بات کی سزا دو گے۔ اسکی زندگی کا تماشا بنانے کا حق کس نے دیا تمہیں "اب کی بار مہراں غصہ لیے اسکے روبرو آئے۔۔۔۔۔ اور وہ جیسے ہار سا گیا۔۔۔۔۔

قصور کسی کا بھی نہیں ہے۔۔۔۔۔ میں ہوں فساد کی جڑ۔۔۔۔۔ فار گارڈ "

سیک۔۔۔۔۔ کیا اب آپ لوگ مجھے میری اس غلطی کے لیے پھانسی چڑھانا چاہتے



ہیں؟۔۔۔۔۔ بابا اور چاچو خدا کے لیے میرا مزید امتحان مت لیں۔ یہ سب میں نے بگاڑا ہے تو میں اسے خود سنوار بھی دوں گا۔۔۔۔۔ آپ سے بس ایک التجاء ہے کہ براہ مہربانی مجھے یہ کرنے دیں۔۔۔۔۔ "وہ بھی جیسے پھٹ سا پڑا۔۔۔ آنکھیں تو مینو کے ستم کا فیصلہ سننے کے بعد سے اب تک وہشت زدہ تھیں۔۔۔ اب جیسے مزید خوفناک ہو گئیں۔

جہاں تک بات رہی مینو کی۔۔۔۔۔ اس کے متعلق بھی فیصلہ جلد ہو گا "وہ اب فرار چاہتا تھا۔

کیا ہو گا وہ فیصلہ تم بتانا پسند کرو گے؟ نکال پھینکو گے اسے زندگی سے بالکل ویسے " جیسے زبردستی شامل کیا ہے؟؟؟ اگر تمہارے ارادے اس قدر کمزور تھے تو تمہیں یہ سب کرنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا کہ تم اس گھر کی عزت سے کھیل رہے ہو " مہراں کی ناراضگی تو اب حانی کے لیے ازیت بن رہی تھی۔

یہ دیکھیں۔۔۔۔۔ میرے ان بندھے ہاتھوں کو دیکھیے آپ سب۔۔۔۔۔ کیا میں " اس قدر برا ہوں کہ میری ایک غلطی پر آپ سب نے مجھے مجرم بنا کر رکھ دیا

ہے۔۔۔۔۔ بے حد افسوس ہے۔۔۔۔۔ مان تو پھر میرا بھی ٹوٹا ہے۔۔۔۔۔ اب اگر میں  
تلافی کرنا چاہتا ہوں تو خدا کا واسطہ ہے مجھے کرنے دیں۔۔۔۔۔ مینو میرا مسئلہ ہے  
اسے میں خود حل کر لوں گا۔۔۔۔۔" اب کی بار سب ہی حافی کا دکھ بھرا ہجہ دیکھ کر  
اداس تھے۔۔۔۔۔ مہران کو بھی لگا جیسے اب وہ زیادتی کر گئے ہیں۔

اگر تم واقعی سنجیدہ ہو تو نکاح اس طرح سادگی سے ہر گز نہیں ہو گا۔۔۔۔۔ بلکل  
ویسے ہو گا جیسے طے تھا "آخر رضوان صاحب کچھ دیر کی خاموشی کے بعد  
بولے۔۔۔۔۔"

جو مرضی کرنا ہے کریں۔۔۔۔۔ لیکن جلدی "وہ دلبرداشتہ سا کہہ کر جانے لگا تو"  
نظر دانیہ سے ملی۔۔۔۔۔ جو شاکڈ اور خفا تھی۔ وہ چہرہ پھیرے باہر نکل  
گیا۔۔۔۔۔ سب کے ہی چہرے الجھن میں تھے۔۔۔۔۔

\*\*\*\*\*

اس دن رضی تمہارا پوچھ رہے تھے۔۔۔۔۔ اب کی بار آو گی تو ان سے ضرور ملنا۔۔۔۔۔"  
میری اکلوتی دوست سے ملنے کا بہت اشتیاق ہے انھیں "مہرنے آرڈر دیتے کہا تو

مینو ہلکا سا مسکرا دی۔ آج وہ دونوں باہر کیفے میں مل رہی تھیں۔۔۔ مینو آج پہلے سے قدرے بہتر لگ رہی تھی۔ وجہ یہ تھی کہ آج اس نے ہلکا سا میک بھی کر رکھا تھا۔۔۔ بلو جینز اور ڈارک بلیو لانگ شرٹ اور بال ہمیشہ کی طرح کھلے ہوئے۔۔۔۔۔ مگر اسکی نیلی آنکھیں ابھی بھی ویران تھیں۔

ضرور۔ میرا سلام دینا جیجو کو "وہ بھی کہنے کو مسکرائی تھی۔۔۔ مہراب مینو کے "چہرے کی سمت متوجہ تھی۔

کیوں نہیں۔۔۔۔۔ تم بتاؤ کیسی ہو؟ کیا صورت حال ہے اب؟ "مہر کے لہجے میں "فکر مندی سی در آئی تھی۔۔۔ مینو نے کرسی سے ٹیک لگاتے ہوئے بے ربط سانس لی۔

بے حد الجھی ہوئی ہوں۔۔۔ اور الجھے حالات سلجھانے کی کوشش میں ہوں۔۔۔ "حانی کی زندگی سے نکلنے کے لیے خود کو تیار کر رہی ہوں "مینو کی بات پر مہر نے خفا ہوتے ہوئے اسے دیکھا۔۔۔

یہ بیوقوفی مت کرو مینو۔۔۔۔۔ محبت بار بار دروازے پر دستک نہیں دیتی "مہر"  
اسے سمجھانا فرض سمجھتی تھی۔۔۔

کل دانیہ اور حانی کا نکاح ہے۔۔۔۔۔ میں یہ ظلم شروع کر چکی ہوں "  
مہر۔۔۔۔۔ مجھے دانیہ کو انکی امانت لوٹانی ہے۔ ورنہ وہ جی نہیں پائیں گی۔۔۔۔۔ وہ  
شاید مجھ سے ہزار گنا زیادہ چاہتی ہیں حانی کو۔ مجھے تو ویسے بھی یہ افیت برداشت  
کرنے کی عادت ہے۔ میں دانیہ کے لمحے اور انکی آنکھوں کا دکھ سمجھ گئی ہوں۔۔۔  
وہ بظاہر مجھے حانی دے دیں گی پر وہ نہیں دے پائیں گی۔۔۔۔۔ انکی محبت مجھ پر ہر شے  
سے زیادہ مہربان ہے "مہر واقعی اپنے سامنے بیٹھی اس مینو پر حیران تھی۔۔۔۔۔ اسے  
اندازہ تھا کہ مینو بے حد حساس ہے پر کوئی اتنا اچھا کیسے ہو سکتا ہے؟ اپنی ذات کی نفی  
کر کے اپنے ارد گرد ہر فرد کو پلس کرنا مینو بخوبی جانتی تھی۔

دوسروں کا دکھ اور تکلیف بہت آسانی سے جان جاتی ہو تم مینو۔۔۔۔۔ اور اپنے "  
جذبات اپنے دکھ اپنے احساسات؟؟؟ انکا کیا۔۔۔ کیا انھیں یو نہی بکھیرتی رہو  
گی۔۔۔ کب تک تم اپنی خوشی پر دوسروں کی خوشی کو فوقیت دیتی رہو گی۔ "مہر کو

اب مینو پاگل لگتی تھی۔۔۔ اسکا یہ اچھا پن اسے بے حد نقصان دے چکا تھا اور دے بھی رہا تھا۔

شاید میں اسی لیے بنائی گئی ہوں۔" وہ اداس سی تھی۔"

نہیں۔۔۔ تم بھی خوش رہنا ڈیزرو کرتی ہو۔۔۔ ایک موقع دو حانی کو "مہر جانتی" تھی کہ وہ اپنے فیصلے نہیں بدلتی۔ وہ پھر بھی کہہ رہی تھی۔

نہیں۔۔۔۔ یہ بھی اب میرے اختیار میں نہیں۔۔۔ تم بتاؤ عادی اور حرا کیسے ہیں؟" مینو نے نفی میں سر ہلایا تو یک دم خیال سا آیا۔

ٹھیک ہیں دونوں۔۔۔ ہنی مون پر گئے ہیں۔" یہ واقعی آج کے دن کی اچھی خبر تھی۔۔۔ وہ بھرپور مسکرائی۔

بہت اچھی بات ہے۔۔۔ ہمیشہ خوش رہیں۔۔۔ جلد جاؤں گی دونوں سے ملنے۔۔۔۔۔ "مہر بھی مسکرائی تھی۔

ضرور۔۔۔۔۔ "مہر اداس تھی۔۔۔۔۔ وہ مینو کا اداس چہرہ باآسانی دیکھ سکتی تھی۔"

\*\*\*\*\*

تم کہاں گم جاتے ہو دائم۔۔۔۔۔ "نیلیم لان میں گم سم سی بیٹھی تھی جب دائم" بڑے مصروف انداز میں اسکے ساتھ آکر بیٹھ گیا۔ تھری پیس میں وہ کافی پیارا اور مہذب دیکھائی دے رہا تھا۔ جبکہ نیلیم اداس سی تھی۔ کوئی ہمیں مس کرتا ہے کیا۔۔۔۔۔ "آج وہ مزاق میں نہیں تھا۔۔۔ نیلیم مسکرا سی" دی۔

ہاں۔۔۔۔۔ شاید "وہ بھی آدھی بات چھپا گئی تھی۔" کیا بتاؤں یار۔ اور تو کوئی آفس جا نہیں رہا سو مجھے ہی جا کر دیکھنا پڑ رہا ہے۔ بہت "بورنگ کام ہے ویسے" دائم ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کیے دہائی دیتا بولا۔۔۔ نیلیم کو دیکھ کر وہ اسکی طرف مڑا۔

کیا کچھ ہوا ہے؟ "دائم نے اسکی اداس شکل دیکھے پوچھا۔" کل دانیہ آپی اور حانی بھائی کی شادی ہے۔ پتا نہیں کیا کرنا چاہتے ہیں سب "دائم تو" حیران رہ گیا تھا۔

کیا مطلب۔۔۔ کیا تماشا لگا رکھا ہے۔۔۔ جب دل چاہا رشتہ توڑا جب چاہا اپنی "من مانی کر لی۔" وہ باقاعدہ غصے میں آتے ہوئے بولا اور اندر جانے کو مڑا مگر نیلم نے اسکی بازو پکڑی۔

دیکھو دائم غصہ مت کرو۔۔۔ "وہ کہتی رہ گئی مگر وہ غصے سے بازو چھڑواتا اندر چلا گیا۔۔۔ نیلم بھی فکر مند سی پیچھے پیچھے چلی گئی۔

ایک تو یہ جذباتی بندہ کیوں بن رہے ہو تم "وہ بول رہی تھی مگر دائم آج کہاں سننے والا تھا۔۔۔ وہ گھر کے اندر آیا تو سامنے کوئی نہ تھا۔۔۔ دانیہ کے کمرے کی طرف بڑھا تو نادیا، رضوان کی آوازیں بھی وہیں سے آتی سنائی دیں۔۔۔ نیلم بھی پیچھے چلی گئی۔۔۔

یہ کیا سنا ہے میں نے؟ "دائم بے یقینی سے انکے سر پر کھڑے خفگی سے پوچھتے بولا "تھا۔۔۔



جوسنا ہے ٹھیک سنا ہے "نادیہ تو مطمئن سی تھیں۔۔۔ جبکہ رضوان ضرور"  
چہرے پر فکر مندی لیے ہوئے تھے۔۔۔ دائم دوسری طرف گیا اور سر جھکائے بیٹھی  
دانیہ کے روبرو بیٹھا۔۔۔

دانیہ آپی۔۔۔ آپ کیا چاہتی ہیں کہ وہ بندہ ایک بار پھر آپکو دکھ دے۔۔۔ دیکھیں"  
آپکی مرضی کے بنا کچھ نہیں ہوگا۔۔۔ آپ اس فیصلے سے کیسے راضی ہو سکتی ہیں"  
دائم نے دانیہ کا ہاتھ پکڑے ملائم پن سے کہا مگر وہ تو جیسے گم سم ہو گئی تھی۔  
جو فیصلہ ہو گیا ہے اسے قائم رہنے دو۔ یہی حالات اور وقت کا تقاضا ہے دائم""  
رضوان دائم کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہہ کے باہر کی سمت نکل گئے۔۔۔ دانیہ  
چپ تھی۔۔۔

مما آپ ہی سمجھائیں انھیں "دائم اس سب سے بالکل راضی نہیں تھا۔۔۔"  
جب تمہاری بہن کو کوئی اعتراض نہیں تو میں کیا کہوں۔۔۔ حانی اسکی خوشی"  
ہے۔۔۔ جو ہو رہا ہے اسے ہونے دو "نادیہ بھی وقت اور حالات سے متفق  
تھیں۔۔۔ کہتی ہوئی باہر چلی گئیں۔۔۔ نیلم بھی اب دانیہ کے ساتھ آکر بیٹھ گئی۔۔۔

دانیہ آپنی آپ فالتوہر گز نہیں ہیں کہ جب جسکا دل چاہا آپکے جذبات سے کھیل " جائے۔ یہ سب کم از کم مجھے ٹھیک نہیں لگتا " دائم کے لہجے میں خود کے لیے فکر دیکھ کر اسے اس پر بے حد پیار آیا۔

دائم۔۔۔ فکر مت کرو " اسکے چہرے پر ہاتھ دھرے دانیہ بھی اٹھ کر چلی " گئی۔۔۔ نیلم اور دائم نے ایک نظر ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔ دانیہ دونوں کو ہی بے حد اس لگی تھی۔۔۔

\*\*\*\*\*

دائم کب سے حانی کا منتظر تھا۔۔۔ وہ جب سے آیا تھا اسے حانی کہیں بھی دیکھائی نہیں دیا تھا۔۔۔ ایک بار وہ حانی سے بات کرنا اپنا فرض سمجھتا تھا۔۔۔ وہ تو نا جانے اس صبر آزما فیصلے کے بعد کونسی گلیوں کی خاک چھاننے گیا تھا۔۔۔ آذان بھی آجکل اپنے کاموں میں خود کو مصروف کیے ہوئے تھا۔۔۔ کہیں تو دل لگانا ہی تھا۔۔۔ حانی آیا تو لان میں ٹہلتے ہوئے دائم پر نظر پڑی۔۔۔ صبح والا غصہ اب کافی حد تک اتر چکا تھا۔۔۔

تم کیوں یوں ٹہل رہے ہو "حانی کا چہرہ ہر تاثر سے عاری تھا۔۔۔ فل بلیک اور " گریبان کے اوپری دو بٹن بھی کھلے تھے۔۔۔ بال بھی اڑاڑ کر بے ڈھنگی کیفیت میں تھے۔۔۔ حانی کا الجھا روپ اب دائم کو بھی کچھ اچھا نہیں لگا تھا۔

ہمممم کیوں کر رہے ہیں آپ ایسا حانی بھائی۔۔۔ کیوں پھر سے آپ دانیہ کو اپنی " زندگی میں دوبارہ واپس لا رہے ہیں " وہ تلخی لیے حانی کا سوال نظر انداز کرتے بولا۔۔۔ چہرے پر وافع تھکن تھی۔

تمہیں کس نے کہا ہے کہ دوبارہ لا رہا ہوں۔۔۔ وہ میری زندگی سے کبھی نکلی ہی " نہیں تھی۔ بس بیچ میں میری بے حسی اور خود غرضی آگئی تھی۔ تم مت ہلکان ہو " حانی کو دھیمادیکھ کر وہ بھی کچھ دھیمہ ہوا۔

میں ہوں ہلکان۔۔۔ مجھے آپ کے فیصلوں کی سمجھ نہیں آرہی۔۔۔ "دائم الجھ چکا " تھا۔۔۔ حانی نے یوں دیکھا جیسے بے حد تھک گیا ہو۔

سمجھنے کی ضرورت بھی نہیں۔۔۔ "وہ بیزار سا لگا۔۔۔"

مینو کیوں ہے آپکی زندگی میں ابھی تک۔۔۔۔؟" اور پھر سے جیسے حانی کا دل چلتے "چلتے رکاتا تھا۔۔۔ یہ کیوں سب اسکی اذیت بڑھانے کے درپر تھے۔۔۔۔۔ یار تھوڑا وقت تو دو مجھے۔۔۔ اب کیا میری جان لوگے سب مل کر "دائم کو لگا وہ" بہت تکلیف میں ہے۔۔۔

حانی بھائی "پھر جیسے دائم نے جاتے ہوئے حانی کی بازو پکڑی۔۔۔۔" آپ نے اگر ایک فیصلہ لے لیا تھا تو اس پر قائم رہنا چاہیے تھا "یک دم دائم کو لگا" جیسے حانی نے ایسا کوئی گناہ بھی نہیں کیا۔ کیونکہ وہ حانی کی آنکھوں میں بہت سادرد اور تکلیف دیکھ چکا تھا۔۔۔۔۔

سب مجھے گرانے پر تلے ہیں۔۔۔۔۔ تم بھی انکا ساتھ دو "حانی کو اس وقت یہ "ہمدردی بھی زہر لگ رہی تھی۔۔۔ جو اسے چاہیے تھی وہ تو اسے خود کے پاس بھی بھٹکنے نہیں دے رہی تھی۔

میں پتا نہیں کس کے ساتھ ہوں مگر سچ پوچھیں تو مجھے آپکے اس فیصلے کا دکھ پہلے "والے سے زیادہ ہوا ہے۔۔۔ محبت تو کبھی نہیں مرتی۔۔۔ پھر آپ اسے حالات

سے تنگ آکر کیوں مار رہے ہیں۔۔ روز روز کے مرنے سے بہتر ہے کہ انسان ایک بار ہی مر جائے۔۔ دانیہ کوئی نا انصافی ڈیزرو نہیں کرتیں۔۔۔۔۔ "اب حانی سمجھا تھا کہ دائم کو بھی دراصل یہی فکر گھول رہی ہے کہ کہیں وہ دانیہ کو مینو سے کم اہمیت نہ دے۔۔۔۔۔ سب کتنے خود غرض تھے۔۔۔ کوئی حانی کا کیوں نہیں سوچ رہا تھا۔۔۔۔۔"

دانیہ کے ساتھ کوئی نا انصافی نہیں کروں گا۔۔ تم پریشان مت ہو۔ فی الوقت "میرا دماغ بند ہے۔۔۔۔۔ صبح بات کرتے ہیں" وہ صاف جان چھڑا کر گیا تھا اور دائم کو اس کا خوب اندازہ تھا۔۔۔۔۔

مینو کے ساتھ بھی کوئی نا انصافی نہیں ہونی چاہیے "یک دم اسے مینو کا خیال "آیا۔۔۔۔۔ اسے بھی تو وہ بہن کہتا تھا۔۔۔۔۔ دائم کے چہرے پر بھی الجھن پھیل چکی تھی۔۔۔۔۔ موڑ ہی ایسا تھا کہ نہ چلتے ہوئے عافیت تھی نہ رک کر کوئی آرام کا لمحہ میسر تھا۔۔۔۔۔ ہر راستہ الگ اور پہلے سے بڑا انتشار لیے ہوئے تھا۔۔۔۔۔"

\*\*\*\*\*

وہ مطمئن تھی کیا؟؟؟ہاں شاید۔۔۔ مگر سب سے بڑی افیت تو حانی کی زندگی سے نکلنا تھا۔۔۔۔۔ وہ تو ابھی سے اس لمحے کی تکلیف محسوس کر رہی تھی جب وہ آخر کار حنوط مرتضیٰ کی تمام محبت ٹھکرا کر اپنا دامن چھڑالے گی۔۔۔۔۔ اب کی بار مینو کے کمزور پڑھ جانے کے امکان زیادہ تھے کیونکہ اب کی بار اسکے قدم ڈمگانے کے لیے حانی کی محبت بھی موجود تھی۔۔۔ کتنی بڑی حسرت تھی اسکی کہ وہ حانی کی محبت ہو۔۔۔۔۔ اور اب جب وہ حسرت پوری ہونے کا وقت تھا تو مینو پر ایک بار پھر قسمت نے ہر راستہ تنگ کر دیا۔۔۔ وہ آج پھر مہران کے روم میں جانے والی تھی۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے وہ آہٹ پر چونکی۔۔۔ دانیہ اسکے ساتھ ہی بیڈ کے ساتھ آکر بیٹھ گئی۔

تم نے ایسا کیوں کیا مینو۔۔۔۔۔ میں نے کہا تھا نا کہ وہ محض ایک شخص "ہے۔۔۔۔۔ پھر تم کیوں ضد کر رہی ہو حانی سے "دانیہ کا چہرہ تاریک اور خفا تھا۔۔۔ مینو نے سر دانیہ کے کندھے پر رکھ دیا۔

حانی کو آپ تک واپس پہنچانا میری خواہش ہے "وہ آنکھیں بند کیے مطمئن سی" بولی تھی۔

تمہاری یہ خواہش مجھے مجرم بنا رہی ہے۔۔۔ حانی تمہارے ساتھ ہو یا میرے ساتھ کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔ اسکی خوشی تم ہو مینو "دانیہ لاچار سی تھی۔۔ مینو نے سراٹھایا اور سیدھی ہو کر دانیہ کے روبرو ہوئی۔

فرق پڑتا ہے دانیہ۔۔۔ مجھے پڑتا ہے۔۔۔ آپکی خوشی حانی ہیں۔۔۔ میں کبھی آپ سے آپکی خوشی الگ نہیں کر سکتی۔۔۔ اس دن بھی اگر حانی نے مجھے گن پوائنٹ پر مجبور نہ کیا ہوتا تو میں کبھی بھی اس بے مطلب رشتے کے کاغذ پر دستخط نہ کرتی "دانیہ ایک دم بو جھل تھی اور مینو تو یہ باتیں نا جانے کس ضبط سے کہہ رہی تھی۔۔۔۔

وہ تمہیں پھر سے بھی مجبور کر سکتا ہے ناں۔ وہ تم سے بہت محبت کرتا ہے "مینو۔۔۔ اسے مت چھوڑنا۔۔۔" دانیہ نے تاسف سے التجاء کی۔



دانیہ پلینز آپ اس سبکو مت سوچیں۔۔۔ کل آپکی زندگی کا بہت بڑا دن ہے۔۔۔"

آپ سے حانی بہت مخلص ہیں اسکا یقین رکھیے گا کیونکہ وہ سب سے پہلے آپ کے اچھے دوست ہیں "مینو نے دانیہ کا اداس چہرہ تھامے یقین اور مان سے کہا۔

تم اسے تکلیف مت دینا مینو۔۔۔ وہ سہہ نہیں پائے گا "دانیہ کی تو ایک ہی رٹ تھی۔۔۔"

سہہ تو مینو بھی نہیں پائے گی مگر یہ اٹل ہے "دل میں کرب سے سوچتی مینو لمحہ"

بھر کو بے جان اور ہلکان ہوئی۔

اب ایسا بھی نہیں ہے۔ یہ انکا ایک جذباتی فیصلہ تھا اور آپ دیکھیے گا انکو اس بات کا

بہت جلد احساس ہوگا "دانیہ کو اب مینو کی باتیں بہلا نہیں پار ہی تھیں۔

نہ ہوا تو "یہ پہلی بار تھا جب دانیہ خوفزدہ تھی۔"

تو میں زبردستی احساس کروا سکتی ہوں۔۔۔ اور کرواؤں گی۔۔۔ آئی پرامسس "

دانیہ کی گال پر پیار کرتی ہوئی وہ اسے ہر طرح سے مطمئن کرنے کی کوشش میں

تھی۔۔۔ دانیہ تو اس سے واقف ہی نہیں تھی کہ مینو بھی حانی سے محبت کرتی

ہے۔۔۔۔۔ بعض دفعہ لاعلمی بھی کئی کام خراب کر دیتی ہے۔۔۔۔۔ دانیہ کے جانے کے بعد اسکا ارادہ اب مہراں تایا کے کمرے میں جانے کا تھا۔۔۔۔۔

\*\*\*\*\*

وہ ہلکے ہلکے قدم اٹھاتی ہوئی دروازے تک آئی، دروازہ کھلا تھا۔ مہراں سامنے ہی بیڈ پر ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے کوئی کتاب پڑھ رہے تھے۔ وہ خاموشی سے اندر گئی، مہراں نے کتاب سے نظر ہٹا کر مینو کو دیکھا جو سر جھکائے ہوئے انکے سامنے تھی۔

آپ مجھ سے ناراض مت ہوں ہنڈ سم، کیا آپ مجھے اپنی بات کہنے کا ایک بھی " موقع نہیں دیں گے؟ " وہ پھر سے اپنی کوشش کرنا چاہتی تھی، اسے امید تھی کہ اب کی بار مہراں اسکی بات ضرور سنیں گے۔ مینال کو سب سے زیادہ دکھ ہی مہراں

صاحب کی بے رخی کا تھا، وہ بھی تو سنگدلی کے پہاڑ پر جا بیٹھے تھے مگر مینو کو یوں مجرم کی طرح سر جھکائے دیکھ کر ان کے دل کو کچھ ہوا تھا۔ وہ اپنے رویے کے لیے شرمندگی سی محسوس کر رہے تھے۔

یہاں آو "مہراں صاحب نے کتاب میز پر رکھی اور ہاتھ بڑھا کر کہا۔ مینو ان کا ہاتھ پکڑے چپ چاپ ان کے پاس بیٹھ گئی۔

اپنی مینو کو معاف کر دیں، میں ایسا کچھ بھی نہیں کر سکتی جو آپ کا سر جھکائے "وہ یک دم اداسی لیے تھی اور اگلے ہی لمحے مہراں نے اسے خود سے لگا لیا۔ یہی تاثیر ہی تو مینو کی کمزوری تھی، آنکھیں خود بخود نمی سے بھر گئیں۔

تم مجھے معاف کر دو، جانتا ہوں تم ایسا کچھ نہیں کر سکتی۔ پھر بھی جان بوجھ کر تم سے بہت برا پیش آیا، حانی کا جذباتی پن ہے یہ جس نے تمہیں بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا "وہ بے حد شرمندہ تھے، مینو تو دل تک مطمئن سی ہوئی۔ اس پر سے کتنا بڑا بوجھ ہٹ گیا تھا۔

آپ یوں معافی مانگ کر مجھے شرمندہ نہ کریں، میری وجہ سے آپکا دل دکھا ہے۔"

مینو کی آنکھیں ایک بار پھر نم ہوئی تھیں۔

نہیں، شرمندہ تو میں ہو گیا ہوں۔ عجیب ہی موڑ پر کھڑا ہوں۔ دانیہ کو اسکی خوشی دینے کے لیے مجھے حانی کی خوشی اس سے لینا پڑ رہی ہے، اگر حانی کی خوشی کو ترجیح دوں تو بیٹے جیسے بھائی کی حق تلفی ہو جائے گی۔" مینو کو وہ یک دم ویران اور بے بس لگے۔

مینو آپکو شرمندہ نہیں ہونے دے گی، وعدہ ہے میرا۔" سہی کہتے ہیں کہ مشکل کا وقت یہ سیٹیاں ہی ڈھارس ہوتی ہیں، وہ مینو کے سامنے بہت بے بس سے تھے۔

تم مجھ بے بس سے باپ کو معاف کر دینا۔" وہ ایک بار پھر انکے سینے سے لگ گئی۔

آپ میرے بابا ہیں مت معافی مانگیں۔ مینو سب ٹھیک کر دے گی۔ ثابت

کرے گی کہ اسکی تربیت آپ نے کی ہے، آپ بس مجھ سے کبھی ناراض مت

ہوئے گا۔" آخری بات پر مینو خوشو فرزدہ سی ہوئی۔۔ مہراں کو مینو پر فخر سا ہوا، اس نے ایک باپ کی لاج رکھ لی تھی۔

میں تم سے ناراض نہیں تھا، ہو ہی نہیں سکتا۔ بس حانی کی بے اختیار یوں سے " نالاں ہوں۔ پتا نہیں حمدان مجھے اس ناانصافی کے لیے کیسے معاف کرے گا، میرے بس میں ہوتا تو میں یہ پوری دنیا تمہارے قدموں میں ڈھیر کر دیتا میری بچی مگر یہ دنیا ہے۔ یہاں کہ اپنے دستور ہیں، ایک کی خوشی، دوسرے کا غم بن جاتی ہے۔ اور جب وہ دوسرا بھی ہمارا اپنا ہو تو پھر قسمت قربانی مانگتی ہے " وہ اس سے خاموش التجاء کر رہے تھے اور وہ سمجھ گئی تھی کہ وہ اسے کیا سمجھانا چاہ رہے ہیں۔ آپ خود کو بلیم مت کریں ہنڈ سم سب ٹھیک ہو جائے گا، پر کچھ بھی ہو جائے اپنی " مینو کو مت بھولے گا۔ آپ کی ناراضگی نہیں سہہ پاتی " اب کی بار وہ معصومیت سے بولی تو وہ اسکا چہرہ تھامے سر ہلائے مسکرا دیے، مینو کا دل تور و دینے کو تھا مگر مہران کی ناراضگی ختم ہونے کا ایک اطمینان بھی تھا۔

\*\*\*\*\*

اپنے کمرے کی طرف آتے ہوئے مینو کے چہرے پر اطمینان سا تھا، مہراں اور دانیہ دونوں نے ہی اسے معاف کر دیا تھا اسی طرح وہ گھر کے باقی افراد کی بھی جلد از جلد ناراضگی ختم کرنا چاہتی تھی۔ دروازہ کھول کر اندر گئی تو حیران ہو گئی، حانی سامنے ہی صوفے پر بیٹھا تھا اور اسکے چہرے کے بدلتے رنگ وہ باآسانی دیکھ سکتا تھا۔ مینو کی کچھ دیر پہلے والی ساری خوشی ہوا ہو کر بے چینی اور گھبراہٹ میں بدل گئی تھی۔ کتنی ہی دیر وہ ظالم سے ایک دوسرے کو تلخی سے دیکھتے رہے، یہ سامنے بیٹھا شخص اسکی کل کائنات تھا مگر وہ اس کائنات سے گریز اور فرار ہی کر سکتی تھی۔ اسکے اختیار میں یہی باقی تھا، سب کو دی تکلیف کا تو وہ مداوا کرنے نکل پڑی تھی مگر وہ اس سامنے بیٹھے بکھرے شخص کی تکلیف کیسے کم کرے گی۔ ناچاہتے ہوئے بھی اسے اپنی اندم زندگی سے ایک دن بچھڑنا تھا، حانی اٹھا تو مینو کی تھکی سی دھڑکن تیز گام کی مچلی۔ جوں جوں وہ اسکے قریب آ رہا تھا، مینو کے چہرے پر خوف بھی گہرا ہو رہا تھا۔

آپ کیوں آئے ہیں" وہ پیچھے ہٹنا چاہتی تھی مگر آج حانی اسکا یہ فرار " ناممکن بنانا چاہتا تھا، دروازہ بند کیے وہ مینو کو دروازے کے ساتھ لگا چکا تھا۔ تیز ہوتی دھڑکن میں حلال سا آیا۔

وہ اسکی بے اختیاری اور جنون سے ہراساں لگی، حانی نے دلخراش سی بے خودی کے سنگ اسکی نرم گال کو انگلیوں کے لمس سے سہلایا اور مینو جنبش تک کی روادار نہ رہی۔

یہ بتانے کہ بہت ہی افیت پسند ہو تم مینو "چہرے پر زمانے بھر کا شکوہ لائے وہ" اسکی بے قابو ہوتی سانسیں پل بھر میں چکھ سکتا تھا۔ اتنے قریب سے حانی کی تکلیف کا احساس کرنے کے باوجود وہ اپنا چہرہ پھیر چکی تھی۔

حانی جائیں پلیز آپکو سو جانا چاہیے جا کر "کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیسے وہ حانی کی " نظر اور گرفت سے فرار حاصل کرے۔



یہ کہو کہ حانی آپکو مر جانا چاہیے "حانی کے چہرے پر دکھ سا ابھرا۔۔۔ وہ اسے "نڈھال کر رہا تھا، مینو نے موڑا چہرہ بے ساختہ سیدھا کیا تو وہ اسکی دھڑکن کو روکنے میں مبہم سا کامیاب ہوا ہی تھا کہ پل بھر میں ناکام کر دیا گیا۔

پلیز حانی، آپکو ایک بار میں سمجھ نہیں آتی بات "اپنے دونوں ہاتھوں سے ہانپ کر "نظریں چراتی اسے پرے دھکیلتی ہوئی وہ اسکی گرفت سے نکل کر رخ پھیرے بولی، چہرے کا دکھ بھی تو چھپانا تھا۔

کیا تم مجھ سے بات بھی نہیں کرنا چاہتی، اب تو میں نے تمہاری سزا پر بھی عمل "درآمد کر لیا ہے۔ پھر یہ بے رخی کیوں۔ یہ دوری کیوں ہے اب ہمارے بیچ "حانی کی بجھی سی آواز نے اس زرا زرا کانپتی نڈھال کا دل دہلایا تھا، کیا بتاتی کہ یہ بے رخی اور گریز تو اب انکی قسمت تھا۔

کسی نے آپکو یہاں دیکھ لیا تو پھر سے کوئی بد مزگی ہو جائے گی۔ آپ چلے "جائیں "حانی کے اڈتے جذبات کا بند کھل جانے کا ڈرائنگی نس نس میں دھڑک رہا

تھا، مینو کی مدھم لہجے میں کہی بات پر اب وہ اسے دونوں کندھوں سے پکڑے دوبارہ خود کے روبرو کر چکا تھا۔

مینو تم میرے نکاح میں ہو اب، کسی کو کوئی حق نہیں دیا میں نے ایسا کہ وہ میرے " اور تمہارے رشتے پر سوال اٹھائیں۔ یہ دوری اب ختم کرو " وہ اس نڈھال سی مینو کے چہرے پر اپنی دونوں ہتھیلیوں کا پیالا بنائے مان سے بولا تو مینو نے فوراً حانی کے ہاتھ ہٹائے۔

پلیز دور رہ کر بات کریں " وہ سختی سے التجاء کر رہی تھی اور حانی کا دل دکھی ہوا۔ " مینو مجھے تمہارے ارادے ٹھیک نہیں لگ رہے، یہاں دیکھو۔ تم مجھے دھوکہ تو " نہیں دے رہی؟ " حانی کی بات مینو کا سانس روکنے کو کافی تھی وہ کیسے جان گیا تھا۔ دھوکہ ہی تو دے رہی تھی وہ، بہت جلد حانی کی زندگی اس سے چھیننے کا ارادہ کر کے بیٹھی تھی۔ حانی کے چہرے کا خوف واقع تھا، وہ پھر سے اس کے چہرے کے قریب تر آ رہا تھا، مینو فوراً گرفت سے نکلی۔

دھوکہ بھی دوں تو کیا کر لیں گے آپ؟ " وہ اسے چیلنج کر رہی تھی۔ "

مردوں گا، تمہیں بھی اور خود کو بھی "وہ صرف دھمکی نہیں تھی، مینو جانتی تھی۔" اسکے فرار کو ناکام کرتا وہ اسے اپنی بازوؤں میں بھر چکا تھا، حقیقت میں مینو کو حانی کے ارادوں سے اب خوف آ رہا تھا۔

آپ کو بزنس مین کس نے بنادیا، پورے کلر ہیں آپ "وہ اسکی معصومیت پر اسے" دیکھ رہا تھا جسکے چہرے پر کچھ لمحے کو شکایت سی ابھری تھی۔ اب وہ اس بات پر مینو سے دور نہیں رہ سکتا تھا، بے قراری سے اسکے ماتھے پر شدت پسند مہر لگا کر مینو کا دل دبوچ چکا تھا۔

مینو، مجھے اتنی بڑی سزا مت دینا جو مجھے جیتے جی مار دے "وہ آنکھیں یک دم دکھ" سے بھر گئیں، مینو کی بھی دل کی دھڑکن بڑھی کیونکہ وہ اسکا ہاتھ ہونٹوں سے لگا کر والہانہ انس اور تکلیف سے چوم رہا تھا۔ دل تو یہی چاہا کہ آج حانی سے سب کہہ دیتی کہ وہ اسے خود سے کبھی دور نہ جانے دے، خود میں ہمیشہ کے لیے مینو کو چھپا لے مگر وہ یہ کہہ کر اپنی افیت میں اضافہ نہیں کرنا چاہتی تھی۔ اپنا ہاتھ حانی کے ہاتھ سے چھڑواتی ہوئی وہ ایک بار پھر رسانیت سے رخ پھیر گئی۔

میری خوشی صرف تم ہو مینو، مجھے بہت مشکل سے ملی ہو۔ پلیز مجھے میری بے "حسی کی کوئی بڑی سزا مت دینا" ایک بار پھر وہ اسے پشت سے اپنی بازوؤں کے حصار میں لے چکا تھا۔ حانی کی آواز اسے پیچھے سے آتی سنائی دی، اور وہ سامنے دیکھ رہی تھی۔ آنکھیں نمی سے بھر چکی تھیں، دل نے اس گرفت سے کبھی آزاد نہ ہونے کی فرمائش کی تھی مگر دماغ اس خیانت پر تڑپ اٹھا تھا۔ حانی کے اپنے پیٹ پر بندھے ہاتھ کھولتی ہوئی وہ اسے ایک بار پھر پرے دھکیل چکی تھی۔

آپ میری تکلیف بڑھا رہے ہیں حانی، آپکا ایسا کرنا مجھے آپ سے دور ہونے میں "مشکل پیدا کرے گا" دل تو چاہا تھا وہ چیخ کر کہے مگر وہ صرف سوچ سکی، حانی کی نظروں میں جو تلخی تھی وہ مینو کو جکڑ رہی تھی۔

مجھے خود سے دور مت کرو مینو "وہ التجاء کر رہا تھا اور وہ مسلسل اسے رد کر رہی" تھی۔ وہ دکھ میں تھا اور اسکا سکون مینو اسے دے نہیں رہی تھی۔

حانی چلے جائیں یہاں سے "وہ بھی التجاء کر رہی تھی، حانی کے آگے ہارنے سے "خوفزدہ تھی۔

تم کو حق ہے کہ مجھ پر ستم جاری رکھو، مگر یاد رکھنا مینو تمہاری یہ بے رخی میرا کوئی " بڑا نقصان کر گئی تو دکھ تمہیں بھی ہوگا " وہ اب اس کے مقابل کھڑا اسے ہار جانے پر مجبور کر رہا تھا۔

حانی آپکا نقصان نہیں ہوگا، مینو سب خسارے اپنے نام کر لے گی۔ مجھے کمزور " مت کریں " دل نے جیسے ان نڈھال آنکھوں سے درخواست کی تھی۔

پلیز چلے جائیں " سر جھکائے منت کی گئی تھی، دل کو اسکا یہی چاہا کہ آج سارے " لحاظ بھول کر مینو کی یہ تکلیف ختم کر دے مگر وہ ایسا نہیں کر سکتا تھا۔ اسے اپنے سکون کے ساتھ ساتھ اب مینو کا برابر سکون چاہیے تھا، پہلے ہی وہ اپنے لیے یک طرفہ افیت کا سامان کر کے تکلیف میں تھا۔

جار ہا ہوں، لیکن اگلی بار میں تمہارا کوئی ستم نہیں سہوں گا۔ تم میرے پاگل پن " سے بخوبی واقف ہو " اب وہ اسے ڈرا رہا تھا۔ مینو نے بے یقینی سے حانی کو دیکھا، وہ دروازے کی جانب مڑ گیا۔ مگر پھر پلٹا۔

اور جتنی اذیت تم مجھے دو گی اتنی تمہیں بھی ہو گی کیونکہ میں تمہاری ہر شدت " سے بخوبی واقف ہوں، آخری بار کہہ رہا ہوں کہ میرے ساتھ اور اپنے ساتھ کوئی ظلم مت کرنا " وہ کہہ کر ایک تلخ نظر مینو پر ڈالے باہر نکل گیا اور وہ ہونق سی بنی بیڈ پر بیٹھ گئی دل جیسے بھر سا آیا تو آنکھوں نے بھی برسات جاری کر دی۔ نا ختم ہونے والی برسات۔

\*\*\*\*\*

گھر میں بظاہر تو ویسی ہی رونق تھی مگر کون جانتا کہ اب دلوں میں وہ جوش بلکل موجود نہ تھا، کوئی اپنی ٹوٹی امیدیں لیے ہوئے تھا تو کوئی ٹوٹا دل تھا مے۔ کوئی آنکھوں میں ڈھیر سارے شکوے لیے تھا اور کوئی وقت کی بے رحمی کا شدید گلہ، مینال نے سیڑھیوں پر کھڑے ہو کر ایک نظر گھر کی ستائشی سجاوٹ پر ڈالی۔ وہ تکلیف جو اسکی وجہ سے دانیہ نے سہی تھی اب وہ خود مینو سہنے کے لیے تیار تھی۔

پھر دور خیالوں میں فون کی بیل سنائی دی۔ مینو کمرے کی طرف گئی اور سیل دیکھا، عادی کا جگمگانا نام دیکھ کر اسکے چہرے پر کوئی تاثر نہ تھا۔ آجکا دن تو اسے خالی کرنے ہی آیا تھا۔

مینو کیسی ہو؟ "عادی کی آواز سن کر وہ مسکرا نا چاہتی تھی پر مسکرا نہ پائی، دوسری طرف وہ بھی جیسے اپنے کیے کے ہونے والے اثرات سے واقفیت چاہتا تھا۔ بہت بری اور سب کو دکھ دینے والی "عادی کو وہ یک دم مایوس اور ٹوٹی ہوئی لگی۔" نہیں، ایسا نہیں ہے۔ حانی کی ہو گئی ہو اب تو خوش ہو جاو لڑکی "وہ کچھ نارمل سا ہوا" اور وہ تلخی سے ہنس دی۔

مجھے خوشی راس ہی کب ہے عادی، مجھے جو خوشی یا خوشی کی دعا دیتا ہے وہ اب مجھے زہر لگتا ہے "عادی اسکے جلے کٹے انداز پر مسکرا دیا۔

ایسا مت کہو، بہت جلد تمکو ہر خوشی راس آجائے گی۔ بس اپنی ہمت بنائے رکھنا " اور خود کو اکیلا مت سمجھنا۔ اب تو تمہاری ایک اور دوست کا اضافہ ہونے والا ہے " عادل اور حرا ساتھ ہی بیٹھے تھے، حرا بھی مسکرائی تھی۔



ہاں حرا، دوست نہیں۔ وہ میری بہن بنے گی، تم کو مل کر اچھا جیلس کرنا ہم نے ""  
 یک دم جیسے وہ بھی ہلکا سا مسکرائی، عادی کا اطمینان کچھ بڑھا۔ مینو نہیں جانتی تھی  
 کہ وہ سپیکر آن کر چکا ہے

اوہ واہ مجھے انتظار رہے گا "عادی بھی مسکرایا۔"

جو بھی ہے، میرا دکھ میری تلخیاں سب چھوڑو۔ میں اپنی پریشانی میں تمہیں اور "  
 حرا کو مبارک تک نہیں دے پائی۔ عادی میں بہت خوش ہوں تمہارے لیے کہ  
 تمہیں ایک ایسی لڑکی ملی ہے وہ تمہاری محبت اور تمہاری چاہت کی اصل حق دار  
 ہے، تم اسے بہت سا خوش رکھنا "حرا بھی اب سن کر مسکرائی تھی، مینو کے متعلق  
 اسکا میج پہلے ہی بہت اچھا تھا۔ اب اور ہو گیا تھا۔  
 ضرور، تم بھی خوش رہو "وہ دل سے بولا تھا۔"

عادی میں کچھ دن وہاں آنا چاہتی ہوں، یہاں سے دور۔ کیا تم وہیں سے میری "  
 فلائیٹ آرینج کر سکتے ہو۔ ڈونٹ وری، مینو تم دونوں کو بالکل ڈسٹرب نہیں کرے  
 گی۔ میں رہنے کا بندوبست کر لوں گی "اب تو عادی یک دم ناراض سا ہوا۔

میں کردوں گا اور کہیں جانے کی ضرورت نہیں۔ تم ہمارے ساتھ رہو گی ورنہ تم "جانتی ہو عادل کی ناراضگی" عادی نے دو ٹوک انداز میں کہا۔

نہیں عادی، میں ملنے ضرور آؤں گی لیکن فی الحال میں اپنے ساتھ رہنا چاہتی ہوں "عادی بھی سمجھ گیا تھا لہذا مزید اصرار نہیں کر پایا تھا۔

ٹھیک ہے، مجھے بتادینا میں فلائیٹ کروادوں گا "عادی اسے آج بھی سمجھتا تھا، حرا "کے دل سے جیسے ہر خدشہ ہٹ چکا تھا۔ وہ بہت مطمئن نظر آرہی تھی۔

تھینک یو عادی، ایک بار پھر مجھے سمجھنے کے لیے۔ حرا کو میری طرف سے پوچھنا۔ "میں ان شاء اللہ جلد ملنے آؤں گی اور اسکا خیال رکھنا" مینو نے مسکرا کر کہا تو عادی نے بھی فون رکھ دیا، اب وہ کھوئی ہوئی حرا کی جانب متوجہ تھا۔

اب میں سمجھی کہ آپکو اس سے محبت کیوں ہوئی عادی "حرا، عادی کا ہاتھ تھامے "رشتک میں تھی، عادی اب حیرت زدہ دیکھائی دے رہا تھا۔

کیوں ہوئی؟ "وہ تجسس میں تھا۔"

کیونکہ وہ محبت کے قابل ہے اور جو محبت کے قابل ہوتے ہیں وہ کسی ایسے کو "سوئے جاتے ہیں جسے انکی سب سے زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ ہو سکتا ہے حانی کو مینو کی ضرورت آپ سے کہیں گنا زیادہ ہو" عادی سچ میں لاجواب ہوا تھا، حرا کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے مسکرایا تھا۔

ہاں تبھی مجھے ایک ایسا سا تھکی ملا جو میری ضرورت اور خوشی دونوں کے قابل "تھا" آج بہت مدت بعد عادی کو اپنی اصل منزل کا نشان دیکھائی دیا تھا، حرا کی پیشانی پر فخر سے ایک دلکش سا احساس سونپتے وہ اپنی پوری خوشی سے مسکرایا تھا، شاید سمجھوتہ خوشی میں بدلنا شروع ہو گیا تھا۔

\*\*\*\*\*

حانی بھائی "دائم کمرے میں آیا تو وہ صوفے پر نیم دراز سا، ایک ہاتھ سے سر "تھامے ہوئے بیٹھا تھا۔ دائم اسکے شادی کے کپڑے لے کر آیا تھا، بیڈ پر سوٹ رکھتے

ہوئے اب وہ جانچتی نظروں سے حانی کو دیکھتا ہوا اسکے مقابل بیٹھا۔ دائم کو محسوس ہوا کہ وہ بے حد الجھا سا ہے، ایسا الجھا تو آج سے پہلے دائم نے اسکے چہرے پر کبھی نہ دیکھا تھا۔

حانی بھائی "ایک اور بار کہنے پر جیسے وہ اپنی تھکی آنکھیں کھول چکا تھا۔"

ہو نہ، تم کب آئے؟ "نہایت تھکے لمحے میں کہتا ہوا وہ سیدھا ہوا۔"

ابھی جب آپ اپنے ٹھیک اور غلط ہونے کا فیصلہ کر رہے تھے "دائم بھی گہرائی"

رکھتا تھا، حانی نے چہرے پر سے افسردگی ہٹاتے ہوئے اسے دیکھا۔

فیصلہ تو کر لیا تھا، یونہی "وہ خالی سا تھا۔"

حانی بھائی ایک بار پھر سوچ لیں، کہیں آپ انجانے میں ایک بار پھر دانیہ سے

نا انصافی تو نہیں کر رہے "دائم کو ابھی تک خدشہ تھا۔

کسی کے ساتھ کوئی نا انصافی نہ ہو اسی لیے خود پر جبر کر رہا ہوں۔ اب کی بار بے فکر"

رہو، میرا فیصلہ اٹل ہے اور میں دانیہ کو پورے دل سے اپنا رہا ہوں۔ وہ سب سے

پہلے میری دوست ہے دائم، تم سب لوگ جن خدشات میں گرے ہوئے ہو، میں بخوبی جانتا ہوں۔ مگر یقین رکھو ایسا کچھ نہیں ہوگا "حانی اسے مطمئن کرنا چاہتا تھا۔

آپ ایک مشکل فیصلہ چاہ رہے ہیں، محبت اور دوستی دونوں کا ایک ساتھ بھرم " رکھنا بہت مشکل عمل ہے کیونکہ وہ دونوں یک جان ہیں۔ دیکھیے گا کسی کی حق تلفی نہ ہو "دائم اسے آج پہلی بار سیانا لگا تھا۔

نہیں ہوگی "وہ خود کو تسلی دے رہا تھا۔"

مینو کو چھوڑ دیں گے کیا آپ؟ "دائم کا سوال تھا یا گلے کا پھندا، اسے فرق معلوم نہ ہو سکا اور فی الوقت وہ خاموش ہی رہنا مناسب سمجھتا تھا، حانی نے سر ہلایا وہ بھی فقط سامنے والے کی تسلی کے لیے۔

جس سے محبت ہے اسے چھوڑ دیں گے اور جس سے محبت نہیں اسے اپنا لیں گے، "واہ حانی بھائی کیا انصاف ہے آپکا "اب تو حانی کا دماغ بند سا ہوا تھا، کوئی اسے کہیں بھی چین لینے نہیں دے رہا تھا۔ دائم نے محسوس کر لیا تھا کہ وہ حانی کو مزید افسردہ کر رہا ہے تبھی فوراً سنجیدگی ختم کیے سوٹ اٹھا کر حانی کو تھمایا۔

ریڈی ہو جائیں دلہا صاحب اور اب اگر فیصلہ لے لیا ہے تو دل سے ایک ہلکی سے "سمائیل بھی نکال کر چہرے پر چپکالیں، دانیہ کو زرا بھی برا لگا تو خیر نہیں آپکی" وہ اپنے شرارتی انداز میں بہت دن بعد لوٹا تھا۔

زیادہ سالے مت بنو "حانی بھی احتجاج بلند کرتے کچھ ہلکا پھلکا ہوا۔"

ارے میرے شہزادے، سالے سے پہلے میں آپکا ایک پیارا اور ہنڈ سم سا بڈی "ہوں۔ جگر ہیں آپ میرے، اگر میں دانیہ کی تکلیف محسوس کر سکتا ہوں تو یہ مت سمجھیے گا کہ آپکی اور مینو کی تکلیف سے غافل ہوں۔ نہیں جانتا کہ کیا ٹھیک ہے اور کیا غلط لیکن دعا کروں گا کہ رب وہی کرے جو سبکے حق میں بہتر ہو "دائم اسے گرم جوشی سے گلے لگا چکا تھا اور اتنے دن بعد یہ پہلا احساس تھا جو حانی کی اذیت میں کچھ کمی کر گیا تھا۔ دائم نے حانی کا کندھا تھپکایا اور جلدی تیار ہونے کی ہدایت کرتا ہوا باہر نکل گیا، پھر سے اس چہرے پر اندھیرا لہرایا تھا۔ کون جان پائے گا کہ حانی کے دل پر پڑنے والا بوجھ بے حد تکلیف دہ تھا، ایک ایسی حالت کہ جب ہنسنا چاہو بھی تو

ہنسی ساتھ دینے سے انکاری ہو جائے اور اگر رونا چاہو تو آنسو اپنی پوری شدت سے منجمد ہو جائیں۔

\*\*\*\*\*

نکاح کی تقریب اتنی سادگی سے بھی نہیں ہوئی تھی، کافی دوست اور احباب مدھو کیے گئے تھے۔ ماہین تو یہ فیصلہ جان کر دائم سے بھی زیادہ خفا تھی۔ شادی پر وہی لوگ آئے تھے جو پہلے ہی انوائسٹڈ تھے، تاخیر کی سبکو یہی وجہ پتا تھی کہ مہران صاحب کی طبیعت میں خرابی کی وجہ سے شادی آگے کر دی گئی تھی۔ دانیہ کے چہرے پر ایک ہلکے سے اطمینان کے علاوہ اور کچھ نہ تھا، نا جانے اسے کیوں محسوس ہو رہا تھا کہ وہ کہیں نا کہیں مینو اور حانی دونوں کے ساتھ نا انصافی کر رہی ہے مگر وہ بھی مجبور تھی۔ حانی کی حالت تو نا قابل بیان سی تھی، اسکی نظریں تو اس ظالم پر تھیں جو اسکا امتحان لینے پر اس قدر مطمئن دیکھائی دے رہی تھی کہ وہ ایک لمحے کو



بو جھل سا ہوا۔ مینو مسکراتی ہوئی ان دونوں کو دیکھ رہی تھی جو ایک ساتھ بہت مکمل اور پورے لگ رہے تھے۔

مینو "وہ انہی کو دیکھ رہی تھی جب دائم کی آواز پر وہ چونکی، نیلم بھی شرمندہ سی" اسکے ساتھ تھی۔ مینو ہلکا سا مسکرا دی، نیلم کچھ کہنے سے پہلے ہی اسکے گلے لگ گئی۔

مجھے معاف کر دو مینو، پتا نہیں میں تم کو اتنا برابر اسب کیسے بول گئی۔ جو بھی ہوا تھا" کم از کم مجھے یوں تمہاری انسلٹ کرنے کا کوئی حق نہیں تھا" اور پھر تو مینو کے دل کو اصل والا اطمینان ملا تھا، اسے الگ کرتی ہوئی وہ نیلم کا چہرہ تھا مے مسکرا دی۔

کوئی بات نہیں سچویشن ہی ایسی تھی، معافی نہیں مانگو "مینو کا دل تو واقعی سمندر" تھا، دائم بھی کچھ شرمندہ سا تھا۔ اس نے مڑ کر مینو کو پوچھا تک نہ تھا۔

مینو اس نکتے بھائی کو بھی معاف کر دو یار، پتا تو ہے نادماغ کا پورا ہی ہوں "مینو کو خود" سے لگائے جیسے وہ اپنے رویے کی معافی مانگتا ان دونوں کو پیارا لگا تھا۔ مینو کا دل بھی قدرے ہلکا ہوا تھا، فی الحال واقعی اسے ایک بھائی کی بہت ضرورت تھی۔

نہیں مانگو آپ دونوں معافی، مینو کو کچھ برا نہیں لگا۔ آپ دونوں ہمیشہ میرے " بہن بھائی ہو اور رہو گے " ان دونوں کا بھی جیسے من ہلکا ہو گیا تھا، دور کہیں سے وہ مینو کو دیکھ رہا تھا۔ حبیبہ تو باقی سب بڑوں کے ساتھ تھیں مگر آذان کی نظریں تو ناچاہتے ہوئے بھی اس بو جھل چہرے والی پر تھیں، دائم اور دانیہ کے جاتے ہی مینو نے اپنے قریب ہی کسی کی آہٹ سنی۔ اسے امید نہیں تھی کہ وہ کبھی یوں آذان سے پھر ملے گی، اسکا سامنا کرتے ہوئے وہ اب گھبرا رہی تھی۔

اسلام و علیکم "اپنے ازلی دھیمے انداز میں اسکے ساتھ کھڑا اب وہ بھی دلہاد لہن کو" دیکھ رہا تھا جنکا باقاعدہ اب فوٹو شوٹ جاری تھی، مینو کی آواز تو جیسے اسکے خلق میں اٹک چکی تھی۔

و علیکم السلام "نہایت سنجیدگی سے کہا گیا تھا۔"

آپ ٹھیک ہیں مینال؟ "ناجانے کیوں اسے مینو کی فکر سی تھی، حانی کا یہ فیصلہ وہ " بھی اتنی اچانک سے کرنا اسے کافی پریشان کر رہا تھا۔ مینو کا دل چاہا کہ بھاگ جائے۔ جی "وہ اس سے کم ہی بولنا چاہتی تھی۔"

آپ خوش ہیں اس سب سے؟" پتا نہیں وہ اپنے دل کی کونسی تسلی چاہتا تھا، مینو " لمحہ بھر کو حیران و پریشان ہوئی۔

جی میں خوش ہوں " پتا نہیں کیوں اسے دیکھ کر آذان کا دل بے چین ہو رہا تھا مگر " وہ یہ بے بسی اپنے لیے خود چن چکا تھا۔

کاش میں ان آنکھوں کی ساری ویرانی ختم کرنے کا اختیار رکھتا، لیکن مجھ سا بد " قسمت بھی کوئی نہ ہوگا " وہ خود پر اب مسکرا دیا تھا، مینو اگلے ہی لمحے وہاں سے چلی گئی۔ فوٹو شوٹ کے بعد کھانا لگ گیا تھا، مینو آج کا پورا دن حانی کی طرف دیکھنے سے گریز کرتی آئی تھی اور اب بھی کر رہی تھی اور وہ بھی تلخی لیے مینو کہ اس ایک اور ستم پر نالاں تھا۔ مینو مطمئن تھی کہ سب نے اسے کہیں نا کہیں معاف کر دیا تھا، بس تکلیف تو اس بات کی تھی کہ وہ ناچاہتے ہوئے بھی اسے دکھ دینے والی تھی جو اسکی سب سے بڑی خوشی تھا۔ وہ اپنی آنکھیں جھکائے ان تمام حالات کو پرکھ رہی تھی مگر کچھ بھی ہاتھ نہ آیا، مسیج ٹون پر وہ اپنی خاموش سوچوں سے باہر آئی

تھی۔ حانی کا نام دیکھ کر لمحہ بھرا اسکے ہاتھ کانپے، سامنے دیکھا تو وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

مینو، مجھ سے ملو فوراً "مینو کی دھڑکن اس حکم پر تھم سی گئی اور وہ جانتی تھی کہ " آج اگر وہ گئی تو پھر کبھی واپس لوٹ نہیں پائے گی۔ فنکشن ختم ہونے سے پہلے ہی وہ اپنے روم کی طرف گئی اور ملازمہ کو کہا کہ وہ سونے لگی ہے، روم لاک کر کے وہ اندر آگئی۔ چہرے پر اطمینان سا سجائے۔

نہیں حانی، اب مینو آپ کو نہیں ملے گی "یک دم اسکے چہرے پر حانی کو دینے والی " ان ساری تکلیف کا دکھ ابھرا، یہیں پر بات آ جاتی ہے اختیار کی۔

\*\*\*\*\*

نیلیم نادیہ اور ماہین، دانیہ کوروم میں لے جا چکی تھی۔ حانی نے نوٹ کیا تھا کہ مینو تب سے کہیں بھی دیکھائی نہیں دے رہی۔ چہرے پر ایک غصہ لائے وہ مینو کے کمرے کی طرف بڑھ چکا تھا۔

تم میرا بہت امتحان لے رہی ہو مینو "مینال کا دروازہ لاکڈ تھا، ایک تلخ نظر بند " کوارڈ پر ڈالتا ہوا وہ واپس مڑ گیا۔ بند دروازوں پر مسلسل کی جانے والی دستک یوں بھی بہت بے کار جاتی ہے، بنا مینو سے ملے وہ ہر گز جانا نہیں چاہتا تھا مگر وہ بھی تو آجکل بے حسی کی انتہا کر رہی تھی۔ وہ اپنے کمرے کی طرف آ رہا تھا جب نیلیم اور دائم باہر نکلے۔ دونوں کے چہروں پر شرارتی سی مسکراہٹ دیکھ کر اسے بھی مجبوراً لانی پڑی تھی۔

میرے دلہا بھیا، آپ بہت پیارے لگ رہے ہیں "نیلیم، حانی کے ساتھ لگی تو وہ " بھی مسکرا دیا، مگر اگلے ہی لمحے نیلیم کے چہرے پر شرارت ابھری تھی۔  
ویسے میرا دل تو نہیں کر رہا لیکن مجھے آپکی جیب خالی کرنی پڑے گی "نیلیم نے " پر جوش ہوتے کہا تو دائم نے بھی نیلیم کی ہاں میں بھرپور ہاں ملائی۔

کیا یہ سچی میں رسم ہے میں تو سمجھا سنی سنائی بات ہے۔ لوسب تمہارا "حانی نے تو" سخاوت کی حد کی تھی، پورا والٹ ہی وہ نیلم کو تھما چکا تھا۔

تھینک یو میرے پیارے ہیر و بھیا، آپ کو پتا ہے آپ میرے آئیڈیل ہیں حانی" بھائی۔ مجھے پتا ہے آپ کسی کے ساتھ کوئی نا انصافی نہیں ہونے دیں گے۔ دانیہ آپ اور آپ ہمیشہ خوش رہیں گے "نیلم ایک بار پھر سر حانی کے سینے سے لگائے روہانسی سی ہوئی، وہ بھی اسے خود سے لگائے مسکرا نے کی کوشش میں تھا۔

ان شاء اللہ بھئی بہت خوش رہیں گے، حانی بھائی زرا ایک تھپڑ تو مار دیں مجھے۔ سنا" ہے یہ نیاز جسے ملتی ہے اسکی بھی شادی ہو جاتی ہے "اب تو دائم کی مسکین فرمائش پر وہ دونوں ہی ہنستے تھے۔

تیرا بھی کچھ کرتے ہیں بندر "حانی اسکا کان پکڑے بولا تو وہ آنکھیں نکالتی نیلم کو" دیکھ کر آنکھ مارے ہنسا، وہ تو غصے سے مزید زیادہ گھور نا شروع ہو چکی تھی۔ کچھ بھی بولتے ہو، خیر اب آپ جاسکتے ہیں "نیلم نے راستہ دیتے کہا۔"

میں بابا سے ملنا چاہتا تھا "حانی ایک بار اپنے دل کی حالت مہران کو بتانا چاہتا تھا مگر " وہ تو جیسے اس سے بیگانے ہی ہو گئے تھے۔

وہ تو ابھی دوالے کر سوئے ہیں، آپ ان سے صبح مل لیجئے گا۔ آپ بھی ریٹ " کریں اب "نیلیم نے بتایا تو حانی کچھ سوچتا ہوا سر ہلائے اندر کی جانب بڑھ گیا جبکہ اب نیلیم کی گھورتی ہوئی آنکھیں دائم پر تھیں وہ بھی نیلیم کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔ میں ماروں تھپڑ، مکے ساتھ فری "اب تو دائم تھا اور اسکا بلند ہوتا قہقہہ۔ " یعنی ان فیوچر ہم ٹائم پاس کے لیے باکسنگ بھی کر سکتے ہیں، گڈ آئیڈیا "اب تو وہ " بمشکل اپنی ہنسی دبائے وہاں سے فرار ہوئی تھی، وہ بھی اپنے دلکش انداز میں ہنسا تھا۔

\*\*\*\*\*

تم ٹھیک ہو "مہر بھی لان میں ہی ٹہل رہی تھی اور نیند تو مینو کو بھی آج کہاں " آنے والی تھی۔ حانی سے یوں چھپ کر وہ شاید سمجھ رہی تھی کہ وہ اسکی سزا سے بچ



جائے گی مگر حانی کے اندر کا دکھ اب کی بار خفگی میں بدلاتھا۔ محبت کے باوجود اسکا حانی سے یوں کنارہ کرنا، حانی کے لیے سب سے بڑی تکلیف تھی۔  
ہاں کہنے کو لیکن امید ہے جلد ٹھیک ہو جاؤں گی "مینو مایوس ہو کر بھی مایوس " نہیں تھی۔

عادی بتا رہا تھا کہ تم نیویارک جا رہی ہو "مہر بھی اب بیٹھ گئی تھی، مینو نے بھی سر " بیڈ کی پشت سے ٹکا لیا تھا۔  
ہاں "مینو فقط اتنا ہی بولی۔

اگر تم محض گھر سے دور رہنا چاہتی ہو تو تم میرے پاس آ جاؤ مینو "مہر نے بھی آفر " کی تو وہ مسکرا دی۔ لگتا تھا مہر کو کوئی خدشہ سا گھیر چکا ہے۔

گھر سے نہیں، حانی سے دوری چاہتی ہوں اور تم فکر مت کرو۔ میرا وہاں جانا، " عادی اور حرا کی زندگی میں کوئی برا اثر نہیں لائے گا "مہر شاک ہی تو ہو گئی تھی، مینو کیسے اسکا خدشہ بنا کہے سمجھ گئی تھی۔

مینو کیا تمہارے پاس کوئی سپیشل پاور ہے، تم کیسے اگلے کی بات بنا کہے جان جاتی " ہو " مہر کو یک دم اس پر بے حد پیار سا آیا۔ اور وہ بھی مسکرائی تھی۔

ہاں شاید اوپر والے نے مینو کو یہ سپیشل آفردوسروں کے دکھ کم کرنے کے لیے " دی ہے " مینو کا اطمینان قابل داد تھا۔

اور تمہارے دکھ کون کم کرے گا میری جان " مہر اس کے لیے ایک بار پھر دکھ میں تھی۔

وہی اللہ جو سبکے کرتا ہے " اور اسے امید نہیں یقین تھا کہ وہ سہی راستے پر ہے۔ " آمین، میں سچ میں یہی سوچ رہی تھی کہ کہیں تمہارا جانا ان دونوں کی زندگی کو " متاثر نہ کر دے۔ وہ آپس میں خوش رہنا سیکھ رہے ہیں " مہر خود غرض نہیں تھی اسے بس عادی کی بھی اتنی ہی فکر تھی۔

وہ متاثر نہیں ہوں گے اور خوش رہنا سیکھ چکے ہوں گے۔ میں یہ بھی جانتی ہوں " کہ عادی میرا مان کبھی نہیں توڑے گا، تم یہ فکر مت کرو " مینو اسے مطمئن کر چکی تھی۔

تم اس بات پر خفا تو نہیں "مہر کے دل میں یو نہی آیا تو کہہ دیا،"  
 پاگل ہو کیا، بھلا اس میں خفا ہونے والی کیا بات ہے مہر۔ یہ قدرتی ہے، تم ایک "  
 بیسٹ فرینڈ ہونے کے ساتھ ساتھ ایک امی جان ٹائپ بہن بھی ہو "آخری بات پر  
 مہر بھی ہنس دی تھی، مینو کی مسکراہٹ تو ادھوری سی تھی۔

میری جان، میری دعا ہے کہ اللہ تمہاری یہ مشکلات بہت جلد حل کریں۔ میں "  
 تمہاری سچی خوشی کی منتظر ہوں۔ حوصلہ مت ہارنا، وہ کیا ہے کہ تم سچ میں میری  
 شیرنی ہو "مہر نے محبت سے کہا تو وہ بھی ہلکا سا مسکرائی، فون بند کر کے سائیڈ پر  
 رکھا۔ مگر نظر اچانک حانی کے میسج پر پڑی، پھر سے اداسی لیے اوپن کیا۔  
 تم سے اسکا حساب جلد لوں گا مینو، تمہارا مجھ سے یہ گریز دیکھ کر مجھے خود سے "  
 نفرت محسوس ہوئی ہے "مینو کا دل سار کا تھا، یہ حانی کی تکلیف تھی۔ اسکا درد تھا جو  
 وہ لفظوں کا سہارہ لیے اس تک پہنچا چکا تھا، مینو نے فون رکھا اور آنکھیں بند کر لیں،  
 پھر کچھ لمحے بعد اس نے لیپ بھی بچھا دیا۔

\*\*\*\*\*

دانیہ تو آج کسی ریاست کی اداس سی ملکہ دیکھائی دے رہی تھی، حانی نے اندر جا کر ایک نظر دانیہ پر ڈالی اور پھر اسی کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔ دانیہ اسکی ہر الجھن محسوس کر سکتی تھی، وہ تو خالی سا تھا پر بھر ادیکھائی دینے کی کوشش میں تھا۔ اسکا تو یہی دل چاہ رہا تھا کہ آج وہ کچھ نہ بولے لیکن وہ ایک بار پھر دانیہ کا دل کیسے توڑ دیتا۔ وہ اسکی بچپن کی ساتھی اور دوست تھی، اسے سب سے زیادہ سمجھتی تھی۔ تبھی بنا کسی سوال اور جواب کے اس نے حانی کا فیصلہ قبول کیا تھا۔ حانی کو لگا آج اسکے پاس کہنے کو کچھ بھی باقی نہیں، اسے لفظوں کی تلاش کا عمل تھکا رہا تھا۔

سب اچھا ہو گیا "جب کچھ نہ سمجھ آیا وہ تو یہی بول گیا،"

ہاں شاید "وہ بھی سنجیدہ تھی۔"

میں نے تو اپنی پوری کوشش کی ہے کہ بکھری ہر چیز کو سمیٹ دوں، میرے اس "انتشار میں تم نے میرا مان رکھ کر مجھے بہت خوشی دی ہے دانیہ۔ تم بہت اچھی ہو،

شاید سب سے زیادہ "دانیہ صرف حانی کی مینو سے محبت کے متعلق جانتی تھی، مینو کے دل کے جذبات صرف حانی جانتا تھا۔ دانیہ کو لگا جیسے حانی بہت اداس ہے۔ میں نے تو دے دی، اب تمہاری باری ہے حانی" وہ خود ہی اسکا ہاتھ تھامے بولی، "حانی کا دل ایک بار تو ضرور آڑے آنے والا تھا۔

ہاں یہ میں نے تمہارے لیے لیا" حانی نے سائیڈ ٹیبل سے ایک جیولری باکس نکال کر سامنے کیا، دانیہ مسکرا دی۔

تم بھی ناں "وہ مسکراتی ہوئی اور پیاری لگ رہی تھی، وہ ایک بہت خوبصورت سا ڈائمنڈ کا ہلکا سا نیگلکس تھا۔

یہ بہت خوبصورت ہے حانی "دانیہ نے ستائشی نظروں سے کہا تو حانی بھی لیے دیے انداز میں مسکرا دیا۔

تم سے کم، بہت پیاری لگ رہی ہو "حانی کے سنجیدہ سے ایکسپریشن سے تعریف سن کر اسے کچھ مزہ تو نہیں آیا تھا مگر یہ بھی اس سچویشن میں غنیمت تھا۔

آہاں، تھینک یو "وہ خود ہی مسکراتی ہوئی حانی کے کندھے کے ساتھ لگ گئی، حانی" کا دل بے چین ہو چکا تھا۔

دانیہ کبھی بھی یہ مت سمجھنا کہ میرے لیے تم یا ہمارا یہ رشتہ بوجھ ہے، میں " تمہارے ساتھ کبھی کوئی نا انصافی نہیں کروں گا۔ تمہیں خوش رکھنے کی کوشش کروں گا لیکن ابھی میں ریلکس نہیں اس لیے۔ تم کبھی بھی \_\_\_\_\_ " وہ چپ ہوا تو دانیہ اس سے الگ ہوئی۔

لیکن میں تمہیں کبھی نہ کہوں کہ مینو سے دور ہو جاؤ، یہی ناں۔ مگر حانی کچھ تو " سوچنا ہوگا، تم کب تک اسے اس زبردستی کے رشتے میں باندھ کر رکھ سکو گے " دانیہ کی بات پر حانی کا دل سار کا۔

کاش کوئی مجھے اور مینو کو بھی سمجھتا "حانی کا دل دہائی دے رہا تھا مگر وہ اس کا اثر باہر " نہیں لا سکتا تھا۔

حانی اگر وہ ہی تمہارے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تو تمہیں اسکی آزادی اسے دے دینی " چاہیے، باقی جیسا تم چاہو۔ دانیہ ہمیشہ تمہارے ساتھ ہے " حانی کا ایک دم بو جھل چہرہ تھا مے وہ محبت سے بولی تھی۔

تھینک یو، اسکے متعلق بھی کچھ سوچتا ہوں۔ میں ابھی چینج کر کے آتا ہوں "دانیہ کا" چہرہ تھا مے کہتا ہوا وہ واش روم کی طرف بڑھ گیا، دروازہ بند کیا اور آئینے کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ اپنا شکست خوردہ اور بے بس چہرہ اسے خود بھی آج قابل قبول نہیں تھا۔ دانیہ کو اتنی بڑی بات کہہ تو دی تھی اب اس پر عمل درآمد کرنا اسے بے حد کٹھن لگ رہا تھا، حانی اپنے چہرے کی ہر ابھرتی تکلیف اس آئینے میں واقعہ دیکھ سکتا تھا۔ وہ ہمیشہ سے ایسا پاگل، بے بس، اور مجبور ہی تھا۔ آج بھی وہ مجبوری قائم تھی بس اپنے روپ بدل لیتی تھی، حالات نے اسے کہاں سے کہاں لا پٹھا تھا۔ اس پر سب سے بھاری مینو کی بے رخی، اسکا منہ پھیرنا اسے نڈھال کر گیا تھا۔

میں دانیہ کے ساتھ نا انصافی نہیں کر سکتا مگر کرنے پر مجبور ہوں، ایک بار پھر " تمہارے سب اختیار جانے والے ہیں حنوط مرتضیٰ " خود کو حقارت سے دیکھتا ہوا وہ



تنبیہ کر رہا تھا اور شاید اپنی بے بسی اپنے ہی منہ پر مار رہا تھا مگر حقیقت میں وہ دانیہ سے نا انصافی کرنے پر مجبور تھا۔ چیلنج کرنے کے بعد وہ دوبارہ آئینے کے سامنے آیا۔ اگر تم اتنی ایماندار ہو تو اب میری اس ایمانداری کا مقابلہ کر کے دیکھنا مینو، حانی" کے وجود، دل اور روح پر پہلا حق صرف تمہارا ہے اور تمہارا ہی رہے گا۔ کسی اور کو حنوط مرتضیٰ خود تک کبھی نہیں آنے دے گا" شکست خوردہ سا وہ خود کو مینو کا پابند کرتا ہوا دوبارہ باہر نکل گیا۔

\*\*\*\*\*

مینال صبح صبح ہی کہیں گئی تھی، اسکے ہاتھ میں ایک فائیل تھی۔ وہ سیدھا اپنے کمرے میں آگئی۔ رات مہراں کے کمرے سے آنے سے پہلے وہ ان سے ایک اجازت بھی

لے کر لائی تھی جس پر وہ ایک لمحے کو سن ہوئے تھے، مینو کھڑکی کے پردے ہٹا کر سامنے کھڑی تھی۔ اسکے چہرے پر ایک عجیب سا اطمینان تھا۔ آج وہ صبح صبح جاگی تھی، نماز بھی ادا کی اور ایک اہم کام بھی پورا کیا تھا۔ مینو کی آنکھیں آج ہر ویرانی سے پاک تھیں۔

پلیز اللہ مجھے حوصلہ دیجئے کہ میں دانیہ کی امانت ان تک مکمل پہنچا دوں "وہ دل" سے دعا گو تھی، سامنے لان میں مالی بابا اپنا کام شروع کر چکے تھے۔ درختوں پر رنگ برنگے پرندے بھی مینو کی طرح اپنے رب سے ہم کلام تھے، یک دم مینو کی آنکھیں لازوال اداسی سے بھر گئیں۔ وہ ایک اہم فیصلہ لے چکی تھی جسکی شدت ناقابل برداشت تھی مگر اسے پھر بھی قائم و دائم رہنا تھا۔ نظر بیڈ پر دھری اس فائیل پر گئی، دل نے کہا کہ یہ آزادی کا پروانہ نہیں، بلکہ تمہاری خوشیوں کے خاتمے کا پروانہ ہے مینو! ان نیلی آنکھوں میں نمی ابھری تھی۔

آئی ایم سوری حانی، میں جانتی ہوں کہ میں آپکو آپکی برداشت سے بڑی سزا دینے والی ہوں لیکن حقیقت یہی ہے کہ ہم دونوں ایک دوسرے کی قسمت کبھی نہیں

بن سکتے "وہ اپنی نم آنکھیں لیے دکھ میں وہ فائیل کھول رہی تھی، یہی وہ پروانہ تھا جو آج ان دونوں کو الگ کر دینے والا تھا۔

میں آپ کی تکلیف سے واقف ہوں حانی، لیکن میں آپ کو مزید تکلیف دینے پر "مجبور ہوں۔ آپ کی اور دانیہ کی بہتری اسی میں ہے کہ مینو آپ دونوں سے بہت دور چلی جائے، یوڈیزرو ایچ اور "فائیل پھر سے بند کرتے ہوئے وہ اپنے چہرے پر آئے آنسو صاف کر رہی تھی۔

میں آپ کو اتنا مجبور اور بے بس کرنے والی ہوں کہ مجھے چھوڑنے کے سوا آپ کے پاس "کوئی چارہ نہیں رہے گا، آئی ایم سوری۔ پلیز آپ مینو کو سمجھیے گا "وہ یک دم بالکل ویران سی ہو گئی تھی۔

\*\*\*\*\*

حالات چاہے جیسی بھی نوعیت کے تھے مگر سب ہی ایک دوسرے کو خوشی دینے کا جذبہ لیے ہوئے تھے، نیلم کچن میں نادیہ اور ماہین کے ساتھ ناشتہ بنانے میں مدد کر رہی تھی جبکہ دائم اور ارحم کچن کی شیف پر بیٹھے انھیں مسلسل ہنسا رہے تھے۔

میں تو سوچتا ہوں کب میری شادی ہو اور کب مجھے بھی حانی بھائی کی طرح اتنا "پروٹوکول ملے۔ اوئے ارحم یار، کوئی لڑکی ورکی ہے تیری نظر میں "دائم کی تو حسرت ہی بہت مسکین تھی، نادیہ ماہین تو ہنس دیں جبکہ نیلم کے ضرور کان کھڑے ہو چکے تھے۔ ارحم صاحب تو اس انوکھے سوال پر دانت نکال رہے تھے

اگر اسکی نظر میں ہوئی بھی تو اپنے لیے ہوگی ناں، تم میرے بچے کو کا کا مت " سمجھو "اب کی بار ماہین بھی شرارت لیے بولی تھیں۔

ھاھا اوئے تیری خیر، چل چل رکھ پاس تو ہی۔ میری تو بھابھی ہے نا پھر، میں اپنی "خود ڈھونڈتا ہوں "کل اور آج دائم، نیلم سے کچھ زیادہ ہی فری ہو رہا تھا۔ گدی وہ ارحم کو کر رہا تھا مگر شرارت سے دیکھ وہ نیلم کو رہا تھا جو دبی دبی ہنسی لیے تھی۔

دیتی ہوں میں تجھے خود ڈھونڈنے، میں آل ریڈی ڈھونڈ چکی ہوں "اب تو دائم کا" دل چاہا ایک بار پھر نادیہ کو گما ڈالے کیونکہ وہ بھی پیار سے نیلم کو دیکھتے بولی تھیں۔ اہم اہم، مہم مہم، ڈھونڈ لی ہے تو ترسا کیوں رہی ہیں، نکاح پڑھوا کر اسے میرے "منہ پے دے ماریں" اب تو ماہین اور نادیہ دونوں ہی ہنس دیں جبکہ نیلم تو باقاعدہ منہ چھپا کر چائے کی طرف دھیان لگا چکی تھی۔

ہاھا دائم تیرا کوئی حال نہیں میرے بچے "ماہین تو ابھی تک لوٹ پوٹ ہو رہی" تھیں۔

ہائے یہ دن بھی آنا تھا، مجھ پر ایسے ایسے ظلم "وہ نیلم کے منہ پھیر کر ہنسی دبانے" کی طرف اشارہ کرتے بولا تھا، سب ہی ان دونوں کی اس چھپی محبت سے واقف تھے، ارحم تو اب پورے انہماک سے گیم میں گھسا تھا۔

کتنا منہ پھٹ ہے دائم، سب کے سامنے شروع ہو جاتا ہے "نیلم بھی اسکی حرکتوں" پر ہنستے ہوئے سوچ رہی تھی۔

میرے بچے صبر کر جا، تیرا یہ ظلم بھی جلد ختم کرتے ہیں۔ ویسے اب تو ایک ہی "خواہش ہے کہ جلدی سے اس گھر میں بھی بچوں کی آوازیں آنے لگیں "اب تو ماہین کی پھرتیوں پر دائم کی بھی آنکھیں باہر آئی تھیں، نادیہ اور نیلم تو ناشتے کو تقریباً ریڈی کر چکی تھیں۔

اوہ میری فاسٹ ترین پھپھو جان، ابے کل تے ویاہ ہو یا بے۔ کی کردے ہو تسی ""  
دائم بھی ہنسی دبائے تھا۔

بھئی تم نہیں سمجھو گے ہم عورتوں کے جذبات "اب تو وہ بھی ہنستی ہوئی ناشتے کی چیزیں لگانے باہر نکل گئیں۔

بھئی کوئی ہم سے جذبات سنیر ہی نہیں کرتا تو سمجھیں کیسے "وہ شلیف سے چھلانگ لگائے بولا تو دوبارہ اندر آتی ماہین نے اب اسکا کان پکڑا تھا۔

تو مار کھائے گا اب چھپھورے "نرمی سے ہی کان پکڑے وہ ہنسیں۔ اب کی بار " نادیہ بھی ہنستے ہوئے برتن لیے باہر چلی گئیں۔ ماہین بھی باقی چیزیں رکھ رہی تھیں، ارحم تو گیم میں غرق تھا جبکہ نیلم ابھی پلیٹ میں بریڈ نکال کر رکھ رہی تھی۔

کیا میں واقعی چھچھورا ہوں " وہ نیلم کے کان کے قریب بولا تو وہ یک دم چونکی اور " پھر ہنس دی۔

ہاں ایک نمبر کے "مڑے بغیر ہی دبی ہنسی میں جواب آیا تھا، دائم نے ایک نظر " ار حم کو دیکھا۔۔۔

بیچ کے دیکھنا اب اس چھچھورے سے " پھر یک دم ماہین کو اندر آتا دیکھ کر وہ منہ " پر شرافت اور مسکینی لائے کچن سے باہر نکل گیا، نیلم نے بمشکل اپنی ہنسی کنٹرول کی اور بریڈ لیے باہر آگئی۔

\*\*\*\*\*

حانی کا چہرہ سنجیدہ تھا دانیہ شاید ریڈی ہو رہی تھی۔ فل بلیک میں جیسے اسکے چہرے کی ہر تلخی مزید گہری ہو کر بکھری تھی۔ وہ فون سے مینو کا نمبر ڈائیل کر چکا تھا، مگر مینو کا نمبر آف تھا۔ سب سے پہلا کام آج مینو نے یہی کیا تھا، فرار کرنا ہے تو مکمل



کرنا ہے۔ گزری رات کا ہر لمحہ غیر اہم اور جذباتی نہ ہو کر بھی جیسے وہ فراموش کر دینا چاہتا تھا اور دل کی بے قراری اپنے عروج پر تھی۔ دانیہ سے اس نے کوئی نا انصافی نہ کرنے کا عہد توڑ کر نا انصافی کی تھی۔ محبت کرنے والے کوئی نا انصافی ڈیزرو نہیں کرتے مگر حانی کو کچھ وقت درکار تھا، خود کو دانیہ کو مکمل سونپنا بھی اسکے لیے کٹھن تھا لیکن کہیں اندر مینو کی محبت سے، اور خود مینو سے خیانت محسوس کرتا ہوا وہ یہ بڑی نا انصافی کر گیا تھا جس پر دانیہ بھی راضی تھی۔ وہ جس کے لیے ابھی ماز کم مینو کی دوری ک تک خود کو پابند کیے تھا، وہ اس سے بہت دور تھی لیکن حانی برداشت نہیں کر پایا تھا۔ وہ تو اپنا آپ صرف مینو کو سونپنا چاہتا تھا، اس کا دل زخمی تھا۔

کب دانیہ آئی اور اسکے سامنے آ کر کھڑی ہوئی، اسے کچھ خبر نہ تھی۔ بہت خوبصورت سے گرے اور گرین کام والے ڈریس پر کھلے بال، چہرہ ہلکے میک آپ سے مزین کیے وہ آج کوئی اور ہی دانیہ تھی۔ چہرے کی سنجیدگی نے جیسے دھیمی سی حیا کارنگ اوڑھ لیا، حانی کا ساتھ ہی کافی تھا۔ ایک دن حانی کے مل جانے کی امید

اسے مایوس نہیں کر رہی تھی، وہ حانی کی تکلیف سے لمحہ بھر کو غافل نہیں تھی تبھی اس نے حانی کو اس نا انصافی کی پورے دل سے اجازت دی تھی۔ وہ یہ زوجیت کا حق پہلے مینو کو دینے کی خواہش دانیہ سے کہہ نہ سکا تب بھی وہ سمجھ گئی تھی کہ حانی اس سب کے لیے بالکل تیار نہیں۔

حانی یوں اداس مت ہو، میں تمہاری خوشی کے لیے مینو کو تمہاری زندگی میں " واپس لاؤں گی۔ جب تم نے میری محبت کا احترام اور مان نہیں ٹوٹنے دیا، مجھ سے نکاح کیا تو میرا بھی فرض بنتا ہے کہ میں تمہاری تکلیف کا مداوا کرنے کی ہر ممکن کوشش کروں " حانی کا چہرہ تھامے وہ مطمئن سی مسکراہٹ لیے تھی۔

وہ مجھے چھوڑ دے گی " دانیہ کو وہ خوفزدہ لگا تھا۔ "

میں اسے کہوں گی کہ رک جائے " دانیہ اسکی تکلیف نہیں سہہ پائی تھی۔ "

دانیہ میں خود کو بے حد تھکا اور ہارا محسوس کر رہا ہوں 'دل کی گھبراہٹ کہہ رہی " ہے کہ کچھ برا ہونے والا ہے " وہ دانیہ کو خود سے لگائے جیسے اپنا خوف چھپا رہا تھا۔

سب ٹھیک ہوگا، ایسا مت سوچو "دونوں ہاتھوں سے حانی کا چہرہ تھامے وہ الگ"  
ہوتے مسکرائی تھی، مگر وہ تو جیسے ہار لیے ویسا ہی تھا۔

سب چھوڑو، یہ بتاؤ کیسی لگ رہی ہوں "اب وہ اسے نارمل کرنا چاہتی تھی، حانی"  
سچ میں اسے دیکھ ہی نہیں پایا تھا۔  
بہت اچھی "وہ فقط اتنا ہی بولا تھا۔"

اہم اہم اوہ سوری لگتا ہے غلط انٹری ماردی لیلی مجنوں کے بیچ "دائم نے زور سے"  
کھانسنے کے بعد منہ اندر کر کے جھانکا تو وہ دونوں مسکرا دیے۔

ہا ہا بندر، ہم آنے ہی لگے تھے باہر "دائم تو دونوں کو دیکھ کر دل سے مسکرایا،"  
ایک دوسرے کے ساتھ تو وہ ایک دم مکمل لگ رہے تھے۔

ماشاء اللہ ماشاء اللہ چشم بد دور، نظر نہ لگے۔ آجائیں بھی اگر یہ میٹھی باتیں ختم ہو"  
گئی ہیں "اب کی بار تو دائم شرارت لیے ہنسا اور وہیں سے واپس نکل گیا، دانیہ تو ہنس  
رہی تھی مگر پھر جیسے الجھے ہوئے حانی کو دیکھ کر سنجیدہ ہو گئی۔

بہت بگھڑ گیا ہے یہ "دانیہ مسکرائی تو حانی بھی بجھا سا مسکرا دیا" پھر وہ اسکا ہاتھ پکڑ "کرا سکے رو برو ہوئی۔"

تم ٹھیک ہو حانی "وہ پھر سے اداس ہوئی۔"

شاید "وہ ویسا ہی تھا۔"

کہاناں سب ٹھیک ہو گا "وہ پھر سے بولی اور اپ کی بار حانی کا دل مزید ڈوبا، کیا "ٹھیک ہونا تھا اب۔ دل میں جیسے ایک نیا ساختہ جنم لے چکا تھا، اسے محسوس ہوا کہ گزری رات کے بعد مینو اس سے مزید دور ہو جائے گی کیونکہ مینو کے نزدیک اب حانی دانیہ کا ہو گیا تھا۔ یہ احساس ہی اسے کاٹ کھا رہا تھا، نظر دانیہ پر گئی تو ایک حسرت جاگی کہ کاش وہ اپنے سامنے تاحمر مینو کو دیکھ پاتا مگر مینو تو اسے دیکھنے تک کو میسر نہ تھی۔

\*\*\*\*\*

ناشتہ سب ہی ایک اچھے خوشگوار انداز میں کر رہے تھے سوائے مینو کہ وہاں ہر کوئی تھا۔ وہ بھی پھر اپنے کمرے سے نکل آئی تھی، مہران کے علاوہ سب ہی ناواقف تھے کہ مینو آج کیا کرنے والی ہے۔ آج مینو کے چہرے پر کوئی تلخی نہیں تھی اور نہ قدموں میں کوئی رکاوٹ۔

آجاو مینو، یہاں آو "مہران نے اسے خود کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھایا۔ رضوان" اور نادیہ نے شاید ابھی تک مینو کی طرف سے دل صاف نہیں کیا تھا، وہ بھی ایک بیٹی کے ماں باپ تھے اور اس معاملے میں خود غرض تھے۔ انھیں بھی مینو کے حافی کی زندگی سے نکلنے کا انتظار تھا، مینو ناچاہتے ہوئے بھی حافی کے سامنے بیٹھادی گئی تھی اور وہ تو اسے یوں دیکھ رہا تھا کہ جیسے وہ ابھی اس پر چیخنے والا ہے۔ دانیہ بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھی تھی، مینو نے مسکرا کر ایک نظر دونوں پر ڈالی۔

آپ دونوں کو نئی زندگی مبارک ہو، میری دعا ہے کہ آپ دونوں کا یہ ساتھ ہمیشہ قائم رہے۔ کبھی بھی کوئی آپ دونوں کی اس محبت کے درمیان نہ آئے "مینال کی

بات پر دانیہ ہلکا سا مسکرائی مگر حانی کی نظروں میں تکلیف اور شکایت کے سوا کچھ نہ تھا۔

مینو، تم بتاؤ پراٹھا کھاو گی یا "ماہین بھی اپنی خفگی بھلا چکی تھیں، ویسے بھی مینو وہاں" موجود ہر فرد کو ہی عزیز تھی۔ سب کا غصہ تو حانی کے لیے تھا۔

جی "وہ بھی ہلکا سا مسکرائی، پھر جیسے بڑے ضبط سے ایک نظر حانی کو دیکھا جو" مسلسل اسی کا چہرہ فوکس کیے زخمی سے انداز میں لپٹا تھا۔

مجھے آپ سب سے ایک ضروری بات کرنی تھی "سب ہی مینو کی بات پر متوجہ" تھے، حانی کو لگا جیسے اس کا دل تھم سا گیا ہے۔

میں جانتی ہوں پچھلے کچھ دنوں میں جو کچھ ہوا اس نے آپ سب کو بہت بے چین اور "بہت ہرٹ کیا، میں ناچاہتے ہوئے بھی آپ سب کی تکلیف کا باعث بن گئی مجھے اس کا بے حد دکھ ہے۔ پہلے تو میں آپ سب سے معافی مانگنا چاہتی ہوں، خاص کر چھوٹے تایا جان اور تائی جان سے "اب کی بار وہ دونوں ہی مینو کا ادا اس چہرہ دیکھ کر ادا اس ہوئے۔

جو ہو گیا میرے بچے اسے بھول جاو، اب آگے سب ٹھیک ہو جانا چاہیے۔ ہم خفا" نہیں ہیں بس دکھ حاوی سا ہو گیا تھا" تو گویا یہاں سے بھی معافی مل گئی تھی، حانی کی دل کو پار کرتی تلخ نظریں اب اسے جلا رہی تھیں اور زخمی کر رہی تھیں۔

تھینک یو سوچ آپ سب نے اپنی مینو کو معاف کر دیا۔ جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ دانیہ اور حانی کی شادی ہو گئی ہے تو اصولاً مجھے اب اس زبردستی کے رشتے سے نکل جانا چاہیے، ویسے بھی غلطیوں کو جتنی جلدی سدھار لیا جائے اتنا ہی انکے نقصان پر جلدی صبر آ جاتا ہے" حانی کو لگا کسی نے اسکے دل کو جکڑ لیا تھا، بے یقینی سے وہ نظر چراتی مینو کو دیکھ رہا تھا، وہ اتنا بڑا فیصلہ کیسے کر سکتی ہے۔

کیا مطلب "نادیہ اب بولی تھیں۔ سب ہی ایک دم حیران تھے جبکہ مہراں کا چہرہ" تاریک تھا، وہ کل ڈائورس پیپرز کے لیے انکی پرمیشن کاسائن لے چکی تھی اور انہی کے کہنے پر وکیل نے اتنی جلدی کاغذات ریڈی کر کے صبح تصدیق کروا کر مینو کے حوالے کر دیے تھے جس میں پہلے حانی کے سیگنچر ہونے تھے اور اسکے بعد مینو کے۔



ابھی فیصلہ ہو جائے گا، میں ابھی آتی ہوں "وہ کہہ کر اندر گئی مگر سب پتھر اچکے " تھے، حانی کی برداشت دم توڑ رہی تھی۔ کچھ ہی لمحوں میں سب نے مینو کو واپس آتے دیکھا، اسکے ہاتھ میں ایک فائیل تھی۔

تم کیا کرنا چاہ رہی ہو مینال "رضوان تو اب پریشان دیکھائی دے رہے تھے، وہ اٹھ " کر مینو کے قریب گئے۔ جبکہ دانیہ بھی حیرت زدہ تھی۔

وہی جو اس گھر کے ہر فرد کے لیے بہتر ہے تا یا جان اور شاید میرے لیے بھی " مینو نے وہ فائیل اپنی جگہ پر کرسی کے ساتھ کھڑا ہوئے حانی کے سامنے کھول دی، سب ہی کی پریشان نظریں اس فائیل کی جانب تھیں۔ حانی نے ایک نظر اس ظالم مینال کو دیکھا اور پھر ایک نظر اس موت کو جو اسکے سامنے رکھ چکی تھی۔

ڈائورس پیپرز، یہ کیا ہے مینو؟ "دانیہ کی بے یقینی اور حانی کی افیت عروج پر تھی، " دائم بھی اٹھ کر آیا۔

یہ سب کیا ہے؟ "دائم بھی حیرت لیے تھا۔"

جی، یہ میں نے کل ہی بنوالیے تھے حانی کی طرف سے۔ بابا کے سیگنچر موجود ہیں، میں چاہتی ہوں آج اس پر سائن ہو جائیں تاکہ پھر ایک دو دن تک یہ معاملہ سیٹل ہو جائے گا" وہ حانی کو دیکھنا فورڈ نہیں کر سکتی تھی، سب ہی ہونق زدہ سے چہرے لیے تھے۔

تو تم نے مجھے دھوکہ دے ہی دیا، اتنی افیت کے بعد یہ دھوکہ نہیں دینا چاہیے تھا" تمہیں مینو "دل خون ہوا تھا، وہ اندر تک ٹوٹ سا گیا تھا۔ نظریں اس پتھر سے وجود کو ریزہ ریزہ کر دینا چاہتی تھیں اور سامنے پڑی اس موت کو وہ ٹکڑے ٹکڑے کر دینا چاہتا تھا۔

یہ لیں پین "مینو نے پین حانی کی سمت بڑھاتے ہوئے کہا۔"  
 اتنی تکلیف مت دو کہ جان نکل جائے، مجھ پر رحم کرو مینو "وہ اسے ایک دم ٹوٹا"  
 ہوا محسوس ہوا۔

مجھے معاف کر دیجئے گا، مجھے پتا ہے یہ بہت زیادہ سزا ہے "وہ خود دل میں سوچ کر"  
 اپنے انسوؤں کو سنبھالے ہوئے تھی۔

مجھے تمہارے حانی کی زندگی میں رہنے پر کوئی اعتراض نہیں مینو، یہ مت کرو۔۔۔  
دانیہ بھی افسردہ تھی۔

مجھے ہے اعتراض "اب تو حانی کی ہمت ختم ہو چکی تھی، پین اور پیپر دونوں کو اٹھاتا"  
ہوا وہ دوسری طرف سے مینو کے قریب آیا اور اسے زبردستی بازو سے گھسیٹ کر  
اندر کی طرف بڑھ گیا، دائم پیچھے جانا چاہتا تھا مگر دانیہ نے روکا۔  
نہیں دائم، انکوبات کر لینے دو "سب ہی اسکے بعد ایک گہری خاموشی اوڑھ چکے"  
تھے۔

\*\*\*\*\*

چھوڑیں مجھے حانی "وہ آج پاگل ہو رہا تھا، مسلسل اسے ساتھ گھسیٹ کر لے جاتا وہ"  
مینو کے کمرے کی طرف بڑھ رہا تھا اور وہ اپنی سانس بند ہوتی محسوس کر رہی تھی۔

میں نے کہا مجھے چھوڑیں "کمرے کا دروازہ بند کرتے ہوئے وہ اسے اندر پٹخ چکا تھا،"  
جواب دینا توازن بمشکل برقرار کیے سنبھلی اور بیڈ پر جا گری۔

دل تو چاہ رہا ہے آج تمہیں واقعی چھوڑ دوں "یک دم جیسے حانی کے چہرے پر دکھ"  
سا ابھرا، پیپر ز بیڈ پر پھینکتا ہوا وہ اس کے سامنے کھڑا تھا۔

جی سائین کریں اور سچ میں میری جان چھوڑ دیں آپ حانی "اپنے ہاتھ کی تکلیف"  
محسوس کرتی وہ بھی دکھ کی انتہا پر تھی۔

تم اتنی ظالم نہیں ہو سکتی، باقی سبکی تکلیف اور ناراضگی تمہاری جان لے رہی ہے "  
مگر تمہیں میری افیت کا خیال کیوں نہیں ہے۔ جواب دو مینو "وہشت ناک غصے  
سے ڈھارتے ہوئے وہ اب کی بار اسکی بازو پکڑے جھک کر چیخا تھا۔

کیونکہ مجھے آپ سے محبت ہی نہیں ہے، سنا آپ نے "اور آج حانی کو لگا جیسے واقعی "  
اس ظالم نے اس سے کبھی محبت کی ہی نہیں۔ حانی کو خود پر سے پرے کرتی وہ اٹھ کر  
مقابل آئی اور وہ اس غمناک بات پر ایک سینکڈ میں سارا بیچ کا فاصلہ عبور کرتا اسے  
دیوار میں چن دینے کی حد تک غضبناک ہوا۔

میں تمہاری منت کرتا ہوں مینو خود کو اتنی تکلیف مت دو "وہ اسکے چہرے کی" کر بنا کی پر رحم کی پھوار ڈالتا قریب ہوا مگر وہ دور ہٹ گئی۔

آپ کو میری تکلیف کی فکر نہیں کرنی چاہیے "چہرے پر اجنبی اور ہٹ دھرم" رنگ لائے وہ پتھر ہی لگ رہی تھی۔

ہاں، واقعی مجھے اب تمہاری کسی تکلیف کی کوئی فکر نہیں کرنی چاہیے۔ تم مجھے بہت "مجبور کر چکی ہو یہ سخت قدم اٹھانے پر" حانی کی اس ذومعنی بھیانک بات پر مینو کو اسکی آنکھوں سے خوف آیا تھا کیونکہ حانی کے چہرے پر خطرناک سنجیدگی ابھری تھی۔

ک\_\_\_\_ کیا کر لیں گے آپ؟ "خود کو کمپوز کرتی ہوئی وہ اپنا خوف چھپانہ پائی۔" حانی اس کو بختسنے کے موڈ میں ہر گز نہ تھا۔

تمہارے اس خود کو اور مجھے ازیت دینے کے کھیل کو ختم کر دوں گا "وہ اسکی بازو" پکڑے خون خوار نظروں سے اسکی آنکھوں میں دیکھ کر بولا تھا، مینو تو بے یقین اور دکھ لیے اسے ایک بار پھر خود پر قابض ہوتا دیکھ کر پیچھے دھکیل چکی تھی۔

حانی پلیز سائن کر دیں، مجھے مزید سبکی نظروں میں مت گرائیں "اسے لگا جیسے وہ" اسکی اس التجاء سے پگھل جائے گا مگر آج حانی اسکی اس حرکت سے اندر تک زخمی ہوا تھا تو کیسے بخش دیتا ہے۔ اسکے ہر احتجاج کو چو لہے میں جھونکتا وہ جنون خیزی سے حد توڑتا ہوا سرخ چہرے کے سنگ مینو کی روئی آنکھوں میں جھانکا۔

آج تم پر کوئی رحم نہیں کروں گا مینو میں تمہاری اور اپنی تکلیف مٹانے پر مجبور کر دیا گیا ہوں "خود غرض تھا وہ، مینو کی آنکھیں یک دم بھر آئیں۔

مجھے مارنا چاہتے ہیں تو گن بہتر آپشن ہے باقی آپکی چوائز ہے "اب کی بار دونوں کی" آنکھیں ایک جیسی تکلیف سے بھر گئی تھیں اور وہ مینو سے اپنی پل بھر کا سکھی ترین لمحہ وصول کرنے پر اکتفاء کیے مینو کی ظالم بات پر جڑے بھینچتا رخ پھیر چکا تھا۔ ہاں وہ رویا تھا، اسکی آنکھوں میں اذیت ناک نمی تھی اور پھر جیسے بجلی کی رفتار سے وہ دروازہ کھولتا باہر نکل گیا۔ وہ بھی اپنا بے جان ساسانس بحال کرتی وہیں گٹھنے سمیٹ بیٹھ گئی، پھر اپنے آنسو صاف کیے کوئی نمبر ڈائیل کرنے لگی۔

ہاں، مجھے ابھی جانا ہو گا "خود کلامی کرتی ہوئی وہ بولی تھی۔ حانی کا پاگل پن وہ سہہ " نہیں سکتی تھی، اور اب فرار ہی آخری اختیار تھا۔

\*\*\*\*\*

گھر میں پھر سے عجیب ٹنشن کا ماحول تھا، ولیمہ ضروری تھا لہذا بڑی مشکل اور ہزار منتوں کے بعد حانی کچھ دیر سیٹج پر بیٹھا تھا، اسکے اندر تو وہ آگ لگی تھی جو بجھائے بجھنے والی نہیں تھی۔ باقی سب بھی پورے فنکشن میں پریشان سے دیکھائی دے رہے تھے، ماہین بھی اس قدر ٹنشن کے ماحول کے باوجود ولیمہ کے بعف واپس چلی گئی تھیں کیونکہ ارحم کا سکول تھا۔ مینو پورے فنکشن میں کہیں نہیں تھی، ولیمہ کی تقریب سے واپس آتے ہی حانی نے جیسے خود کو کمرے میں بند کر لیا تھا۔ باقی سب بھی پریشان حال تھے، مینو بھی تو فیصلہ سنا کر ایسی چھپی تھی کہ پورا دن کسی نے بھی اسکی جھلک نہیں دیکھی تھی۔ حانی سر ہاتھوں میں لیے مسلسل اسے دہراتا تھا جیسے



آج واقعی وہ اپنا اور اس درد دیتے سر کا خاتمہ چاہتا ہو، وہ مینال کی حد سے بڑھتی  
زیادتیوں پر افسردہ ترین حالت میں تھا۔

نہیں مینو، اب نہیں "پھر جیسے اپنے وہشت ناک چہرے کو اٹھاتا ہوا وہ ایک بار"  
بھر باہر آیا، سب نے ہی اسے مینو کے کمرے کی طرف جاتا دیکھا۔ وہ بہت تیزی  
سے مینو کے کمرے کا دروازہ کھول چکا تھا مگر اندر مینو تو کیا اس کا سایہ تک نہ تھا، دل تو  
پہلے ہی ہول سار ہا تھا مزید جامد ہوا۔

مینال \_\_\_\_\_ "اس نے پورا کمرہ چھان مارا۔ سٹڈی، واش روم، دریسنگ روم وہ"  
کہیں بھی نہیں تھی۔ حانی کی تکلیف یک دم پریشانی میں بدلی، ہاتھ بڑھا کر الماری  
کھولی تو وہیں پتھر ہو گیا۔ نہ ہی وہاں مینو کا کوئی سامان تھا نہ اور کوئی چیز، دل نے جیسے  
چلنے سے انکار کر دیا۔

نہیں مینو، تم یہ نہیں کر سکتی "وہ بمشکل کانپتی ٹانگوں سے کھڑا رہ پایا تھا۔ وہ اسکی"  
سوچ سے بھی آگے نکل گئی تھی، وہ چلی گئی تھی نہ ہی اس میں حانی کا سامنا کرنے کی  
ہمت بچی تھی نہ ہی ایسا کوئی ضبط۔

مینال "پوری شدت سے وہ غصے میں دھاڑا تھا، دانیہ بھی اسکی آواز سن کر دوڑ کر آئی جب وہ بہت ہی شدید دکھ اور غصے میں مینو کا نمبر ملارہا تھا۔ نمبر آف، مینو "وہ شاید خود کو دنیا کا بے بس شخص محسوس کرتے ہوئے صوفے پر" گرنے کے انداز میں بیٹھا، ساری تکلیف یک دم اسکی آنکھوں میں سمٹ آئی۔

حانی کیا ہوا ہے سنبھالو خود کو؟ "خود دانیہ بھی خوفزدہ سی اسکا نڈھال چہرہ تھا مے" بولی تھی۔

مینو چلی گئی ہے \_\_\_\_\_ چھوڑ کر، وہ ایسا کیسے کر سکتی ہے "دانیہ خود حانی کی ایسی" حالت دیکھ کر رونے والی تھی اور حانی کے پاس تو اس قدر بے بسی کے بعد یہی رو دینے کی سہولت بچی۔

کہاں جائے گی وہ حانی، ہم ڈھونڈ لیں گے تم پلینز \_\_\_\_\_ "دانیہ کی نظر کھلی خالی" الماری پر گئی تو جیسے وہ بھی پتھر ہو گئی۔

حانی رکو "حانی تو اب شاید دنیا کو بھسم کر دینے کی حالت میں تھا، بجلی کی سپیڈ سے" وہ باہر کی سمت دوڑا۔ دانیہ بھی فوراً اسکے پیچھے لپکی۔

\*\*\*\*\*

آئی ایم سوری بڑے تایا جان میرے پاس اور کوئی آپشن نہیں تھا، میں آپ سے " مل کر آنا چاہتی تھی پر مجھے موقع نہیں مل سکا " مہراں صاحب کے چہرے پر بھی ابھی کچھ دیر پہلے حانی کا اجڑا حال دیکھ کر غم تھا، وہ بہت تیزی میں گھر سے باہر نکلا تھا۔

مینو میرا بچہ تم واپس آ جاؤ، حانی ٹھیک نہیں ہے۔ تم ہر حال میں ہماری زندگی کا " حصہ ہو " وہ اپنی بے بسی پر آنکھیں نم سی کر گئے تھے۔

آ جاؤں گی ہنڈ سم، ضرور آؤں گی لیکن ابھی نہیں۔ میں نے بہت مشکل سے یہ " فیصلہ لیا ہے اور حانی مجھے اس پر قائم نہیں رہنے دیں گے۔ وہ ابھی بہت جذباتی ہیں، مجھے زبردستی خود سے ساتھ باندھ کر رکھنا چاہتے ہیں۔ میری طرح آپ بھی تو دانیہ

اور حانی کو ایک ساتھ خوش دیکھنا چاہتے ہیں ناں؟ "وہ کسی ہوٹل میں تھی شاید، بیڈ کے قریب ہی اسکا سوٹ کیس تھا اور بیڈ پر اسکا ہینڈ بیگ۔

میں تمہیں اور حانی کو بھی ساتھ دیکھنا چاہتا ہوں، وہ ایک مدت سے اس تکلیف میں تھا لیکن تم جانتی ہو ناں بچپن سے ہم نے حانی اور دانیہ کی نسبت طے کر دی تھی۔ لیکن سچ پوچھو تو میں اسکے دل سے واقف تھا۔ بیٹی کی خوشی چھین کر کیسے بیٹے کا دامن بھر دیتا، سوچا تھا کہ حانی مرد ہے جلد اس سب سے نکل آئے گا لیکن اگر دانیہ کو تکلیف پہنچی تو وہ شاید اس سے کبھی نکل نہ پائے گی۔ سچ پوچھو تو مینو تمہارے بابا ایک عمر سے بے بس چلے آرہے ہیں، مرد کی برداشت کو چیلنج نہیں کرنا چاہیے۔ پھر وہی حوصلہ اور برداشت اسکی ضد بن جاتی ہے، ابھی جو میں نے حانی کا روپ دیکھا ہے وہ اس بات کا بر ملا ثبوت تھا کہ اب تمہارے ساتھ اسکا یہ رشتہ ضد بن گیا ہے "وہ آج پہلی بار اپنی بے بسی کا اعتراف کر رہے تھے۔

میں سب دور کر دوں گی، آپکی اس بے بسی کو بھی اور حانی کی اس تکلیف کو بھی۔ "مجھے کچھ وقت دیں، ابھی میں صرف اپنے ساتھ رہنا چاہتی ہوں۔ آپ اگر حانی کے

دل سے اس قدر واقف ہیں تو یہ بھی جانتے ہوں گے کہ مینو کسی کی خوشی کبھی ادھوری یا ختم کر کے جی نہیں سکتی، اگر میں حانی کی ضد مان بھی جاؤں تو بابا میرا یقین کریں کہ میں پھر بھی دانیہ اور حانی کی کہیں نہ کہیں دکھ، بے چینی اور انتشار کی وجہ ضرور رہوں گی۔ حانی تو مرد ہیں اور دوپہر بھی الحمد للہ کہنے کا حوصلہ لے آئیں گے مگر ایسا کرنے کی ہمت نہ مجھ میں ہے اور نہ دانیہ میں۔ آپ یقین کیجئے وہ درد بہت برا تھا جو اس دن دانیہ کی آنکھوں میں دیکھائی دیا، جیسے وہ کہہ رہی ہوں کہ مجھے یہ تکلیف مت دینا مینو۔ میں کیا کروں کہ مجھے دوسروں کی تکلیف ناچاہ کر بھی دیکھائی دے جاتی ہے اور پھر آپ نے ہی تو سیکھایا ہے کہ اصل زندگی تو دوسروں کو خوشی دینے میں ہے۔ اگر خود کے لیے ہی جینا ہے تو پھر کمال کس بات کا "مہراں کو لگا جیسے انکا سر فخر سے بلند اور سینہ مان سے چوڑا ہوا ہے، یہ وہی تربیت سامنے آئی تھی جو وہ ہمیشہ اپنے سب بچوں کی کرتے آئے تھے۔

مجھے تم پر ناز ہے مینو، رشتوں کو جس قدر ایمانداری اور خوبصورتی سے آج تک " تم نبھاتی آئی ہو شاید ہی کسی کے بس میں ہو۔ اپنی تکلیف پر مسکرا دینے والا اور

دوسرے کی خوشی کو اپنی خوشی پر فوقیت دینے والا ہی اس دنیا کا سب سے عظیم اور فاتح ہے۔ مجھے ایک دکھ ضرور رہے گا کہ تم حد سے زیادہ پیاری ہو، کاش تھوڑی سی خود غرضی تم نے بھی سیکھ لی ہوتی "وہ ناچاہتے ہوئے بھی اپنی آنکھیں ایک بار پھر نم ہوتی محسوس کر رہے تھے۔

ہنڈ سم آپ بس میرے لیے دعا کریں کے میں حانی کو اپنی بات سمجھا پاؤں کہ "محبت پالینے کی چیز نہیں بلکہ بلا کسی لین دین کے بس کرنے کی چیز ہے۔ یہی ضد حانی کا دماغ معاویہ کر چکی ہے اور میں جانتی ہوں کہ جس دن وہ اپنی یہ ضد چھوڑ دیں گے اس دن وہ بھی مجھ پر فخر کریں گے اور مجھے وہ پہلے والا میرا دوست حانی لوٹا دیں گے۔ مینو تو بس محبت چاہتی ہے، ضد تو اس کا دم گھوٹ دے گی "وہ بھی شاید اپنے نام کی ایک ہی تھی۔

مینو تمہاری سب باتیں اپنی جگہ لیکن ایک بار اپنے اس فیصلے پر نظر ثانی ضرور کرنا، "تکلیف کی نوعیت کو پرکھ لینا۔ اپنے بغیر حانی کی زندگی کا جائزہ بھی لے لینا، مجھے امید

نہیں بلکہ یقین ہے کہ اس بار پھر تم ایک بہترین فیصلہ لو گی "سارے کا سارا بوجھ ایک بار پھر مینو پر ڈال دیا گیا تھا۔

جی ہنڈ سم، میں جلد واپس آ جاؤں گی آپ اپنا خیال رکھیے گا "پھر وہ فون رکھتے ہی " اسی تکلیف میں لپٹ گئی۔

مجھے کیوں اتنا حساس بنا دیا، خود سے زیادہ مجھے باقیوں کی تکلیف کیوں زیادہ لگتی " ہے۔ حانی کی تکلیف نہیں سمہ پار ہی آپ انکو کہیں ناں کہ وہ مینو کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ پلیز اللہ میری مدد کریں، حانی کو اس افیت سے نجات دیں۔ سبکو مینو کی وجہ سے ہونے والی تکلیفوں سے نجات دے دیں " وہ بیڈ پر بیٹھتے ہی رو دی، اپنی تکلیف اسقدر تھی پھر بھی اسے باقی سب کے دکھ کا غم کھائے جا رہا تھا۔

آپکو اتنا دکھ دے بیٹھی ہوں کہ اب اگر آپکے سامنے آئی تو شاید میری سانس رک جائے گی حانی، میری اس بے بسی کو سمجھنے کی کوشش کریں " وہ حانی کو تکلیف دے کر خود اس سے زیادہ تکلیف میں تھی، فلائیٹ تو اسکی ایک دن بعد کی تھی مگر اسے



ابھی سے اس گھر سے دور جانا ہی بہتر لگا تھا، وہ حانی کے پاگل پن سے واقعی خوفزدہ تھی۔

\*\*\*\*\*

مہراں نے سبکو یہ کہا تھا کہ وہ کسی کام سے گئی ہے، وہ انھیں بتا چکی تھی کہ وہ کونسے ہوٹل میں ہے اور کل کب اسکی فلائیٹ ہے۔ سب کی پریشانی میں خاطر خواہ کمی ہوئی تھی، حانی کو نکلے ہوئے کافی دیر ہو گئی تھی۔ مینو کا نمبر کچھ دیر بزی رہنے کے بعد اب دوبارہ آف ہو چکا تھا، گاڑی یو نہی سڑکوں پر بے مقصد گماتا وہ خود کو بھی اس ظالم ہوا میں تحلیل کر دینا چاہتا تھا۔ بکھرے بال اور بکھرا ہواحنوط مرتضیٰ افیت کی انتہا پر تھا،

اور اس سے زیادہ تم مجھے ماردیتی مینو، کہاں ڈھونڈو تمہیں۔ یہ افیت کی انتہا" ہے کہ میں تمہیں یوں دردرد ڈھونڈ رہا ہوں مگر تم سامنے کہیں بھی نہیں ہو" وہ

گاڑی سڑک کنارے روکے ہوئے خود پر ماتم کر رہا تھا، اپنی بے بسی پر رونا چاہتا تھا۔ اسی لمحے اسکا فون بجا، مہراں کال کر رہے تھے۔ بے جان انداز میں فون اٹھائے وہ کان سے لگا چکا تھا۔

حانی اتنی گہری رات ہو گئی ہے، کہاں ہو تم "فکر مندی اور سختی سے پوچھا گیا تھا۔" آپکا حانی بکھر گیا ہے بابا، میں اسی دن سے ڈرتا تھا تبھی کہتا تھا مجھے مضبوط مت بنائیں۔ مت لگائیں اس ناکارہ سے اتنی امیدیں، دیکھ لیں کیا حال ہو گیا میرا "مہراں کو اسکی حالت ٹھیک نہیں لگی تھی۔

حانی کیوں کر رہے ہو یہ، میرے بچے سائن کر دو۔ اپنی اور مینو دونوں کی مشکل آسان کر دو "اسے لگا جیسے مہراں بھی اس پر پتھر برسارہے ہیں۔

بابا میں اسے اپنی زندگی سے نہیں نکال سکتا کیونکہ "شاید وقت آگیا تھا کہ وہ یہ حقیقت اگل دیتا، دوسری سمت لمحہ بھر کو خاموشی لہرائی۔

کیونکہ کیا؟ بولو حانی "انکی بھی سانس تھمی تھی۔"

کیونکہ وہ بھی مجھے چاہتی ہے اس سے کہیں گناز یادہ جتنا میں نے اسکو چاہا ہے۔ کیسے " چھوڑ دوں اسے، کیسے اپنی زندگی سے دستبردار ہو جاؤں " دوسری طرف مہران پتھر کا بت ہی تو تھے، مینو کے کہے سارے لفظ جیسے انکی سماعت میں رقص کرنے لگے۔ کوئی ایسا کیسے کر سکتا ہے، اب تو انھیں مینو کے حوصلے پر حقیقی دکھ ہوا تھا اور اپنی اس عظیم نا انصافی پر کرب۔

یہ کیا کہہ رہے ہو؟ " وہ بے یقینی اور دکھ کی انتہا پر تھے۔ "

بابا یہی وجہ ہے کہ میں مینو سے بات کرنا چاہتا ہوں، اپنی ہر کوشش کرنا چاہتا " ہوں۔ پلیز مجھے بتا دیں وہ کہاں ہے " وہ اس قدر ٹوٹا ہوا تھا مہران شاید مینو کا نابتا کرنا انصافی کر جاتے۔

بس ٹھیک ہے، تم اسے جا کر لے آؤ حانی۔ میں ایڈریس بھیجتا ہوں " اور یہ تو اس " ٹوٹے پھوٹے شخص کے لیے واقعی ایک امید کی کرن تھی، مہران بھی اب مینو کو خود کے ساتھ ایسی نا انصافی نہیں کرنے دے سکتے تھے۔ اذیت میں جیسے کچھ کمی سی ہوئی تھی۔

\*\*\*\*\*

وہ کافی دیر سے بے مقصد گاڑی دوڑا رہا تھا، ناجانے کیوں اسکی نیلی آنکھیں آج ایک بار پھر وہشت زدہ تھیں۔ مینو کو کھونا اسکی ذات کی لازوال تکلیف بنتی جا رہی تھی۔ گاڑی روکے اب وہ سر کو سیٹ کی بیک سے لگائے آنکھیں موندھ چکا تھا۔

پھول لے لو، گجرے لے لو۔ روٹی کھانی ہے، ایک ہی لے لو "یک دم گاڑی کے" کھلے شیشے سے آتی پھولوں کی خوشبو اور اس دردناک آواز پر آذان نے آنکھیں کھولیں، رات اپنے پورے جو بن پر تھی۔ سامنے ایک بچہ تھا جو شکل سے ہی بہت بھوکا اور غریب دیکھائی دے رہا تھا۔ اسکے ہاتھوں میں بے شمار گجرے اور پھولوں سے بنے چھوٹے چھوٹے بکے تھے۔

صاحب یہ گجرے لے لو، اللہ تمہارا بھلا کرے گا "آذان تو جیسے اپنا کچھ دیر پہلے کا"  
کرب بھلائے گاڑی کھول کر باہر نکل آیا۔

دے دو، کتنے کے ہیں "آذان سنجیدگی سے اس بچے سے پوچھ رہا تھا جو پھولوں کی"  
قیمت کا اندازہ لگانے میں مصروف تھا۔

ہزار کے سب لے لو، کل سے روٹی نہیں کھائی۔ میرا ابا بہت بیمار ہے، صبح سے "  
کسی نے مجھ سے پھول نہیں لیے "آذان کو لگا کسی کے اس پر آسمان گرا دیا ہے، یک  
دم وہ اس بچے کے قدموں میں بیٹھا۔ والٹ سے پانچ ہزار نکال کر اسے تھمائے، مگر  
وہ حیرت زدہ ہو چکا تھا کیونکہ اس بچے کی آنکھوں میں آنسو تھے۔

نہیں صاحب ابا کہتا ہے ایک روپیہ فالتو نہ لینا "اف یہ دنیا کیسی کیسی تکلیف دہ"  
اذیتیں لیے ہے، آذان کو خود پر افسوس ہوا۔

تم مجھے اپنے ابا سے ملو او، میں ان سے خود بات کر لوں گا "اس بچے سے سارے"  
پھول لیتے ہوئے اور انھیں گاڑی میں رکھتے ہوئے آذان اس سمت دیکھ رہا تھا جہاں

وہ بچہ اشارہ کر رہا تھا۔ فٹ پاتھ کے قریب ہی ایک چادر تھی جس پر ایک بے جان وجود لیٹا ہوا تھا۔

تم جاو روٹی لے آؤ، میں ہوں تمہارے ابا کے پاس "آذان کے کہنے کی دیر تھی کہ" اس بچے کے چہرے پر وہ رونق آئی کہ شاید آذان کو یہ لمحہ اپنی زندگی کا سب سے خوبصورت لمحہ لگا۔ بچہ اور آذان دونوں ہی مخالف سمت میں چلے گئے، وہ ایک بہت بوڑھا کمزور سا آدمی تھا۔ گلے میں کئی تعویذ تھے جو شاید پیسے نہ ہونے کے باعث بیماریوں سے حفاظت کو ڈال رکھے تھے۔ ہاتھ سیاہی سے اٹ چکے تھے، چہرے پر صدیوں کا اندھیرا تھا مگر وہ آدمی ایک خوبصورت چہرہ رکھتا تھا۔ اسکے نین نقش بتا رہے تھے کہ وہ اپنی جوانی میں ایک حسین شخص رہا ہوگا۔

اسلام و علیکم "آہٹ پر وہ آدھ مرا وجود ہلا اور آنکھیں کھول کر آذان کی سمت دیکھنے لگا۔

آپکے بیٹے نے بتایا کہ آپ بیمار ہیں، چلیں میں آپکو ہو اسپتال لے جاتا ہوں "وہ" شخص بیٹھ چکا تھا، آذان بھی اسی انداز میں وہیں فٹ پاتھ پر بیٹھا اسی جیسا فقیر ہی دیکھائی دے رہا تھا۔

وعلیکم السلام، نہ صاحب یہ ہو اسپتال ہم سوں کہ لیے کدھر کو بنے ہیں۔ ہم سے تو "یو نہی فٹ پاتھوں پر ایک دن مرے ملتے ہیں" آذان کو لگا جیسے وہ بہت دکھی اور تکلیف میں ہے۔

ایسا نہیں ہے، اللہ اپنے بندوں کے لیے بہت رحمان ہے۔ شاید مجھے آج اسی نے "یہاں بھیجا ہے" پتا نہیں آذان کو وہ شکل سے بہت اچھے گھر کا لگ رہا تھا، اسے تجسس سا ہوا۔

اس سوہنے رب کا ہی کرم ہے کہ اس نے مجھ جیسے کو ابھی تک اس زمین پر "برداشت کر رکھا، تم شکل سے دل والے لگتے ہو تبھی پہچان گئے ہو" وہ آذان کا تجسس مزید بڑھا گیا تھا، دور سے وہ بچہ ہاتھ میں چارپرائٹ اور ایک سالن کی پلیٹ لایا تھا۔ پھر بغل میں دبائی پانی کی بوتل زمین پر رکھتے وہ خود بھی بیٹھ چکا تھا، آذان



نے خاموشی سے ان دونوں کو کھانا کھاتے دیکھا۔ وہ آدمی بہت مہذب طریقے سے کھا رہا تھا، اسکا ایک ہاتھ ہلنے سے قاصر تھا اور شاید اس نے اسکو کسی وجہ سے چھپا رکھا تھا جبکہ وہ بچہ بہت تیزی سے اپنی بھوک مٹا رہا تھا، ناچاہتے ہوئے بھی آذان کی آنکھیں نم ہوئیں۔

\*\*\*\*\*

کو\_\_\_\_\_ن\_\_\_\_\_ "مینو کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی وہ ایک بار پھر اسکے سامنے" ہوگی، لفظ جیسے خلق میں ہی پھنس گئے تھے۔ مینو کے چہرے پر ناقابل فراموش سکتہ دیکھ کر حانی نے ہاتھ اس آدھ کھلے دروازے پر رکھا۔ اس سے پہلے کے وہ دروازہ بند کرتی وہ اپنا پورا زور لگائے اندر ہو چکا تھا، مینو یک دم خوفزدہ سی ہو کر پیچھے ہوئی۔

کیوں، آخر کیوں دیا تم نے مجھے دھوکہ۔ میرے جذبات کا اتنا مزاق، دیکھو مجھے " دیکھو کیا حال بنا دیا ہے تم نے میرا کہ میں کئی گلیوں کی خاک چھان کر آ رہا ہوں " وہ

آنکھوں میں وہشت لیے آگے بڑھ رہا تھا اور وہ اپنا سانس بند ہوتا محسوس کرتی ہوئی پیچھے جا رہی تھی۔

آپ یہاں سے چلے جائیں ورنہ میں سیکورٹی بلا لوں گی "اب کی بار وہ اسکی " دونوں بازو پکڑے دیوار سے لگا چکا تھا، چہرے پر ایسا کرب تھا کہ مینو کا دل دہل چکا تھا۔

کتنی ہی دیر وہ مینو کے چہرے پر لکھا خوف دیکھ کر تکلیف اور جبر کے ہاتھوں اسکی یہ اذیت بڑھاتا رہا۔

اچھا، بلاؤ۔ کیا کہو گی کہ پلیز مجھے میرے شوہر سے بچائیں۔ بلا ہی لو آج تم جسے دل چاہے، میں بھی دیکھتا ہوں آج میرے اور تمہارے بیچ کون آتا ہے "حانی کے ہاتھوں اور آنکھوں دونوں میں ہی سختی اور بغاوت تھی، مینو خوفزدہ ہو چکی تھی۔ دل بھی جیسے اس زبردستی کی قربت پر رکتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

حانی نے اس بار وصولی اپنی ضد اور شدت کے عین مطابق کی اور اسکے انداز میں رنج اور کرب کی بھرمار تھی۔

حانی پلیز آپ مجھے تکلیف دے رہے ہیں "حانی کی انگلیاں مینو کی بازو میں"  
پیوست ہوتی جا رہی تھیں مگر وہ آنکھوں میں اس وقت شدید غصہ لیے اسے  
نڈھال ہوتا دیکھ رہا تھا۔

ہاں اس سے زیادہ دوں گا تکلیف، مجھے بتاؤ کہ آخر تم یہ افیت ناک کھیل کیوں  
کھیل رہی ہو مینو۔ جب تم نے کہا کہ دانیہ سے شادی کر لوں، میں نے تمہاری سزا  
قبول کی اسے اپنا یا، اب تو میری سزا ختم ہو جانی چاہیے "یک دم حانی کی گرفت  
ڈھیلی ہوئی اور اسی لمحے وہ اسے ایک بار پھر خود سے دور دھکیل چکی تھی۔  
میں نے جو کہنا ہے وہ ان پیپرز میں لکھا ہوا ہے، مجھے آپ کی زندگی میں نہیں رہنا۔"  
مجھے آرام سے چھوڑ دیں حانی "اب تو وہ بمشکل خود پر ضبط کیے اسے برداشت کر پایا  
تھا، ماتھے پر لاتعداد شکنیں نمودار ہوئیں۔

میں تمہیں اپنے زندگی سے جانے کی اجازت نہیں دوں گا "آنکھوں کی سختی قائم"  
تھی، مینو کو لگا جیسے آج اسکا اینڈ ہونے والا ہے۔۔۔۔ آج وہ حانی کے سامنے ہار  
جائے گی۔

مجھے آپکی اجازت ملے نہ ملے، میں ہر صورت جاؤں گی "وہ اسے پاگل لگ رہی تھی۔

مینو کیا تمہیں میری تکلیف کا زرا احساس نہیں؟ "کیسی حسرت تھی حانی کے "چہرے پر اور وہ تو بے دردی سے رخ پھیر کر اسکی تکلیف کسی صورت کم نہیں کرنا چاہتی تھی۔

مجھے کچھ نہیں کہنا، پلیز چلے جائیں "وہ شاید بے بسی کے آخری نقطے پر تھی۔ "پر مجھے تو کہنا ہے، سننا بھی ہے۔ مجھے یہ احساس دو کہ ہم دونوں ایک دوسرے کی "محبت ہیں "اسکا رخ اپنی جانب کیے وہ اسکا چہرہ پکڑتا اسکی گالوں پر لا تعداد سے محبت و شدت کے مظاہرے کرتا ہوا بہت بے حال ہوا تھا، مینو رو دینا چاہتی تھی۔

نہیں دور ہٹیں پلیز میرے قریب مت آئیں، چلے جائیں یہاں سے "حانی کی "بھٹکتی من مانی پر تکلیف میں لپٹی ہوئی التجاء آئی تھی۔

نہیں آج میں نہیں جاؤں گا، یہ رہا صوفہ اور یہ اس پر بیٹھا حنوط مرتضیٰ "حانی"  
 باقاعدہ غصہ دلا کر صوفے پر ٹانگ چڑھائے بیٹھ چکا تھا مینو نے ایک کھا جانے والی  
 نظر حانی پر ڈالی۔

پلیز حانی چلے جائیں "جب وہ حانی کی التجاء نہیں سن رہی تھی تو وہ کیسے سن لیتا۔"  
 مینو بند کر دو یہ چلے جانے کی رٹ، یہاں آؤ "اپنا ہاتھ بڑھائے اب وہ اسے پاس"  
 بلا رہا تھا اور وہ ناجانے کس طرح اپنا غصہ ضبط کیے وہیں بیڈ پر بیٹھ گئی۔ حانی کی  
 نظریں، حانی سے کہیں زیادہ نڈھال کر رہی تھیں۔

تمہاری اس ضد کو ختم کرنے کی ہر ممکن کوشش کروں گا، بھلے تو میرا ساتھ دے"  
 دو اور چاہے تو مجھے یو نہی افیت دیتی رہو "لفظ تھے یا سماعت پر پڑنے والے پتھر،  
 حانی کے چہرے پر پھیلی تکلیف اب مینو کا سانس بند کرنے کے لیے کافی تھی۔

\*\*\*\*\*

مجھے لگتا ہے مجھ سے گناہ ہو گیا ہے ماما، اف وہ حانی کی تکلیف، ناقابل برداشت " تھی "نادیہ کے ساتھ لگی اب وہ بہت دکھی تھی، خود نادیہ بھی اب اس صورت حال سے پریشان تھیں۔

دانیہ جذباتی ہو کر مت سوچو حانی ابھی جذباتی ہو رہا ہے، لیکن مینو اسے سمجھالے گی۔ وہ تمہیں تکلیف نہیں دے گی، سچ پوچھو تو یہ خود غرضی کی انتہا ہے پر میں چاہتی ہوں کہ وہ حانی کی زندگی سے نکل جائے "نادیہ کی آنکھ نم ہوئی تو دانیہ کا بھی دل رکا تھا۔

ماما مجھے لگا جیسے حانی اسکے بغیر جی نہیں پائے گا، مجھے لگا جیسے اسکی روح تک ٹڑپ اٹھی ہو۔ میں کیا کروں کہ میں خود کو بے بس محسوس کر رہی ہوں، حانی کو نہیں چھوڑ سکتی مگر اسکی تکلیف مجھے اندر تک توڑ گئی ہے "دانیہ کو لگا وہ بے بسی کی انتہا پر ہے۔

کیا مینو بھی حانی سے محبت کرتی ہے؟ "نادیہ بھی یک دم بولیں۔"

شاید نہیں، یقیناً نہیں ورنہ وہ اتنی بے دردی سے یہ فیصلہ نہ کرتی مگر پھر مجھے اسکی " آنکھوں میں تکلیف کیوں دیکھائی دی تھی ماما۔ اگر ایسا ہوا تو میں خود کو کبھی معاف نہیں کروں گی، نہ ہی اس اتنی بڑی نا انصافی پر اسے معافی ملنا ممکن ہے " دانیہ کی تکلیف بھی کئی درجے بڑھی تھی۔

یہ کیسا امتحان ہے، ایک طرف تم ہو اور دوسری طرف حانی۔ ہم کوئی تکلیف " برداشت نہیں کر سکتے میری جان " نادیا آج مینو کے لیے زیادہ غمگین تھیں۔ ماما آپ دعا کریں کہ مینو کے دل میں حانی کے لیے ایسا کچھ نہ ہو ورنہ آپکی دانیاہ " نہیں سہہ پائے گی " یک دم وہ پھوٹ کر رو ہی پڑی۔

تم خود کو ہلکان مت کرو دانیاہ " نادیا بھی افسردہ تھیں۔ "

اگر حانی نے آج مینو کا فیصلہ بدل دیا تو کیا ہوگا؟ وہ اسے بے بس کر دے گا، وہ جس " حالت میں گیا ہے نا وہ کچھ بھی کر سکتا ہے۔ ماما مجھے بہت خوف آرہا ہے کہ آخر یہ سب کیا ہو رہا ہے " دانیاہ شدید الجھاؤ میں تھی، یہ بھی چاہتی تھی کہ مینو، حانی کی



زندگی میں رہے اور دوسری طرف حانی کے مینو کے ہو جانے پر خوف زدہ بھی تھی۔

میری جان سب اللہ پر چھوڑ دو، یہی اس انتشار کا حل ہے میری جان۔ میں تمہیں "نیند کی گولی دیتی ہوں، کچھ دیر سو جاو" اور نیند تو آج دانیہ کو گولی کھا کر بھی نہیں آئی تھی۔ عورت چاہے کتنا ہی بڑا ظرف کیوں نہ رکھتی ہو پر وہ اپنے شوہر کے معاملے میں دنیا کی خود غرض ترین مخلوق ہے، کیا بتاتی کہ حانی کو یوں مینو کے پاس سوچ کر بھی اس کا دل بند ہو رہا تھا۔ اسے مینو کے فیصلے کے بعد جیسے یقین ہو گیا تھا کہ مینو واقعی یہ سب نہیں چاہتی، اف مینو تم کیا ہو؟ تم نے تو خود کو سب کے سامنے چٹان بنا دیا ہے، خود تو تم ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی ہو۔ کوئی مینو کی تکلیف تک پہنچا ہی نہیں تھا اور جو پہنچا تھا وہ اسے دھتکار رہی تھی۔

\*\*\*\*\*

رات شدید گہری ہو رہی تھی اور مینو کا ضبط جواب دے رہا تھا، وہ سامنے بیٹھا اسے  
نڈھال کر رہا تھا۔ بس یہ حوصلہ اپنے آخری کنارے پر تھا۔

حانی پلینز چلے جائیں گھر میں سب آپکا انتظار کر رہے ہوں گے "سر جھکائے جیسے وہ"  
شدید بو جھل تھی، حانی اٹھا اور مینو کے قدموں میں جا بیٹھا۔ حانی کا یہ کرنا مینو کی  
دھڑکن روک چکا تھا۔

تمہارا بھی انتظار کر رہے ہیں چلو میرے ساتھ "مینو کی گود میں پڑے اسکے بے"  
جان ہاتھ ہونٹوں سے لگائے چومتا ہوا وہ بھی اسکی منتیں کرتا تھک چکا تھا، اسکے یوں  
کرنے سے وہ فوراً ہاتھ چھڑا چکی تھی۔

حانی آپ پلینز اپنی حد میں رہیں "غصہ اور گھبراہٹ ضبط کیے حانی کے بہکتے تیور"  
بھانپتی وہ اسے وارن کر رہی تھی۔

تم مجھے میری خدمت بتاؤ، میں اگر چاہوں تو اسی وقت تمہیں اپنی ساری حدیں پار"  
کر کے دیکھا سکتا ہوں مگر میں تمہاری طرح ظالم اور اذیت پسند نہیں ہوں "اٹھ کر  
اسکے ساتھ بیٹھتا ہوا وہ بھی دکھ میں تھا، اسکے بیٹھتے ہی مینو اٹھ کھڑی ہوئی۔

وائے یوناٹ انڈر سٹینڈ می، آپ مجھے تنگ نہ کریں۔ چلے جائیں یہاں سے "اب" کی بار وہ بھی کھڑا ہو کر اسے شانوں سے پکڑ کر اپنے سامنے کر چکا تھا، چہرے پر بے حد سختی تھی۔

مینو تمہیں سمجھ نہیں آرہی کیا، آج میں یہاں سے تمہارا فیصلہ بدل کر ہی جاؤں گا۔ پھر چاہے پوری زندگی تمہارے قدموں میں پڑے گزر جائے، بہت کھیل چکی ہو تم میرے جذبات سے لیکن اب نہیں "وہ اپنے فیصلے کے اٹل ہونے کا ثبوت اپنی سنجیدگی سے دے چکا تھا۔

مجھے اپنا فیصلہ نہیں بدلنا "وہ بھی سنجیدہ ہوئی۔"

بہت محبت کرتا ہوں تم سے، مجھے یوں مت دھتکارو۔ میری آنکھوں میں موجود "تکلیف تمہیں کچھ نہیں کہہ رہی کیا، بتاؤ کیا چیز ہے جو تمہیں اس بدترین فیصلے پر مجبور کر رہی ہے، کو نساخدہ ہے جو تمہارے اس تکلیف دہ فیصلے کی وجہ ہے۔ مجھے بتاؤ میں ہوں ناں، میں تمہاری ہر الجھن دور کروں گا" پھر سے وہ اسکا چہرہ تھامے التجاء کر رہا تھا، اسکے چہرے اسکے وجود کو تسخیر کر لینا چاہتا تھا۔

مجھے کوئی خدشہ نہیں، مجھے آپکی زندگی میں نہیں رہنا اور یہ میرا حق ہے "اور"  
آخری بات پر توحانی کی بے بسی غصے میں بدلی۔

حق کی بات تم مت کرو، میں اپنے حق وصول کرنے پر آگیا تو تمہیں بہت گراں"  
گزرے گا۔ جانتی بھی ہو شوہر ہوں تمہارا اور تم مسلسل میری ہر بات رد کر کے گناہ  
کمار ہی ہو "اب تو وہ اسے ایمو شنل کرنے کی کوشش میں تھا، مقصد بس مینو کا  
فیصلہ بدلنا تھا۔ وہ اسکی گرفت سے نکلتی ہوئی دور ہٹی۔

تبھی کہا ہے مجھے اور خود کو گناہ سے بچالیں "اب کی بارحانی حیرت میں تھا۔"  
آپ دانیہ کے ہو جانے کے باوجود میری تمنا کا گناہ کر رہے ہیں "اب توحانی کو اس"  
بات پر ہنسی سی آئی، وہ ابھی حانی کی ایمانداری سے واقف ہی کب تھی۔  
میں اسے گناہ نہیں مانتا نہ ہی ایسا ہے، تم یہ بہانے بند کر دو "اب تو وہ جیسے تھک کر"  
گر جانا چاہتا تھا۔

یہ کیوں مجھے بے بس کر رہے ہیں "دل میں اس شخص کو کوستے ہوئے وہ سوچ"  
رہی تھی۔

محبت نہ ملنے سے کوئی مر نہیں جاتا" پھر جیسے وہ بولنے کی جسارت کر گئی، حانی اب " بنا اسے ہاتھ لگائے اسکے سامنے ہوتے ہوئے اسکی آنکھوں میں جھانک رہا تھا۔ زندہ بھی نہیں رہتا کمبخت، تو گویا تم مجھے مارنا چاہتی ہو؟ " دل تو کیا سانس بھی بند " ہوا تھا، اسکے بس میں ہوتا تو اپنی عمر بھی حانی کو لگا دیتی۔

آپ جو بھی سمجھیں، میں فیصلہ کر چکی ہوں۔ اب بھی اگر آپ نے مجھے نہ چھوڑا تو " آپکی تو نہیں، البتہ میں اپنی جان ضرور لے لوں گی " وہ شاید سیدھی طرح سمجھا سمجھا کر تھک گئی تھی مگر اسے امید نہیں تھی کہ جس قربت سے وہ گریز کر رہی تھی وہ یوں خوفزدہ ہو کر اسے تھام لے گی۔ حانی کی بازوؤں میں قید ہو کر وہ اسکے سینے سے لگا دی گئی تھی، یہ تاثیر پہلے کی ہر شدت سے ہزار گنا زیادہ تھی کہ گویا پیسا بہت مدت بعد سیراب کر دیا گیا تھا۔ ایک ناقابل علاج مریض کو جیسے شفاء کامل عطا کی گئی تھی، مگر اس حفاظت کا حصار خود پردیر تک رکھنا بھی مینو کے اختیار میں نہ تھا۔ اپنے آنسو ضبط کیے وہ اس سے الگ ہوئے رخ پھیر گئی تھی۔

آئندہ ایسا کہا تو اچھا نہیں ہوگا" وہ اسے رخ پھیر کر کھڑا دیکھ کر چلایا، کتنے ہی آنسو مینو کے چہرے کا حصہ بنے۔

چلے جائیں پلیز میری جان چھوڑ دیں حانی" وہ اسے پاگل کر دینا چاہتا تھا اور وہ رہی رہی تھی۔

ٹھیک ہے مجھے دیکھ کر کہو، میں بھی تو۔۔۔۔۔" وہ اسے روبرو کرتے ہوئے چپ" ہو گیا تھا کیونکہ وہ سر جھکائے رو رہی تھی۔

اگر مجھ سے دور ہونے میں تمہیں اتنی تکلیف ہو رہی ہے تو چھوڑ دو اپنی ضد، بہت" پچھتاو گی۔ ساری دنیا کو خوش کرنے کا ٹھیکہ تم نے ہی اٹھا رکھا ہے کیا، تم میرا ساتھ دو تو میں ساری دنیا سے لڑ جاؤں گا" وہ اسکے دونوں ہاتھ تھامے بہت دکھ سے اسے ایک آخری کوشش کرتے سمجھا رہا تھا۔

کس زبان میں سمجھ آئے گی آپکو، مجھے آپکا ساتھ نہیں دینا مجھے آپ اپنی زندگی" میں چاہیں۔ مجھ پر رحم کریں، چلے جائیں یہاں سے" دل توڑنے میں وہ بہت زیادہ ظالم تھی، حانی کی آنکھ اسکے چلانے پر لمحہ بھر کو پتھر ہو کر نم سی ہوئی۔

مینال مرتضیٰ اگر تم یہ کھیل مزید کھیلنے پر بضد ہو تو ٹھیک ہے، چھوڑ دیتا ہوں " تمہیں "مینو نے بے یقینی سے حانی کو دیکھا جو چہرے پر ماتم لائے اسکے دونوں ہاتھ چھوڑ چکا تھا، دل نے دہائی دی کہ نہیں خدا راجھے مت چھوڑے گا حانی۔ چند آنسو مینو کے چہرے پر ڈھلک آئے۔

لیکن تب جب تم مجھ سے اپنے منہ سے اظہار کرو گی، اس محبت کا جو تمہیں مجھ سے ہے۔ میرے حصے اتنا خالی پن مت رکھو مینو کہ میں زندگی بھر کے لیے ایک لاش بن جاؤں۔ میری زندگی کا دار و مدار اب تمہارے لفظوں پر آن ٹکا ہے، مجھے کم از کم میرا یہ حق دے دو "حانی تھکے انداز میں ان نیلی آنکھوں والی کو ایک نئے صدمے سے دوچار کر رہا تھا، اظہار مطلب سب ختم۔ واہ حنوط مرتضیٰ بڑی چال چلی ہے تم نے مینو کی اسیری کی، وہ تو صدمے میں تھی۔ کس کمبخت میں ہمت تھی کہ اظہار کے بعد جھپٹنے کا حوصلہ کر پاتا۔

حنوط مرتضیٰ کی ساری خوشی تم سے ہے، حنوط مرتضیٰ تمہارا ہے اس پر پہلا حق " بھی تمہارا ہے۔ اظہار کا بھی اور اختیار کا بھی۔ تم سے بڑا امانت دار ہوں مینو، مجھے



یوں بے آبرومت کرو کہ میں خود سے نظریں نہ ملا پاؤں۔ جانتا ہوں رشتوں کے کھونے سے ڈرتی ہو تم، اپنوں کی محبت تمہاری کمزوری ہے۔ مگر یہ حانی تمہیں تمہارا سب کچھ لوٹانا چاہتا ہے، اگر میرے بس میں ہو تو میں تمہارے آگے بھیک مانگ مانگ کر فنا ہو جاؤں مگر تمہیں خود سے دور نہ ہونے دوں۔ مینو میں تھک چکا ہوں، اس سے پہلے کہ گر جاؤں، مجھے وہ اظہار دے دو جو میرا حق ہے۔ پھر میں تمہارے ہر فیصلے پر راضی ہوں "مینو کو لگا جیسے اسکی روح فنا ہو گئی ہے، یہ کیسی گھڑی تھی کہ وہ حانی کی تکلیف چاہ کر بھی دور نہیں کر سکتی تھی۔ اتنی محبت صرف اسکے لیے ہے یہ سوچ کر ہی اسے دردناک تکلیف نے اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا، حانی کا سامنا وہ اسی لیے نہیں چاہتی تھی۔

میں ابھی جا رہا ہوں، مجھے تمہارا جواب جلد چاہیے۔ اپنا خیال رکھنا "بنا سے مزید" جبر خود کے قریب لائے وہ بس اسے یو نہی دیکھ کر باہر نکل گیا، شاید وہ بھی مینو کو نڈھال کرنا چاہتا تھا تا کہ وہ اپنی اس بے وقوفی پر سوچے۔ وہ وہیں گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی، کئی بے آواز آنسو اسکے چہرے کی تکلیف میں کئی گنا اضافہ کر گئے تھے۔

آپ مینو کی جان سے بھی بڑھ کر ہیں اور ستم یہ کہ مجھے یہ جان اپنے ہاتھوں نکالنی " ہے۔ وقت آگیا ہے کہ مینو سب کی زندگیوں سے دور چلی جائے " شدید کرب میں وہ یہ کہہ کر مزید اضافہ کرتے روئی تھی۔

\*\*\*\*\*

یہ آپکا بیٹا ہے " وہ بچہ اسی چادر کے ایک کنارے پر گہری نیند میں تھا، آذان نے " پوچھا تو وہ آدمی ایک نظر اس بچے کو دیکھنے کے بعد آذان کی طرف متوجہ ہوا۔ بیٹا ہی سمجھ لو صاحب اسکا باپ نہ تھا اور میرا شاید میں خود بھی نہیں۔ ایک دن " یو نہی اس بچے کو مجھ پر ترس آگیا، باپ بنا لیا مجھے۔ میں بھی بن گیا، موت تو مانگ مانگ کر نہیں ملتی تو جیسے وہ اوپر والا سہارہ بنا گیا اسے " آذان نے محسوس کیا کہ وہ آدمی کسی بڑے دکھ میں غرق تھا، اسکی خلتوں والی زرد آنکھیں اب سرخی لیے ہنس دی تھیں۔

آپ ناامید نہ ہوں، میرے ساتھ چلیں میں آپ کو اپنے گھر کوئی نوکری دے دوں" گا۔ چوکیداری کر لیجئے گا، اس بچے کو بھی سکول جانا چاہیے۔ آپ اتنے مایوس کیوں ہیں "آذان کی صورت دیکھ کر وہ اب مسکرایا تھا، خدا بھی کیسا کیسا مہربان ہے۔ ایک نافرمان کو بھی مدد پہنچا دیتا ہے۔

آہ "پھر سے وہ آنکھیں نم تھیں، آذان کا تجسس تھا کہ بڑھ رہا تھا۔"

صاحب اگر ایک انسان ساری عمر ایک ہی چیز مانگنے پر لگا دے تو اس سے بڑا "بیوقوف کوئی نہیں، جانتے ہو صاحب؟ تم جیسا خوب رو جوان تھا میں بھی۔ محبت ہائے یہ کمبخت جنون! پہلے تو اس بے گانی شے کو دعاؤں میں مانگتا رہا، نہیں ملی تو اس شے کی طلب نے مجھے دیوانہ کر دیا۔ کبھی کبھی ہم اس چیز کی ضد کر لیتے ہیں جو ہماری ہوتی ہی نہیں، میری عمر بھر کی دیوانگی بے کار چلی گئی اور اس در بدری میں مجھ سے میرا اللہ دور ہو گیا۔ وہ کہتا رہا کہ وہ مانگ جو تیرا ہے، میں کہتا رہا کہ مجھے وہ دے جو میرا ہونا چاہیے۔ پانچ وقتی نمازی تھا، پر اس عشق نے کافر سے بدتر کر دیا اور جب تم جیسے راہ چلتے مہربانوں کو دیکھتا ہوں تو اپنی اس دیوانگی پر لعنت بھیجنے کو دل

چاہتا ہے کہ وہ رب میری اتنی نافرمانی کے بعد بھی مجھے نہیں بھولا۔ تم جیسے بھیج کر وہ مجھے اب بھی کہہ رہا ہے کہ لوٹ آ، یہ ہاتھ دیکھ رہے ہو میرا دعائیں رد ہونے پر کاٹ ڈالا تھا، بالکل ویسے جیسے اس مالک سے میرا رابطہ کٹ گیا تھا۔ یہ دیوانگی مجھے تباہ کر گئی، میں اس رب کے دیے پر راضی نہ تھا۔ آج جو یہ میری آنکھ میں آنسو ہیں ناں یہی کہانی ہے انکی "وہ شاید اپنا دل پھٹا محسوس کر رہا تھا، اف یہ کیا ہے۔ یہ آدمی اور اسکی کہی ہر بات آذان کو خوفزدہ کر رہی تھی، کہیں یہ اشارہ تو نہیں۔

کہیں تم بھی اللہ سے ایک ہی ضد تو نہیں لگا بیٹھے آذان، یہ کیوں نہ کہا کہ مولا وہ دے جو میرے لیے ہے۔ آذان کو لگا جیسے ایک دن وہ بھی ایسی دیوانگی اوڑھ کر کسی فٹ پاتھ پر پڑا ملنے والا تھا۔ آج اسکی فجر کی نماز قضا ہوئی تھی، ایک ڈر اور خوف تھا جو آذان کے چہرے پر نمودار ہوا تھا۔

یہ رکھیں میں پھر آؤں گا" وہ کچھ مزید پیسے اس آدمی کے ہاتھ میں دیتا ہوا اپنی "پوری رفتار سے گاڑی کی طرف دوڑا اور ایک لمحہ لگائے بنا گاڑی سٹارٹ کر دی۔

یا اللہ مجھے معاف کر دے، مجھے خود سے دور نہ کرنا۔ میں تیرے دیے پر راضی "

ہوں مجھے مت آزمانا " گاڑی کی سپیڈ بڑھائے وہ مکمل پسینے میں شرابور تھا۔

یہ کیا تھا آج، وہ بچہ وہ آدمی۔ کیا میری دیوانگی بھی یہ روپ اوڑھنے والی "

تھی۔ نہیں، یہ کیا کرنے والا تھا میں۔ جب اس رب نے ایک چیز لے لی ہے تو میں

کیوں اسی کو پانے کی ضد میں ہوں۔ یہ در بدری عنقریب میری قسمت بن جاتی ہاں

جو میرا نہیں ہے اسے مانگ مانگ کر میں نے بھی تو اس رب کو ناراض کیا ہو گا۔

یا اللہ تو نے مجھے بچا لیا ہے، میں تیرا شکر گزار ہوں " یک دم آذان کی آنکھیں نمی

سے بھر گئی تھیں۔

مجھے خود سے دور مت کیجئے گا اللہ آپ کے ہر فیصلے پر راضی ہوں۔ ہر فیصلے پر، مجھے "

معاف کر دیں۔ مجھے معاف کر دیں " دل سے وہ اپنے کیے پر نادام تھا اور وہ تو رب

تھا۔ کوئی ایک عمر اس سے لو لگائے ہوئے ہو اور وہ اسے کسی کم انعام سے نوازے

ایسا ممکن ہی کب ہے، اللہ جو کرے گا بہترین کرے گا، وہ جو دیتا ہے اسی میں عافیت

ہے۔ وہ جو لیتا ہے اسی میں نجات ہے، یک دم آذان کے چہرے پر اطمینان ابھرا تھا۔

\*\*\*\*\*

شاید ہم دونوں کا نصیب دو الگ کناروں پر لکھ دیا گیا ہے، وہ کتنی آسانی سے مجھے "سزا سنائی گئی ہے۔ میری مشکل کا بھی تو کوئی حل ہونا چاہیے نا بابا" حانی یک دم ٹوٹا پھوٹا سا مہراں کے قدموں میں بیٹھانکی گود میں سر دھرے تھا، مہراں خود حانی کی اس کیفیت سے دکھی تھے۔ وہ اپنی کوشش کرنے کے باوجود ہار گئے تھے۔

حانی سنبھالو خود کو، کہیں سے بھی مردوں والی ہمت نہیں ہے تم میں۔ اسے بھی تو "سمجھو نا کہ ناجانے کس دل سے اس نے یہ فیصلہ کیا، دانیہ کی خوشی کے آگے اس نے اپنی خوشی بھلا دی۔ میں اس سے بہت خفا ہوں، تم نے اپنی کوشش کی ہے ناں

اب اسکے فیصلے کا انتظار کرو۔ یوں رو کر بوڑھے باپ پر ظلم بند کرو، میں آگے ہی خود کو تمہارا اور مینو کا مجرم سمجھ رہا ہوں " وہ خود دل برداشتہ سے تھے۔

بابا وہ چلی گئی تو؟ نہیں برداشت کر سکتا آپ جانتے ہیں ناں میں بہادر نہیں ہوں۔ " اسے الجھا تو آیا ہوں مگر آپ نہیں جانتے وہ بہت ظالم ہے، یہ کھیل اتنی آسانی سے ختم نہیں کرے گی " حانی کا ڈرا اپنی پیک پر تھا۔

یار حانی سنبھالو خود کو، تم ہوش سے کام لو گے تو ہی یہ معاملہ ٹھیک ہو گا۔ اسے " منانے کی ہر ممکن کوشش کرنا حانی، اب کی بار اگر مینو کے ساتھ نا انصافی ہوئی تو میں خود کو معاف نہیں کر پاؤں گا " وہ بھی بے حد افسردہ تھے۔

کب چاہتا ہوں کہ وہ دور ہو، میں تو ساری زندگی اسکا یہ انکار بھی سن کر جی سکتا " ہوں۔ بھلے وہ انکار کرے پر وہ میرے نام سے جڑی رہے " دروازے میں کھڑی نیلم تو پتھر ہو چکی تھیں، حانی کی ایسی حالت تو اس نے خواب میں بھی نہیں سوچی تھی۔ اسکا بھائی اسقدر تکلیف میں تھا، اسکے قدم وہیں جم چکے تھے۔



ٹھیک ہو گا سب، پریشان مت ہو "پھر جیسے مہراں نے تسلی دی مگر نیلم کی آنکھیں " ضرور نم تھیں۔

اف یہ کیا ہو گیا ہے، بھائی مینو کو اس قدر چاہتے ہیں اور مینو بھی۔ نہیں یہ سب اتنا " غلط کیسے ہو گیا یا اللہ میرے حانی بھائی کی تکلیف دور کر دیں وہ بہت اذیت میں ہیں۔ آپ سب ٹھیک کر دیں، کسی کو کوئی دکھ نہ ہو اور سب خوش رہیں۔ پلیز اللہ " نیلم کمرے تک آئی تو رو دی، نجانے اب قسمت کیا چاہتی تھی۔ کیا فیصلہ ہونے والا تھا آخر۔

\*\*\*\*\*

وہ صبح کی فلائیٹ سے نیویارک چلی گئی، بنا کسی کو بتائے اور اطلاع دیے۔ وہ آئی تو بہت دلبرداشتہ سی تھی مگر یہاں آئیر پورٹ پر ہی اسے جو استقبال ملا تھا اس نے اسے مسکرا نے پر مجبور کر دیا تھا۔ حراتواسکی سوچ سے بھی پیاری اور دھیمے مزاج کی

تھی، اس پر ستم کے وہ ہر وقت مسکراتی رہتی تھی۔ عادل کی لک میں تبدیلی دیکھ کر مینو دل سے مسکرائی تھی، وہ باقاعدہ کلین شیو کیے جنٹل مین لگ رہا تھا اور شاید وہ خوش رہنا بھی سیکھ گیا تھا۔ اپنا ہنی مون وہ لوگ مینو کے لیے مختصر کر چکے تھے، عادی اور حرا دونوں کے بہت اصرار پر وہ ان دونوں کے ساتھ جانے پر راضی ہو گئی تھی۔ مینو وہاں پہنچی تو اس کا سامان اس کے روم میں پہنچا دیا گیا، خود وہ عادی اور حرا سے باتیں کرتی رہی۔ عادل نے محسوس کیا کہ وہ بہت بو جھل سی ہو گئی ہے، اسکی نیلی یصلے کوف آنکھیں اپنی چمک کہیں رکھ کر بھول گئی ہیں لیکن وہ مینو کے اس جذباتی جان کر سیدھا سیدھا شاک ہوا تھا۔

یہ لڑکی تو اسکی ساری محنت ڈبونے آئی تھی، حرا اب کچن میں کھانا بنانے میں مصروف ہو گئی تھی۔

تم بیوقوفی کر رہی ہو، دل تو کر رہا ایک تھپر لگاؤں تمہیں۔ چپ چاپ رہو جتنے دن "رہنا ہے اور پھر جا کر حانی کو کہو کے تم اپنا فیصلہ بدل چکی ہو" ایک دم خفگی لیے وہ اسے ڈانتے بولا تھا۔

میں اپنا فیصلہ نہیں بدلوں گی عادی، تم تو مجھے سمجھتے ہو، دانیہ کو اتنا۔۔۔۔۔ "وہ" پہلے ہی ہاتھ کے اشارے سے چپ کر وادی گئی۔

خدا کے لیے مینو کبھی صرف اپنا بھی سوچ لیا کرو، بس کر دواب یہ فضول کی "جنگ۔ حانی جانتا ہے کہ اسے یہ سب کیسے ہنڈل کرنا ہے۔ تم بس انجوائے کرو اور سنو، یہ حرا بھی میری طرح تمہاری فین ہو چکی ہے "اب تو وہ عادی کی سرگوشی پر ہنسی تھی۔

ھائے میں کب ہوں اس قابل "آہ تو ظالم سی تھی پر عادل اور کچن سے آتی حرا" بھی ہنس دی۔

آپ بہت قابل ہو مینال "وہ بھی عادی کے ساتھ آکر بیٹھ چکی تھی، عادی اور حرا کو "مسکراہٹ کا تبادلہ کرتے دیکھ کر جیسے وہ جی اٹھی تھی گویا عادی نے واقعی اسکامان پورے دل سے نبھایا تھا۔

مجھے شرمندہ مت کرو یا ویسے کیا جادو کیا ہے اس پر یہ تو کافی دلیر اور خوش مزاج "ہو گیا ہے "اب تو مینو کی بات پر وہ دونوں ہنسنے لگے۔

بس اس جادو کا نام نہیں بتانا اسکو حرا "وہ بھی شرارت لیے بولا تھا۔"  
 ہاھا چلو بھئی یہ بھی ٹھیک ہے "مینو کی ادا سی جیسے ہلکی سی کم ہوئی تھی۔"  
 لوجی دو خواتین لگ گئی ہیں باتوں میں، اب کھانا ملنے کے متعلق تو ہم بھول ہی  
 جاتے ہیں "وہ مسلسل مسکرا رہی تھی اور عادی اسکی یہ مسکراہٹ تا عمر رہنے کے  
 لیے دعا گو تھا۔

اب ایسا بھی نہیں، چلو حرا دونوں چلتے ہیں کچن میں اور تم بھی آؤ ہمیں ہیلپ "  
 کرواؤ "مینو اٹھ کھڑی ہوئی تھی اور ان تینوں نے پھر مل کر مزیدار کھانا بنایا بھی اور  
 ایک اچھے خوشگوار ماحول میں کھایا بھی، مگر مینو کا دل تو جیسے حانی کے دل سے زیادہ  
 تکلیف میں مبتلا تھا۔

\*\*\*\*\*

گڈ آفٹرنون، یہ روم پینتالیس نمبر روم والی میم کہاں گئی ہیں؟ "اگلی شام حانی" دوبارہ پہنچ چکا تھا مگر یہاں آیا تو پتا چلا کہ وہ روم خالی ہے، دل کی غیر ہوتی حالت پر قابو پاتا وہ ریسپشن پر کھڑا پوچھ رہا تھا۔

سروہ فجر کے وقت ہی سائن آؤٹ کر چکی ہیں اور آپ مسٹر حنوط مرتضیٰ ہیں؟ " وہ جاتے جاتے مڑا۔

یہ لیٹر انہوں نے آپکو دینے کا کہا تھا "لیٹر کو لیتے ہوئے وہ شدید پریشانی میں مبتلا سا" ہوا اور پھر فوراً باہر نکل آیا، گاڑی کا دروازہ کھولے وہ اندر بیٹھ چکا تھا۔

مینو تم نہیں جاسکتی "دکھ سے خود کلامی کرتا ہوا اب وہ لیٹر کھول چکا تھا، پڑھنے سے پہلے ایک لمحے کو دل رکا تھا۔

میں جانتی ہوں میں نے آپکو بہت دکھ دیا، اس تکلیف کا ازالہ شاید میں کر بھی نہیں کر سکتی حانی۔ مجھے معاف کر دیں، کیونکہ میرے پاس صرف فرار کا اختیار

ہے۔ اظہار کے لیے نہ ہی میرے پاس کوئی لفظ ہے نہ حوصلہ، آپ سے دور جا رہی ہوں اس امید پر کہ یہ فاصلہ، آپکو فیصلہ لینے میں آسانی دے۔ مجھے اپنی زندگی کے

ساتھ ساتھ اپنے دل سے بھی نکال باہر کیجئے۔ پلیز حانی میری دی ہوئی یہ آخری  
افیت قبول کر لیں،

مینال "یہ الفاظ کم اور حانی کی جان لیتے ہوئے تیر زیادہ معلوم ہو رہے تھے، تو گویا  
اسے اب حنوط مرتضیٰ کی افیت سے مزہ آرہا تھا۔ حانی کا تڑپنا شاید طویل تھا۔  
تمہاری دی ہر افیت قبول ہے مگر اب تمہیں حساب دینا ہوگا، اب یہ جدائی کا"  
فیصلہ تم اکیلی نہیں کرو گی۔ جب یہ میری اور تمہاری زندگی کا باہم جڑا معاملہ ہے تو  
اسکا فیصلہ کرنے کا سارا اختیار تمہارے پاس نہیں ہونا چاہیے "آنکھوں کی نمی کو بے  
دردی سے صاف کرتا ہوا وہ تلخ سا چہرہ لیے گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا۔

☆☆☆☆☆

اف ایک تو یہ سب مجھے آفس بھیج بھیج کر میری سکن خراب کر دیں گے "دائم" نے نیلم کا اداس منہ دیکھا تو اسے ہنسانے کو اسکے ساتھ بیٹھا دہائی دیتے بولا مگر اسکا کوئی ریکشن نہ دیکھ کر وہ بھی اداس ہو گیا۔

کیا ہوا ہے تم بھی گھر کے ٹینس ماحول کی وجہ سے اپ سیٹ ہو؟ "دائم بھی سنجیدہ" ہو چکا تھا، وہ بس ہلکا سا سر ہلائے دوبارہ دونوں ہاتھ تھوڑی کے نیچے لگائے بیٹھی تھی۔

ہمم، سمجھ نہیں آرہا کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ ہر کوئی پریشان ہے، صبح حانی بھائی کو "دیکھ کر میرا تودل کٹ سا گیا تھا۔ وہ مینو سے آسانی سے دور نہیں ہوں گے "دائم بھی ٹیک لگائے افسردگی سے بولا تھا۔

ناممکن، دائم کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ دانیہ اور مینو دونوں ہی حانی بھائی کی زندگی میں "رہیں۔ اس طرح تو سب سیٹل بھی ہو جائے گا" وہ دائم کی طرف رخ پھیرے اداسی لیے بولی تو ایک لمحے کو وہ بھی حیران ہوا۔



یہ اتنا آسان تھوڑی ہے پاگل، اپنی محبت کے معاملے میں ہر کوئی بہت بڑھی ہوتا۔  
 ہے۔ یا تو پورا چھوڑ دینا بہتر ہوتا یا مکمل اپنا نا، یہ بیچ کی تکلیف اتنی سخت ہے کہ تمہاری  
 سوچ ہے۔ تم بتاؤ اگر مینو یا دانیہ کی جگہ تم ہوتی تو کیا کرتی؟ "اب تو دائم اسکی  
 آنکھوں میں جھانکے پوچھ رہا تھا، ایک لمحے کو نیلم کو لگا اسکا دل رکا ہے، یہ تو سوچنا  
 بھی اتنا مشکل تھا پھر آخر مینو نے یہ اتنا ظالم فیصلہ کس اذیت سے لیا ہو گا۔  
 یہ واقعی تکلیف دہ ہے "نیلم کی آنکھوں میں نمی سی تیری تو دائم نے ہاتھ سے اسکے  
 وہ آنسو وہیں روکے۔

سب ٹھیک ہو جائے گا پریشان مت ہو، اور باقی تمہیں انکی جگہ جا کر سوچنے کی  
 ضرورت نہیں کیونکہ یہ بندہ فل صرف تمہارا ہے "نیلم کا ہاتھ وہ اپنے دل پر رکھتے  
 آج پہلی بار دلکش انداز میں کہہ رہا تھا، نیلم کی اداس آنکھیں ایک پل کو مسکرائی  
 تھیں۔

ہاں "وہ سر اسکے کندھے سے ٹکائے بولی مگر جو حالت وہ حانی کی دیکھ چکی تھی اس  
 نے اسے ہلا کر رکھ دیا تھا۔

باقی ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ ان تینوں کے لیے بہترین فیصلہ کرے "وہ بہت"  
 دھیمے انداز میں بول کر مسکرایا، تو وہ بھی اسکا ساتھ دیتی ہوئی مسکرا سی دی۔  
 تم میرے ہی ہو گے دائم، ان شاء اللہ "وہ اسے بھی بہت پیارا تھا۔ دل نے جیسے"  
 اس دلکش سے دوست کو پوری شدت سے اپنا مان لیا تھا، ادا سی کے سمندر میں وہ  
 خوشی کا دریا ہی تھا۔۔۔ وہ کچھ بہتر سی ہو گئی۔  
 چھپچھورے کہیں کے "اور اگلے ہی لمحے وہ اسکے کندھے سے سر ہٹائے بولی تو وہ"  
 دونوں ہی بے ساختہ ہنس دیے۔

\*\*\*\*\*

حانی، یہ اندھیرا کیوں کر رکھا ہے۔ نیچے آ جاؤ کھانا کھاتے ہیں "دانیہ اندازے سے"  
 لائٹ آن کرتی ہوئی بولی، وہ بظاہر ہلکی روشنی جلا چکی تھی مگر وہ بھی اس اجڑے  
 شخص کو بے انتہا ناگوار گزری تھی۔ حانی کی حالت دیکھ کر تو دانیہ بوکھلا کر رہ گئی  
 تھی۔ وہ بیڈ کے ساتھ بیٹھا سر جھکائے نا جانے کونسا ماتم منار ہا تھا۔

آجاؤں گا" یوں لگا جیسے وہ آواز بھی بو جھل تھی، دانیہ نے دیکھا تو اسکی آنکھیں "تھوڑی سو جھی تھیں، ہو بھی لال رہیں تھیں۔ مکمل سیاہ میں وہ مزید بو جھل دیکھائی دے رہا تھا۔ دانیہ کو شدید افسوس اور احساس جرم نے گھیرا تھا۔

حانی یہ کیا حال بنا رکھا ہے اپنا" دانیہ نے اسکا چہرہ خود کی طرف موڑے کہا اور اس کے سامنے ہی بیٹھ گئی۔

کچھ نہیں" وہ اسکا ہاتھ ہٹائے اسی طرح بولا، شاید وہ اپنے آپ میں تھا ہی نہیں۔

ایسی بے رخی کس لیے" وہ سنجیدہ سی تھی، جانتی تھی کہ وہ تکلیف میں ہے۔

میں بھی تو سہم رہا ہوں" وہ واقعی بے حد دکھ میں تھا۔

میرا کیا قصور ہے حانی" اب کی بار وہ تھوڑی اداس لگی۔

میرا قصور ہے سب، دانیہ اندر سب تہس نہس ہو گیا ہے۔ وہ نہیں مان رہی، وہ

مجھے چھوڑ دے گی۔ وہ کیوں میرا اتنا حوصلہ آزما رہی ہے" یک دم وہ ٹوٹ پھوٹ سا گیا تھا، دانیہ نے بڑھ کر جیسے اسکا چہرہ تھاما۔

خود کو اتنا ہلکان مت کرو حانی، میں بات کروں گی مینو سے۔ وہ یوں تم کو تکلیف " نہیں دے سکتی " دانیہ اسکا ہاتھ مضبوطی سے تھامے اب اسے تسلی دے رہی تھی مگر حانی کی بے قراری کا حل صرف مینو تھی۔

وہ اپنے میرے ساتھ ساتھ خود کو بھی تکلیف دے رہی ہے دانیہ " حانی کی بات " جیسے دانیہ کی سماعت میں لمحہ بھر کو گونجی۔

ک \_\_\_\_ کیا مطلب حانی، حانی پلیز مجھے بتاؤ " دانیہ کی بے چینی یک دم بڑھی " تھی۔

وہ بھی مجھے چاہتی ہے دانیہ " تو گویا دانیہ کے دماغ پر وہی خدشہ توپ کے گولے کی " صورت گرا تھا، یک دم جیسے وہ حانی کے ساتھ گرنے کے انداز میں بیٹھی۔ بے یقینی اور تکلیف کی ملی جلی کیفیت نے جیسے دانیہ کو ویران کر دیا تھا۔

یہ کیا کہہ رہے ہو حانی، حانی پلیز مزاق مت کرو۔ وہ بھی، یا میرے اللہ یہ مجھ سے " کیا ہو گیا۔ حانی یہ میں کیسے نہ جان پائی " اب کی بار وہ دونوں روئے تھے۔

میں یہ راز خود تک رکھ رکھ کر تھک گیا ہوں دانیہ، وہ اس سب کے باوجود مجھے "چھوڑ رہی ہے۔ وہ بہت ظالم ہے دانیہ" ایک دم دانیہ نے اپنے چہرے پر آتے آنسو صاف کیے اور حانی کی سمت مڑتے ہوئے اسکا چہرہ تھاما۔

بس، اب تم دیکھنا میں کیسے اس پاگل کی عقل ٹھکانے لگاتی ہوں۔ دانیہ کو اگر "تمہاری زندگی سے جانا بھی پڑا تو خوشی خوشی جائے گی۔ مینو نے بہت تکلیف سہ لی، تم فکر مت کرو۔ وہ نہیں جائے گی تمہیں چھوڑ کر، بھروسہ رکھو مجھ پر" حانی کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا ہو رہا ہے، دانیہ اسے چھوڑنے کی بات کیسے کر سکتی ہے۔۔۔۔۔ بے یقینی اب ناراضگی میں بدلی تھی۔

تم دونوں کس مٹی کی بنی ہو، ایک وہ ہے کہ اسکا ایثار ہی ختم نہیں ہوتا اور اسکی رہی "سہی کسر تم پوری کرنا چاہتی ہو۔ کیا حنوط مرتضیٰ کے لیے مزید اذیت ابھی باقی ہے" وہ ابھی تک دکھ میں تھا اور دانیہ کو تو محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ بہت بڑا ظلم کر گئی ہے۔

حانی اٹھو کھانا کھاتے ہیں، میں اب تمہیں پریشان نہ دیکھوں۔ چلو "وہ جیسے اسکی" بات نظر انداز کیے اٹھی اور ہاتھ بڑھا دیا، حانی ناچاہتے ہوئے بھی ہاتھ بڑھا کر اٹھ گیا۔

\*\*\*\*\*

اس وقت کافی کی شدید طلب تھی، تھینکس "حراسب کے لیے کافی لائی تھی، وہ" تینوں ہی لان میں بیٹھے تھے۔

بہت اچھی ہے "مینو مسکرائی تو وہ دونوں بھی مسکرا دیے۔"

تو پھر لڑکی کیسا لگا تمہیں یہاں آکر، اس جگہ کو مس کیا یا نہیں۔ تمہیں پتا ہے حرا "ہم ہر ویک اینڈ پر یہاں ریکٹس کھلتے تھے اور مہر ہمارے لیے آلو کے پراٹھے بناتی تھی۔ یہ دو کھا جاتی تھی "دو پر مینو کی آنکھیں باہر آئیں تو وہ دونوں ہنسے۔

ارے واہ یعنی آپ سب نے بہت سارا انجوائے کیا ہے "حرا بھی مسکراتی بولی۔"

بہت، میری زندگی کا بہترین وقت ہی وہ تھا جب میں یہاں رہی۔ بالکل کبھی لگا "ہی نہیں تھا کہ گھر سے باہر ہوں، یہ میرا اچھا دوست اور مہر میری بیسٹ فرین" مینو نے عادی کی طرف دیکھے کہا، وہ دونوں ہی مینو کا موڈ فریش کرنے میں لگے تھے کیونکہ عادی اسکے اندر کی ہر تکلیف سے بخوبی باخبر تھا۔

کیا مجھے مینو کو سچ بتانا چاہیے، نہیں اسکی یہ رہی سہی ہنسی بھی ختم ہو جائے گی۔ "عادی سہی وقت کا انتظار کرو" عادی ان دونوں کو باتیں کرتا دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔ لڑکیو! کیا خیال ہے کہیں باہر چلیں "وہ دونوں ہی حیرت زدہ تھیں کیونکہ وہ کافی مستی موڈ میں دیکھائی دے رہا تھا۔

نہیں تم دونوں جاو، میں تو آرام کروں گی اب۔ گھومو پھر ویا رہی دن ہیں "وہ" اب اتنی بھی نہیں تھی کہ کباب میں سیدھی سیدھی ہڈی بن جاتی۔

بھئی ہم تمہارا موڈ ہی تو فریش کرنے کے لیے لے جانا چاہتے، چلو تم نہیں جا رہی "تو ہم بھی نہیں جاتے۔ گھر میں ہی رہتے ہیں" عادی اسے اکیلا نہیں چھوڑنا چاہ رہا تھا اور حرا اس سے ایک دم متفق تھی۔



ارے میری وجہ سے آگے ہی تم لوگوں کا ہنی مون ڈسٹرب ہوا ہے، مجھے آکورد "فیل مت کروا" اب کی بار مینو نے معصومت سے منہ بنائے کہا۔

ایسی کوئی بات نہیں ہے مینال، ہمیں بہت خوشی ہے کہ آپ آئی ہو اور پر سنلی مجھے "آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔ مجھے خوشی ہے کہ آپ عادی کی دوست ہیں اور اب میری بھی "عادل اور مینو دونوں ہی حرا کی نرمی سے اور مسکرا کر کہی بات سن کر مسکرا دیے۔

سو سوئیٹ، مجھے بھی بہت اچھا لگا۔ تم دونوں کو یوں ہنستا مسکراتا دیکھ کر اور ہمیشہ "میں تم دونوں کو ایسا ہی دیکھنا چاہتی ہوں" اب تو وہ ایمو شنل ہونے کو تھی۔

بھئی یہ لاڈ ختم ہو گئے ہوں تو کیا خیال ہے مووی دیکھی جائے "عادی خود ہی" معاملے کی ایمو شنل جھلک مٹاتے مسکرایا اور اب کی بار مینو متفق انداز میں مسکرائی تھی۔

\*\*\*\*\*

آہاں بڑے لوگوں نے انٹری مار ہی دی آخر، عادی نے بتایا مجھے۔ بہت اچھا کیا تم " نے "مینوروم میں آئی تو مہر کی کال نے اسے جیسے تھوڑا فریش سا کر دیا تھا۔

ہاں اور مجھے لگتا ہے مہر کہ یہاں آکر میرا وہ بوجھ کم ہو گیا ہے جو عادی کو دکھ دینے کے باعث مجھے لاحق تھا۔ وہ ایک دوسرے کے ساتھ صرف خوش دیکھائی نہیں دیتے بلکہ خوش ہیں بھی "دوسری طرف جیسے مہر کو بھی اطمینان سا ملا تھا۔

جو ہوتا ہے کسی نہ کسی مصلحت کے تحت ہوتا ہے میری جان۔ میں تو تجھے تبھی کال کرتی پر میرے شوہر صاحب، ہائے انھیں مدتوں کی کھوئی بیوی ملی ہے تو بس مت پوچھو "اب تو مہر کی شرارتی انداز سے کہی بات پر وہ بھی مسکرائی۔

انکا اب حق بنتا ہے "مینو کی بات پر مہر بھی مسکرائی۔"

یہ بتاؤ کہ اس پگلے دیوانے کی تکلیف کب کم کرو گی، مینو اتنی ظالم مت بنو۔ وہ "تمہاری محبت ہے، تم اسکی ہو۔ پھر یہ تکلیف دہ کھیل کس لیے "مہر ایک بار پھر بوجھل ہوئی تھی اور مینو کی آنکھیں بھی تکلیف سے بھری ہوئی تھیں۔

شاید کبھی کم نہ کر سکوں، مہر یہ کھیل میری مجبوری ہے۔ میں ایسا نہیں کر سکتی، تم " تو مجھے جانتی ہو " ایک بار پھر مینو اسے پاگل اور بے بس لگی۔

مینو، سچ کہوں تو تمہارا مسئلہ یہ ہے کہ تمہیں احساس کی شدید والی بیماری لاحق " ہے۔ یہ دنیا ہے میری جان، تھوڑی سی خود غرضی تو اپنے اندر لے آو۔ تم تو قربانیاں دے دے کر ختم ہو جاو گی " مہر کو لگا جیسے آج اسے مینو کو ڈانٹنا چاہیے۔  
مجھے اپنی پرواہ نہیں ہے " وہی ایک ہی جملہ۔ "

یہی تو دکھ ہے مینو کہ تم نے آج تک ساری پرواہ دوسروں پر لٹا دی ہے۔ اپنے " لیے تمہارے پاس ترس، بے بسی، مجبوری، اور تکلیف ہی بچی ہے۔ کبھی کبھی میں سوچتی ہوں تم ایک ہی پیس ہو گی اس دنیا میں " آخری بات پر مینو مسکرائی تھی۔  
یہی سمجھ لو " مسکراہٹ یک دم دکھ میں بدلی تھی۔ "

تمہیں کسی نے قربانیوں کا ایواڈ دینے کا وعدہ تو نہیں کر رکھاناں لڑکی، مجھے تمہاری " بہت فکر ہے " اب تو مہر بھی ہلکی پھلکی خوشگوار ی لیے بولی تھی۔

مت کیا کرو میری فکر، یہ بتاؤ کیسی جارہی ہے تمہاری لائف۔ جیجو کیسے ہیں؟""  
مینو شاید ان سب باتوں تک سے بھی تھک چکی تھی۔

بھئی میرا حال تو بڑا بے حال سا ہے، شوہر صاحب کے حکم بجالاتی ہوں۔ گھر ہے،  
سسرال ہے۔ بس یک دم جیسے زندگی مصروف ہو گئی ہے، سوچ رہی ہوں بوتیک  
کا کام سٹارٹ کر لوں ویسے بھی یہ میرا خواب ہے "اب تو مینو مسکرائی تھی۔  
بہت اچھا خیال ہے تم ضرور کرو، میرے لیے بھی دعا کرنا مہر کہ اللہ مجھے سرخرو"  
کرے "مینو نے سر، بیڈ کی بیک پر ٹکائے افسردگی سے کہا۔

اپنے لیے سوچو اس بار مینو، باقی میری ساری دعائیں تمہارے لیے ہیں۔ اتنی"  
تکلیف مت دو حانی کو، وہ بدگمان ہو گیا تو سب بکھر جائے گا "مینو نے پھر بس سر  
ہلایا اور وہ فون بند کر کے سائیڈ پر رکھ دیا۔

حانی مجھے خود سے دور جانے مت دیجئے گا، آپکو مینو بھی کہے تو تب بھی "یک دم"  
اسکی آنکھیں نم ہوئیں، کیا حسرت تھی۔ پر وہ کیا جانتی تھی کہ کوئی اپنا سب کچھ اس  
پر وارے اسکا منتظر ہے۔

کاش میں یہ کھیل ختم کرنے کا اختیار رکھتی، لیکن نہیں۔ مجھے معاف کر دیں۔"  
حانی "آنکھوں میں آتی نمی صاف کیے وہ دکھ سے سوچ رہی تھی۔

\*\*\*\*\*

حانی اپنے آپ کو مزید ٹوٹا ہوا ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا تبھی اگلے دن آفس گیا تھا مگر اسی وقت مہران صاحب کی طبیعت کی خرابی کا پتا چلا تو اگلے قدموں واپس پہنچ چکا تھا۔ مہران اس سب سچویشن سے بہت پریشان تھے، اب جب وہ مینو کے جذبات سے واقف تھے تو انکو اپنا آپ حانی اور مینو کا مجرم لگ رہا تھا۔ انکا بی پی بہت ہائی ہو گیا تھا، ڈاکٹر گھر ہی آیا تھا اور اس نے مہران صاحب کو کچھ انجیکشن دیے تھے اور ساتھ نیند کی دوا بھی اور ہدایت کی تھی کہ انکو ٹنشن وغیرہ سے دور رکھیں، مگر ڈاکٹر کیا جانیں کہ یہ مشکلات سے کہیں بڑا بوجھ تھا جو انکے دماغ اور دل پر موجود تھا۔ سب ہی مہران کے روم سے اب باری باری جا رہے تھے، حانی نے جتنا خود کو نارمل

کرنے کی کوشش کی تھی اب وہ اتنا ہی ٹوٹا دیکھائی دے رہا تھا۔ اسے دکھ تھا کہ وہ اپنے ساتھ ساتھ، بابا کو بھی تکلیف دے رہا ہے۔

حانی، پریشان مت ہو۔ دعا کرو بس، ہر مسئلے کا کوئی نہ کوئی حل نکل آتا ہے۔

رضوان سامنے صوفے پر تھے جبکہ وہ بابا کے ساتھ بیڈ پر نڈھال سا انکاہاتھ تھا مے بیٹھا ہوا تھا۔

نہیں کچھ مسائل کا کوئی حل نہیں ہوتا "رضوان خود اس سب سچویشن سے پریشان تھے۔

خود کو یوں کمزور مت کرو حانی، سب ٹھیک ہو گا۔ بی بریو "وہ پھراٹھے اور اپنا ہاتھ "حانی کے کندھے پر دھرتے ہوئے باہر نکل گئے مگر فی الحال حانی کو یہ سب تسلیاں، سہارے، بالکل بے وقعت لگ رہے تھے، حانی کا پھٹا دل تو کوئی نہیں دیکھ رہا تھا۔

مجھ سے میری کمزوریوں پر ہی کیوں آزمایا جا رہا ہے "آج پہلی بار وہ بہت بے بس "ہو کر شکوہ کر رہا تھا، مہران صاحب کی لرزتی پلکیں دیکھ کر اسکے چہرے کی تکلیف مزید واضح ہوئی۔ وہ جاگ چکے تھے۔

کیوں بابا، میرے ساتھ ایسا کیوں کرتے ہیں آپ۔ جانتے ہیں آپکا حانی کتنا اکیلا ہے، مجھے یوں مزید ہلکان کرنا ضروری تھا کیا؟" مہراں کیا بتاتے کہ وہ بھی حانی کے دکھ سے اندر تک کٹے ہوئے ہیں، کیا کریں کہ انکے جگر کے ٹکڑے کی ہر تکلیف مٹ جائے۔ اسکا ہاتھ مضبوطی سے پکڑے اب وہ مسکرائے تھے۔

یار، کیا تو لڑکیوں کی طرح رو پڑتا ہے۔ میں بالکل ٹھیک ہوں۔ اب اگر تیری آنکھ میں یہ نمی مجھے نظر آئی تو چماٹ دے ماروں گا تجھے ایک بار پھر "وہ کہہ کر خود ہی مسکرائے تھے، مگر سامنے والا تو شاید غم میں مکمل طور پر غرق تھا۔

آپکے سامنے بھی اگر یہ نمی خود میں ضبط کروں گا تو پھٹ جاؤں گا، میرے پاس یہ سہولت رہنے دیں ورنہ میری سانس بند ہو جائے گی۔ پلیز بابا میرے لیے خود کا خیال رکھا کریں "بابا کے سینے پر سر ٹکاتا ہوا وہ بظاہر رویا نہیں تھا مگر وہ کرب کی انتہا پر تھا، مہراں کو بھی دکھ ہوا۔

اچھا ناں غلطی ہو گئی، معاف کر دے اپنے بابا کو۔ آگے سے بالکل خیال رکھوں گا"" مہراں نے اسکے بکھرے بال مزید بکھیرتے کہا تو وہ سراٹھائے دوبارہ بیٹھ گیا۔



لاسٹ وار ننگ ہے "رونی سی صورت بنائے وہ بولا تو مہراں ہنس دیے۔"  
 جو حکم میرے جذباتی روتو سے شیر "اب تو وہ بھی مسکرایا تھا مگر اس کی مسکراہٹ"  
 ناقابل بیان حد تک ادھوری تھی۔

جا جا کر اپنا حال درست کر چہرے پر یہ اجاڑ پن مت سجا حافی، فریش ہو جاؤ بچے،"  
 پریشان تم ہوتے ہو مگر دل تمہارے باپ کا جلتا ہے، اللہ سب بہتر کرے گا" پھر  
 سے تسلیاں اب تو اسکا ان تسلیوں پر بھی چیخنے کا دل چاہتا تھا۔ ہلکا سا سر ہلائے انھیں  
 آرام کرنے کا کہہ کر وہ باہر نکل گیا، وہ بھی دوبارہ آنکھیں موندھ گئے۔

\*\*\*\*\*

عادی اور حرانے اگلے دن ڈنڑکا پلین بنایا تھا مگر مینو فی الحال واقعی خود کے ساتھ رہنا  
 چاہتی تھی تبھی ٹال گئی، وہ دونوں پھر اکیلے ہی چلے گئے تھے۔ کمرے میں اسکا دل

گھبرا یا تو وہ باہر لان میں آگئی۔ ٹھنڈک دل تک اترتی محسوس ہو رہی تھی اور تکلیف تھی کہ دل کو چھلنی کر رہی تھی۔

پتا نہیں یہ کیسی بے چینی ہے، حانی ٹھیک ہوں "وہ پھر اپنا فون دیکھ رہی تھی۔ مینو " اپنا دوسرا نمبر آف کیے ہوئے تھی، پھر اسکا دل گھر کال کر کے سب کی خیریت کا پوچھنے کو کیا تو گھر کے لینڈ لائن پر کال کرنے لگ گئی۔

جی کون "مینو نے ملاتے ہی فون کان سے لگایا تو انہی کے ملازم نے فون اٹھایا تھا۔ " میں مینال ہوں، گھر سب کیسے ہیں "وہ بس سبکی خیریت جاننا چاہتی تھی۔ " جی مینو بی بی وہ "اس سے پہلے کہ ملازم کچھ بولتا، کسی نے بہت تیزی سے فون اس سے لیا، حانی ملازم کو سختی سے جانے کا اشارہ کرتے ہوئے فون کمرے کی طرف لے کر چلا گیا۔

کیا ہوا، سب ٹھیک ہیں ناں گھر پر "مینو کی آواز سن کر وہ جیسے مزید اداس ہوا۔ " کتنی فکر تھی اسے سبکی سوائے حنوط مرتضیٰ کے، چہرے پر سختی لائے وہ اپنے کمرے کا دروازہ پٹخ چکا تھا۔۔۔ وہ بھی یک دم چونکی تھی۔

تمہیں کیا پرواہ اس گھر کی اور یہاں کے لوگوں کی "مینو کی ڈھڑکن تھم سی گئی" تھی، اسے امید نہیں تھی کہ اسکی بات حانی سے ہوگی۔

فون بند مت کرنا ورنہ وہیں آکر سارے حساب بے باک کروں گا "فون بند" کرتے کرتے مینو کے ہاتھ کانپے، دونوں طرف تکلیف سی تھی۔

حانی میں بس یہ جاننا چاہتی ہوں کہ سب ٹھیک ہے وہاں، کوئی فضول بات کرنے کی کوشش مت کیجئے "وہ بھی جیسے اپنا ستم مزید تیز کرتی بولی تو دوسری جانب تلخی ابھری۔

ہم نہیں بتاؤں گا، مر بھی گیا حانی تو تمہیں خبر نہ ہوگی "دوسری طرف غصہ، ناراضگی اور دکھ تھا۔

حانی پلیز سائن کر دیں "وہی افیت ناک مطالبہ۔"

مینو تمہیں احساس ہے کہ تم مجھ سے میری جان مانگ رہی ہو، حنوط مرتضیٰ کا "وجود اور اس دنیا میں اسکا ایگزسٹ کرنا چھیننا چاہ رہی ہو "نہایت دکھ سے سوال کیا گیا تھا۔

جو بھی مانگ رہی ہوں، آپکا حق ہے کہ آپ مجھے دیں "دوسری طرف تو وہ" صرف ایک پتھر تھی۔

وہ لو نا جو حانی تمہیں دے کر خود بھی جینے کے قابل رہے۔ پیار، محبت، عزت، "مان اور تمہاری ہر تکلیف سے مکمل نجات۔ بہت کچھ دینا چاہتا ہوں تمہیں، میری چاہت کا احترام نہ سہی پر اس کی انسلٹ بھی مت کرو" وہ مزید ٹوٹ رہی تھی، اتنی کہ جیسے حد ختم ہونے کو ہو۔

حانی پلیز "وہ رو دینے والی تھی۔"

کیا ایسا نہیں ہو سکتا مینو کہ تم روز مجھ سے نجات مانگو اور میں تمہیں روز وعدہ "دے کر مکر تار ہوں۔ یوں تم کسی بہانے سے میرے نام سے جڑی رہو گی، تمہارا میری زندگی میں ہونا ہی میری زندگی ہے" اسے اب وہ دیوانہ لگ رہا تھا۔ حانی خدا کے لیے "تکلیف دونوں طرف انتہا کی تھی۔"

کاش تم میرے سامنے ہوتی، میں کچھ بھی کر کے تمہیں روک لیتا۔ تم نے میری "محبت اور نرمی کو میری کمزوری سمجھ لیا ہے" حانی کی آنکھوں میں شدید غصہ اور تکلیف تھی۔

یہ سامنا اب فیصلے کے بعد ہوگا، تب جب ہمارا یہ رشتہ ٹوٹ جائے گا "حانی کو لگا" جیسے وہ اس دنیا کی سب سے بے حس اور ظالم لڑکی ہے، وہ اسے کس کرب سے جتائے بولی تھی یہ تو وہ ہی جانتی تھی۔

یہ تمہاری بھول ہے اب، تمہیں میرے سامنے آنا ہوگا۔ تمہارے اس افیت "ناک کھیل کا اب خاتمہ بغیر سامنا کیے ممکن نہیں" اب وہ آنکھوں میں شدید غصہ لیے مقابل کی سانس روک چکا تھا۔

میں آپکے سامنے کبھی نہیں آؤں گی "مینو کا خوف اسے اس پار سے بھی دیکھائی" اور سنائی دیا تھا۔

کیوں تمہیں ڈر لگ رہا ہے، اتنی تکلیف دے کر اب اسکے انجام کے لیے بھی تیار "رہو مینال مرتضیٰ کیونکہ جب میں نے تکلیف دینے کا کھیل شروع کرنا ہے تو وہ کبھی

بھی نہیں رکے گا۔ میرے جذبوں کی تپش اب تمہارے حق میں بہت ظالم ہوگی "وہ خود ہی فون بند کر کے اب پٹخ دینا چاہتا تھا مگر دوسری سمت کی خاموشی سننے کو رکا۔

بابا کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے، ہو سکے تو واپس آ جاؤ "مینو کار کا سانس مزید روکنے کے بعد وہ فون بند کر چکا تھا، جانتا تھا کہ اب تو وہ اڑ کر بھی پہنچ جائے گی۔ اب وہ اسے کسی صورت بخشنے والا نہیں تھا۔

یا اللہ میں کیا کروں، اگر جاؤں گی تو ہار جانے کا ڈر ہے اور نہ گئی تو بیٹی کے فرض "میں کوتاہی ہو جائے گی "اپنا سر جکڑ دینے کے انداز میں پکڑے وہ شدید دکھ میں تھی۔

\*\*\*\*\*

وہ ایک بار پھر سر جھکائے بیٹھا تھا، آج پھر اس نے کھانا نہیں کھایا تھا۔ دانیہ اسکا کھانا روم میں ہی لے آئی تھی۔

حانی، چلو کھانا کھالو "حانی کو کہتے ہوئے وہ ٹرے میز پر دھرے اسکی جانب آئی جو" شاید کسی گہری سوچ میں تھا۔

مجھے نہیں کھانا کچھ "وہ شاید خود تک سے بیزار تھا۔"

میں تمہاری اور مینو کی یہ تکلیف ختم کر دوں گی، لیکن مجھے کچھ وقت دو "اسکا ہاتھ" تھا مے وہ اسکے روبرو تھی، حانی ایک بار پھر خفگی لیے تھا۔

یہ تکلیف شاید ہماری قسمت ہے دانیہ "وہ خود سے بھی بہت ناراض تھا۔"

نہیں یہ محض تم دونوں کی بیوقوفی ہے۔ کاش یہ سب مجھے پہلے پتا چل جاتا تو میں "

کبھی بھی تم سے شادی کی حامی نہ بھرتی کیونکہ دانیہ تم دونوں کی تکلیف کا سوچ بھی نہیں سکتی۔ اس پاگل کا دماغ تو میں ٹھکانے لگاؤں گی "دانیہ کی بات پر حانی نے اسے بازو سے پکڑ کر جھنجھوڑ ہی ڈالا تھا۔

تم بھی ہو گئی شروع "وہ یک دم بہت غصے میں تھا۔"



حانی تم میرے دوست ہو اور ہمیشہ رہو گے لیکن اگر مینو تمہاری زندگی سے گئی تو " دوبارہ کبھی تم اسے نہیں دیکھ پاؤ گے۔ اگر وہ یہ سب محض میری خوشی کے لیے کر سکتی ہے تو میں تم دونوں کی زندگی کی سلامتی کے لیے یہ کیوں نہیں کر سکتی، خدا کا واسطہ ہے کچھ مجھے بھی کرنے دو ورنہ ساری زندگی یہ احساس جرم مجھے سراٹھانے نہیں دے گا " دانیہ شاید اپنا فیصلہ کر چکی تھی، حانی کا تو فی الوقت دماغ معاف ہو رہا تھا۔

دانیہ میں تمہارے ساتھ نا انصافی نہیں کر سکتا، نہ مجھے وہ کرنے دے گی۔ خود بے " شک وہ اس سب کو سہتے سہتے ختم ہو جائے " آخری بات پر وہ دونوں ہی تکلیف سی محسوس کرتے ہوئے بو جھل تھے۔

حانی مجھ پر بھروسہ ہے ناں، وہ تم سے محبت کرتی ہے تم اس سے کرتے ہو اور میں " تم دونوں سے، سب شادی نہیں ہوتی۔ تم میرے تب بھی دوست تھے اور آئندہ بھی دوست رہو گے، میں اب تمہیں اور مینو کو ساتھ دیکھنا چاہتی ہوں اور تم اس میں میرا ساتھ دو گے " حانی شاک ہی تو رہ گیا تھا۔

دانیہ پلینز "وہ جیسے منت کرتے بولا تھا۔"

اور تمہارا کیا؟ "کس قدر دکھ سے وہ اسکی بازو پکڑے بولا تھا۔"

میرے لیے تم لے آنا کوئی شہزادہ، پہلے مجھے تمہاری شہزادی تم کو واپس کرنی " ہے۔ پلینز حانی ایک آخری بار میرا مان رکھ لو " دانیہ کی باتیں اب اسے جیسے سنائی دینا بند ہو رہی تھیں۔

تم پاگل ہو گئی ہو " وہ اٹھ جانا چاہتا تھا مگر وہ اسکا ہاتھ تھام چکی تھی، ایک کی " آنکھوں میں دکھ اور شکایت تھی تو دوسری کی آنکھوں میں حسرت اور التجاء۔ حانی میں تمہیں حکم دے رہی ہوں " اسکا کندھا پکڑے اب وہ سختی سے بولی تھی۔ " میرا دماغ کام نہیں کر رہا دانیہ، مجھے اکیلا چھوڑ دو " وہ جیسے ہر شے سے فرار چاہتا " تھا۔ دانیہ کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے وہ باہر نکل گیا، دانیہ نے ایک آہ بھری اور آئینے کے سامنے آئی۔

بہت بہادر ہو تم مینو اور یہ تمہاری بہادری کا انعام ہے میری جان، جو دانیہ تمہیں "دے گی" وہ سائیڈ ٹیبل سے مینو اور حانی کی ڈائورس سپر زپھارٹی انھیں ڈسٹ بن میں ڈالتے بولی تھی، چہرے کا دکھ کچھ پل کو واپس ہوا تھا۔

\*\*\*\*\*

اگلے دن وہ اپنا سامان ریڈی کر چکی تھی؟ اپنا تمام رہا سہا حوصلہ جمع کیے وہ واپس جانے والی تھی۔ نہیں جانتی تھی کہ کیا ہونے والا ہے مگر وہ یوں فرار کیے کیے تھک گئی تھی۔

اتنی جلدی واپسی؟ "عادی حیران ہوا تھا جبکہ حراتو باقاعدہ اس سی تھی۔" ہاں، شاید اب یہ جگہ بھی مجھے زیادہ دن برداشت کرنے سے انکاری ہے "وہ بظاہر" ہنسی تھی مگر مینو کی تکلیف تو جیسے اسکی آنکھوں میں ثبت ہو چکی تھی۔

مینال میں آپکو بہت مس کروں گی "حرا آگے آئی اور مینو کا چہرے تھامے اب " اس کے ساتھ لگ گئی، مینو کی مسکراتی آنکھیں سامنے کھڑے عادی سے ملیں تو جیسے ہر طرف اطمینان سا بھرا۔

مس یوٹو، تم دونوں نے مجھے اکیلا نہیں چھوڑا۔ یہاں آکر مجھے بہت زیادہ اچھا لگا۔ " تم دونوں پاکستان آنا، میں انتظار کروں گی " عادی اب اسکا سامان لیے مسکراتا ہوا باہر نکل چکا تھا۔

ان شاء اللہ ہم ضرور آئیں گے، آپ بھی اداس مت ہو مینال " اللہ سب بہت اچھا کرے گا " مینال کو حرا کیوں تسلی دینا بہت پیارا لگ رہا تھا، اس سے ایک بار پھر ملتی ہوئی اب وہ گاڑی کی طرف بڑھ گئی تھی۔

آمین، اپنا خیال رکھنا حرا " مینو کہہ کر مسکرائی اور وہ ان دونوں کو کافی دیر دیکھتی " رہی، عادل کی گاڑی کے او جھل ہوتے ہی وہ مسکرا کر اندر چلی گئی۔

حانی کو مت چھوڑنا مینو، اسے میری نصیحت نہیں بلکہ میرا پہلا اور آخری حکم "سمجھو" وہ گاڑی میں تھے، فل بلیک میں مینال کا چہرہ مزید بجھاسا دیکھائی دے رہا تھا۔ عادی نے اسے سامنے دیکھتے سنجیدگی سے کہا۔

مجھے وہ مت کہو جو میں ماننے کا سوچ بھی نہیں سکتی "وہ بجھی سی تھی۔" تمہیں سوچنا ہو گا مینو "وہ مزید سنجیدہ سا ہوا۔ مینو نے ایک نظر اسے دیکھا اور "مسکرا دی۔"

میری فکر چھوڑ دو، تم اپنا اور حرا کا خیال رکھنا۔ وہ بہت ہی اچھی ہے، اسے دیکھ کر "میرے دل تک اطمینان بھر گیا ہے۔ شاید اگر میں یہاں نہ آتی تو کبھی یوں مطمئن نہ ہوتی اور ہمیشہ میرا ساتھ دینے اور مجھے مان دینے کے لیے تمہارا شکریہ "یک دم جیسے عادی کو اپنا وعدہ توڑنا یاد آیا، اسکا دل کیا وہ آج اسے بتا دے۔

مینو میری بات ٹالو مت پلیز، تم حانی سے الگ مت ہونا۔ جب میں نے تمہارا مان "نہیں توڑا تو تم بھی مت توڑو" وہ ہر ممکن کوشش کرنا چاہتا تھا، سب ہی مینو کو اسکی خوشیاں دینا چاہتے تھے اور وہ بھاگ رہی تھی۔

عادی میں آگے ہی بہت الجھی ہوں مجھے مزید کسی مان میں مت الجھاؤ، میں فیصلہ " لے چکی ہوں " وہ بے تاثر سی تھی کتنی ہی دیر عادل خود سے لڑتا رہا۔ دل کہہ رہا تھا کہ سچ بتادے مگر دماغ نفی کر رہا تھا، آئیر پورٹ آچکا تھا۔ مینو باہر نکلی تو وہ بھی دوسری طرف سے نکل کر اسکا سامان نکال کر اسکے سامنے آکر کھڑا ہوا۔

مینو میں کچھ کہنا چاہتا ہوں "عادی کی بات پر وہ متوجہ سی ہوئی۔" ہاں کہو لیکن پلیر مزید کوئی نصیحت نہیں " وہ ہر شے سے بیزار سی لگی تھی، اب " وقت آگیا تھا کہ عادی اسے سب بتا دیتا۔

مجھے نہیں پتا کہ تم مجھے اس سب کے لیے معاف کرو گی یا نہیں مگر میری نیت " صرف تمہاری خوشیاں تم تک پہنچانے کی ایک کوشش کرنا تھی " یک دم عادی کے چہرے پر افسردگی سی آئی۔۔۔ اور مینو تو اسکی اس تمہید پر اب پریشان سی دیکھائی دی۔

کیا مطلب " وہ بے تاثر سی ہوئی۔ "

حانی تک تمہارے جذبات پہنچانے والا کوئی اور نہیں، میں تھا "اور اگلے ہی لمحے " مینو کو لگا جیسے آسمان اسکے سر پر آگرا ہو، ہاتھوں کی پوری شدت سے وہ اسکا گریبان پکڑے غصے کی انتہا پر تھی۔

یہ کیا کہہ رہے ہو عادی، تم ایسا کیسے کر سکتے ہو۔ تمہیں زرا بھی احساس ہے کہ تم " نے یہ کر کے مجھ پر کتنا بڑا ظلم کیا ہے " غصہ یک دم تکلیف اور اذیت بنا تھا، عادل کے چہرے پر بھی اسکی تکلیف دیکھ کر پریشانی ابھری۔

اف میرے خدا، میری زندگی کو اذیت کے اس ناختم ہونے والے سلسلے سے " دوچار کرنے والے تم ہو۔ عادی کیوں، کیوں کیا تم نے میرے ساتھ یہ۔ تم مجھ سے یوں بدلا لو گے میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی " وہ یک دم جیسے پھٹ پڑی تھی۔ مینو خدا کے لیے مجھے معاف کر دو۔ مجھ سے تمہاری تکلیف برداشت نہیں تھی، " میں بھی تم کو تمہاری خوشی دینا چاہتا تھا۔ میں نے خدا کوئی بدلا نہیں لیا، میری نیت پر شک مت کرو " وہ اسے کندھے سے پکڑے دکھ میں بولا تھا مگر وہ بے دردی سے اسکے ہاتھ ہٹا چکی تھی، عادی سے وہ انتہا کی ناراض تھی۔



تم نے اچھا نہیں کیا عادی، تم نے مجھے بہت ہرٹ کیا ہے۔ مجھے تم سے ایسی گہری "چوٹ کی امید نہ تھی" اپنا بیگ پکڑے اب وہ رخ پھیرے ناراض سی اندر جانے کو مڑی تھی، چہرہ مکمل سرخ اور بھیگ چکا تھا۔

مینو پلینز مجھے معاف کر دو، یوں رومت۔ میں بہت مجبور تھا پلینز مجھے سمجھو "اسکی" گرفت بے دردی سے چھراتی وہ اندر کی جانب چلی گئی اور وہ وہیں تھکا سا چہرہ لیے کھڑا رہ گیا۔

یا اللہ میری اس وعدہ خلافی کو مینو کے لیے مزید تکلیف کی وجہ مت بنائیے گا، "اسے حانی سے جدا مت ہونے دیجئے گا۔ مجھے مینو کے سامنے شرمندہ ہونے سے بچا لیجئے" جو بھی تھا، وہ ابھی بھی پر امید تھا اور شاید اللہ بھی مینو کے امتحان کے ختم ہونے کا فیصلہ کرنے والا تھا کیونکہ یہ اس کا وعدہ ہے کہ وہ اپنے بندوں پر انکی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا، مینو کی خوشیاں بھی عنقریب تھیں۔

\*\*\*\*\*

وہ شام تک پہنچ گئی تھی اور آتے ہی اسے یہ سن کر اطمینان تھا کہ حانی اور دانیہ دونوں ہی گھر پر موجود نہیں ہیں۔ وہ سیدھی مہران کے کمرے میں گئی تھی، اسے یوں اپنے سامنے اتنے بڑے ظلم کے بعد بھی قائم دیکھ کر وہ مزید احساس جرم میں گرفتار تھے۔

آپ ٹھیک ہیں ناں ہنڈ سم، آپکی طبیعت کا سن کر مجھ سے رہا نہیں گیا۔ اپنے ہر فیصلے کے باوجود میں لوٹ آئی "انکا ہاتھ تھامے وہ بے حد دکھی ہوئی۔ اور وہ بھی اب سب جان چکے تھے۔

بہت اچھا کیا، تمہاری دوری مجھے ویسے بھی اچھی نہیں لگ رہی تھی اور فکر مت " کرو میں اب بہتر ہوں " اسکا چہرہ تھامے وہ بظاہر مسکرائے تھے۔

شکر ہے اللہ کا۔ آپ اپنا خیال رکھا کریں، مینو کے ہوتے ہوئے آپکو ہلکان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں" وہ بھی سرانکے سینے سے لگائے مان سے بولی تھی، مہران کی آنکھیں ہلکی نمی لیے منور ہوئیں۔

مینو کیا اب بھی اپنے فیصلے پر قائم ہو؟ "مہران کی بات پر وہ سراٹھائے انکے روبرو ہوئی۔

جی ہنڈ سم، میرا فیصلہ نہیں بدل سکتا۔ آپ تو جانتے ہیں نا "وہ انکو خود سے زیادہ" بوجھل لگی تھی، ابھی وہ اس پر یہ کھولنا نہیں چاہتے تھے کہ وہ سب جان گئے ہیں۔ دوسرا عادی نے جو مینو کو بتایا تھا اسکے بعد سے مینو ویسے ہی ادا اس دیکھائی دے رہی تھی، وہ اسکے چہرے کی ادا اسی بڑھانا نہیں چاہتے تھے۔

اگر میں کہوں کہ تم مجھے حانی کی خوشی دے دو؟ "یہ کیا مانگ رہے تھے مہران،" کچھ پل کو جیسے مینو کا سانس سارکا، وہ بے یقینی لیے انکو دیکھ رہی تھی۔

بابا پلینز میں ایسا کیسے کر سکتی ہوں، آپ تو سب جانتے ہیں "وہ بے قراری لیے تھی۔

ہاں ابھی تو سب جانا ہوں "وہ دل میں بولے تھے۔"

دانیہ کی فکر مت کرو، میں اس سے بات کر لوں گا "وہ اب اسے لاجواب کر رہے"

تھے، اس کا دل اپنی پوری شدت سے بند ہونے کی تیاری میں تھا۔

میں ایسا نہیں کر سکتی دانیہ کے ساتھ "وہ جیسے یہ کہہ کر فوراً وہاں سے باہر نکلی مگر"

سامنے نیلم سے ٹکراتے ٹکراتے بچی۔

میں تو تم کب آئی، کیسی ہو؟ "نیلم نے اسے خود سے لگایا تو مینال کا دل چاہا کہ پھوٹ"

پھوٹ کر رو دے۔

ہاں ابھی، ٹھیک ہوں "میں نے اسے چہرے کی نمی اب چھپی بھی ہوتی تو نیلم ضرور دیکھ"

لیتی۔

میں، میں جانتی ہوں کہ میرا کوئی لفظ تمہاری تکلیف ختم نہیں کر سکتا مگر پھر بھی"

پریشان مت ہو۔ سب ٹھیک ہو جائے گا، تم اپنے اس فیصلے پر نظر ثانی کرو پلینز "نیلم

کی آنکھیں بھی ایک دم ویرانی لیے تھیں۔

نہیں نیلم اب بہت مشکل ہے، پلیز مجھے سمجھنے کی کوشش کرو "وہ شاید فی الوقت"  
وہاں سے جانا ہی چاہتی تھی، نیلم بھی ایک آہ بھرے بابا کے روم میں چلی گئی۔

\*\*\*\*\*

تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے، تم ایسا سوچ بھی کیسے سکتی ہو "سامنے حانی کی گاڑی"  
کھڑی تھی اور وہ غصے کی انتہا پر تھا۔ دانیہ اسکے سامنے تھی پھر دوسری گاڑی کا کھلا  
دروازہ کھول کر کوئی باہر نکلا، آذان۔

پلیز حانی سمجھنے کی کوشش کرو، یہ سب سے بہتر فیصلہ ہے اور اس میں میرا ساتھ "  
آذان نے دیا ہے۔ دیکھو پلیز اب تم کوئی مسئلہ مت بناؤ "یہ سب کیا ہو رہا تھا۔ حانی  
کو لگا اسکے دماغ کی رگیں پھٹ جائیں گی۔

حانی میں یہ تو نہیں جانتا کہ اس فیصلے سے انصاف کی فراہمی کس حد تک ممکن ہوگی مگر اتنا ضرور جانتا ہوں کہ اب اس فیصلے سے کسی کی تکلیف کا سامان نہیں بنے گا، وقتی تکلیف جلد مٹ جائے گی" حانی تو اب آپے سے باہر آ رہا تھا۔

تم دونوں کا دماغ چل گیا ہے، دانیہ تم کیوں مجھے گنہگار کرنا چاہتی ہو اور کیوں تم" دونوں مجھے مجرم بنا رہے ہو" حانی کی تکلیف، ان دونوں کی تکلیف سے بہت زیادہ تھی۔

ایسا کچھ نہیں ہو گا حانی، خدا کے لیے مجھے اس احساس سے آزاد کر دو کہ میں بہت بڑی نا انصافی کی مرتکب ہوئی ہوں" وہ ہاتھ جوڑنے پر آچکی تھی، ان تینوں کی آنکھیں عجیب پر اسرار میں لپٹی تھیں۔

تمہیں یوں، دانیہ یہ میں کیسے کر دوں۔ تم یہ سب دل سے نہیں کر رہی اور آذان" تم۔۔۔ تم دونوں کیوں مجھے مارنے پر تلے ہو" حانی آگے ہی تکلیف میں تھا اور اس اذیت ناک فیصلے نے جیسے اسے مزید گرا دیا تھا۔

حانی یہ فیصلے ہمارے اختیار میں نہیں ہوتے، یہ وہاں اوپر طے تھا ورنہ اس فیصلے کو لینے میں جان جاسکتی تھی پر نہیں گئی۔ نہ میری نہ آذان کی، پلیز ہمیں یہ کرنے دو۔ تم میری فکر مت کرو، پلیز "دانیہ نہایت عاجز آکر بولی تھی اور حانی اپنے بالوں کو جکڑے ہوئے کھڑا تھا۔

کیسے نہ کروں فکر، بتاؤ مجھے دانیہ۔ تم دونوں پاگل ہو گئے ہو۔۔۔ اور آذان تم یہ " فیصلہ کس دل سے لے رہے ہو۔ یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے، تم کیسے پر یقین ہو کہ تم اس میں خیانت نہیں کرو گے " اب حانی، آذان کی آنکھوں میں غصے سے دیکھ کر بولا تھا، آذان کے چہرے پر ایک بار پھر وہی دھیمہ پن مسکرایا۔

ہم سب کہیں نا کہیں بہت ایماندار ثابت ہوئے ہیں اور اسی لیے ہم نادانستہ طور پر " اپنی اپنی منزل تک پہنچا دیے گئے ہیں۔ ہم ایک دوسرے تک بہت الجھے راستوں سے پہنچے ہیں، راستوں کا یہ گنجل ہمیں ہلا گیا ہے لیکن قسمت سب پر بھاری نکلی حانی۔ ہم سب نے اپنے لیے لا حاصل چیزیں مانگ لیں، خاص کر میں نے اور دانیہ نے اور ہماری یہ شدت میں ڈوبی دعائیں تمہارے اور مینو کے لیے تکلیف بننے



لگیں۔ اگر میں دعا میں مینو کو مانگتا رہتا تو آج میرے پاس دانیہ تو کیا، میں خود بھی نہ ہوتا اور اسی طرح اب اگر دانیہ تمہارے ساتھ کو مانگتی رہی تو شاید تمہاری یہ لازوال تکلیف کبھی نہ مٹ پائے گی "حانی کو لگا جیسے وہ سن ہو گیا ہے، دل تو اس عجیب متنق پر دہل چکا تھا۔ وہ بے یقینی سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا جو اسے مینال سے بھی کوئی بڑے قسم کے پاگل لگے تھے۔

تمہیں تمہاری نیلی آنکھوں والی شہزادی دینا چاہتی ہوں، بدلے میں اگر تم نیلے " آنکھوں والا شہزادہ مجھے دو گے تو دانیہ خوشی خوشی قبول کرے گی۔ میں اور آذان شاید اس دنیا میں سب سے زیادہ ایک دوسرے کو سمجھنے کے قابل ہیں حانی کیونکہ وہ میرے اور میں اس کے دل سے واقف ہوں۔ تم میری فکر مت کرو، کبھی کبھی محبت نہیں دوستی بچانی پڑتی ہے۔ میں تمہیں اور مینو کو نہیں کھونا چاہتی حانی، اگر میں تمہاری زندگی میں رہی تو شاید تمہارے ساتھ ساتھ مینو کو بھی کھودوں گی اور یہ تکلیف میں نہیں سہنا چاہتی۔ تمہیں مطمئن بھی کر رہی ہوں کہ میں آذان کے

ساتھ ہمیشہ خوش رہنے کی کوشش کروں گی" وہ حانی کا ہاتھ تھامے اسے مزید  
 نڈھال کر رہی تھی اور وہ ہونق زدہ سالان دونوں کے پاگل پن کو دیکھ رہا تھا۔  
 اور میں اس رب کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں کہ اس ذمہ داری کو اپنی پوری "  
 خوشی اور رضامندی سے نبھاؤں گا۔ دانیہ تمہاری خوشی چاہتی ہے اور میں مینو کی  
 گویا ہم سب ایک دوسرے کی خوشی چاہتے ہیں۔ مان جاو "حانی وہشت ناک طور  
 سے اپنا سر جکڑے یہاں وہاں چکر لگا رہا تھا، دانیہ نے ایک نظر آذان کو دیکھا۔  
 حانی وکیل کے پاس جانے کا وقت ہو گیا ہے "دانیہ نے کہا تو وہ رخ پھیر چکا تھا، "  
 اسکا دماغ بالکل سن تھا۔ پھر اسے کچھ سمجھ نہ آیا کہ کیا ہوا، دانیہ اور حانی کی ڈائورس ہو  
 گئی تھی۔ وکیل کے دفتر سے باہر نکلتے ہوئے حانی بے حال سا آگے تھا اور وہ دونوں  
 پیچھے، دانیہ نے ایک نظر آذان کو دیکھا اور پھر حانی کو۔ جو بنا کچھ کہے سنے پوری تیز  
 رفتاری سے گاڑی کی جانب گیا اور سٹارٹ کیے نکل گیا۔  
 وہ اکیلا چلا گیا "دانیہ کو فکر سی ہوئی، وہ دونوں بھی چہرے سے تھکے لگ رہے "  
 تھے۔



حوصلہ کریں بھائی، سب خیر ہوگی "رضوان بھی پریشانی کے عالم میں انھیں"  
حوصلہ دے رہے تھے مگر مہران کی حالت بہت غیر تھی۔

یا میرے اللہ، میرے بچے پر اپنا کرم کرنا۔ اسے اپنی حفاظت میں رکھنا "دہلتے اور"  
ڈوبتے دل سے وہ خوفزدہ ہوتے بولے تھے۔ دانیہ کو بھی دائم نے بتا دیا تھا جو الگ  
دل پر ہاتھ دھرے آئی سی یو کے باہر تھی۔ وہ جس غصے اور دکھ کی حالت میں نکلا تھا  
اس سے ایسی ہی امید تھی، گاڑی نجانے کس درخت سے دے ماری تھی اس نے۔  
آمین، بھائی آپ ٹینشن نہ لیں آپ کی طبیعت بگڑ جائے گی "دوسری طرف رضوان"  
سے مہران کو سنبھالنا مشکل تھا۔

بھاڑ میں گئی طبیعت، رضوان مجھے بھی ہو سپٹل لے جاو۔ میرا دل بیٹھا جا رہا ہے ""  
انکی خود طبیعت خراب تھی اور وہ جانے پر بضد تھے۔

بھائی آپ اس حالت میں کیسے جاسکتے ہیں، سب گتے ہیں ناں۔ ان شاء اللہ خیر "  
ہوگی "رضوان اب انھیں سمجھاتے بولے تھے۔

اچھا تم فون کرو دائم کو، کیسا ہے حانی "وہ بے قراری لیے تھے۔"

اچھا اچھا میں کر رہا ہوں، آپ حوصلہ رکھیں "اگلے ہی لمحے وہ کال ملا چکے تھے۔"

\*\*\*\*\*

سب میری غلطی ہے، میں اسے اکیلا جانے ہی نہ دیتی۔ یا اللہ اسے شفاء دیں "مینو"  
تو دانیہ کے ساتھ لگی تھی جبکہ نادیا نے نیلم کو ساتھ لگا رکھا تھا، دائم اور آذان بھی  
آئی سی یو کے باہر ہی تھے۔ دانیہ اور آذان جو کر چکے تھے فی الحال وہ یہ سب چھپانا چاہ  
رہے تھے، ان کے پلین کے مطابق پہلے حانی اور مینو کو ایک کرنا تھا پھر یہ اتنی بڑی  
حقیقت سب کو بتانی تھی مگر یوں حانی کے ایکسیڈنٹ نے جیسے انکے سمیت سب کو  
نڈھال کر دیا تھا۔

جی ڈیڈا بھی ڈاکٹر باہر نہیں آیا۔ انکا کافی خون بہہ گیا ہے، آپ تایا جان کو مت "  
بتائیے گا ابھی۔ جیسے ہی ڈاکٹر باہر آتا ہے میں بتاتا ہوں آپکو "دائم خود افسردہ سا تھا،

آذان نے اسکے کندھے پر ہاتھ دھرے جیسے تسلی دی۔ نیلم تو ایک پل کو چپ نہیں ہو رہی تھی۔

اف اگر اسے کچھ ہوا تو میں خود کو معاف نہیں کروں گی "دانیہ بھی جیسے دکھ کی انتہا پر تھی اور مینو! اسکی تکلیف کا تو اندازہ لگانا ہی ناممکن تھا۔ اگر ممکن ہوتا تو وہ اپنی سانسیں تک اس شخص کو دے دیتی جو اسکی زندگی تھا، مینو کی آنکھیں سرخ تھیں مگر وہ چیخ چیخ کر رونا چاہتی تھی۔ اس ایک اور برداشت سے بڑے امتحان پر۔ دانیہ تو جانتی تھی۔ ہر کوئی جیسے ایک دوسرے سے اپنا کرب چھپانے پر مجبور تھا دانیہ نے مینو کے گرد اپنی گرفت جیسے مزید مضبوط کی۔

دانیہ مت روئیں، وہ ٹھیک ہو جائیں گے۔ دعا کریں "وہ اتنی پاگل تھی کہ یہ بھی " نہیں جانتی تھی کہ دانیہ اسے کیا سونپ چکی ہے۔ آج دانیہ کے لیے تھا تو جیت کا دن مگر یوں حانی کے ساتھ پیش آنے والا حادثہ اسے خوفزدہ کر گیا تھا، مینو نے دانیہ کے چہرے کے آنسو صاف کرتے ہوئے اپنے سارے ہی ضبط کر لیے۔

بہت بری ہو مینو، بہت ڈانٹوں گی تمہیں۔ کوئی اتنا پاگل کیسے ہو سکتا ہے "وہ مینو"  
 کی بو جھل صورت دیکھ کر دل میں کرب سے سوچ رہی تھی۔  
 پر تمہاری یہ دانیہ بھی تھوڑی پاگل ہے، میری اور حانی کی جان ہو تم مینو "اسے وہ"  
 دوبارہ سے سوچتے ہوئے اسے خود سے لگا چکی تھی اور اب کی بار مینو، دانیہ کے  
 چہرے پر الگ رنگ دیکھ کر کچھ حیران سی دیکھائی دی تھی۔

\*\*\*\*\*

سچ پوچھیں تو مریض جس صورت حال میں تھا ہم خود ڈر گئے تھے لیکن اللہ نے "  
 کرم کیا ہے کہ کوئی اندرونی چوٹ نہیں آئی۔ سر اور ٹانگ کا زخم کچھ گہرا ہے، کچھ  
 دن چلنے پھرنے میں احتیاط کرنی ہوگی۔ سر کے خون کے بہہ جانے کی وجہ سے بلڈ  
 کلوٹنگ نہیں ہوئی جو پلس پوائیٹ تھا۔ فی الحال وہ دواؤں کے زیر اثر ہیں۔ کچھ دیر  
 تک انکو ہم روم میں شفٹ کر دیں گے "ڈاکٹر نے گویا ان خوفزدہ اور دہلتے دلوں کو



امید کی نئی کرن دیکھائی تھی۔ حانی جس الجھاؤ میں تھا اس نے اسکا دماغ معاف کر دیا تھا تبھی وہ اپنا توازن برقرار نہیں رکھ پایا تھا۔ گاڑی درخت سے بری طرح ٹکڑا کر بالکل برباد ہو گئی تھیں سراسٹیرنگ سے بڑی طرح ٹکرایا تھا جبکہ سامنے کے گلاس کا ایک ٹکڑا اسکی ٹانگ میں پیوست ہو گیا تھا۔ اللہ نے بڑے نقصان سے بچا لیا تھا، دائم نے رضوان کو کال کر دی تھی جس کے بعد مہران کی ضد کی وجہ سے وہ انھیں لئے تھے۔ سب ہی کہ چہرے چمک اٹھے تھے، حانی کورات تک آ ہو سپٹل لے روم میں شفٹ کر دیا گیا تھا اور وہ ہوش میں بھی آچکا تھا۔

اب تو اس عمر میں باپ کو ہسپتالوں کے چکر لگوائے گا، جان نکال دی تھی بے " شرم " اب مہران کی باری تھی کہ اس نڈھال سے حانی کی خوب کلاس لیتے۔ وہ کافی سنجیدہ اور مرجھایا ہوا لگ رہا تھا، اسکی آنکھیں شاید سر کے شدید زخم نے موٹی سی کر رکھی تھیں۔ بابا کا فکر مند چہرہ دیکھ کر وہ بھی مسکرا سا دیا۔۔۔ گو مسکرا نا نا گزیر تھا۔ میں ٹھیک ہوں بابا " نہایت تھکے انداز میں وہ بولا جب نرس نے اسے ٹیک لگوا کر بیٹھایا۔

نہیں ہے ٹھیک، دھیان کہاں تھا تیرا۔ تجھ سے ایسی لاپرواہی کی امید نہیں تھی۔۔۔"  
 اب تو وہ باقاعدہ خفا تھے۔ حانی نے انکا ہاتھ تھاما۔ رضوان، دائم اور نادیہ، نیلم کے  
 ساتھ ساتھ آذان بھی اندر آیا۔ حانی کو وہ سب یاد آیا تو اسکا چہرہ مزید بو جھل ہوا، وہ  
 خود کو اس سب کے لیے بہت برا محسوس کر رہا تھا۔

مریض کے قریب زیادہ رش نہ ہو، ڈاکٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ اب آپ گھر"  
 چلے جائیں۔ یہ بہتر ہیں، کل تک انکو ڈسچارج کر دیا جائے گا" اچھا ہوا جو نرس بول  
 پڑی تھی، حانی ویسے بھی بتانا نہیں چاہتا تھا کہ اسکا دھیان کہاں غرق تھا۔  
 جی ٹھیک ہے، چلو بھئی سب چلتے ہیں۔ حانی، تم بابا کو بھی کہو، انہوں نے اس چکر"  
 میں دوا بھی مس کر دی ہے۔ چلو بیگم یہ بچے ہیں ادھر" اب تو دوا نہ لینے پر حانی نے  
 بابا کو گھورا تھا، نیلم بھی حانی کا ہاتھ پکڑے اداس سی تھی۔

باباناٹ قنیر "نیلم کا اداس چہرہ تھا مے ساتھ ساتھ وہ مہران صاحب کو بھی خفا سا"  
 دیکھ رہا تھا۔

اچھا لیکن جلدی سے ٹھیک ہو جا، یوں زہر لگ رہا ہے "اب تو سب ہی مسکرائے" تھے۔

اچھا ہو جاتا ہوں "وہ بھی لیے دیے انداز میں مسکرا سا دیا، آذان بھی اسکے کندھے پر ہاتھ رکھے اسے ایک بار پھر مسکرا کر مطمئن کر رہا تھا مگر حانی اس وقت بے حد ڈسٹرب تھا، وہ سب چلے گئے تھے۔ بس بچہ پارٹی ہی رکی تھی، دانیہ اور مینوروم کے باہر ہی تھیں۔

\*\*\*\*\*

نہیں دانیہ میں نہیں جاؤں گی آپ جائیں پلیز "دانیہ اسکا ہاتھ پکڑے اندر لے" جانے کے لیے مڑی تو مینوروم نے فوراً بوکھلا کر اپنا ہاتھ چھروایا، دائم اور نیلم بھی گھر چلے گئے تھے

مینو، فی الحال سب رشتے بھول جاو صرف دوستی یاد رکھو۔ اسے ہماری ضرورت " ہے ناں، آجاو " مینو کیسے سامنا کرتی اسکا جسے وہ اتنی تکلیفیں دے رہی تھی، ویسے بھی حانی کا سامنا کرتے ہوئے بہت خوفزدہ تھی۔ پاگل اس بات سے واقف ہی کب تھی کہ وہ شخص تو ہمیشہ سے صرف اسکا ہی تھا اور ہمیشہ اسی کارہنے والا ہے۔ مینو ضد نہیں کرتے "دانیہ اب خفا تھی مگر مینو شاید مجبور۔"

پلیز دانیہ مجھے فورس مت کریں، مجھے انکار کرتے ہوئے اچھا نہیں لگے گا پلیز ""

مینو کی بے بسی دیکھ کر دانیہ بھی ادا اس سی ہوئی اور سر ہلائے اندر چلی گئی۔ سماعت اور نظریں تو اسکی حانی پر ہی تھیں، جو ٹیک لگائے آنکھیں بند کیے لیٹے ہوئے تھا۔ حانی تم ٹھیک ہو؟ "دانیہ اندر گئی تو آہٹ پر وہ آنکھیں کھول چکا تھا، سنجیدگی سے " سر ہلائے اسکا دھیان بھی باہر کھڑی اس ظالم مینو کی طرف تھا۔

ہاں ٹھیک ہوں، مت پریشان ہو "دانیہ اسکے سامنے بیٹھ گئی تھی۔ شکوہ تو بہت تھا " اسے دانیہ سے مگر وہ صرف ایک خفا نظر ہی ڈال پایا تھا۔

جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ، جان نکال دی ہے تم نے سسکی "دانیہ اور حانی کی باتیں"  
 سننا اسے کچھ مناسب نہیں لگا تبھی جانے کے ارادے سے پلٹ گئی۔  
 مینو باہر ہے "دانیہ کی آواز پر مینو کے قدم تھم سے گئے۔"

کون مینو، میں نہیں جانتا کسی مینو کو۔ کہہ دو اسے کہ ابھی حانی مرا نہیں ہے "جی"  
 مینال محترمہ، آپ کی سزا بھی تو بنتی ہے ناں، دانیہ تو منہ کھولے حانی کو پھٹے انداز میں  
 دیکھ رہی تھی اور وہ جو باہر تھی اپنے رک جانے پر پچھتا رہی تھی۔ دل کے جیسے پل  
 بھر میں کئی ٹکڑے ہوئے تھے، آنکھوں میں آج پہلی بار حانی کی بے رخی نے نمی  
 بھر دی تھی۔

حانی یہ کیا طریقہ ہے بات کرنے کا "دانیہ کی ناراضگی پیک پر تھی۔"  
 یہی طریقہ ہے ایسے افیت پسند لوگوں سے بات کرنے کا "وہ غصہ تھا، وہ تکلیف"  
 تھی جو حانی سہ چکا تھا۔ مینو کی آنکھوں کی نمی مزید بڑھی۔

حانی پلیز تم اسے یوں ہرٹ نہیں کر سکتے، وہ سب سے پہلے ہماری دوست ہے ""  
 دانیہ بھی جانتی تھی کہ وہ ابھی باہر ہی ہے، حانی نے ایک تلخ قہقہہ لگایا۔

ہاں صرف حنوط مرتضیٰ ہی کچھ نہیں کر سکتا، باقی سب جو مرضی کرتے رہیں۔"

مر گیا ہے وہ حانی اسکی دی اذیتوں سے "اور اب تو مینو کو لگا جیسے وہ مزید رکی تو اسکا سانس بند ہو جائے گا، اپنی پوری رفتار سے وہ باہر کی طرف بھاگنے کے انداز میں گئی تھی۔ حانی اور دانیہ بھی کچھ لمحے کو باہر دیکھنے کے بعد دوبارہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ تھے، وہ دانیہ کو بھی غصے سے دیکھ رہا تھا۔

یہ کیا ہے حانی، پلیز اسکے ساتھ ایسا مت کرو "دانیہ نے جیسے التجاء کی۔"

نہیں اتنی آسانی سے معاف نہیں کروں گا، تھوڑا بدلا تو مجھ پر قرض ہے۔ اتنی "آسانی سے اسے اب میں بھی نہیں ملوں گا اور تم؟ تم تو بات ہی نہ کرو مجھ سے "اب وہ اسے یک دم غصے اور ناراضگی میں لگا تھا اور اب کی بار دانیہ مسکرا دی تھی، غصے میں بھی وہ کافی پیارا لگ رہا تھا۔

حانی پلیز اب بس کر دو، جو ہو گیا ہے اسے مان لو۔ دیکھو وہ اتنا سخت روتی ہوئی گئی "

ہے، اتنے ظالم مت بنو "اب تو دانیہ اسے بھی ڈانٹنے والی دیکھائی دے رہی تھی اور وہ بیزار منہ ہی بنائے تھا۔

اسکے ظلم کے آگے یہ کچھ بھی نہیں، رونے دوا سے۔ بڑا شوق ہے اسے رونے کا۔۔۔  
 اب تو دانیہ اپنا بیگ ہی اٹھا کر مارنے کے انداز میں ہنسی مگر حانی کو کوئی ہنسی نہیں آئی  
 تھی، ابھی بہت سارا حساب باقی تھا مینو کی طرف اور وہ جو اسکی بے رخی دیکھ کر گئی  
 تھی شاید اپنا ضبط مزید قائم نہ رکھ پائی۔ باہر لگے بیچ پر بیٹھی وہ اپنا سرخ ہوتا چہرہ رگڑ  
 رہی تھی پر آنکھیں تھیں کہ آج سارا ہی رو لینا چاہتی تھیں۔۔۔ آج اسے احساس  
 ہوا تھا کہ اسکی آج تک کی بے رخی نے حانی کو کتنی تکلیف سے دوچار کیا ہوگا، وہ تو  
 حانی کی زرا سی ناراضگی سے اس حال کو آ پہنچی تھی کہ جیسے اسکا کوئی بڑا نقصان ہو گیا  
 ہو۔۔۔ اسکے رونے میں پہلے سے زیادہ شدت آئی تھی۔

میں آپکی ناراضگی نہیں سہہ سکتی حانی، مجھ سے خفا نہ ہوں۔ میں کیسے آپکو چھوڑ  
 پاؤں گی" اپنے فیصلے پر وہ آج سارا رو لینا چاہتی تھی، حانی سے دور ہونا شاید اب اسے  
 مرنے کے مترادف لگ رہا تھا۔ آج وہ واقعی خود کو ختم کر دینا چاہتی تھی۔ کوئی ایسا  
 کونہ کوئی ایسا چپہ چاہتی تھی جہاں اسے دیکھنے والا کوئی نہ ہو، کیونکہ وہ اس سے زیادہ  
 تکلیف نہیں سہہ سکتی تھی۔



\*\*\*\*\*

پتا نہیں کیسے کر کے وہ گھر تک پہنچی تھی، اپنے روم میں جا کر خود کو قید کیے وہ وہیں بیٹھ گئی۔ چہرہ مسلسل رگڑنے سے لال ہو رہا تھا اور آنکھوں کی تکلیف تو انکی وہشت سے عیاں تھی۔ مینال مرتضیٰ اس وقت شاید خود اپنا سامنا بھی نہیں چاہتی تھی۔ میری تکلیف اتنی طویل کیوں ہے، کم از کم مجھے ہمت تو دیں نا اللہ۔ میرا یہ رونا مجھ سے چھین کیوں نہیں لیتے آپ۔ یہ مجھے کہیں کا نہیں چھوڑے گا، آپ حانی کے دل سے میرے لیے یہ ناراضگی نکال دیجئے پلیز۔ یا پھر مجھے اتنا حوصلہ دیں کہ میں یہ سب ہنس کر سہ سکوں "نمی دوبارہ سے اس کے چہرے پر ڈھلکتی جا رہی تھی، کرب کی انتہا تھی اور اسے کوئی کندھا تک میسر نہ تھا۔

کاش میرے پاس کوئی تو ہوتا، میں اتنی اکیلی کیوں ہوں۔ ماما بابا کاش آپ میرے پاس ہوتے، آج آپکی مینو کو آپکی بہت ضرورت ہے۔ مجھے کیوں ساتھ نہیں لے کر

گئے آپ، اس لیے چھوڑ گئے تھے اپنی مینو کو۔ نہیں رویا جاتا اور مجھے اپنے پاس لے جائیں۔ آپکی مینو ہار گئی ہے، رشتے نبھاتے نبھاتے مرنے والی ہے۔ اپنی خوشی اپنے ہاتھوں سے اجاڑ کر دیکھیں کس قدر ویران اور تنہا ہے "شاید وہ آج آخری بار اپنے دل کا ہر دکھ نکال باہر کرنا چاہتی تھی، تکلیف کی حد ختم ہو رہی تھی۔

میں اب کہاں جاؤں، کہاں جاؤں کہ حانی کی نظروں سے ہمیشہ کے لیے اوجھل " ہو سکوں۔ نہیں کر سکتی اس انسان کا سامنا جسے جیتے جی مار ڈالا ہے۔ کاش کوئی ایسا ٹھکانہ ہو جہاں میں خود کو غرق کر لوں۔ اتنی بڑی دنیا مینال مرتضیٰ کے لیے اتنی تنگ کیوں ہے آخر؟ "وہ آج خود کو بھی تکلیف دے دے کر مارنا چاہتی تھی، اسے تو آج اپنے ہونے تک پر افسوس تھا۔

ساری زندگی تم دوسروں کے دکھ کی وجہ بنی ہو مینو۔ یہ دھتکار، یہ بے بسی اور یہ "تکلیف اب تمہارا نصیب ہے۔ یہی تمہاری زندگی ہے، سمجھی تم۔۔۔۔۔؟" پھر ہمت کر کے وہ آئینے کے سامنے آ کر خود کو حقارت سے دیکھتے بولی۔

اب اپنا یہ رونا، یہ تکلیف، یہ مردہ چہرہ اسی کمرے تک دفن رکھنا۔ مت دینا مزید کسی اور کو تکلیف۔ نکل جاو تم حانی کی زندگی سے، جتنے دکھ تم نے اس انسان کو دیے ہیں تم تو اسکے سائے کی بھی مستحق نہیں" اپنا چہرہ بے دردی سے رگڑتے وہ ان بہتے انسوؤں اور اس تکلیف کو لگام ڈالنے کی کوشش میں ہی تھی، پھر کچھ دیر آئینے میں مزید خود کو حقارت سے دیکھنے کے بعد وہ لائٹ آف کیے بیڈ پر گرنے کے انداز میں بیٹھی، ساتھ جلتا لیمپ بھی ہاتھ بڑھائے بجھا دیا۔

\*\*\*\*\*

مینو کی رات نا جانے کس کرب میں گزری تھی مگر گزر گئی تھی۔ آج حانی کو ڈسچارج کر دیا جانا تھا تبھی رضوان، دائم کو آفس جانے کا کہہ کر خود ہو اسپتال کے لیے نکل گئے تھے۔ دائم کی گاڑی خراب ہو گئی تھی اور رضوان بھی اپنی لیے نکل گئے تھے، تبھی انہوں نے نیلم کو بجھوا دیا تھا۔

زہ نصیب، یہ میرے آفس میں چاند کہاں سے آنکلا ہے "نیلیم کو اندر آتا دیکھ کر" وہ بڑے ہی پھیلے انداز میں بولا تو وہ بھی مسکرا سی دی۔

آنکھیں کم کھولو، یہ چاند نہیں سورج ہے۔ یہ نہ ہوا سکی تیز روشنی انکو پھوڑ دے "" وہ بھی شرارت لیے بولی تھی، اداس تو سب ہی تھے مگر حانی اب ٹھیک تھا لہذا وہ دونوں ہی بہتر تھے۔

اف یہ اگر سورج بھی ہے تو بہت ہی مدھم سے سکون جیسا ہے، اہم اہم اسکی روشنی تو سیدھی میرے دل کو روشن کر رہی ہے "کرسی سے ٹیک لگائے اب وہ کچھ زیادہ ہی فری ہو رہا تھا۔

شاعرانہ باتیں کہاں سے سیکھ رہے ہو چھپچھورے انسان "وہ بھی مسکراتی ہوئی" بولی تو دائم بھی اٹھ کر اسکے سامنے آیا۔

ہے ایک میری استانی، ہاھا کبھی ملو اوں گا۔ یہ بتاؤ کیا منگواؤں "وہ اب ہلکی سی" دلکشی لیے مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا۔

ارے کچھ نہیں، گھر چلتے ہیں ناں۔ آج حانی بھائی آرہے ہیں گھر، تمہیں لینے ہی " آئی ہوں " نیلم نے کہا تو دائم سر ہلائے مڑا اور اپنا سیل اور لیپ ٹاپ اٹھائے اسے دیکھتے ہوئے سامنے آیا۔ پھر وہ دونوں ہی نکل آئے تھے، نیلم بہت آہستہ آہستہ گاڑی چلاتی تھی، دائم تو بمشکل ہنسی دبائے تھا۔۔۔

ایسے کیا دیکھ رہے ہو بندر؟ "خود پر دائم کی نظریں اسے بے چین سا کر رہی تھیں۔

دیکھ رہا ہوں آج تم بدلی بدلی لگ رہی ہو، یہ راز کیا ہے؟ "اب تو وہ بھی اسکی طرف ایک لمحہ دیکھتے ہنسی۔

راز یہ ہے کہ میں نے آج ہلکا سا میک آپ کیا ہے "نیلم کی بات پر دائم نے ہنسی " دبائے دیکھا۔

اوہ واقعی، روز تو تیز کر کے چڑیل بنی ہوتی ہو۔ آج ہلکا ہے تبھی پیاری لگ رہی " ہو "اب تو نیلم نے آنکھیں باہر نکالے دائم کو دیکھا جو شرارت لیے ہنس رہا تھا، دل تو اسکا یہی کیا تھا کہ کچھ اٹھا کر دائم کا سر پھاڑ دیتی۔

کاش سبکی کھوئی مسکراہٹ بھی یونہی لوٹ آئے "پھر جیسے دائم نے سنجیدگی لیے"  
کہا، نیلم بھی متفقہ انداز میں سر ہلائے تھی۔

ہاں، دائم کیا تم جانتے ہو مینو بھی حانی بھیا کو چاہتی ہے "اب تو دائم حیرت لیے"  
شاک ہوا تھا، ہے یقینی کی انتہا تھی۔

کیا؟ ان بلیو ایبل۔ اف کیا وہ واقعی اتنی پاگل ہے۔ "دائم حیرت میں مزید مبتلا تھا"  
اور نیلم بھی ادا سی اوڑھے تھی۔

دائم جو تکلیف ہم محسوس تک کرنے سے کانپ جائیں وہ تکلیف مینو نا جانے کب"  
سے سہتی آئی ہے۔ ناوشی ڈیزرو، سپینس۔ خوشیاں اب اسے بھی ملنی چاہیں "کتنی  
دیر تک وہ دونوں خاموش رہے، گھر آچکا تھا اور وہ دائم کو دیکھ رہی تھی جو لا جواب  
تھا۔

سب بہتر ہوگا "اور پھر وہ دونوں ہی اندر کی جانب بڑھ گئے۔"

\*\*\*\*\*

رضوان اور دانیہ، حانی کو ساتھ لے آئے تھے۔ سر کے زخم پر بھی اب بینڈج لگایا گیا تھا جبکہ ٹانگ کی پٹی، فولڈ ہوئی پینٹ کی وجہ سے دیکھائی دے رہی تھی۔ وہ زیادہ گہری چوٹ تھی جس وجہ سے دو تین دن وہ سہارے کے بغیر نہیں چل پھر سکتا تھا۔ سب ہی لاونچ میں موجود تھے سوائے مینو کے۔ نادیہ تو خاص سوپ اور فروٹ سیلڈ بنا کر لائی تھیں، سوپ پر اب وہ منہ بنا رہا تھا۔ منہ پر پھیکی سی سنجیدگی بھی برقرار تھی۔

یہی پینا اور کھانا ہے ایک ویک ورنہ زخم جلد نہیں بھرے گا " نادیہ نے اسکا " معصوم سامنہ دیکھتے کہا تو باقی سب بھی مسکرا دیے، ٹانگ کو میز پر دھرے وہ نادیہ کے ہاتھ سے اب شرافت سے سوپ پی رہا تھا۔

بس اب جلدی سے دوڑتے نظر آو بر خور دار، یوں پڑے ہوئے زرا نہیں اچھے " لگتے " رضوان بھی ہلکے پھلکے انداز میں تھے جبکہ دائم دوسری طرف بیٹھا اب سیلڈ خود کھانا شروع ہو گیا تھا۔



سب ہی ہنس رہے تھے، مینو سب کو دیکھ رہی تھی۔ پتا نہیں وہ اپنے اندر کہاں سے اتنی ہمت لاتی تھی، یوں سبکو مسکراتا دیکھ کر اسکی ہمت نہیں ہوئی کہ قدم بڑھا کر ان کے پیچ جائے، کہیں اسکے جانے سے وہاں ہر چہرہ ادا اس ہو گیا تو کیا ہو گا۔ مگر اسے یوں چھپنا نہیں تھا، وہ کسی کو بھی یہ نہیں دیکھا سکتی تھی کہ وہ کمزور ہے۔

بابا اب آپ آرام کریں جا کے میں ٹھیک ہوں "مہراں کب سے یو نہی بیٹھے تھے" اور اب حانی کو انکی فکر ہو رہی تھی۔

میں بالکل ٹھیک ہوں، ارے آؤ میرا بچہ۔ آ جاؤ "یک دم نظر مینو پر پڑی تو مسکرا" سے دیے، وہ بھی مہراں کے یوں کہنے پر ہمت کرتی ہوئی انکے ساتھ جا بیٹھی۔ حانی کے چہرے کی سنجیدگی اب خفگی سی بنی، جیسے وہ یوں شو کر رہا تھا کہ مینو کی آمد اسے خاصی ناگوار گزری ہے۔

کیسے ہیں اب آپ حانی؟ "حانی کو امید تو نہیں تھی پر وہ اس سے پوچھ بیٹھی تھی اور" وہ اسے مکمل انکسور کرتا ہوا دانتوں کی طرف رخ کیے مڑا۔

یاد دایم مجھے روم میں چھوڑ آ بہت تھک گیا ہوں۔ اب آرام کروں گا " وہ اسے سبکے " سامنے ایک بار پھر برے طریقے سے اگنور کر گیا تھا۔ دانیہ نے تو باقاعدہ حانی کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا تھا، سب نے ہی حانی کی یہ حرکت نوٹ کی تھی۔ پھر جیسے دایم کو ہی معاملہ تھوڑا خوشگوار کرنا پڑا۔

آجا میرے شیر، گود میں لے کر جاؤں یا کندھے پر اٹھا کر " اب تو سب ہی ہنس " دیے تھے سوائے مینو اور دانیہ کہ، مینو تو ناجانے کیسے ضبط کیے بیٹھی تھی۔ کیوں جوانی میں اپنی گود اور کندھے کو تڑوانے کے چکر میں ہے، ہاتھ پکڑ " اب تو " دایم کی بھی بتیسی باہر تھی۔ دانیہ نے ہاتھ میں پکڑا سیل آن کیا اور آذان کا نمبر کھول کر کچھ ٹائپ کرنے لگی۔ شاید وقت آ گیا تھا کہ وہ یہ حقیقت سب کو بتاتے۔ کیونکہ حانی اب مینو کو بہت ہرٹ کر رہا تھا۔ دایم، حانی کو لیے روم میں لے گیا جبکہ ناد یہ کچن میں چلی گئیں، نیلم بھی انکے ساتھ چلی گئی۔ مہرا نے ایک نظر اداس سی مینو کو دیکھا۔

یہ سب تمہارا فیصلہ بدلنے کے لیے کر رہا ہے، تم ادا اس نہ ہو۔ ٹھیک ہونے دو"

اسے، اچھے کان کھینچوں گا" مہراں نے مینو کے کان کے قریب سرگوشی کی تو وہ بھی مسکرا دی، دل تو اس کا زمین کے اندر دھنس جانے کو کیا تھا پر کیا کرتی۔

آپ سب یہیں رہے گا۔ مجھے کچھ بات کرنی ہے، ہم آتے ہیں۔ مینو میرے"

ساتھ آو" دانیہ مسکراتی ہوئی آئی اور مینو کا ہاتھ پکڑے اندر کی طرف بڑھ گئی، سب ہی فرما برداری سے سر ہلا چکے تھے۔

\*\*\*\*\*

Zubi Novels Zone

دانیہ پلینز مجھے آپ کہاں لے کر جا رہی ہیں "دانیہ اسکا ہاتھ پکڑے لے جا رہی " تھی اور جیسے ہی وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھی تو مینو کے قدم رکے، دانیہ نے بھی رک کر ایک نظر مینو کو دیکھا۔

حانی کے پاس، آؤ "اب تو وہ اپنی جگہ صدمے سے جم چکی تھی۔"

مجھے نہیں جانا پلینز، آپ مجھے مت لے کر جائیں۔ وہ مجھے دیکھنا بھی نہیں چاہتے "

دانیہ "مینو کے ہر اسماں ہو کر ہاتھ چھڑوانے پر اسکا ہاتھ وہ اب مزید مضبوطی سے پکڑے چل رہی تھی اور ویسے ہی مینو کے دل کی دھڑکن رکتی جا رہی تھی۔

تم چپ کر جاؤ، اسکی خبر تو میں لیتی ہوں، آؤ "مینو کو لگا جیسے بس اب وہ فنا ہو جائے " گی، یہ چند قدم جو حانی کے سامنے جا کر تھمے تھے۔ شاید اسے اپنی زندگی کے سب سے مشکل ترین محسوس ہوئے۔ لمحے بھر کو حانی کی نظر مینو سے ملی۔

لے آئی ہوں اسے، حانی اگر اب تم نے مزید۔ بتسمیزی کی تو مار کھاو گے۔ تم دونوں " کو بات کرنی چاہیے "مینو کو کندھے سے پکڑے وہ مزید آگے کیے سختی سے بولی جو اب نظریں زمین میں یوں گاڑے ہوئے تھی کہ گویا آج نظروں سے ہی پھاڑ دے

گی، حانی نے ایک خفا نظر دانیہ کو دیکھا اور پھر ایک اچھتی نگاہ اسکو جو بلیو جینز کے اوپر اپنی بجھی صورت جیسا ہی ہلکا گلابی کرتا پہنے ہوئے رنج والم کا نمونہ بنی تھی۔ بال محترمہ نے بہت سلیقے سے یوں کھول رکھے تھے کہ ظالم کم سخی زیادہ لگ رہی تھی۔ اور ہاں، آج تم دونوں اپنا معاملہ سیٹل کر لو کیونکہ اسکے بعد میں نے ڈنڈا اٹھا کر " دونوں کی وہ پٹائی کرنی ہے کہ سوچ ہے۔ چلو، میں جا رہی ہوں " اب کی بار وہ خوشگوار سی خفگی لیے دونوں کو ڈانٹتے ہوئے بولی تھی پر وہ دونوں تو پتھر جیسے ایکسپریشن دے رہے تھے۔

آگے آو، کھا نہیں جائے گا وہ تمہیں " مینو ہلکا ہلکا پیچھے ہوتی ہوئی پھر سے وہیں جا کر " کھڑی ہو چکی تھی، اسے تھوڑا قریب کیے اب دانیہ باہر کی سمت مڑی اور دروازہ زور سے بند کر گئی۔

\*\*\*\*\*

پورے لاونچ میں سناٹا طاری تھا، سامنے رضوان اور مہران خاموش سے تھے۔ ناد یہ تو باقاعدہ سر پکڑے بیٹھی تھیں، حبیبہ کے چہرے کا ایکسپریشن بھی یوں تھا گویا کوئی خوفناک شے دیکھ لی ہو۔ نیلم اور دائم حواس باختہ سے پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔ یہ ساری شاک سی نظریں سب کے سامنے والے صوفے پر بیٹھے آذان اور دانیہ کی سمت تھیں، یوں خاموشی تھی کہ گویا کسی بڑے طوفان کا پیش خیمہ ہو۔ تم لوگ جانتے ہو کہ تم لوگ کہہ کیا رہے ہو، یہ مزاق ہے۔ دانیہ یہ کیا بکواس " ہے " پھر جیسے یک دم اس سناٹے میں ایک آواز سی ابھری۔ غصہ، تکلیف اور غم ناجانے کیا کیا تھا اس آواز میں۔

رضوان غصے میں آپے سے باہر آجاتے مگر دائم نے انھیں کول ڈاون کرنے کو تھاما، آج تو وہ واقعی خوفناک قسم کے غصے میں تھے۔

دانیہ یہ کیا کر دیا تم نے، اف یا میرے اللہ یہ کیا کر دیا اس بیوقوف نے " ناد یہ تو " بس یہ سن کر بیہوش ہوتے ہوتے ہی پچی تھیں۔

آپی سیر یسلی یہ کیا ہے۔ آپ حانی سے ڈائورس لے چکی ہیں، اومائی گارڈ "دائم تو" پہلے ہی لگتا تھا سکتے میں ہے، سوائے نیلم اور مہران کے۔ سب ہی نہایت غصے اور خفگی کی انتہا پر تھے۔

کیوں آخر، دانیہ اتنا بڑا فیصلہ اور تم دونوں نے ہم سب سے پوچھنا تو دور، بتانا بھی "مناسب نہیں سمجھا۔ مجھے خبر ہی نہیں اور میری بیٹی طلاق کا داغ ماتھے پر سجائے خوشیاں منا رہی ہے، دانیہ تم سے ایسی امید نہیں تھی" رضوان کا غصہ جیسے تکلیف کی انتہا پر تھا، وہ گرنے کے انداز میں صوفے پر بیٹھ کر اپنا سر تھام چکے تھے۔

آپ سب میری پوری بات تو سنیں، یہ رشتہ بنا ہی نہیں تھا نہ کبھی اس رشتے کی "کبھی گنجائش تھی" دانیہ بھی اب دکھی ہو کر بولی تو نادیدہ اور رضوان کی تکلیف دہ نظر دیکھ کر اندر تک زخمی ہوئی۔

دانیہ بیٹا یہ کیا کر دیا ہے تم نے؟ "مہران بھی جیسے تھکی ہوئی آنکھیں لیے بولے" تھے، نیلم تو اس سب کے بعد کچھ بولنے کے قابل ہی نہیں رہی تھی۔



مینو اور حانی ایک دوسرے سے بہت پیار کرتے ہیں، مینو صرف میری وجہ سے " کہ کہیں مجھے کسی دکھ کی آنچ نہ پہنچے۔ آج تک اپنی خوشی کا قتل کرتی آرہی تھی۔ ہاں وہ دونوں ایک دوسرے سے بے حد محبت کرتے ہیں۔ جب اللہ نے ان دونوں کو ایک دوسرے کا بنایا ہے، تو ہم کون ہوتے ہیں انکی یہ محبت جدا کرنے والے " یہ بات وہاں صرف نادیا اور رضوان کے لیے نئی تھی۔۔۔ اور شاید ہونق زدہ سی حبیبہ کے لیے بھی لیکن اس اتنی بڑی سچائی کے باوجود رضوان اور نادیا کا دل پھٹ چکا تھا۔ وہ تکلیف کے جس مقام پر تھے کوئی اسکا اندازہ نہیں کر سکتا تھا۔ نہیں دانیہ، تمہیں کوئی حق نہیں کہ تم اپنی خوشیوں کا قتل کر کے کسی اور کا دامن " بھرتی پھر و " نادیا اسے قریب آ کر جھنجھور چکی تھیں۔

یہی تو، مینو کو بھی کیوں دیا جائے پھر یہ حق۔ وہ بھی تو آج تک اپنی خوشی کا گلا " گھونٹ کر مجھے خوشی دیتی رہی ہے۔ وہ بھی تو خود کو خالی کر کے مجھے بھرتی رہی ہے، تو پھر کیسے میں اس پر یہ اتنا بڑا ظلم ہونے دیتی۔ یہ تو نکاح بھی نہ ہوتا اگر مجھے یہ سچائی پہلے پتا چل جاتی۔ لیکن اب بھی خدا کی طرف سے بہت بہتری ہوئی کہ مجھے بروقت

پتا چل گیا، مینو نے تو قسم کھا رکھی تھی کہ خود مر جائے گی پر ہم سبکو جیتے جی نہیں مارے گی۔ آپ سب ایک لمحے کو اسکی تکلیف محسوس کر کے دیکھیں، میں نے کی تو میری سانس بند ہوتی محسوس ہوئی اور وہ کتنے سالوں سے یہ سہہ رہی ہے۔ حانی میرا دوست ہے اور وہ مجھے بہت عزیز ہے۔ لیکن جب میں نے اپنے جذبات کو، مینو کے جذباتوں سے ناپا تو میری ساری محبت، اسکی ایک لمحے کی محبت سے بھی چھوٹی پڑھ گئی تھی۔ وہ اتنے بڑے ظلم کی مستحق نہیں ہے اور وہ حانی۔ کبھی آہ نہیں کی، وہ ب سہتارہا یہاں تک کہ اسکی زبان پر میرے لیے فکر کے سوا کچھ نہ تھا۔ مجھے دوست کہتا ہی نہیں رہا بلکہ اس نے ثابت کیا کہ وہ واقعی ایک مخلص دوست ہے۔ کیا میرا بھی فرض نہیں بنتا کہ اب میں ان دونوں کی محبت اور دوستی کا مان نبھاؤں "دانیہ کی آنکھوں کی نمی اور لہجے کا درد وہاں موجود ہر ایک آنکھ کو تر کر گیا تھا۔ لیکن ہم اپنے پھٹے دل کو کونسا مرہم دیں دانیہ "رضوان کی لرزتی آواز آئی تو وہ "چل کر بابا کے قدموں میں بیٹھ گئی۔

کیا یہ مرہم کافی نہیں کہ آپکی دانیہ نے ایک بڑی نا انصافی ہونے سے روک دی " ہے اور اس میں اللہ نے ہر مدد بھی فراہم کی۔ کیا یہ خوشی کافی نہیں کہ آپکی اور بڑے تایا جان کی تربیت نے کبھی آپکو شر مندہ نہیں ہونے دیا " دانیہ کی آنکھیں بھی تر ہوئیں اور پھر رضوان نے جیسے اسے خود سے لگالیا، نادیا بھی روتی ہوئی اس سمت گئیں تو دائم نے انھیں خود سے لگالیا۔ حبیبہ بھی یہ سب دیکھ کر اپنی آنکھیں نم کر چکی تھیں۔

آپ میری فکر مت کریں ماما بابا، آپ فخر کریں۔ یہ رونے کا مقام نہیں ہے۔ " آپکی دانیہ نے آپکو شر مندہ ہونے نہیں دیا ورنہ میرے ساتھ ساتھ آپ بھی مینو کے مجرم بن جاتے بلکہ ہم سب بن جاتے۔ وہ دونوں اب الگ نہیں ہونے چاہیں، وہ دونوں اب مکمل ترین اختیار اور خوشی کے مستحق ہیں " دانیہ وہاں موجود ہر فرد کو قائل کر چکی تھی، پھر جیسے وہاں کچھ لمحے کو خاموشی چھا گئی۔

\*\*\*\*\*

دانیہ اسے جہاں کھڑا کر گئی تھی یوں لگ رہا تھا جیسے مینال صاحبہ وہیں مجسمہ بن گئی تھیں، حانی کی نظریں مسلسل اس پر تھیں جو نہ قریب آنے کے کسی موڈ میں تھی اور نہ دور جانے کے۔۔۔ اور وہ اسے دور جانے بھی کیوں دیتا اب۔

مجسمہ بن گئی ہو کیا، ارے یار کوئی اسے لے جائے "اب حانی کا وقت تھا اور وہ اس" سے چن چن کر بدلا لینے والا تھا۔ ظالم کہیں کا! لہجے میں مصنوعی اکتاہٹ سموئے وہ مینو کو تکلیف دینے کو دانستہ منہ بسورے بولا۔

میں نے دانیہ کو کہا بھی تھا مجھے نہیں جانا، وہ مجھے زبردستی لے آئی ہیں "وہ اپنی" آنکھوں میں آئے موٹے موٹے آنسو ضبط کرتی سرسری سا حانی کے غصیل چہرے کو دیکھتی مڑی مگر اگلے ہی لمحے وہ سارے آنسو خلق میں اٹک گئے تھے کیونکہ دانیہ باہر سے کمرہ لاک کر کے گئی تھی۔ اب تو اسے دروازے کے پاس جما ہوا دیکھ کر حانی نے بھی اپنی ہنسی ضبط کی۔ وہ بیڈ پر لیٹا ہوا بڑے مزے سے اسے واپس اسی جگہ

تک آتے دیکھ رہا تھا، مینو کا سر جھکا ہوا تھا اور وہ کن اکھیوں سے اپنی محبت اور سکون کی اس آماجگاہ پر نثار ہو رہا تھا۔

وہ لاک کر گئی ہیں "رونی شکل بنائے کہا گیا تھا، حانی جی آپکے تو مزے ہو رہے ہیں" بچاری مینو کی جان جا رہی ہے، بس کیجئے یہ ستم۔ مینو کی آواز میں دنیا جہاں کا درد اٹھا جس پر حانی نے اپنی ہنسی مکمل معدوم کر کے چہرے پر شدید غصہ لایا۔

ہمم، دانیہ کا تو میں دماغ سیٹ کرتا ہوں۔ کس کو چھوڑ گئی ہے میرے پاس، آگے " بچ گیا ہوں مرنے سے پر اب نہیں لگتا کوئی چانس رہے گا " منہ پر کمال کا مصنوعی غصہ لائے وہ اسے مزید سنا اور جتا رہا تھا اور وہ سر جھکائے نم آنکھوں سے حانی کو کر بناخ طور سے دیکھ رہی تھی۔

حانی ایسا مت کہیں، میں نے کبھی آپکو تکلیف دینی نہیں چاہی "وہ روتی آواز میں "بھی اپنا دفاع کرنا نہیں بھولی تھی، حانی نے یوں تپ کر جڑے بھینچے دیکھا کہ وہ مزید بو جھل ہوئی۔

ہاں پھر بھی تمہاری سوچ ہے کہ تم نے مجھے کتنے دکھ دیے۔ ویسے بھی کیا فائدہ"

اب ان باتوں کا، کچھ نہیں بچا اب ہمارے بیچ۔ تم نے تو شاید کبھی محبت کی ہی نہیں،

میں اپنی والی پر صبر کر لوں گا" اف بس کرو حنوط مرتضیٰ، کیا تم اب بچاری کی جان

لوگے۔ دل تو اسے بھی اس بد تہذیبی پر ملامت کر رہا تھا پر وہ اس ظالم کو اتنی جلدی

کیسے چھوڑ دیتا۔ لفظوں میں تلخی اور کڑواہٹ ملائے وہ سارے حساب چکتا کر رہا تھا۔

آپ مجھے غلط سمجھ رہے ہیں، میں کسی کو دکھ دینا نہیں چاہتی تھی "مینو کی آج وہ"

کوئی بات سننے کو تیار نہ تھا۔ حالانکہ وہ سخت مظلوم لگ رہی تھی۔

کیا یہ دکھ کم ہے کہ آج بھی تم وہاں ہو اور میں یہاں، آج تک تمہیں اپنے شوہر"

سے بات کرنی نہیں آئی۔ بھلے آخری ہی سہی یہاں آ کر میرے قریب، میرے

پاس آ کر کہو جو کہنا ہے کیونکہ میں تو اب وہاں آنے سے رہا "مکمل غصے سے وہ اپنے

ہاتھ سے اپنے پہلو میں اشارہ کرتے بولا، یہ کیا تھا خود مینو کو بھی سمجھ نہیں آئی تھی،

بات تو غصے والی نہیں تھی مگر حانی کے چہرے پر غصہ تھا۔ مینو نے کچھ دیر حانی کے

بڑھے ہاتھ کو دیکھا اور پھر اس پر رحم کھاتی اپنا کانپتا ہاتھ بڑھا گئی مگر اسے امید نہیں

تھی حانی اسکا ہاتھ اس زور سے کھینچتا خود پر گرا لے گا۔ دونوں کا چہرہ ٹکراتے  
ٹکراتے بچا، ہلکی پھلکی جسارت پر مینو نے بوکھلا کر نظر چرائی مگر حانی توجی اٹھا۔  
ہاں اب کہو "ہاتھ سے اسکا ہاتھ پکڑے وہ اسے بالکل اپنے روبرو کر چکا تھا، دل تو"  
حانی کا مزید شوخا ہو رہا تھا پر فی الحال وہ اپنے دل کو کمال مہارت سے کنٹرول کیے اپنی  
اداکاری جاری رکھے ہوئے تھا۔ اسے ابھی مینو سے اظہار درکار تھا۔  
بولونا، اب یہ منہ میں تالا کیوں ہے "اپنے بے حد قریب اسے خاموش سا بوکھلایا"  
اور گھبرایا ہوا بیٹھا دیکھ کر حانی کی بے قراری کچھ بڑھی۔  
آپ مجھے چھوڑ دیں حانی "حانی اب کی بار نہ ہی غصہ ہوا تھا نہ ہی آپ سے باہر،"  
بس وہ مینو کا چہرہ دیکھ کر لطف اندوز ہوا تھا۔ مصنوعی سنجیدگی چہرے پر سجائے اب  
وہ کافی غصے والا منہ بنا چکا تھا۔  
شرط پوری کر دو، چھوڑ دوں گا "مینو کو لگا جیسے ایک بار پھر وہ بے جان ہو گئی ہے،"  
بے یقینی اور دکھ سے وہ حانی کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔



میں آپ سے پیار نہیں کرتی، بتایا ہے آپ کو پہلے بھی۔ اس لیے سائن کر۔۔۔ "اس" سے پہلے کے وہ مزید کچھ کہتی اسکی نظر سامنے باسکٹ اور اس میں پڑے پیپر کی طرف گئی۔ غصہ، گھبراہٹ، بے یقینی اور پتا نہیں کیا کیا تھا مینو کے چہرے پر۔ خود حانی کو بھی نہیں پتا تھا، اب تو دل تک ٹھنڈ پڑی تھی حانی کو۔

یہ۔۔۔۔۔ ک۔۔۔ کیا کیا آپ نے۔۔۔۔۔ کیوں پھاڑے۔۔۔۔۔ "اس سے پہلے" کے وہ اٹھتی، حانی اسکی بازو پکڑے دوبارہ اپنے روبرو کیے بیٹھا چکا تھا۔ مینو اب دروازہ توڑ کر بھی بس باہر جانا چاہتی تھی، اس شخص پر اسے اب رتی برابر بھروسہ نہ تھا۔ مینو کے چہرے پر خوف سے سرخی تھی یا غصے سے پر حانی کا کلیجہ ٹھنڈ پا گیا تھا۔ آج دو ہی راستے ہیں تمہارے پاس، یا اظہار کر کے چلی جاو یا انکار کر کے مجھے دی "ہر تکلیف کے بدلے کے لیے تیار ہو جاو" اچھے بدلے لے رہا تھا، وہ بھی گن گن کر۔ مینو تو پتھر بنی حانی کو دیکھ رہی تھی جس کے چہرے کی سنجیدگی اسے خوفزدہ کر چکی تھی۔

تم پر آج کسی صورت رحم نہیں، بہت تڑپایا ہے تم نے مجھے "دل میں وہ اس ظالم" سے مخاطب تھا جواب باقاعدہ ہونق زدہ اور گھبرائی ہوئی حانی کے بے باک تیوروں سے ڈر رہی تھی۔ حانی نے اپنا ہاتھ اسکی کمر میں ڈال کر جھٹکا دیا تو وہ بمشکل حانی سے ٹکراتی ہوئی بچی، اسکے دونوں ہاتھ حانی کی شرٹ کو بھیںچ رہے تھے اور حانی اسکی دھڑکن سے چھیڑ حانی اور سانسوں سے اٹکیلیاں کرتا ہوا اسکا ہر فرار ناکام بنا رہا تھا۔ ہم تم ایک کمرے میں بند اور چابی کھو جائے۔۔۔ سوچ لو "حانی اسے اپنے قریب" تر آنے کا خوف دلا کر ڈرانے میں خاصا کامیاب تھا بڑے مزے سے گنگنا کر بولا تھا۔ مینو کا دل تو پوری شدت سے کبھی بند ہوتا تو کبھی تیز گام کی صورت چلنے لگتا، اسکے چہرے کی پریشانی اور گھبراہٹ حانی کو اندر تک پر سکون سا کر رہے تھے۔ یہ کیا بیہودگی ہے "شاید محترمہ کو گانا اور گانے والے کا بہکتا انداز پسند نہیں آیا تھا،" ہاتھ اور اپنا آپ حانی سے چھڑانے کی کوشش میں یہی بڑبڑا گئی۔ حانی کا دل سچ میں ہنسنے کو کیا پر وہ مہارت سے ضبط کر گیا، کافی دیر اسکا یہ خود کو چھڑوانے کا سلسلہ جاری رہا تھا۔

\*\*\*\*\*

یہاں آدانیہ، آج مجھے تم پر ناز ہو رہا ہے۔ تم نے یہ فیصلہ یقیناً بہت کٹھن مرحلے سے گزرنے کے بعد لیا ہے لیکن میں مہران مرتضیٰ تمہارے اس فیصلے پر تمہیں سلام پیش کرتا ہوں۔ یہاں آومیری جان "مہران نے اسے اپنے سینے سے لگالیا تھا، سب کی نم ہوتی آنکھیں ایک بار پھر پہلے سے زیادہ شدت پکڑے نم تھیں۔

دانیہ میری جان "نادیہ بھی آگے آئیں اور اسے خود سے لگالیا، پھر جیسے وہ بھی شکست خوردہ سے بیٹی کی سمت بڑھے۔

دانیہ جو تم نے کیا ہے، مینو کی ساری تکلیف کا یہی صلہ تھا۔ میں جانتا ہوں کہ یہ ایک باپ کی بے بسی کی انتہا ہے کہ وہ اپنی بیٹی کے اجر جانے پر دکھی ہونے کے بجائے دوسری بیٹی کے بس جانے پر راضی ہونے کے لیے مجبور ہے۔ دانیہ ہمیں

معاف کر دینا" وہ بھی روتی ہوئی بابا کے سینے سے لگ گئی، لیکن اب کی بار یہ آنسو ایک بڑے خسارے کو مات دینے کی خوشی میں تھے۔

آئی ایم پراوڈ آف یو دانیہ آپ، یو آر چیمپئن "دائم بھی اسے خود سے لگائے" مسکرایا تھا۔ نیلم بھی بابا کے سینے سے لگی روتے روتے ہنس بھی رہی تھی اور پھر وہ سب ایک آواز پر متوجہ ہوئے۔

حبیبہ اپنی جگہ سے اٹھ کر ان سب کے قریب آئی تھیں۔

میں کچھ دیر پہلے ایک سکتے کی حالت میں تھی لیکن دانیہ کی باتیں سن کر اور آپ "سبکی اس نیک تربیت کو دیکھ کر یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ آپ سچ میں بہت خوش قسمت ہیں کہ آپ کو دانیہ جیسی، مینو جیسی بیٹیاں ملی جو کسی قیمت پر بھی دکھ اور تکلیف بانٹنا نہیں چاہتیں۔ میری خواہش تو تھی کہ میں آذان کے لیے مینو کو بیاہ کر لے جاتی پر آج اسی لمحے اپنی جھولی پھیلانے آپ سے یہ ہیرا مانگتی ہوں۔ میرے آذان کے لیے مجھے دانیہ دے دیں مہراں بھائی" اگلے ہی لمحے سب حیرت سے منجمد ہو چکے تھے، تو گو یا حبیبہ بھی اب دل سے مسکرائی تھیں اور ان کے ساتھ کھڑا

آذان جس کی آنکھیں آج بہت دنوں بعد اپنی پہلی روشنی لیے چمکی تھیں۔ نادیا نے ایک نظر دانیہ کو دیکھا کیونکہ وہ جو جاننا چاہ رہی تھیں وہ بہت اہم تھا۔ دانیہ کے چہرے کا اطمینان دیکھ کر رضوان کی سمت دیکھ کر مطمئن انداز میں سر ہلا چکی سکے اور حانی کے ازواجی رشتے کے متعلق دریافت کر رہی تھیں۔ وہ دانیہ سے تھیں جو یقیناً نہ بنا تھا نہ اسکے بننے کی اللہ کے ہاں منظوری تھی۔

آذان کے لیے دانیہ؟ "سب جیسے بیک وقت حیران ہوئے تھے۔ رضوان اور " نادیا کی آنکھیں تواب کی بارخوشی سے نم ہوئی تھیں، سب کے چہروں پر کسی کھوئی چیز کے مل جانے والی سچی خوشی تھی، مہراں آگے بڑھے اور آذان کو خود سے لگالیا۔ ہم اس انکار کی سہولت نہ رکھتے ہوئے آپکو ہاں کہتے ہیں، بنا سوچے ہم اپنی دانیہ " آپکے آذان کو دیتے ہیں " کیونکہ حانی اور دانیہ کا کوئی ازواجی رشتہ قائم نہیں تھا لہذا عدت کا آپشن تھا ہی نہیں تو پھر شادی کے اس فیصلے میں کوئی رکاوٹ تھی ہی نہیں، پھر تو جیسے بہار سی آئی تھی ہر آنکھ مسکرائی تھی۔ دانیہ کی آنکھوں کی نمی آذان سمجھ گیا تھا، وہ اسکا شکریہ ادا کر رہی تھی۔ کئی مان ٹوٹنے سے بچ گئے تھے، کئی آنکھیں

ویرانی کی گرد سے خالی ہو گئی تھیں۔ سب ہی ایک دوسرے کی طرف پورے دل سے مسکراتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔ یہ سکون اور اطمینان تو آذان نے پہلے کبھی نہیں محسوس کیا تھا۔۔۔۔۔ وہ اس رب سے ضد کرنا چھوڑ کر اب اسکے دیے پر راضی ہو گیا تھا۔

\*\*\*\*\*

کافی ٹائم لے چکی ہو، اب بتاؤ کونسا راستہ چننے کا موڈ ہے "اسے تو آج وہ ظالم" چھوڑنے والا نہیں تھا، مینو کے چہرے پر پھیلی یک دم کی گھبراہٹ اور خفگی اب اسے لطف دے رہی تھی۔

حانی پلینز ہاتھ چھوڑیں، مجھے کوئی شرط نہیں ماننی "آج تو ایسی گرفت تھی کہ گویا" اس سے چھٹکارا ناممکن تھا۔ حانی ایک بار پھر اسکا ہاتھ پہلے سے زیادہ مضبوطی سے پکڑ کر اپنے مزید قریب کر چکا تھا، دل تو مینو کا دہائیاں دے دے کر ہلکان تھا۔

بنا شرط کے تو میں تمہیں نہیں چھوڑنے والا "کندھے اچکاتے ہوئے وہ اسے اب " زہر لگا تھا، مینو کا دل کیا کہ وہ بس کسی طرح ہاتھ چھڑوا کر بھاگ جائے۔ یہ انسان تو اسکی جان لینے کے درپے تھا، پھر سے مینو کی آنکھوں میں نمی ابھری۔ اسکے پاس یہی آخری احتجاج تھا۔ دل تو حانی کا یہی چاہا کہ ساری باتیں چھوڑ کر وہ اسے بس خود سے جوڑ لے، کہ اب یہ دوری ناقابل برداشت تھی۔ مگر وہ اسے یہ آخری آسانی دینا نہیں چاہتا تھا، اظہار پر اسکا حق تھا۔ پھر تو بھلے وہ کرتی یا نہ کرتی۔ وہ اب حانی کی تھی اور حانی اسکا۔

یہ رو کے تم مجھے آج پگھلا نہیں سکتی، کیا اسے میں انکار سمجھوں " مینو کا ہاتھ تھوڑا " کھینچنے سے وہ اسکے مزید قریب ہو چکی تھی۔ حانی کی اس حرکت پر جیسے وہ ہل گئی، اتنا قریب۔ وہ اسے دیکھتی، اسے سنتی یا اسکی بات کا جواب دیتی، سب کچھ جیسے پتھر ہوا۔

حانی پلیز مت کریں " وہ روسی دی تھی، اب تو حانی کا بھی دل ہلا تھا۔ "



اظہار کر دو چلی جانا، کچھ تو میرا خیال کر لو مینو "پھر جیسے وہ اب کی بار سچ میں دکھ" لیے تھا، مینو کی آنکھوں میں ہار واقع تھی تو گویا اظہار یعنی مینو کا سارا حوصلہ مانگ رہا تھا وہ۔ حانی کے آنکھوں میں آیا دکھ مینو سے بھی برداشت نہیں ہوا تھا۔

حانی میں دانیہ کو دکھ نہیں دے سکتی، دانیہ نے مجھے ناصر ف بہن اور دوست کا پیار "دیا بلکہ ایک ماں کے جیسے شفقت بھی دی۔ آپ خود بتائیں کہ میں کیسے ان سے انکا شوہر چھین لوں، وہ آپکو آدھا ادھورا ڈنڈا نہیں کرتیں اور نہ میرے اندر حوصلہ ہے کہ آپکو کسی کے ساتھ آدھا بانٹ سکوں تبھی پورا دینا چاہتی ہوں" تو گویا اصل بات مینو نے کہہ ہی دی تھی، دل تک وہ پرسکون ہونا شروع ہو گیا تھا۔ مینو کی معصومیت اور نزاکت اسے خود کی سمت مائل کر رہی تھی۔

تو تم یہ کہنا چاہتی ہو کہ تم مجھے پورا چاہتی ہو "مطلب کی بات وہ کتنی جلدی پکڑ کر" بولا تھا، مینو بھی گڑبڑا کر بوکھلاتی کچھ دور ہوئی۔

می۔۔ میں نے یہ کب کہا، آپ غلط غلط نہیں سوچیں۔ میں بس چاہتی آپ "پورے دانیہ کے ہو جائیں، اب چھوڑیں میرا ہاتھ" وہ تو جیسے ابھی سے فرار ہونے کی لازوال خوش فہمی پالے بیٹھی تھی۔

ہم مزہ نہیں آیا ابھی، یہ اظہار تو نہ ہوا۔ مینو پلینز کتنا ٹرپاؤ گی، وہ کہوناں جو صرف "میرے لیے ہے" وہ اسے قریب کرنے کے بجائے خود تھوڑا سیدھا ہو کر اسکے مقابل ہوا تھا، دھڑکنیں تو دونوں طرف بوجھل پن لیے پوئے تھیں اور وہ مینو کو نڈھال کر کے بے چین کر رہا تھا۔

حانی پہلے وعدہ کریں کے آپ مجھے اسکے بعد چھوڑ دیں گے "وہ تو مینو کی اس قدر سادگی اور معصومیت پر مڑ ہی مٹا تھا۔

ہاں چھوڑ دوں گا (خوابوں میں) "آخری بات وہ دل میں بول کر لطف اندوز ہوا" تھا، مینو کے چہرے کی معصومیت اب اسے شدید بہکار ہی تھی مگر وہ پھر سے اپنے بے تمیز دل کو سمجھا چکا تھا۔

حانی مجھے آپ سے ڈر لگ رہا ہے، آپ دل سے وعدہ کر رہے ہیں ناں "اب تو بڑا" مشکل ہو رہا تھا حانی کو ہنسی کنٹرول کرنا پر وہ فی الحال اپنا بھانڈا نہیں پھوڑنا چاہ رہا تھا۔ ہاں تم کہو، مجھ پر بھروسہ رکھو مینو "چہرے پر کمال کی سچی سنجیدگی لائے وہ اسکی" جانب شرافت سے متوجہ تھا جواب چہرہ جھکائے شاید ایک لمبی تقریر کرنے والی تھی۔

\*\*\*\*\*

کیا خیال ہے بھائی صاحب پھر آپکا "یک دم ہی جیسے لاونچ کا ماحول بالکل بدل گیا" تھا، سب ہی مسکرا رہے تھے جبکہ ابھی ناد یہ ملازمہ کے ہمراہ سبکو چائے سرو کر رہی تھیں۔ نیلم نے تو ڈرائیور کو کہہ کر میٹھائی بھی منگوا لی تھی۔

بھئی یہ نادیہ اور رضوان سے پوچھ لیں، کیا خیال ہے بچو "مہراں صاحب نے بھی"  
گو یا ساری ذمہ داری انہی کے کندھوں پر ڈال دی تھی، حبیبہ تو دانیہ کو خود کے  
ساتھ بیٹھائے ہوئے تھیں۔

ہم اگلے ہفتے ہی یہ نکاح کر دیتے ہیں، بس آپ مجھے انکار مت کیجئے گا "اب تو خود"  
دانیہ بھی آنکھیں پھیلانے حیرت میں تھی، سب ہی مسکرا دیے۔۔۔  
ارے اتنی جلدی "نیلیم تو سب سے پر جوش تھی۔"

جی بالکل اب بہت ہو گیا اداسی کا پہرہ، خوشیاں جب دروازے پر کھڑی دستک  
دے رہی ہیں تو پھر دیر کیسی "اب کی بار دائم نے انٹری ماری تھی۔  
بالکل جی تو پھر طے ہو گیا، ان شاء اللہ ہم جلد یہ خوبصورت سارشتہ جڑتا دیکھیں"  
گے۔ اللہ پاک میرے ان دونوں بچوں کو بھی ایک ساتھ خوش رکھے "سب ہی  
اب باری باری ایک دوسرے کا منہ میٹھا کر رہے تھے۔

ارے ان دونوں کو بھی کوئی بتائے کہ تبدیلی آنہیں رہی، بلکہ تبدیلی آگئی ہے"  
دائم مٹھائی کی پلیٹ لیے مڑا ہی تھا کہ دانیہ کی آواز پر رکا۔

نہیں دائم، یہ سرپرائز انکو کل ملے گا۔ وہ میں نے دونوں کو قید کر دیا ہے کہ جتنا لڑنا ہے آج ہی لڑ لیں فرصت سے۔ کل جب دونوں کو یہ سرپرائز ملے گا تب انکے چہروں کی خوشی دیکھنے والی ہوگی "دانیہ نے منہ پر ہاتھ دھرے ہنستے کہا تو پورا حال ہی شرارتی ہنسی لیے مسکرا سادیا تھا، سب کتنا مکمل تھا۔

تو بھئی ایک اور اعلان میرا بھی سن لو سب "اب تو جیسے رضوان میدان میں اترے تھے، سب پورے کے پورے ہمہ تن گوش ہو چکے تھے۔

اگر دائم آج یہیں وعدہ کرتا ہے کہ وہ آج سے باقاعدہ آفس جوائن کرے گا تو ہم اسکی بھی شادی کا فیصلہ ابھی دے دیں گے "سب نے اب دائم کی طرف دیکھا جو آنکھیں کھولے بے یقینی لیے حیرت میں غرق تھا۔ پھر یک دم جیسے اسکی آنکھیں بلب کی طرح روشن اور چہرہ شرارتی ہنسی لیے جگمگا اٹھا، نیلم تو باقاعدہ ایک بار پھر شاک تھی۔

گو یہ آفس کا کام بہت بورنگ سہی پر آفر بری نہیں "چہرے پر زمانے بھر کی شرافت لیے اب وہ ہونق زدہ سی نیلم کو دیکھ کر بولا جو باقاعدہ اب بابا کے ساتھ جھپنی لگی بیٹھی تھی، سب ایک بار پھر مسکرا دیے۔

ہمیں نیلم دے دیں بھائی "رضوان مسکراتے ہوئے مہران کی طرف متوجہ " ہوئے تو دانیہ اور دائم نے تو باقاعدہ تالی ماری۔

دے دی "اگلے ہی لمحے وہ رضوان کو کھڑا ہو کر خود سے لگا چکے تھے اور وہ تو گھبراتی اور ڈری سی ہنسی کے ساتھ دائم کو دیکھ رہی تھی جو آج واقعی چھچھور الگ رہا تھا۔

پورا حال ایک بار پھر ہنسی سے منور تھا، سب سے خوش تو دانیہ تھی۔ دوستی اور محبت دونوں ہی امر کر گئی تھی۔

تم دونوں ہمیشہ خوش رہو "دل سے ان دونوں کو دعا دیتی ہوئی اب وہ آذان کو دیکھ رہی تھی جو بدلے میں اپنی دلکش مسکراہٹ لیے اسکے ساتھ پر بہت خوش دیکھائی دیا تھا، آخر سب اختیار میں لوٹ آیا تھا۔

\*\*\*\*\*

اب بولو بھی "وہ تو اس اظہار کو بھی خیانت ہی سمجھ رہی تھی۔"

حانی مجھے یہ ٹھیک نہیں لگ رہا "اب تو اسکی یہ معصومیت حانی کو واقعی پاگل کر رہی"

تھی، حانی بھی آج فرصت سے اسے ستا رہا تھا۔

فی الوقت تم مجھے جو کہو گی وہ پورے حق کے ساتھ ہو گا۔ کیونکہ اس وقت تم"

میرے نکاح میں ہو، جائز ہے ہماری قربت بھلے وقتی ہی سہی۔ اس لیے ایسا نہ سوچو،

کہو "منہ پر نرمی سجائے اب وہ اسے قائل کر کر کے بھی بور ہو رہا تھا، مینو کے

چہرے کی اداسی اسے کافی تنگ کر رہی تھی۔



ہم ٹھیک، تم نہیں دو گی نا اظہار۔ ہاں حانی اس قابل ہے ہی کہاں، جاو تمہیں " دونوں شرطوں سے آزاد کیا " اسکا ہاتھ چھوڑے وہ کمال کا دکھ منہ پر لانے اور اداکاری کے جوہر دیکھانے میں کامیاب تھا اور مینو تو جیسے سہم سی گئی، دل تھا کہ پھر سے بھر آیا۔ حانی کن آنکھیوں سے اسکی پھٹی آنکھیں دیکھ کر ابھی بھی لطف اندوز ہو رہا تھا۔

نہیں مینو اتنی افیت مت دو حانی کو، وہ اظہار ڈیزرو کرتے ہیں "نجانے کس ضبط" سے وہ حانی کے چہرے کی مصنوعی تکلیف سے خوفزدہ سی ہوئی۔

حانی، کرتی ہوں۔ میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں۔ سنا آپ نے "اب کی بار" وہ خود حانی کا ہاتھ پکڑے ہوئے جذباتیت اور رنج سے بولی تھی اور اسکی آنکھیں نمی سے تر ہو گئی تھیں۔

مجھے معاف کر دیں، میں نے آپکو بہت تکلیف دی ہے لیکن حانی میں مجبور ہوں۔ " آپ مینو کی جان ہیں، آپکو دینے والی ہر تکلیف پہلے میں نے جھیلی ہے۔ میں آپ سے اپنی جان سے بڑھ کر محبت کرتی ہوں، سن رہے ہیں ناں " حانی تو اس ٹرانس

میں سنجیدہ تھا اور وہ اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں میں لیے کرب اور شدت سے بولی تھی۔

اور کرو، کرتی جاو" اب تو مینو بھی لمحہ بھر پتھر سی ہوئی۔ مینو نے کانپتے ہوئے فوفا " ہاتھ ہٹا دیے، کیونکہ وہ بہت خطرناک سی سنجیدگی لیے اسکے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔ بس یہی اب مجھے جانے دیں " وہ رخ پھیر کر نظر چراتی بولی تو شدید جھٹکے کی افتاد " سے اب کی بار وہ پوری کی پوری حانی کی بازوؤں کی قید میں جاسمٹی تھی۔ ٹانگ کے درد کے باوجود وہ پوری شدت سے اسے خود سے اپنے سینے سے لگا چکا تھا۔ سانس تھمنے کا مرحلہ تھا، مگر دونوں کی سانس جاری تھی۔ حانی کے چہرے پر پھیلی سنجیدگی یک دم خوشی اور اطمینان میں بدلی تھی اور وہ تو ابھی بھی خود کو خیانت سے ہی جوڑے ہوئے تھی۔ حانی اسے جس انداز سے خود میں سمیٹا جا رہا تھا یہ مینو کو کپکپا کر رکھ چکا تھا۔

حانی چھوڑیں مجھے " گرفت مضبوط تھی اور وہ بچاری بے حال اور نڈھال مگر حانی " اسے اتنی جلدی کیسے چھوڑ دیتا۔

مجھے مت چھوڑو مینو "مینو کے مسلسل گرفت سے نکلنے کی کوشش میں وہ خود ہی " کامیابی لائے گرفت ڈھیلی کر چکا تھا، وہ بالکل آمنے سامنے تھے۔  
 حانی آپ نے وعدہ کیا تھا آپ مجھے نہیں روکیں گے "یک دم مینو کی آنکھوں میں " نمی لیے شکایت ابھری۔

وہ وعدہ ہی کیا جو وفا ہو جائے "حانی کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔"  
 حانی پلیز میرے ساتھ ایسا مت کریں، میرا فیصلہ قائم رہنے دیں "ہاتھ چھڑواتی "  
 وہ ایک بار پھر رو پڑی تھی۔

چپ ایک دم چپ، اب تمہاری آواز نہ آئے۔ یہاں آؤ "اب وہ اسے اپنی دوسری "  
 طرف بیڈ پر بلارہا تھا، مینو تو صدمے سے نیلی پیلی ہو چکی تھی۔  
 نہیں، چھوڑیں مجھے۔ پلیز حانی "وہ التجاء کر رہی تھی۔"

ارے پاگل یہاں آ کر میری کمر پر خارش کر دو یار، ہاتھ نہیں پہنچ رہا "یک دم جیسے "  
 وہ ہاتھ کمر پر پھیرتے منہ بنائے بولا تو مینو کا بسور اہواٹیاں اڑا منہ دیکھ کر اب تو اسے  
 واقعی لگا جیسے بدلا پورا ہوا۔

یہ بندہ آج میرا ہارٹ فیل کروائے گا" منہ میں غصے سے بڑبڑاتی ہوئی وہ اٹھی اور "جیسے ہی بیڈ پر چڑھ کر بیٹھی تو حانی نے اسکی بازو کھینچی۔ سیدھی وہ حانی کے سینے کے ساتھ جا لگی، سر اٹھائے روئی سی آنکھوں سے دیکھا تو وہ آنکھ میں شرارت لیے مسکرا رہا تھا۔

بس یہ ہے اصل جگہ، آج مجھے یہ شرف دے دو کہ میں کم از کم کچھ دیر تمہارے "ساتھ یہ وقت اپنی یاداشت میں بھریوں۔ وعدہ کہ کوئی ظالم گستاخی نہیں ہوگی" سر حانی کے سینے پر دھرے اب وہ وعدہ والی بات پر ایک بار پھر گھبرائی، حانی کے وعدے پر اسے کہاں اعتبار آ سکتا تھا۔

آپ سو جائیں حانی یہاں تو میں سونے کا رسک نہ لوں کبھی بھی "دل میں اس" بندے کو دہائی دیتی ہوئی وہ سوچ رہی تھی اور وہ بڑے دلکش انداز میں مینو کا جھکا چہرہ دیکھ کر مسکرایا تھا۔ اپنی بازو مینو کا حصار بنائے ہوئے وہ کتنا مطمئن تھا، وہ اب اسکی تھی۔ دل تو بس سجدے میں تھا اور وہ بھی بیٹھے بیٹھے ہی اس شخص کو ساری رات کو سننے ہی والی تھی۔ جو اسے خواہ مخواہ خود سے لگائے نیم دراز تھا۔

دل میں یہی سوچ رہی تھی کہ شاید یہ بھی وہ غلط کر رہی لیکن دل تو اسکا حانی کے سینے پر سر رکھ کر یوں شادماں تھا۔ وہ اسکی دھڑکن کی دھک دھک بھی سن سکتی تھی، اسکے پرفیوم کی مہک تو اسے ہلکی سی سمائیل دے رہی تھی۔ نظر اٹھا کر حانی کی سمت دیکھا تو وہ واقعی آنکھیں بند کر چکا تھا مگر بازو کی گرفت میں زرا کمی نہیں آئی تھی۔ پھر ناجانے کب مینو کی بھی آنکھ لگ گئی۔ جب ساتھ ہی ایسا پرسکون ہو تو نیند آنی تو طے تھی۔ دونوں ہی دیوانے لگ رہے تھے، معصوم سے دو پاگل۔

\*\*\*\*\*

سورج کی کرنیں پردوں کو چیرتی ہوئی انکے چہرے پر پڑھ رہی تھیں۔ حانی کے کندھے سے لگی وہ ابھی تک اسکی بازو کی گرفت میں تھی شاید آج دونوں پر ہی نیند بہت دنوں بعد یوں مہربان ہوئی تھی۔ سامنے گھڑی دس بجارہی تھی، دونوں جس انداز سے بیٹھے بیٹھے نیم دراز تھے ابھی تک وہی انداز تھا۔ ہاں اب مینو کا ہاتھ حانی

کے سینے پر دھرا تھا۔ وہ جیسے آج کسی حسین خواب سے جاگ رہی تھی، نظریں کھل سی گئیں۔ سامنے گھڑی منہ چراتی ہوئی دس بج رہی تھی۔ کمرے میں کھڑکی کے اطراف سے آتی روشنی نے گویا کمرے کی روشنی کو ماندھ کر رکھا تھا، مینو کی آنکھیں پوری طرح باہر تھیں کہ وہ سو گئی تھی اور وہ بھی اتنی دیر۔ یک دم اٹھنا چاہا مگر حانی کا وہی بازو ابھی تک وہیں تھا۔ نظر اٹھا کر حانی کا بیڈ سے ٹکا چہرہ دیکھا تو دیکھتی رہ گئی۔ وہ بہت گہری نیند میں تھا، پھر بھی اسکے ہاتھ کی گرفت کمزور نہیں واب میں بھی یہی منظر جی رہا تھا۔ یک دم مینو کی آنکھیں خ ہوئی تھی جیسے وہ دوبارہ سے اسی جدائی کی افیت سے بھر گئیں، یہ ساتھ بس یہیں تک تھا۔ وہ اپنی زندگی، اپنی محبت سے آخر جدا ہونے والی تھی۔ حانی اسے آج پہلے سے زیادہ پیارا لگا تھا، وہ حد میں رہ کر بے حد محبت کرنے والا شخص اس پر کس قدر مہربان تھا۔ کیا مرد بھی اتنے امانت دار ہو سکتے ہیں؟ وہ سوچ سوچ کر ہلکان تھی۔ حانی نے دانیہ کے ساتھ صرف دوستی نبھائی تھی، تبھی بس اسے اپنا نام دیا تھا۔ ورنہ وہ تو ایک عمر سے خود کو مینو کا کرچکا تھا، اپنا سب کچھ صرف مینو پر لٹانے کا خواہش مند تھا وہ۔ کبھی

بھی اپنی حد پار نہیں کی تھی، محبت میں زبردستی تو ہوتی ہی نہیں، یہ تو دل کی رضا کا معاملہ ہے۔ حانی بھی اسے پانا نہیں چاہتا تھا، بس اسکی رضا اپنے نام چاہتا تھا۔ اسے وہ اپنا بنانا چاہتا تھا اور نہ وہ کیا نہیں کر سکتا تھا۔ وہ ایک باختیار اور حق رکھنے والا مرد کر بھی مینو کو کسی قسم کی تکلیف دینے کا سوچ بھی نہیں سکا تھا۔ اب وہ ایسے شخص سے کیسے جدا ہو جائے۔؟ دل تو خون کے آنسو رو رہا تھا۔ پھر وہ چونکی کیونکہ حانی بھی آنکھیں کھولے اسکی جانب متوجہ تھا۔ یک دم وہ ہڑا بڑا کر اسکی گرفت سے نکلتی ہوئی سیدھی ہوئی اور اگلے ہی لمحے بیڈ سے اٹھ کر جانے لگی مگر وہ اسکی بازو پکڑے دوبارہ بیٹھا گیا تھا۔ نظر تو اس شخص کی خود پر پڑنا اسے پر سکون کر رہا تھا مگر وہ ابھی بھی اتنی ہی بے حس اور مجبور تھی۔

دور مت جاو مینو میرے ساتھ رہو کچھ اور دیر "وہ التجاء کر رہا تھا اور وہ رد کر دینا" چاہتی تھی، وہ اسکے چہرے سے چہرہ ملائے صبح کی دلفریبی کی چاشنی بڑھاتے ہوئے رکا حانی نے دیکھا کہ اسکی آنکھیں نم ہیں۔



حانی میں نے اپنی شرط پوری کی ہے اب مجھ پر رحم کیجئے، میں آپکو آپکا اظہار دے " چکی ہوں اب مجھے میری رہائی دے دیں " وہ بھی نظروں میں التجاء لیے تڑپ کر بولی تھی، حانی نے اسکے دونوں ہاتھ تھامے اور اسکی جانب رخ موڑ کر بیٹھا۔ ساری رات یوں نیم دراز بیٹھے رہنے کی وجہ سے اب اسکی ٹانگ بھی شدید درد کر رہی تھی لیکن اسے کوئی پرواہ نہیں تھی۔

تمہیں رہائی دے دی تو مرجاؤں گا، مجھ سے کبھی دور مت جانا مینو۔ میری محبت " صرف تمہارے لیے ہے، تم نہیں تو میں اس لفظ تک سے نا آشنا ہوں۔ تم ہو تو میری بہار ہے، حانی کی زندگی اسے لوٹا دو۔ وعدہ کرو کہ مجھے خود سے کبھی الگ نہیں کرو گی۔ میں اب صرف تمہارا رہنا چاہتا ہوں اور میں سچ میں اب صرف تمہارا ہوں " وہ اسے ایک بار پھر کمزور اور بے یقین کیے اسکے دونوں ہاتھ ہونٹوں سے لگائے چوم کر اعتراف کر رہا تھا۔ یہ سلسلہ بیگانگی کی سمت بڑھا تو مینو نے اپنے ہوش بحال اور رکتی بے ربط سانسیں مضبوط کیے شاکی نگاہ سے حانی کو دیکھا۔

ک۔۔ کیا کہہ رہے ہیں، آپ مکر نہیں سکتے حانی، آپ دانیہ۔۔۔ "وہ ہاتھ سے" اسکے ہونٹوں پر قفل لگاتا اسے خاموش کروا چکا تھا، وقت آگیا تھا کہ وہ مینو کی یہ تکلیف مٹا دیتا جو اسکی آنکھیں خشک ہونے ہی نہیں دے رہی تھی۔ اسی لمحے دروازے پر دستک ہوئی، مینو اپنے ہاتھ چھرائے کھڑی ہو چکی تھی۔ حانی نے ایک سرد نظر مینو کی اس حرکت پر ڈالی، دانیہ مسکراتے چہرے کے ساتھ تین کپ چائے لیے اندر آچکی تھی۔ مینو کو یوں کھڑا دیکھ کر اسے ہنسی ضرور آئی تھی پر وہ ضبط کیے ہوئے حانی کو گھور رہی تھی جو ابھی تک اس سامنے بنائے ہوئے تھا۔

دانیہ۔۔۔ آپ نے ایسا کیوں کیا، لاک کیوں کیا "دانیہ نے ٹرے رکھی تو مینو" اسکی جانب بے قراری سے لپکی، آنکھوں میں ننھے ننھے موتی لیے وہ دانیہ کے ساتھ لگ گئی۔

میری جان، کیا اس بت تمیز نے پھر سے تم کو تنگ کیا ہے۔ اسکی تو خبر لیتی میں اور " لاک اس لیے لگایا تھا کہ تم دونوں آرام سے بات کر سکو اور فیصلہ کر سکو کہ آخر کیا

ہونا چاہیے "دانیہ اسکو الگ کیے اسکا چہرہ تھا مے نرمی سے بولی تھی، حانی بھی اب مطمئن سادو نوں کو دیکھ رہا تھا۔

تنگ تو اس نے کیا مجھے، اف میری کمر ٹوٹ گئی۔ ساری رات اسکی وجہ سے بیٹھا " رہا، ایک بار جھوٹے منہ بھی نہ کہا کہ حانی آپکی طبیعت خراب ہے پلیز لیٹ جائیں " اب تو مینو منہ اور آنکھیں کھولے حانی کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی جبکہ دانیہ ایک بار پھر ہنسی ضبط کر گئی۔

تمہاری یہی سزا ہونی چاہیے، میں تو کہتی ہوں یہ تمہیں ایک ٹانگ پر کھڑا رکھتی تو " تب بھی اوکے تھا " اب وہ اسے ڈانٹتے ہنسی تھی مگر مینو تو نظریں زمین میں گاڑے ہوئے تھی، اسے کافی شرمندگی سی فیل ہو رہی تھی۔

دانیہ میں آپ دونوں کی زندگی سے نکل جاؤں گی، میرا فیصلہ نہ آج بدلے گا نہ " آئندہ " مینو نے جھکے چہرے سے کہا تو حانی اور دانیہ دونوں نے ہنسی ضبط کی۔

کتنے افسوس کی بات ہے حانی، تم اسکا فیصلہ ابھی تک بدل ہی نہیں پائے۔ ضائع کر " دے تم نے اتنے سارے گھنٹے "منصوعی غصہ منہ پر لائے وہ حانی کو گھوری جواب اس عجیب سی مخلوق کو دیکھ رہا تھا، مینو کم اور قربانی کا بکر از یادہ لگ رہی تھی۔ یہ مجھے مارنا چاہتی ہے، یہ میری گن نکال کر دوا سے دانیہ "اب تو مینو نے بے یقینی" اور دکھ سے حانی کو دیکھا اور اگلے ہی لمحے صوفے کے دونوں کشن حانی کے سر پر پڑے تھے۔

چپ کرو اب تم، میری باری ہے اب "اگلے ہی لمحے مینو کا چہرہ تھامے وہ حانی کو" مسلسل چپ ہونے کا بولی تھی جو فرما برداری سے سر ہلارہا تھا۔

\*\*\*\*\*

یہاں ایک بوڑھا آدمی اور اسکا ایک بیٹا تھا، کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں وہ کہاں گئے؟  
آذان اسی فٹ پاتھ پر کھڑا تھا، سامنے نہ وہ آدمی تھا نہ اسکا کوئی نشان۔ پاس ہی ایک  
سبزی والے سے وہ پوچھ رہا۔

وہ جسکا ایک ہاتھ کٹا ہوا تھا؟ "آذان نے فوراً سر ہلایا، تھری پیس میں ہمیشہ کی  
طرح دھیمے انداز سے وہ سر ہلارہا تھا مگر پھر جیسے اسکے چہرے پر فکر سی ابھری۔  
جی وہی "آذان نے سر ہلاتے پوچھا۔"

اسکا تو کچھ دن پہلے یہیں انتقال ہو گیا ہے "آذان کو لگا جیسے وہ وہیں جم سا گیا ہے،"  
اسکا رنگ فق ہو چکا تھا۔ آتی جاتی گاڑیوں کا شور اسے سنائی دینا بند ہو گیا تھا۔  
کیا، اچھا اسکا جو بیٹا تھا "آذان نے دکھ اور حیرت میں ڈوبے پوچھا تو وہ آدمی سر  
کھجانے لگ گیا۔

جی وہ تو اسکے بعد نہیں دیکھا میں نے بھی "آذان اسکا شکریہ ادا کرتے ہوئے واپس  
مڑ رہا تھا۔

ہر انسان کے ذمے کسی نہ کسی کی ہدایت لکھ کر بھیجی جاتی ہے، وہ آدمی اس قدر " تکلیف اور غم کے باوجود اسی لیے زندہ تھا کہ اسکے ذمے لگی ہدایت دینا باقی تھی " آذان کو لگا جیسے کوئی اسکی سماعت میں بہت ہولے سے کہہ رہا تھا، گاڑی کا دروازہ کھولے وہ اندر بیٹھ چکا تھا۔

یعنی وہ میرے لیے ہدایت کا وسیلہ تھا بس، یا اللہ یہ تیرے رنگ ہیں تو ہی جانتا " ہے۔ تو نے اس انسان کو پاس بلا کر شاید اسکی بھی افیت ختم کر دی۔ تو واقعی رحیم ہے مولا، تجھ سا رحمان ہے تو کیا غم۔ گو میں نے اس تک جانے میں دیر کی کیونکہ یہ دیر بھی تیری طرف سے تھی، تو جب چاہے جس کے ہاتھ چاہے ہدایت بھیج دیتا ہے۔ مجھے اور میری معافی کو قبول کر لیا، میرے دل سے تمام حسرتیں نکال دیں تو نے مولا۔ میں تو ساری زندگی تیرے آگے سجدے میں بھی گزار دوں تو اس ہدایت کا حق ادا نہ ہو گا۔ تو اس بندے کو بھی بخش دے، وہ تیرا وسیلہ تھا اسی کے صدقے اسے بخش دے " آذان کی آنکھیں ایک بار پھر شکر گزاری نے نم کی تھیں۔

میرے دل کو بھی اب دانیہ کی طرف پھیر دے اور مجھے یہ رشتہ پوری ایمانداری سے نبھانے کی توفیق دے "خود میں وہ آج صرف سکون ہی سکون اترتا محسوس کر رہا تھا، پھر جیسے آذان کے چہرے پر ایک مطمئن مسکراہٹ سی پھیلی تھی۔

شکر گزاری، اللہ کی رضا، سکون، خوشی، سب مل گیا تھا۔ یہی تورب کے فیصلوں پر راضی ہونے کا انعام ہے، ہماری سوچ سے بھی پیارا، ہماری توقع سے بھی پر سکون۔

\*\*\*\*\*

مینو تم کو پتا ہے میرا دل چاہ رہا ہے میں تمہیں بہت سارا ڈانٹوں، تم نے تو ہر چیز میں دانیہ کو بہت پیچھے چھوڑ دیا لیکن تم بھول گئی تھی کہ جتنی محبت تم مجھ سے کرتی ہو، اس سے لاکھ گنا یہ دانیہ تم سے کرتی ہے۔ بارہا کہا کہ تم میری جان ہو تو پھر میں اپنے ہاتھوں سے اس جان کو کیسے تکلیف دیتی۔ سارے حق اور فرض نبھالیے تم نے بلکہ انکو نبھانے میں ہر حد بھی پار کرتی گئی۔ پگلی، خود بھی تکلیف سہی اور اسے



بھی نڈھال کر دیا اور مجھے اتنا سارا مان دیا۔ اگر میں ساری زندگی تمہارے سامنے نظریں جھکائے رہوں نا تو تب بھی تمہاری محبت کا قرض نہیں اتار سکتی " مینو کا چہرہ تھامے دانیا محبت سے بول رہی تھی اور وہ تو جیسے اپنی جگہ پر پتھر بن چکی تھی، حانی بھی مسکرا کر دونوں سہیلیوں کا یہ پیار دیکھ کر انجوائے کر رہا تھا۔

حانی صرف تمہارا ہے، میرا اور حانی کا رشتہ ازل سے دوستی کا تھا اور وہی رہے گا۔ ہمارے بیچ نکاح کے باوجود ازواجی رشتہ قائم نہیں ہوا اور اب میں اس کے نکاح میں بھی نہیں ہوں یعنی یہ پورے کا پورا صرف تمہارا ہے " مینو کو لگا کمرے کی چھت اس پر آن گری ہے، دل رک ہی تو گیا تھا۔ آنکھیں اس حقیقت نے ایک بار پھر نم کیں، بے یقینی اور دکھ سے وہ حانی کی سمت دیکھ رہی تھی جو بدلے میں محبت سے دیکھتا ہوا سر ہلارہا تھا۔

نہیں، روک لو ان آنسوؤں کو۔ میری رخصتی کے لیے۔ کل ہم سب کی زندگیاں " بدل گئیں۔ حانی کو اسکی شہزادی مل گئی اور دانیا کو اس کے شہزادے تک پہنچا دیا گیا۔ ہاں پوری خوشی کے ساتھ دانیا نے تمہیں تمہارا حانی بنا کسی خیانت کے لوٹا دیا

"وہ مینو کو خود سے لگائے مسکرائی تھی اور وہ تو اس سب کو ایک خواب سمجھ رہی تھی۔ یہ سب کیا تھا، اسکا دماغ گھوم گیا تھا۔

جو بات سوچنا تک خواب تھا وہ اسکی آنکھوں کے سامنے حقیقت بنی کھڑی تھی۔

دا۔۔۔ دانیہ، یہ کیا کہہ رہی ہیں۔ پلیز مزاق مت کریں۔ آپ ایسا نہیں کر سکتیں،"

نہیں میرے لیے آپ ایسا نہیں کر سکتی۔ آپ کیسے؟ اف نہیں" وہ دیوانی اور پاگل

ہو رہی تھی اور وہ دونوں ہی جانتے تھے کہ اس پاگل کا یہی ریکشن ہونے والا ہے۔

مینو، میری بات سنو" اسے بمشکل قابو کیے وہ اسکی بازو پکڑے بولی تھی اور وہ"

بہت برا رہی تھی، اتنا کہ حانی بھی پریشان ہو چکا تھا۔

مینو یہ سب ہو گیا ہے اور یہ سب میرا کمال نہیں ہے، یہ تمہارا انعام ہے میری"

جان۔ خود کو تکلیف دینا ختم کر دو، اب کسی سے بھی تمہاری زرا سی اداسی تک نہیں

دیکھی جائے گی۔ یہ لمحہ خوشی کا ہے، رب کی شکر گزاری کا ہے کہ اس نے ایک ایسا

فیصلہ دیا ہے جو سبکے درد اور دکھ مٹا گیا ہے" وہ تو کسی صورت رونا بند نہیں کر رہی

تھی۔

دانیہ آپکی خوشی کا کیا، میں آپکو دکھ دے کر نہیں جی سکتی۔ پلیز مجھے مزید تکلیف سے دو چار مت کریں "وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی، اب تو دانیہ بھی پریشان تھی۔

مینو، یہاں آؤ۔ دانیہ اسکا ہاتھ دینا مجھے "حانی سے بھی اب اسکا یہ فضول رونا" برداشت نہیں تھا۔ دانیہ اسکا ہاتھ پکڑے حانی کو دیتی خود بھی ساتھ صوفے پر بیٹھ گئی اور وہ اس رونی صورت کو اپنے سامنے بیٹھائے ہنس دیا۔ مینو کی سرخ آنکھوں کا غصہ عروج پر گیا، اب کی بار تو دانیہ نے بھی ہنسی ضبط کرنی ضروری نہیں سمجھی تھی۔

آپ دونوں بہت برے ہو "روتی صورت سے وہ دونوں کو ہنستا دیکھ کر بولی تھی، "دونوں ہی کی ہنسی ڈبل ہوئی۔

مجھے معاف کر دو، میں نے تمہیں سب جانتے ہوئے بھی بہت تنگ کیا۔ میں چاہتا تھا کہ یہ دانیہ تمہیں خود بتائے اور وہ پیپر ز بھی اسی نے پھاڑے تھے۔ یہ سارا پلین بھی اسی کا تھا یعنی سب نے مل کر ہمیں ایک دوسرے کا عمر بھر پابند کر دیا ہے۔ اب

یہ میرے بندھے ہاتھوں کا واسطہ ہے تمہیں یہ اپنا خوفناک رونا ختم کر دو " شروع تو حانی نے بہت دھیمے سے کیا تھا پر آخری بات پر تو بچا رہا تھا جوڑ گیا تھا دانیہ بھی ہنس رہی تھی۔

ہم مجھے رونا آ رہا ہے " اب تو حانی نے باقاعدہ اپنا سر تھام لیا تھا، دانیہ بھی مسکراتی " ہوئی اٹھ گئی۔

چلو مینو " دانیہ اسکا ہاتھ پکڑے اسے اٹھا چکی تھی مگر حانی نے مینو کا ہاتھ پکڑے " یوں دیکھا جیسے دانیہ اسکی کوئی قیمتی چیز چر رہی تھی۔

یہ اب تم بھی ظلم نہیں کر رہی دانیہ " حانی نے مسکین شکل بنائے اس رو کر " آنکھیں سجائے کھڑی مینو اور پھر دانیہ کو دیکھا۔

بھئی ایک ہفتے تک تم اس سے بالکل دور رہو گے، چھوڑو بھی ہاتھ۔ ایک ہفتے بعد " یہ پورے حق کے ساتھ تمہیں سوپنی جائے گی۔ تب تک تم اسکے پاس بھی بھٹکے تو دوسری ٹانگ کی خیریت منالینا " دانیہ تو اب اسے ڈان ہی لگی تھی اور وہ تو بچا رہا ہفتے کا سن کر منہ کھول چکا تھا۔

ھائے مجھ پر اتنا ظلم "حسرت سے مینو کا ہاتھ چھوڑے وہ آہ بھرتے بولا تھا، مینو کی "روئی آنکھیں تو ابھی بھی بے یقینی سے حانی کی طرف دیکھ رہی تھیں۔

ہاں بھی ظلم ہی سمجھ لو اور ہاں میں دائم کو بچھواتی ہوں۔ تم کو واک وغیرہ "کروائے، یہ نہ ہو جم جاویں۔ ایک ہفتے میں دوڑیں لگانا شروع کر دو بس تم "دانیہ کی بات پر وہ بھی شرارت سے ہنسا تھا، مینو کو خود سے لگائے وہ باہر نکل گئی۔ حانی بھی بہت دن بعد کافی پرسکون انداز میں مسکرایا تھا۔

\*\*\*\*\*

وہ رب ہے زخم دیتا ہے تو مر ہم بھی عطا کرتا ہے، سب کے زخموں کا مر ہم عطا ہو چکا تھا۔ سب کے چہروں پر ایک ایسی خوشی تھی جو مکمل اور دلکش تھی، جو طویل تھی۔ جو دلنشیں تھی۔ یہ پورا ہفتہ وہ اپنی اس خوشی پر ایمان لاتے لاتے گزار رہی تھی، ہاں خود کو یہ یقین دلانا کتنا خوبصورت تھا کہ حانی اسکا تھا۔ گھر میں ایسی سجاوٹ

کی جارہی تھی کہ گویا کبھی پہلے نہ دیکھی گئی ہو، دائم اور نیلم کو تو بہت اہم کام سونپا گیا تھا۔ مینو اور حانی کی پہرہ داری کا، یہ بھی بہت مزے کا تھا۔ وہ جیسے ہی آمنے سامنے ہوتے تو یاد دندا ہوا دائم پیچ میں آجاتا تو کبھی نیلم، شرارتی انداز میں مینو کا ہاتھ پکڑے دوڑ جاتی۔ وہ تینوں ہی پورا ہفتہ مایوں کے کپڑوں میں ایک ہی ریاست کی ملکہ بنی رہیں۔ ایک سے بڑھ کر ایک خوشی نے مینو کے سارے دکھ خود میں جذب اک کر لیے تھے، اس پورے ہفتے میں سب نے ہی اسے بہت محبت سے اس فیصلے یقین دلایا تھا۔ حانی کا اس تک پہنچنے کی کوششیں دیکھ کر وہ دل سے ہنستی رہی، گو کہ دو ہونہار پیار کے دشمنوں یعنی نیلم اور دائم نے کوششوں میں کوئی کامیابی آنے نہ دی تھی پر پھر بھی وہ ہر طرف بس مسکراتا ہوا دیکھائی دیتا تھا۔ اسے دیکھتا ہوا، جیسے وہ بھی اس خوبصورت یقین کو اپنے انگ انگ میں اتار رہا ہو۔ آذان کے چہرے کی خوشی نے مینو کو بہت مطمئن کیا تھا۔ کیا جان پاتی کہ وہ تو اللہ کا نیک بندہ تھا اور دانیہ کو انعام کے طور پر ملا تھا مگر اتنا ضرور جانتی تھی کہ دانیہ اسے ضرور کسی بڑی نیکی کے بدلے مل رہی ہے۔ دائم اور نیلم کے چہرے کی ازلی مسکراہٹ تو پہلے سے

کئی گنا بڑھی تھی، دانیہ کے چہرے کا اطمینان پہلی بار مینو کو پر سکون کر گیا تھا اور وہ ہوئی بھی تھی کیونکہ جتنی وہ حساس اور خود اپنی ہی خوشی پر اداس ہونے والی تھی، لکے سے اداس سے لگتے ہا سے سبکے چہرے بخوبی پڑھنے آتے تھے۔ نادیا اور رضوان تھے پر وہ دعا کر رہی تھی کہ وہ دونوں دانیہ اور دائم کی ہزاروں خوشیاں دیکھیں۔

مہراں تو جیسے اپنی ہر نا انصافی اور تکلیف سے بری الزمہ ہو چکے تھے، دل تک اپنے بچوں کی خوشیاں انکو پر سکون کر گئی تھیں۔ پیلے اور سرخ رنگ کا بہت نفیس مہندی کا لہنگا پہنے وہ کھڑکی کے ساتھ کھڑی تھی، پھر فون سے عادی کا نمبر ملا یا۔ وہ بھی تو اسکا مددگار تھا، شاید سب سے اچھا دوست۔ وقت آگیا تھا کہ وہ اسے اس پچھتاوے سے آزاد کر دیتی کہ وہ مینو کے ساتھ غلط کر گیا ہے، دوسری ہی بیل پر فون اٹھالیا گیا تھا۔

میں تو سوچ رہا تھا کہ شاید اب کبھی تم سے بات نہیں کر پاؤں گا "فون کان سے" لگائے وہ باہر کا اندھیرا دیکھ کر مسکرائی تھی۔

، عادی کے چہرے کی اداسی بالکل ویسی ہی تھی۔



کیوں، اس مینو کی خوشی میں اسکا ساتھ نہیں دینا کیا۔ جب تم نے مجھے میرے "دکھوں میں نہیں چھوڑا تو اب میں اپنی اور تمہاری خوشی میں تمہیں کیسے بھول جاتی عادی" عادی کو لگا جیسے وہ کوئی اور ہی مینو ہے، جسکی آواز میں آج ایک خوشبو سا احساس ہے۔

مجھے معاف کر دو مینو، لیکن میری نیت بس تمہاری خوشی تھی "عادی سنجیدہ تھا" اور وہ خوش تھی۔

تو تمہاری نیت پوری ہو گئی عادی، مجھے حانی مل گئے پورے "وہ اپنی خوشی پر" آنکھیں نم محسوس کرتی ہوئی مسکرائی اور دوسری طرف بھی وہ جیسے جی سا اٹھا، اللہ نے اسکو شرمندہ ہونے سے بچایا تھا۔

یوڈیز روحانی اور وہ بھی۔ میں بہت خوش ہوں، دل سے۔ میرا عمل تمہاری زندگی "میں بہت سی تکلیف لایا مگر اسکا اینڈ فائنل مینال مرتضیٰ کی حقیقی خوشی پر ہوا۔ تھینکس ٹو اللہ" عادی بھی آج اپنی سچی مسکراہٹ لیے تھا اور وہ بنا دیکھے بھی اسکا وہ مطمئن چہرہ امیجن کر سکتی تھی۔

تھینک یو عادی، مجھے ہمیشہ سمجھنے کے لیے۔ مجھے کبھی بھی اکیلا نہ چھوڑنے کے لیے، میرا مان پورے دل سے نبھانے کے لیے اور میرا دوست ہونے کے لیے "وہ یوں رو رہی تھی کہ جیسے آج بھی خوشی اسے ہلکان کر گئی ہو، دوسری سمت عادی کی بھی آنکھ نم سی ہوئی۔

آل تھینکس گوز ٹو یو مسز حنوط مرتضیٰ، جیتی رہو "پھر جیسے وہ اپنے سامنے کھڑی خوبصورت سی ریڈ ساڑھی میں ملبوس حرا کا ہاتھ تھامے مسکرایا تھا۔  
 صاھادونوں بولو "وہ جانتی تھی وہ اسکے آس پاس ہوگی، عادی نے مسکراتے ہوئے فون سپیکر پر ڈالا۔

آئی لو ویو مینال، مجھے آپ جیسی دوست اور بہن پر فخر ہے۔ تھینک یو، مجھے عادی دینے کے لیے۔ مجھے اپنی بہن کہنے کے لیے اور مجھے سچی والا پیپی کرنے کے لیے حرا کی آواز نے گویا اسکے اندر تک خوشی اتاری تھی۔

یہ بہت زیادہ ہے، تم دونوں بس اب خوش رہنا۔ میری فکر مت کرنا، میرے "پاس ساری دنیا آگئی ہے" مینال کو لگا اسکی سانس بند ہوئی ہے، کوئی اسے کمر سے اپنی گرفت میں لے کر خود میں بسا چکا تھا۔

سب رہیں گے، اپنا خیال رکھنا "فون بند ہوتے ہی وہ گھبرائی ہوئی اس گرفت سے" نکلنا چاہتی تھی، حانی کی پرفیوم کی خوشبو اسے بھی مہکا رہی تھی۔ وہ اسے خود میں سمیٹا ہوا اسکی گال پر اپنے ہونٹوں کی نرم گرم شدت دھرتا ہوا حسین ترین لگا۔ کونسی دنیا آگئی ہے تمہارے پاس، زرا مجھے بھی بتاؤ "شرارت آنکھوں میں سجائے" وہ اسکے کان کے قریب بولا، اب تو تمہارے پاس کوئی راہ فرار نہیں ہے مینو میڈم، دل میں دائم اور نیلم کو کوستی ہوئی وہ اپنے ہاتھ مڑورے جارہی تھی۔ یہ بندہ اس پر ہر طرح بھاری کیوں تھا۔

وہ۔۔۔ میں "ھائے ے ے یہ لرزتی آواز اور اس ظالم کی گھبراہٹ، وہ بھی لطف" اندوز ہوتے مسکرایا۔

ہاں لگتا ہے ہو گئی بس، اب تو لگتا ہے میں تمہاری یہی 'وہ میں' سننے والا ہوں۔ اب "تو نہ میرے پاس تمہیں چھوڑنے کی وجہ ہے نہ تمہارے پاس کوئی بہانہ، چلو شاباش بتاؤ" پھر سے اسکی سماعت میں اس شخص کی مدھر آواز رس گھول رہی تھی، مینو کا دل تو باہر نکلا جا رہا تھا۔ چہرہ بچا اسرخی لیے لال سا ہو رہا تھا۔

یہ نیلم اور دائم مجھے ملیں زرا، چٹنی بنادوں گی انکی "گھبراہٹ میں دل میں کہنے والی" بات زبان پر لے آئی تھی، حانی کا قہقہہ بلند ہوا۔

آج تو بنادو گی مینو، کل کیا کرو گی۔ ہائے مجھے تو فکر ہو رہی تمہاری "اب تو وہ" شرارت لیے اپنا چہرہ اسکے کندھے پر ٹکائے بولا جو خود کو ہی کوسنے میں مصروف تھی۔

آہم آہم "پیچھے کسی آواز پر حانی فوراً اسے گرفت سے نکالے سیدھا ہوا۔ چہرے پر شرارت ویسی ہی تھی جبکہ مینو تو بس زمین میں گرٹھ جانے والا پوز دے رہی تھی۔ سامنے ہی مہندی کے جوڑوں میں کھڑی نیلم اور دانیہ اب حانی کو گھور رہی تھیں۔

دائم کو کہو ڈنڈا لے آئے ہم حانی کی دوسری ٹانگ بھی ٹھیک کرتے ہیں "دانیہ تو" فل مستی میں تھی مگر اگلے ہی لمحے وہ سب مسکرا دیے۔

کیوں بھئی، صبر نہیں ہے تم میں۔ کیا حانی ایک دن تورہ گیا ہے۔ چلو نکلو شبا باش "" اب تو حانی کو وہ دونوں بھی دشمن اور کباب کی بڑی والی ہڈیاں لگی تھیں، حانی بھی فل بلیک میں آفت ہی مچا رہا تھا کیونکہ چہرے کی خوشی اور شوخی بھی اضافی تھی۔ ہم تو بات کر رہے تھے ایک بہت ضروری، کیوں مینو۔ بتاوان ہڈیوں کو، وہ میرا " مطلب ہے ان لڑکیوں کو "زبان پھسلنے پر دانیہ بھی ہنسی تھی، مینو تو سر جھکائے بس دبی دبی ہی ہنس رہی تھی۔ دائم کی انٹری ہو اور کچھ نہ ہو ایسا ناممکن ہے۔

یہ میری گناہ گار آنکھیں کیا ملاحظہ فرما رہی ہیں، یہ دونوں مجرم ایک ساتھ وہ بھی " دائم صاحب کی چوبیس گھنٹے کی فل سیکورٹی کے باوجود "دائم تو کان پر ہاتھ لگائے آنکھیں پھاڑے تھا جبکہ باقی سب اب ہنس رہے تھے۔

بچو تجھ سے تو حساب لوں گا پورا اس ظلم کا "حانی تو باقاعدہ اسے دبوچ چکا تھا جواب"  
مسکین شکل بنائے دانتوں کی نمائش میں تھا، حانی کی نظریں تو ابھی بھی مینوپر  
تھیں۔ پیاری ہی اتنی لگ رہی تھی تو کیا کرتا۔

چلو دائم لے کر نکلو اسے "دانیہ کا ظلم تو اب واقعی بہت تھا، بچارے کو مسکین شکل"  
بنائے آخر جانا ہی پڑا۔ اب دانیہ نے ان دونوں کیوٹ سی لہنگوں والی دلہوں کو خود  
سے لگالیا تھا، سب ایک دم مکمل اور حسین تھا۔

\*\*\*\*\*

حمدان حویلی اپنی پوری شان و شوکت سے جگمگا رہی تھی، غموں نے الوداع کہہ دیا  
اور خوشیاں ہر جانب رقصاں تھیں۔ دانیہ اور نیلم کا نکاح بہت خوبصورتی سے طے

پایا تھا، میروں بہت ہی بھاری کام والے لہنگے میں دانیہ کا حسن تو جیسے آسمان کو چھو رہا تھا اور اسکے ساتھ بیٹھانیلی آنکھوں والا شہزادہ بھی کالی اور گولڈن شیروانی میں غضب ڈھا رہا تھا۔ پریل کلر کا اسی انداز کا بھاری لہنگا جس نے نیلم کو خود میں قید کر رکھا تھا، یوں جیسے کوئی دلکشی کا شہکار تھی وہ اور دائم صاحب تو آج کسی سلطنت کے ولی عہد معلوم ہو رہے تھے۔ سفید سوٹ پر پریل ہی واسکٹ پہنے۔ پھر جیسے ہر منظر معطر ہوا تھا، گرین اینڈ براؤن شیڈ دیتا ہوا بھاری لہنگا اور وہ ساحرہ جسکی نیلی آنکھوں کا عکس ہر سوتارے سے اجاگر کیے ہوئے تھا۔ ہر سو خوشبو کے رنگ بکھیر رہا تھا اور اسکے ساتھ قسمت کا سکندر خاص الخاص محبت کا پیکر حنوط مر تفضی بلیک تھری پیس اور وائٹ شرٹ میں اپنے وجیہ سراپے کے سنگ خملی حسن پھیلانے میں کامیاب تھا۔ سب کی ڈریسنگ ایک دوسرے سے بالکل مختلف تھی یہی تو چارم تھا، دلکشی تھی۔ مہر بھی رضی کے ساتھ آئی تھی، اسکے چہرے پر جو خوشی تھی شاید وہ اتنی سچی تھی کہ اسکی گہرائی کا اندازہ لگانا ممکن تھا۔ آخر مینو کی زندگی کا ایک کٹھن سفر ختم ہو کر اسکی پرسکون سی منزل تک جا پہنچا تھا۔ ماہین اور رزاق بھی مسکرا رہے تھے،



ارحم کی پر جوشی تو کمال کی تھی۔ ایک ساتھ تین تین دلہے اور تین تین دلہنیں دیکھ کر وہ کافی پر جوش تھا۔ نادیہ، رضوان، مہران اور حبیبہ کے چہروں پر لازوال سی مسکراہٹ ابھری تھی۔ وہ اپنے تمام بچوں کے چہروں پر پھیلی مسکراہٹ کی تاعمر دعا کرنا چاہتے تھے، مہران خوش تھے کہ وہ ہر ذمہ داری سے بری الذمہ ہو گئے ہیں، انکی کی گئی تربیت نے انکو کبھی بھی شر مندہ نہیں ہونے دیا تھا۔ نادیہ اور رضوان مطمئن تھے کیونکہ انکو آذان پر پورا بھروسہ تھا کہ وہ دانیہ کے لیے ایک بہترین چوانز تھا۔ حبیبہ کی تو جیسے آنکھیں اور دل دونوں مسکرا رہے تھے۔ رب نے انکے بچے کو کیا خوبصورت مرہم عطا کیا تھا۔ سیٹج تو انہی تین بیویوں سے جگمگاٹھا تھا، تینوں دلہے بھی اپنے اپنے پہلو میں کھڑی ان شہزادیوں پر فدا ہوتے دیکھائی دیے تھے۔ ارحم صاحب نے اپنے ٹیب اور سیل میں پکس کی لائن لگادی تھی، دائم تو باقاعدہ عجیب عجیب شکلیں بنائے پوز بنا رہا تھا اور اپنے ساتھ کرائم پارٹنر، مطلب ہے لائف پارٹنر کو بھی ملا چکا تھا۔ وہ دونوں تو فی الوقت شرارتی کپل تھا، جو سب ہی کی توجہ کا مرکز تھا۔ بہت حسیں ہے یہ سب کیونکہ یہ سارا کچھ وہاں اس آسمان پر

ازل سے طے تھا، اس رب نے ہر کسی کے زخموں کا مداوا کیا تھا۔ کیوں نہ کرتا، وہ اپنے پیاروں کو زیادہ نہیں آزماتا۔

\*\*\*\*\*

آج میری ساری فکریں دور ہو گئیں، میرے دل کو قرار آ گیا ہے۔ آذان اور "تمہیں ایک ساتھ دیکھ کر یہ بوڑھی جیسے پھر سے جی اٹھی ہے" دانیہ کا چہرہ تھا وہ مسکرا رہی تھیں دانیہ بھی خوش تھی۔ یہ خوشی ہی تو ہے جو بنا بتائے بھی اپنے ہونے کا پتا دیتی ہے۔ آذان بھی سامنے ہی صوفے پر بیٹھا تھا اور حبیبہ اور دانیہ سامنے بیڈ پر، کمرے میں بس ہلکی سی سجاوٹ تھی مگر وہ بھی بہت پیاری دیکھائی دے رہی تھی۔ اللہ آپکا سایہ ہم پر سلامت رکھیں "دانیہ نے بھی دل سے مسکرا کر کہا تھا۔ ایک "نظر آذان کو دیکھا تو اس کے چہرے پر بھی دلکشی اپنے عروج پر تھی، وہ تو یوں بھی اتنا پیارا تھا کہ یہ دھیمی سی ہنسی اس کے چہرے کی دلکشی مزید بڑھا دیتی تھی۔

اللہ تم دونوں کو بھی سلامت رکھے، ایک دوسرے کا ہمیشہ ساتھ دینا۔ مجھے اپنی " قسمت پر رشک آتا ہے کہ تم میری بہو ہو دانیہ اور اپنے آذان کے اس نصیب پر بہت ساپیار " اب وہ اسکا ماتھا آسودگی سے چومے مسکرائی تھیں، وہ دونوں بھی اس اعتراف سے بالکل متفق دیکھائی دیے تھے۔

تھینک یو ماما " اور اس پر تو وہ واقعی جی اٹھی تھیں۔۔۔ پھر وہ اسے پیار سے خود میں " سموئے ہوئے اٹھ گئیں، اگلے ہی لمحے آذان نے انکو خود سے لگا لیا۔ خوش رہنا اب اور اسے خوش رکھنا۔ شکایت آئی تو خیر نہیں تیری کیونکہ اب میرا " ایک نہیں دو بچے ہیں " شرارت لیے اب وہ آذان کو ڈانٹ رہی تھیں، دانیہ بھی مسکرا دی۔

جو حکم آپکا بی جی، اب یہی ہے آذان کی زندگی بھی اور خوشی بھی۔ آپکی شفقت اور " دانیہ کی رفاقت آذان اس پر دل اور جان سے راضی ہے " دانیہ نے ایک نظر اس شخص پر ڈالی جو واقعی ایک خوبصورت انسان تھا، نہ صرف صورت کا بلکہ دل کا بھی۔

جیتے رہو میرے بچو، اللہ تم دونوں کو ہر نظر سے بچائے "آذان کا چہرہ تھا مے وہ" باہر کی طرف بڑھ گئیں۔ آذان انھیں کمرے تک چھوڑ کر آیا، کچھ دیر تک واپس آیا تو دانیہ وہیں بیٹھی تھی۔ آذان کو دیکھ کر مسکرا سی دی، وہ اسکے قریب آیا اور اپنے دونوں ہاتھ آگے بڑھائے۔ دانیہ نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر اسکے پھیلے ہاتھوں کو، وہ مسکرا کر اسکے ہاتھ تھا مے اسکے روبرو کھڑی تھی، یوں جیسے کوئی ادھورا تھا اور آج پورا ہو گیا ہو۔ وہ دونوں ہی ہر ممکن کوشش کے بعد اس فیصلے پر خود کو مطمئن اور راضی کر چکے تھے۔

ہم دونوں ایک دوسرے کی ہر کیفیت سے واقف ہیں، یہ آذان تمہارے سامنے " اور تم میرے سامنے کھلی کتاب ہو۔ مجھے لگتا تھا جیسے مجھے کچھ وقت لگے گا اس حقیقت کو ماننے میں مگر تم یقین کر دو دانیہ کہ آج یوں ہے کہ جیسے مجھے تم سے ہی محبت تھی، شاید یہ اس نکاح کا اثر ہے یا پھر میرا، اللہ کی رضا میں راضی ہونے کا انعام، میں خود کو بہت ہلکا اور پرسکون محسوس کر رہا ہوں۔ میں بہت خوش ہوں کہ اس رب نے میرے لیے تمہیں چنا، آج اور ابھی سے میں اپنے ساری محبت، اپنا سارا

اختیار تمہیں سونپنا چاہتا ہوں اور وعدہ کرتا ہوں کہ تمہیں ہمیشہ وہ مان، عزت اور محبت دوں گا جسکی تم مستحق ہو" وہ تو جیسے دل تک مسکرائی تھی، آذان کا دھیمہ اور انوکھا سا پن تو اسے پہلے ہی متاثر کر چکا تھا۔ رہی سہی کسر اس چہرے پر پھیلے نور اور روشنی نے پوری کی تھی، دانیہ نے سر آذان کے سینے پر رکھ دیا کہ گویا یہ اشارہ تھا کہ ہ بھی اللہ کی اس رضا میں پورے دل سے راضی ہے۔ و

مجھے سمجھنے کے لیے بہت شکریہ آذان، مجھے بھی یہ نیلی آنکھوں والا شہزادہ آج" سے بہت عزیز ہے۔ میری زندگی اس نکاح کے بعد تم سے جڑھ گئی ہے اور میری دعا ہے یہ دل بھی اب تم سے ہی جڑھ جائے" وہ اپنی بازو پھیلائے دانیہ کے اس خوبصورت سے اقرار پر مسکرایا تھا، ہر منظر جیسے مسکرایا تھا۔ کیونکہ خوشی کا وقت آیا تھا، مرہم اور تلافی کا کام مکمل ہو گیا تھا، سب بہت ہی دلکش سا ہو گیا تھا۔

\*\*\*\*\*

ویسے شرم و لحاظ تو ہے ہی نہیں تم دونوں میں، آج تو بخش دیتے مجھے "حانی کوٹ" ہاتھ پر دھرے بڑے ہی غرور سے کمرے کی سمت بڑھا مگر سامنے ہی دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے نیلم اور دائم کو دیکھ کر بڑی بیچارگی سے بولا تھا، دائم اور نیلم تو آج ہی اپنے پورے موڈ میں تھے۔

کیوں جی ہم اپنا حق کیوں نہ لیں، دلہا ہونگے آپ اپنے کمرے میں "دائم کے کہنے" کی دیر تھی کہ حانی اسے ہنستے ہوئے دبوچ چکا تھا۔ چلو بیٹا یہ تو وہی حساب ہے کہ نہ جیئیں گے ناجینے دیں گے "حانی اب کوٹ کی" جیب سے شرارت سے کہتا والٹ نکال رہا تھا۔

ھاھا بہت تیز نہیں ہو گئے حانی بھائی آپ "اب تو دائم نے باقاعدہ آنکھ ماری" تھی۔

کیا کروں، ہونا پڑتا ہے یار "حانی تو اب والٹ بڑھا رہا تھا جو فوراً نیلم نے لے لیا تھا" جو ابھی بھی لہنگے میں تھی، بس دوپٹہ سر سے اتار کر اس نے کندھوں پر پھیلا رکھا تھا۔

اوہیلو کہاں؟ "دائم تو آج اس سے پٹنے والے کام کر رہا تھا، جو نہی وہ اندر جانے کے لیے مڑا تو دائم دوبارہ روک چکا تھا۔

کیا ہے ظالمو اب جانے بھی دو "حانی کی مسکین شکل دیکھے اب وہ دونوں دانت نکال چکے تھے۔

دراصل ہم نے نامینو کو اغوا کر لیا ہے، اسکی فرمائش تھی کہ اسے ہماری مزید "سیکورٹی درکار ہے" اب تو حانی تھا اور بچارے کا لٹکا ہوا منہ، نیلم نے بڑے مزے سے کہا۔

نہیں ہمیں نہیں لینی تم ظالموں کی سیکورٹی، مجھے شرافت سے میری مینودے دو "نہیں تو میں تم لوگوں کے کمرے میں چوہے چھوڑ دوں گا" اب تو دائم تھا اور اسکی نان سٹاپ ہنسی۔

ھائے میرے پیارے بھائی ریکس ہو جائیں، وہ اندر ہی ہے۔ اس دائم کی تو میں "کلاس لیتی، آپ جائیں آرام سے" اب تو دائم نے منہ کھولے ایک نظر نیلم کی



دلیری کی جانب دیکھا اور ایک نظر حانی کے چہرے پر چمکتی فاتحانہ مسکراہٹ پر۔  
بچارا مسکین صورت بنائے رہ گیا، اب تو حانی کا قہقہہ بلند ہوا تھا۔

جاو تم لوگ بھی ریسٹ کرو یہاں منڈلاتے دیکھائی یا سنائی بھی دیے ناں تو "اب"  
تو دائم بھی ہنسا تھا، حانی کمرے کی طرف چلا گیا تھا، دائم صاحب آگیا تھا آپکا وقت۔  
دائم کی کلاس لوگی تم؟ "دائم کو اب اپنی طرف فل سنجیدگی سے دیکھتی ہوئی وہ"  
گڑ بڑا چکی تھی۔

وہ تو مزاق تھا ناں، دیکھو ایسے چھچھورے مت بنو نہیں تو بہت مار کھاو گے۔ پھر"  
سب تمہیں جو رو کا غلام کہہ کر پکاریں گے۔ گھر کے کام یہاں تک کے میرے  
سارے کپڑے بھی تم پر یس کرو گے "کیا نیک خیالات تھے نیلم کے، اس سے پہلے  
کے وہ مزید بولتی وہ اسکی بازو پکڑے خود کی طرف کھینچ چکا تھا۔ آج سچ میں نیلم کی  
بھی سانس تھم گئی تھی۔ اتنے قریب ہو کر آج وہ دائم سے بالکل لاج نہیں کھا رہی  
تھی بلکہ آج تو وہ خود اسکی قربت پر دل و جان سے راضی تھی۔

میں تو بس ان آنکھوں سے ہمکلام ہونا پسند کروں گا، اس پری رخ کا ہونا چاہوں گا۔ ساری زندگی یہ اسیری خود پر فرض رکھوں گا" نیلم نے گہرائی نظروں سے دائم کو دیکھا جواب شدید سنجیدہ تھا اور وہ اسے کب ایسا رہنے دینے والی تھی۔

ویسے کم تھے لیکن اب تو تم والد کے بہترین چھپھورے لگ رہے ہو "منہ پر ہاتھ" رکھ کر اسے ہنستا دیکھ کر وہ بھی مسکرایا تھا، پھر جیسے وہ دونوں ہی دلکش سی ہنسی لیے تھے۔ ایک دوسرے کے ہو جانے کی خوشی تھی جو ان کے چہروں پر تھی، ایک دوسرے کو دلنیشن مسکراہٹ دیتے ہوئے اب وہ اپنی سلطنت کی سمت بڑھ گئے تھے۔ محبت تو انکی کبھی بھی کسی اظہار کی محتاج نہ تھی، ایک دوسرے کا ساتھ جیسے اندر تک نہال کر گیا تھا۔

\*\*\*\*\*

وہ کمرے میں آیا تو وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی خود کو دیکھ رہی تھی، کیا وہ واقعی اتنی خوبصورت تھی۔ نہیں یہ سب تو اس خوشی کا رنگ تھا جو اسے حانی کی صورت عطا ہوئی تھی۔ مینو نے دوپٹہ کندھے پر ڈال رکھا تھا اور وہ واقعی ایک ساحرہ تھی۔ حانی کوٹ بازو پر دھرے دروازہ بند کرتا اب بڑے تجسس سے مینو کو دیکھ رہا تھا، ظالم تو وہ آج بھی تھی۔ حانی کو گرانے کے سبب ہتھیار اسکے پاس موجود تھے۔ وہ خود بخود قریب آیا، آج تو بنا کہے وہ مڑ کر اسکے روبرو ہوئی تھی۔ حانی کو اسکا یہ انداز بہت ہی اچھا لگا تھا، کوٹ ڈریسنگ ٹیبل پر رکھتا ہوا اپنے دونوں ہاتھوں سے وہ اسکی بازو تھا مے اسکے روبرو کھڑا تھا۔ وہ بھی آج بنا سر جھکائے اپنے سامنے اپنی زندگی دیکھ رہی تھی۔

فائنلی، میرے سامنے میری زندگی کی سب سے خوبصورت حقیقت کھڑی ہے۔" یہ فیلنگ میں چاہ کر بھی نہیں بتا سکتا، میرے دل پر ہاتھ رکھو مینو "وہ اسکی یک دم دیوانگی پر مسکرائی، وہ اسکا ہاتھ اپنے دل پر رکھے سنجیدہ تھا۔ مینو نے حانی کو دیکھا۔

یہ اس دل کی حرکت، اسکی وجہ تم ہو مینو۔ اف میں کیسے بتاؤں کہ وہ لفظ ہی نہیں " بنے جن میں یہ غلام کچھ کہنے کی جسارت کرے " مینو کا وہی ہاتھ دیوانگی سے ہونٹوں سے لگائے وہ سرشاری لیے بولا اور آج تو وہ حانی کی ہر ادھر بس مسکرانا چاہتی تھی۔

میری جان ہو تم، میرا سب کچھ۔ جانتی ہو مینو میں تو ایک مدت تک اس کو یک طرفہ سمجھتا رہا اس تکلیف کی آنچ تم تک نہیں آنے دی لیکن جب مجھے پتا چلا کہ میرا یہ جذبہ یکطرفہ نہیں تو یقین کر و میری جان پے بن آئی تھی۔ کبھی بھی وہ اذیت تمہیں نہیں دینی چاہی جو میں نے سہی، آج بھی اگر تمہارے دل میں یہ نہ ہوتا تو میں تمہیں کبھی اپنی اس یکطرفہ دیوانگی کا پتہ نہ چلنے دیتا۔ مجھے سمجھ نہیں آرہی کیا کیا کہوں اور کیا کیا نہیں " وہ اسے واقعی دیوانہ لگ رہا تھا، پھر جیسے یک دم حانی سنجیدہ ہوا۔ اسکے چہرے اور ہونٹوں کی مداح سرائی کے لیے ان سے گفت و شنید بھی لازمی تھی، مینو نے حانی کی یک لخت پیش کی بے باکیوں پر سختی سے اسکی شرٹ

مٹھیوں میں بھینچی، احساس کی خوشبو اندر تک اتری تو وہ آنکھیں کھولے حانی کے چہرے پر لکھا رشک دیکھ کر مسکرا دی۔

ویسے بہت رلایا ہے تم نے اس فولادی شیر خوان کو، اف کوئی سوچ سکتا تھا کہ یہ ظالم چڑیل مجھے یعنی حنوط مرتضیٰ کو رلائے گی، ایک ایک آنسو کا بدلا لوں گا تم سے "آخری بات پر وہ اسکی گال پکڑے شرارت سے بولا اور وہ تو بس ایمو شنل ہونے کو تیار بیٹھی تھیں۔

اب نہیں رلاؤں گی حانی، مجھے معاف کر دیں پلیز۔ جانتی ہوں بہت بری ہوں "" اس سے پہلے کے وہ رونا ڈالتی، حانی اسے سینے سے لگائے باقاعدہ اٹھا کر گماچکا تھا۔ آج تم روئی تو بس آھو "دو تین بار گما کرو وہ اسے اپنے حصار سے آزاد کیے ہنسا۔ " یہ آھو کیا ہوتا ہے، آپ مجھے مشکوک کیوں لگ رہے؟ "اب تو حانی نے بمشکل ہنسی روکی۔

کیوں کہ آج میں لگ ہی نہیں رہا بلکہ واقعی ہوں "شرارتی ہنسی ہنستا اب وہ اسے گھبرائی سی دیکھ کر مسکرایا۔

حانی مجھے ڈر لگ رہا آپ سے "اب تو وہ خوفزدہ سی تھی اور حانی کا قہقہہ بلند ہوا،"  
اس معصومیت پر وہ دل سے فدا ہوا تھا۔ حانی آگے بڑھا اور اسے ایک بازو سے خود  
کے قریب کرتے ہوئے اسے فوکس کر چکا تھا۔

ڈرنا بھی چاہیے ویسے، کیونکہ بہت ظلم کر چکی ہو اس دیوانے پر "اسکی تھمی سانس"  
کو محسوس کرنا اسے لطف دے رہا تھا، سانسوں سے چھیڑ خانی کرنے کی طویل نازک  
کوشش کے بعد پھر جیسے وہ اسکی پیشانی پر اپنی محبت کا لمس عطا کیے اسے خود میں  
بھینچ چکا تھا، وہ بھی آج اس حفاظت اور سکھ میں شادماں تھی۔

میں نہیں جانتا مینو کہ رب کو میری کیا ادا پسند آئی جو اس نے تمہیں میرے "  
حوالے کر دیا، بہت تڑپا ہوں پل پل۔ جب تمہیں خود سے اپنی رسائی سے دور دیکھتا  
تھا تو دل کٹ جاتا تھا، تمہارے بنایہ حانی بالکل ادھورا ہے۔ تم ہو تو میں ہوں "اسے  
خود سے الگ کیے اب وہ اسکے روبرو تھا، اسکے دونوں ہاتھ تھامے وہ بھی حانی کو دیکھ  
رہی تھی گویا اب وہ ساری زندگی یہی منظر دیکھنا چاہتی ہو۔

مجھے خود سے اب کبھی دور مت کرنا، تم ابھی تک میرے جذبات کی شدت سے " پوری طرح واقف نہیں۔ کاش حانی اپنا دل دیکھا سکتا، جس میں تمہارا عکس ہے۔ اپنی روح دیکھا سکتا جس پر تمہارا وجود درج ہے اور پتا نہیں کیا کیا کہنا تھا مگر سب بھول گیا " اب وہ پھر سے اپنی دیوانگی لیے اسکے سامنے تھا اور وہ اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ چمک اٹھی تھی۔

آئی لوو یو حانی میں نے بھی آپ سے ساری کی ساری محبت کر لی۔ آپ کچھ مت " کہیں، مینو آپکی یہ دیوانگی سمجھ گئی ہے۔ آپکی محبت کا ثبوت آپ خود ہیں، میرے حانی۔ یہ احساس مجھے نئی زندگی دے گیا ہے، آپ کو چاہنا، آپکو دیکھنا، آپ تک آنا۔ آپکو محسوس کرنا صرف مینو کی قسمت میں درج ہے اور یقین کیجئے اس سے بڑی خوشی تو ایجاد ہی نہیں ہوئی۔ حانی میں وعدہ کرتی ہوں کہ آپکو دی ہر تکلیف کو خوشی میں بدل لوں گی، مینو آپکی ہے اور مینو آپکی ہی تھی۔ ازل سے، میرے اس دل میں محبت کا وجود میں آنا آپکی بدولت تھا۔ آپ تک رسائی چاہنا میری زندگی کا حاصل تھا، جس قدر آپ نے میری بدولت تکلیف سہی ہے اس سے کہیں زیادہ



میں نے خود کو دی تھی۔ لیکن آپ کی محبت تو اس زر خیر مٹی کی صورت تھی جس نے میرے مزاج کے ہر موسم کو اپنے اندر اتار لیا۔ حانی آپ میرا عشق ہیں، آپ کو اور دانیہ کو ایک کو جتنی بھی تکلیف دے بیٹھی ہوں وہ سب کہیں نہ کہیں آپ ساتھ کرنے کی کوشش میں دی ہیں ورنہ آپ کو ایک کانٹا بھی چھبنے نہ دیتی۔ آپ کی تکلیف میں کبھی نہیں بھولوں گی اور آپ کو وہ سارا مان، وہ ساری محبت وہ سارا اختیار وہ سارا اقرار دوں گی جس کے آپ مستحق ہیں۔ میری زندگی بھر کی کمائی مل گئی اور یہی وہ کائنات ہے جو اللہ نے آپ کی صورت میرے ان خالی ہاتھوں میں تھما دی ہے۔

مینو کا ایک ایک لفظ حانی کو سرشار کر گیا تھا، زندگی بھر کی ریاضت کا صلہ تو اسے بھی مل گیا تھا۔ اسے آخر کار زندگی نے اس کے سارے اختیار لوٹا دیے تھے، وہ بھر گیا تھا۔ اپنے سامنے کھڑی مینو کو دیکھتا ہوا وہ آج کسی فاتح کی طرح سرشار تھا، کسی مقدر کے سکندر کی طرح اس کا پہلو ایک آسمان سے منور کی گیا تھا۔ اس کے ہاتھ قارون کے خزانے سے بھر دیے گئے تھے، اس کی قسمت چاند ستاروں سے زیادہ روشن کر دی گئی۔ تاثیر تو گویا زندگی یہ تھی۔ وہ اسے پوری شدت سے اپنے سینے میں اتار لینا چاہتا تھا۔

کا بہت بڑا حسن تھی، وہ بھی آنکھیں بند کیے اس گرفت میں تا عمر قیدی بننے پر دل و جان سے راضی تھی۔ حانی بھی شاید یہ منظر، یہ تاثیر، یہ محبت اور یہ اختیار اب ساری زندگی گنوانا نہیں چاہتا تھا۔ اسکے بعد محبت تھی اور بس اکائی کا وجود باقی تھا، دو سائے ایک جسم کے اندریوں ڈھلے کہ انگ انگ محبت کی صداقت پر ایمان لے آیا۔

دو سائے سے، ڈھل گئے ہیں اختیار میں  
یہ محبت کب آسکے گی اب شمار میں  
ایک خوشبو ہو گیا اور دوسرا ٹھنڈی ہوا  
ہر بے قراری بھی سمٹ آئی قرار میں

\*\*\*\*\*

زندگی کے رنگ اپنے تمام اثر کے سنگ ہر سورقواں تھے، تکلیفیں اور آزمائشیں کس پر نہیں آتیں۔ یہ تو زندگی کا حسن بڑھانے آتی ہیں تاکہ ہم خود کو پہچان پائیں اور اپنے اندر کا وہ آرٹسٹ باہر لائیں جو وقت کے پھیڑے سہنے میں مہارت رکھتا ہے۔ مینو نے ساری زندگی سبھی کا سوچ لیا تھا پر خود کو اس ستم ظریفی سے بھولی کہ پھر اسے یاد دلانا پڑا کہ بس۔ یہی تھا تمہاری تکلیف کا سفر اور پھر اسے اسکے انعام میں حانی دے دیا گیا۔ وہ جو روح سے جڑے تھے، جن کا دل ایک دوسرے کے ساتھ ڈھرتا تھا۔

محبت کا ملنا ان دونوں کے لیے بہت خوبصورت تھا، ایک دوسرے کو مکمل کرتے ہوئے وہ دونوں ایک ساتھ ہی پورے دیکھائی دیتے تھے۔ دانیہ نے بھی اعلیٰ ظرفی کا ثبوت دے کر انکی محبت کو امر کر دیا تھا۔ آذان تو تھا ہی رب کے دیے پر دل و جان سے راضی، عادی کی زندگی کی ساری تلخیاں، حرا نے مٹادی تھیں اور وہ یہی ڈیزرو بھی کرتا تھا۔ رہی بات دائم اور نیلم کی، وہ تو ہمیشہ سے ایک دوسرے کے تھے۔ یہی تو اختیار تھا اپنا سب کچھ پالینے کا بھی اور اپنا سب کچھ لٹا دینے کا بھی۔ حانی ایک

جذباتی انسان ہو کر بھی نہیں تھا، اس کردار میں اس نے ایک سبق دیا ہے کہ بھلے تعلق حلال ہی کیوں نہ ہو زبردستی جیسا ظلم اسکا حسن تباہ کر دیتا ہے۔ وہ مینو کی دی ہر تکلیف دیکھتا بھی رہا اور جو مینو اسے دیتی رہی وہ سہتا بھی رہا۔ کبھی بھی اس نے ے اپنے حق کو وجہ بنا کر فصیل پار نہ کی، یہی تو ساری تھیم تھی جناب وہ ایک شعر ناکسی شاعر کا۔

کہ محبت میں زبردستی کا قائل نہیں، تم جب دل چاہے میرے ہو جانا "یہی تو" محبت ہے، بس راضی رہنا۔ محبت تو ایک مٹھاس ہے جو روح میں رس گھولتی ہے۔ یہ شدت پسند نہیں ہوتی، یہ واقعی اس زرخیز زمین جیسی ہے جو ہر طرح کی شدت کو اپنے اندر جذب کر لیتی ہے۔ بنا آہ کیے، بنا سزا دیے۔ مینو تو ایک استعارہ ہے ایک ایسی صابر اور شا کر لڑکی جو اپنی ذات کی نفی کر کے اپنے سب پیاروں کا دامن بھر دینا چاہتی ہے اور پھر اسے اپنے اس صبر کا انعام حانی کی صورت ملتا ہے، جو اسکا دیوانہ ہے اور اسکا محافظ ہے۔ اسکی زندگی کا اجالا ہے، مقصد یہ تھا کہ اگر کوئی آپکے نام لگ جائے تو اسکی عزت کرنا پہلا فرض ہے۔ عورت محبت سے مزید

نکھرتی ہے۔ ضد، زبردستی، اور بے یقینی اسکا اندر خالی کر دیتے ہیں۔ جسکو اللہ نے آپکی زندگی بنایا ہے، آپکا محرم بنایا ہے اسے بھی تو بتائیں کہ وہ واقعی آپکی زندگی ہے۔ حق جمانا اور عورت پر رعب جمانا تو کوئی بڑی بات نہیں جناب، اسے عزت دینا اور اسکی چاہ اور مرضی کا اسے اختیار دینا ہی ایک مرد کی مردانگی ہے۔ میرا پیغام یہی تھا جو یقیناً میرے ہر پڑھنے والے تک پہنچ گیا ہے۔ اگر آپ ایک مرد ہیں تو اپنی مردانگی کا وقار قائم رکھیے۔ اگر آپ شوہر ہیں تو یقین کیجئے آپ بہت خاص ہیں، اپنی اس محرمہ سے وہی سلوک کیجئے جو حانی نے مینو سے کیا اسے عزت دی ہر خوشی دی، اسکی چاہ کا احترام کیا۔ اگر آپ بیٹے ہیں یا بیٹی ہیں تو یاد رکھیے کہ محبتیں سب فانی ہیں، ماں باپ کی تربیت کا حق ادا کرنا کبھی نہ بھولے گا۔ وہ جو ہمیں سیکھاتے ہیں وہ ہمارے لیے وہ سبق ہے جو اس دنیا میں موجود کسی کتاب میں درج نہیں۔ اگر آپ ایک بیٹی اور بہن ہیں تو اپنے اندر وسعت اور محبت کا رنگ بھر لیں اور اگر آپ مینو جیسی ہیں تو تھوڑی خود غرض ہو جائیے۔

اں۔ خود غرض انسان تو سب پا کرن لیکن نہیں، خود غرضی تو بہت بری چیز ہے  
بھی سب گنوا دیتا ہے۔

ختم شد

! اسلام علیکم  
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا

تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

<https://www.zubinovelszone.com>

آن لائن ویب سائٹ آپکو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری  
پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

[ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM](mailto:ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں  
وہاں سب پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

<https://wa.me/923444499420>

<https://www.facebook.com/Zubi.Novels.Zone.10>

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

<https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone>